TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222171
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—591 29-4-72—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١٤ ٢٣٣٣ Accession No. 6 1542

Author

Title

1978

This book should be returned on or before the date last marked below

کامنی

ناول

۱۹۹۰

۱۰

مصنفہ

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی

مصنف - ۱- فسانۂ آزاد - ۲- جام سرشار - ۳- سیر کہسار - ۴- فسانۂ جدید - ۵- کامنی - ۶- شمس الضحیٰ - ۷- مثنوی تحفۂ سرشار - ۸- شاخ نبات - ۹- کرم دھرم - ۱۰- بچھڑی ہوئی دولھن - ۱۱- پی کہاں - مترجم - ۱۲- الف لیلیٰ - ۱۳- خدائی فوجدار - ۱۴- اعمال نامۂ روسیہ - ۱۵- مراسلات ڈوفرینہ - ۱۶- تاریخ ہند (از ہنر صاحب)

جوبلی پرنٹنگ ورکس لکھنؤ میں باہتمام ڈاکٹر سی گھوش طبع ہوا

کل حقوق محفوظ بحق پنڈت منوہر ناتھ صاحب در ہمن کوئی صاحب بلا اجازت پنڈت صاحب

خمکدۂ سرشار

ماہ ستمبر سے ہر پندرھوین روز یعنی مہینے مین دو بار سو صفحون کا ایک ناول تصنیف پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنو
شایع ہوتا ہے جسکی اول جلد دو سو ۲۰۰ کرم دھم اور جلد دوم بچھیری ہوئی اور تیسری پی کہان نذر ہو چکی اور چوتھی پانچوین
چھٹی زیر طبع ہین - ہر مہینے مین قریب دو سو صفحون کے ناول پیشکش ہونگے - پندرھوین دن خمکدۂ سرشار کا ایک
رطل گران شائقین اعجوبہ گزین کو سرور کر دیگا اور بادۂ تفریح سے ایسا چھکا دیگا کہ پھر کسی کو اس شعر کے پڑھنے
ضرورت نہو گی ؎ لبالب جام خود آ ہم ساقی از نے - چرا خالی لب پیمانہ داری - یہ مہینے مین دو سو صفحون
زیادہ کا ناول دل لگی نہین - جتنی وعدہ کیا ہے کہ مین جان لڑا دونگا - ہمکو ان ناولون کی نسبت زیادہ تعریف کی
کی ضرورت نہین کیونکہ سارا ہی خدائی معترف ہے کہ پنڈت رتن ناتھ اس فن مین یکتا ہین - گو ہم زبان کی خوبیون
داد اچھی طرح نہین دے سکتے - مگر بڑے بڑے زبانداان انکا نام سنکر اپنے کان پکڑتے ہین - ہان پلاٹ اور خیالات کی
البتہ ہم رائے زنی کر سکتے ہین کہ موتیون مین تولنے کے قابل ہین - ہم سال مین چوبیس [۲۴] یا کم و بیش ناول دینگے
حالت مین پیشگی لیجائیگی - قیمت پیشگی شہر والون سے صہ [صہ] سالانہ ۱۰ دشاہی [دس] سہ ماہی ۳ [سہ] قیمت پیشگی مفہ
سے صہ [صہ] سالانہ ۱۲ دشاہی [دس] سہ ماہی [عصار] ۳ - چوبیس ناول یا ناولون کو ملاحظہ فرمایئے اور صرف جنس مو
گرانی پر بھی ارزانی ہے یہ - ان ناولون کے ساتھ اکثر منظوم ناول یا قصیدہ بھی ہوگا -

ناظرین خود اقرار کرینگے کہ ایک ایک جلد ان ناولون کی ایک ایک اشرفی کو گران نہین ہے دیکھ ہی لیجیے گا ع -
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - تسخیر قلوب کے لیے نقش سلیمانی ہے - اور کیون ہو خانہ ذی علم و ذی جوہر کی جولانی
علم تو ورد کیے ہین - ناول اسکے معنی ہین کہ کیسا ہی معموم و ظرافت کا بیان ہو کر سنکھل دیے - اور پڑھنے
کا حال آنکھ آنسو لائے اور دل پر ایسا اثر ہو کہ معلوم ہو کہ سچ مچ کوئی حادثہ ہو گیا ہے - ر
اور بزم دونون رنگ چھچھاتے ہوئے - جسکی ہر جلد کی تعداد کی اشاعت دو ہزار تک پہو
چکی ہے -

درخواستین مع زر پیشگی جلد بھیجیے - اگر کسی دلچسپ ناول کا ترجمہ پیش ہوگا تو وہ بھی اعلی درجہ

المبـــــــ

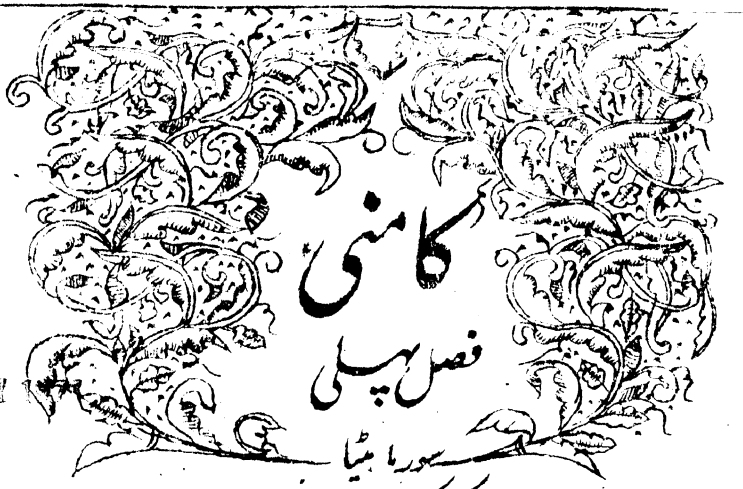

کامنی

فصل پہلی

سورما بیٹا

سالے کہ نکوست از بہارش پیدا ست

دھنتنا! دھنتنا!! توپ کی گھن گرج آوازین جو گونجین تو لوگون کے کان کھڑے ہوئے - این! یہ تو بین کیسی دغتی ہین بھئی - کسی نے کہا کوئی بڑا لاٹ آیا ہوگا) کوئی بولا (معلوم ہوتا ہے حیدر آباد والا نواب یا کشمیر کا مہاراجہ آیا ہے) کسی نے کہا (ارے میان نہ کوئی آیا ہے نہ گیا ہے چاند ماری ہو رہی ہے) کوئی بول اٹھا (بھئی آواز تو دھاوے کی سی ہے - لال کرتی کے گورون اور کالی پلٹن مین لڑائی ہو رہی ہوگی - ہم جانتے ہین نیلی کارد پر دھاوا ہے - یا شاید پارجا کے چینٹ پر مورچا باندھا جاوے) اپنی اپنی رائے کے مطابق سب گدّے بازیان کرتے تھے اور سرکاری توپخانے سے توپ کی دنادن کی آوازین برابر آتی تھین - تھوڑی دیر مین سب کو معلوم ہوگیا کہ ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف ہندوستان یعنی ہندوستان بھر کی فوج کے افسر اعلیٰ جنکا درجہ اور عہدہ اس ملک مین صرف گورنر جنرل کے درجے سے کم ہے وہ رونق افروز لکھنؤ ہوئے ہین اور تمام ملک سلامی اُنھین کے خیر مقدم کی ہے -

اب سنیے کہ عین اسی وقت جبکہ چھاؤنی سے اژدر دہان توپ پر بیتان پڑ رہی تھین اور شہر بھر مین گولون کی آواز گونجتی تھی اور ہنوز دھنتنا کی آوازین ختم نہین ہوئی تھین کہ مس بیلی امریکہ کی لیڈی ڈاکٹر نے بہت خوش ہوکر

ایک شریف ہندو خاندان کی مستورات سے کہا (بیٹا یا بابا پیدا ہوا) اور انکی مدد گار قابلہ
محبّن نے جو ہندوستانی دائیوں میں شہر بھر کی ناک تھی باآواز بلند کہا (لو بی بی مبارک
چاند سا بیٹا پیدا ہوا۔ اللہ رچّہ بچّہ دونوں کو سلامت رکھے) لڑکا ہونے کی خوشی
کسکو نہیں ہوتی۔ گھر بھر میں سب خوشیاں منانے لگے۔ باہر مردوں میں خبر ہوئی
تو اسکے باپ سے انکے دوستوں نے کہا یار یہ لڑکا بڑا سورما ہوگا کہ عین پیدا ہونے
کے وقت ہندوستان بھر کی فوج کے کمانڈر انچیف کی خیر مقدم کی شلک سلامی
سر ہوئی۔ بچّے کے پیدا ہونے کے وقت اکثر یہ قاعدہ ہے کہ بندوقین داغی
جاتی ہین کہ بچّہ پیدا ہوتے ہی بے جھجک ہوجاے اور بندوق کی آواز کا عادی
مگر یہ خدا کی قدرت دیکھیے کہ یہ سورما بچّہ ایسے وقت مین پیدا ہوا جب قیصری توپخانے
سے دنادن کی آواز بڑی عظمت اور شان کے ساتھ آرہی تھی اور اتنا بڑا جلیل القدر
فوجی افسر داخل لکھنؤ ہوا۔ جو ایسے وسیع اور فراخ اور عظیم الشان ملک کے کل
رسالون اور توپخانون اور فوج پیادہ اور والنٹیرون کا کمانڈر انچیف ہی۔ اس سے
سب کو یقین ہوگیا کہ یہ لڑکا بڑھ کے بڑا تھوریا۔ بڑا گھیلا۔ بڑا قادر انداز ہوگا اور
رن کے میدان تین شیر نر کی طرح بپھرے اور ڈکاریگا۔ چھتری کا لڑکا راجپوت تو ہے
ہی اور پھر اس خاندان کا جہان پشتہا پشت سے سپہ گری ہوتی آئی ہے۔ کوئی رسالدار
کوئی صوبہ دار۔ کوئی کمیدان۔ چین برما۔ کابل کی لڑائیان لڑے ہوئے۔ گھر مین جو
پیدا ہوا جیالا۔ جری۔ نر آدمی۔ گھٹی کے عوض گویا دشمن کا خون پینا سکھایا تھا خود
بھی خونخوار تلوار بھی خون آشام۔ ٹھاکر بل زور سنگھ جنکے یہان لڑکا ہوا تھا ایک بڑا جرار
راجپوت تھا۔ کئی لڑائیون مین برٹش گورنمنٹ کی جانب سے شریک تھا۔ پہلے
مہاراجہ سندھیا گوالیار والے کی فوج کا کپتان تھا۔ ایک کمانڈر انچیف نے جب
گوالیار کے دربار کی فوج کا معاینہ کیا اور قواعد دیکھی تو مہاراجہ صاحب سے بلزور سنگھ
کو مانگ لیا اور اس جری راجپوت نے ہر جنگ مین جہان جہان بھیجا گیا بڑا نام پیدا کیا
ہر میدان جنگ مین دو چیزین ہاتھ مین لیکر جاتا تھا اور ایک چیز بغل مین۔

تلوار اور جان ہاتھ مین شمشیر بکف اور جان بکف - ع - آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو - اور بغل مین کفن - رن کے میدان مین جان کو کوئی چیز ہی نہین سمجھتا تھا اور موت کو ایک بھونی مونگ کے برابر بھی کبھی نہ سمجھا - گو بل زور سنگھ سبت پڑھے لکھے نہ تھے مگر پالیٹکل جاہل بھی نہ تھے - سکندر نامے بہار دانش تک پڑھا تھا اور معرکہ ستیز مین یہ شعر انکا ماٹو تھا اور اسی پر ہمیشہ عمل کرتے رہتے تھے ؎

شہنشاہی امر مین یہ وہم و گمان کیا معنی
موت کے نام سے یعنی خفقان کیا معنی

ظاہر ہے کہ جو سپاہی اس شعر پر عمل کرے گا وہ جنگ مین ضرور نڈر رہیگا اور گولون اور گولیون کو پھولون کی برکھا سمجھے گا - اور تلوار کی آنچ کو خدا کا نور - نہ بھالی سے خوف نہ کرچ سے ڈر - نہ سنگین سے خطرہ - ہر شے سے بے خطر - اسکا بھائی بھی بڑا گلچلا مشہور تھا - عمر بھر صوبہ داری کی - اور جب سنا یہی سنا کہ آگ مین پھاند پڑا سمندرین کود پڑا - انکے ہان کی عورتین جب کبھی اپنے خاندان کے کسی مرد کی نسبت سنتی تھین کہ فلان شخص دست بدست لڑائی مین زخمی ہوا - فلان مرد نے گولی کھائی فلان نوجوان آدمی کے دس ٹانکے رن کے میدان مین لگاے گئے تو اُسدن گھی کے چراغ جلاتی تھین - اور رجگا کرتی تھین اور خوش ہوتی تھین - اور مرد تو کوئی ایسا نہین جسکے بدن پر زخم نہ لگے ہون - یا جسنے تلوار کے منہ لڑائی نہ لڑی ہو یا گولی نہ کھائی ہو - یہ تو اس خاندان کا فخر ہے - اس خاندان مین جو ایسے وقت مین لڑکا پیدا ہوا جب کمانڈر انچیف فوج ہند کی خیر مقدم کی شلک سلامی سر ہو رہی تھی تو انکے کل عزیزون کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا - اور خوشی کے شادیانے بجنے لگے کہ یہ لڑکا جھیرون کا نام روشن کرے گا - اور خاندان کی عظمت ضرور قایم رکھے گا - مس بیلی نے بلبر زور سنگھ سے کہا کہ جسوقت کمانڈر انچیف کی سلامی سر ہو رہی تھی ٹھیک اُسی وقت تمہارا بچہ پیدا ہوا یہ کوئی بڑا ملک فتح کریگا - ہم جانتے ہین کہ روس کا زار ہو گا یا روسیون کو ایشیا سے نکال کے وسط ایشیا کا شہنشاہ ہو جائیگا اور تمام ترکستان کے گیوک ٹوپ

کو اپنی سلطنت کا پایہ تخت بنائیگا بل زور سنگھ نے شکریہ ادا کرکے کہا خدا کرے آپ کی دعا قبول ہو۔ مگر یہ تو بتا ئیے مس بیلی کہ آپ نے ایسی اردو بولنا کہان سیکھا مس نے مسکراکر جواب دیا مین پیدا تو امریکہ مین ہوئی مگر دو برس کی عمر مین یہان آئی اور چودھوین برس یہان سے امریکہ گئی وہان تین برس رہی۔ سال بھر کے لیے انگلستان گئی پھر امریکہ آکے چار سال رہی پھر دو مہینے فرانس مین رہی اور وہان سے لندن گئی وہان دو برس تک ڈاکٹری کا کام کیا۔ کبھی کبھی اسکاٹلینڈ اور آیرلینڈ اور پیرس بھی جاتی تھی پھر دو برس تک امریکہ مین رہی اب گیارہ برس سے پھر لکھنؤ مین ہون۔ اس عرصے مین صرف دو دفعہ امریکہ گئی تھی۔ بڑھی آپ کے شہر مین۔ ۱۲ برس تک تعلیم آپ کے شہر مین پائی۔ اردو فارسی پڑھی۔ ڈاکٹری کا خطاب امریکہ مین پایا وہ کون محل ہے جہان مین نہین گئی اور کون خاندان ہے جسمین مین نے علاج نہین کیا اور وہ کون بہو بٹیان ہین جنسے مین واقف نہین اور جو مجھے نہین جانتین رجواڑون تعلقہ دارون زمیندارون مین جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ انکی بولی ایسی صاف بولتی ہون کہ آپ کی عورتین نہ بول سکین گی۔ اچھا اب چھٹی کے دن مشن کی آٹھ لیڈیون کی دعوت کر دیجیے۔ شیم پین پارٹی۔ بل زور سنگھ نے خوشی سے قبول کیا اور اُسی وقت مس بیلی سے ایک خط مرے اینڈ کمپنی کے نام لکھوایا کہ مہربانی کرکے آدھی درجن شیم پین کی بوتلین اور آدھی درجن شیم پین پائینٹ (ادھے) اور تین بوتل شیری اور تین بوتل کلیرٹ بھجوا دیجیے اور الہ آباد ایک خط بھیجا کہ فلان فلان قسم کی مٹھائی بھجوائیے اور دونون خطون پر دستخط کر دیے۔

اتنے مین بل زور سنگھ کے دو دوست آئے۔ دونون فوجی افسر دونون پنشنر دونون میدان جنگ دیکھے ہوئے۔ دونون آزمودہ کار۔ دونون جرار۔ دونون سرخ و سفید۔ دونون لحیم و شحیم۔ جب انھون نے سُنا کہ بل زور سنگھ کے ہان لڑکا اسوقت پیدا ہوا جب کمانڈر انچیف کے ریل سے اُترتے ہی سرکاری توپخانے سے توپون کے دغنے کی آوازین دنا دن آرہی تھین تو بڑے خوش ہوئے اور دونون

نے متفق الرائے ہوکر کہا کہ یہ لڑکا کہین کا جنریل ہوگا۔ ایک نے کہا اسکی تلوار جا کے کابل ہی مین دم لیگی۔ دوسرا بولا یہ برمھا فتح کریگا۔ ع۔ سائے کہ نکوست از بہارش پیداست۔ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ بل زور سنگھ نے انکی رائے سے اتفاق کیا اور جن جن نے اسی قسم کی رائے ظاہر کی تھی اُنکے نام بتاے اور انکو یقین دلایا کہ جو آتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ لڑکا تلوار کا دھنی ہوگا۔ گولی چلانا تو اس لڑکے کو مین خود سکھاؤنگا ایک رسالہ دار نے کہا (اور گھوڑے کی سواری کے رکانے مین سکھاونگا) دوسرے رسالہ دار نے کہا (اور گھوڑے پر سوار ہوکے تیغ اُگھاڑنا اور اسکے کل کرتب ہم اسکو سکھائینگے) ایک مولوی جو سبار کباد دینے آئے تھے وہ مسکرا کر بولے (اب اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ یہ لڑکا مبشک بڑا پکا سپاہی ہوگا۔ جب تین تین رسالہ دارون اور ایسے ایسے تجربہ کار رسالہ دارون کی تعلیم ہوگی تو پھر بچپنے ہی سے لڑکا اچھے اچھے کرنیلون کے کان کاٹنے لگیگا۔ اللہ عمر دراز کرے۔ مگر اسکے ساتھ ہی انگریزی فارسی کی تعلیم سے بھی نہ چوکیے گا۔ اس لڑکے کو نرا اجڈ سپاہی ہی نہ بنایئے گا۔ جیسے بے ادبی معاف آپ کے ٹھاکرون مین بعض گنوار کے ٹھٹھ ہوتے ہین۔ ایسا کیجیے کہ یہ صاحب سیف و قلم ہو۔ جب لطف ہے۔ اسپر دو ایک ٹھاکر ہنسے کہ ہماری اچھی تعریف کی کہ اُجڈ نہ بنا اور گنوار کا لٹھ۔ بل زور سنگھ نے یہ سنکر جواب دیا کہ اب تو ہم لوگ انگریزی عملداری کی بدولت آدمی بنگئے ہین مگر کبھی کبھی وہ پرانے اجڈپنے کا خون جوش کر آتا ہے۔ اب اس سے بڑھ کے اجڈپنا اور کیا ہوگا کہ لڑکیون کو ذبح کر ڈالتے تھے۔ ایک تو تا بھی آدمی پالتا ہے تو اُسکی محبت ہو جاتی ہے نہ کہ اپنی اولاد۔ بس اجڈپنے کی انتہا ہوگئی۔ پٹھان بڑے اجڈ ہوتے ہین مگر اتنا اجڈپنا انمین نہین ہوتا جتنا ہمارے آباؤ اجداد مین تھا۔ لاحول ولا قوۃ۔ اب بھی پرانے اُجڈپن کی بو نہین گئی ہے۔

ایک بوڑھے ٹھاکر رسالہ دار نے یہ گفتگو سنکر یون تقریر کی (ارے اب کون سپہ گری ہگی جب سے ہنری مارٹینی رفل چلی اور آرمسٹرانگ کی توپ نکلی سپہ گری گئی گذری) آرٹ مین کھڑے ہوگے خاکی وردی پہن لی اور پٹ پٹ داغ دی۔ جیسے موت برس گئی

پربت ہو تو ڈول جاے آدمی ٹھنگا کون چیز ہے - اسمین سپاہی کی کیا چلے سپہ گری تب
تھی جب دونون فوجین گتھ جاتی تھین - جیسے دو سانپ زبانین نکالے ہوے ایک دوسرے
سے گتھ جائین - وہ سپہ گری تھی مولوی صاحب (پگڑی اتار کے) یہ دیکھو یہ سر پر تلوار
کھائی تھی اور دوسری لڑائی مین ادھر تلوار پڑی - جب تلوار پڑتی ہے مولوی صاحب
تو پہلے آنکھون مین اندھیرا چھا جاتا ہے - ہوش کب آتا ہے جب خون کی دھار نکلتی ہے
بس آنکھین کھل جاتی ہین اور اسکے بعد جو چکر آتا ہے تو پھر زخمی گر جاتا ہے اور اگر زخم
کھانے کا عادی ہے تو ذرا دیر ٹھہر سکتا ہے لیکن کاری زخم کے آگے دیو کے بچے کی
بھی نہین چلتی - ہم نے کبھی زخم کھاکے اُف نہین کی اور آگے ہی بڑھے گئے اور
گرگیتون کا کڑکا سنکے تو ہجڑے تک کو حرارا آجائیگا - ہان شیران شیر بڑھے ہوے
بس سُننا تھا کہ تلوارین سوت سوت کے گھوڑون کو اور بھی تیزی سے کڑکڑا دیا اب
اُسوقت یہی دل چاہتا تھا کہ فوراً مڈھ بھیڑ ہو جاے بس جُٹ ہی جائین - اور جب غنیم کو
بھاگتے دیکھتے تھے تو ہم کو تو رنج ہوتا تھا - دلی خوشی ہمکو تب ہوتی تھی جب ہماری فوج
غنیم کی فوج سے تلوار کی لڑائی لڑتی تھی - شاباش - اُسوقت کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جاتا تھا
اور لطف یہ کہ اگر زخم لگائین تو بھی خوش اور اگر زخم کھائین تو بھی خوش - ہم تو دعا
مانگتے تھے کہ زخمی ہو کے رن سے آئین - اور ہم اپنی کہتے ہین اوروں کا حال نہین جانتے
کہ جب دشمن کو ہم نے نہتا کر دیا اور دیکھا کہ اسکے پاس تلوار پہنچہ بندوق قطار وغیرہ کچھ بھی نہین
ہے تب ہمارا وار کبھی اُسپر نہین ہوا - بس ہاتھ کو روک لیا - کہ نہتے آدمی پر ہاتھ چلانا اور
عورت پر ہاتھ چلانا بزدلون کا کام ہے - کوئی بہادری کی بات نہین - دو دو دن بے آب و دانہ
ہم لوگ لڑتے تھے - اور انگریزی فوج کے ساتھ تو وہ سامان ہوتا ہے کہ گویا سمدھیانے
مین دعوت کھانے جاتے ہین - انکا کمسریٹ ہوتا ہے کہ دُنیا بھر کی نعمت کی مان کا کلیجا -
بھیڑ اور بکرے اور بکریان اور مرغی اور انڈے اور بٹیر اور تیتر اور کبوتر اور سور اور مچھلی
اور ہرن اور ہر طرح کا غلّہ اور دودھ اور مکھن اور دہی اور ساری خدائی بھر کی عیش کی
چیزین مہیا ہوتی ہین اور شراب کی کوئی انتہا نہین - سنا سوڈا اور لمونیڈ کی ہزارون

دلمون کی ڈیوڑھ لگی رہتی ہے اور یہان کبھی روٹی نصیب ہوئی کبھی ستو ہی کھا کے
ہی - کبھی چنا چبینا کبھی کچھ بھی نہین کبھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ آلو کے کھیت سے
کچا توڑ کے اسی دم بھنوا ے اور گھوڑے ہی کی پیٹھ پر کھاے - کھیتون نکل گئے
اور پانی کا پتا نہین -

اتنے مین بل زور سنگھ کے مختار نے آکے کہا کل بڑی قواعد ہے جنگی قواعد -
کچھ گورے اور کالے ایکطرف ہونگے اور کچھ دوسری طرف - صاحب کمانڈر انچیف
معائنہ کرینگے - دیکھنے کے قابل ہے -

بل زور - جو آتا ہے جنگ ہی کا ذکر کرتا ہے -

رسالہ دار (نمبر ۱) کہا ناکہ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات - بھئی کیا نیک
شگون ہے کہ واہ -

رسالہ دار (نمبر ۲) ع - سالے کہ نکوست از بہارش پیدا ست -

رسالہ دار (نوابی کے وقت کے) اس لڑکے کا نام رنبیر سنگھ رکھنا - برہمن جل سور
چھتری رن سور - ویش دھن کی طمع سور - سودر خدمت سور -

رسالہ دار (نمبر ۱) نام تو اچھا بجویز اکیا مگر ویش کی بڑی تعریف کی - اور بیشک دھن
کی طمع ویش کو اندھا کر دیتی ہے - آبرو جاے - جان جاے مگر روپیہ نہ جاے چمڑی
جاے دمڑی نہ جاے -

اتنے مین میونسپلٹی کا چپراسی ٹکس وصول کرنے آیا اور سلام کر کے بل زور سنگھ
کو مبارکباد دی کہ شہر بھر مین لوگون کی زبان پر یہی ہے کہ ٹھاکر بل زور سنگھ کا یہ لڑکا
بڑا نامی افسر ہوگا -

مولوی - ٹھاکر بل زور سنگھ - آپ جا کے اسنداس بچے پر سے نظر بد کے
لیے اتار لیے - اسمین کوئی ہرج نہین -

رسالہ دار (نوابی والے) اجی کہین سپاہیون کے بچون پر سے نظر بد اتاری جاتی
ہے ؟ - تو تو فوج کی نوکری کر چکے -

مولوی (حبّن دائی سے) بھلا زچہ خانے مین اسپند کی انگیٹھی ہے یا نہین ہے۔ جا کے دیکھو تو۔

حبّن۔ اے مولی صاحب انکے گھر کی ساری خدائی سے نرالی ریت ہے۔ نہ انگیٹھی ہے نہ کالادانہ۔ ایک تلوار رکھی ہے وہ بھی ننگی اور ایک ڈھال جو دیو کے اُٹھا بھی نہ اُٹھے اور ایک جوڑی تپنچے کی۔ پیدا ہوتے ساتھی تلوار چھوائی گئی (آہستہ سے کان مین) کیا جانے کہان کے ہوش ہین۔

اتنے مین اندر سے مہری آئی اور گھر کا پیغام لائی کہ بندوقین دغوائیے۔ رسالہ دار نمبر ۱ مسکرائے کہ اتنی توپین دنادن دغ چکین اور ابھی تک انکو بندوق سے سر ہونے کی خواہش ہے رسالہ دار نمبر ۲ نے اکیس ضرب کی سلامی اُتاری۔ دائین۔ دائین۔ دائین۔ دائین۔ پھر اندر سے پیغام آیا کہ بچّے کے عین سرہانے پر بھی بندوقین داغی جائین اور بل زور سنگھ نے اپنے لڑکے اندر بکرم سنگھ کو بھیجا اسنے بھائی کے سرہانے پر جا کے ۱۱ دفعہ بندوق داغی۔ جب جا کے کہین عورتون کو تسلی ہوئی۔ حبّن کو گھر سے بہت بھاری جوڑا انعام مین ملا اور ایک اشرفی نقد اور حکم ہوا کہ مہینے بھر تک روز آنا اور کھانا یہین کھانا۔

مس بیلی کو جہیز اشرفیان نذر کین اور ایک سیاہ ریشمی تھان اور ایک شال۔ دونون قیمتی وہ بھی خوش ہوگئین اور دعا دیگئین کہ یہ لڑکا وسط ایشیا کا شہنشاہ ہو اور وعدہ کر گئین کہ مین ہر روز لڑکے کو ایکبار دیکھ جایا کرونگی اور حبّن اور مس بیلی دونون نے اپنے قول کو پورا کیا۔ اور لڑکا روز بروز توانا اور تندرست ہوتا گیا۔ گو بچون کا حال کہ بڑھ کے گورے ہونگے یا کالے کوئی اُنکے پیدا ہونے ہی نہین کہہ سکتا مگر دانشمند عورتون نے پہلے ہی دن سے کہدیا تھا کہ یہ لڑکا بڑا خوبصورت سرخ و سفید ہوگا۔ اور بڑھ کے یہ پیشین گوئی صحیح نکلی اور رنبیر سنگھ لاکھ دو لاکھ مین ایک جوان تھا۔ جہان کھڑا ہوگیا سب کا سردار معلوم ہونے لگا۔

چھٹی کے دن بل زور سنگھ نے منجملہ اور عزیزون اور احباب اور رئیسون کے شن کی

لیڈیون کی بھی دعوت کی اور اُنکے لیے ایک کمرہ علیحدہ سجوایا۔ اور مس بیلی کے سپرد اہتمام ہوا۔ شیمپین اور کلیرٹ اور شیری کی بوتلین چنی ہوئی تھین مگر مس بیلی اور ایک لیڈی کے جو مرتن کی نہ تھین اور کسی نے شراب نہ پی۔ دو میمون نے ٹھاکر کے گھر کی عورتون کے اصرار سے ذرا ذرا سی شیمپین پی لی۔

چھٹی کے دوسرے دن بل زور سنگھ کے دروازے پر بھانڑون کے گانے بجانے کی خوش آئند آواز آنے لگی (مان کرے نندلال۔ مان کرے نندلال، سہاگن بچا۔ مان کرے نندلال) انکو اندر سے انعام دیا گیا۔ اور بل زور سنگھ نے کہا عید بعد بڑے پیدا ہونے کے دن نہین آئے۔ دوسرے دن نہین۔ چھٹی کے دن نہین آئے آج آئے ہو۔ ایک بوڑھے بھانڑ نے کہا اے حضور قربان جاؤن پہلے دن تو نونہال کے تولد گاہ مین ننڈیالی دردی بجتی تھی۔ (قصہ) کہین توپ کہین قرنا کہین بھونپو۔ ہم بچنے کو مرتے کون کا کون کام تھا۔ دوسرے دن گرآب چلنے لگی ہمین موخان کا زمانہ اور برجیس قدر گردی یاد آئی (قصہ) جیسے بگدڑ کے دلون کی طرح ہوائی گولے شہر مین اُتارے جاتے ہین کہ گھبرا کے خلقت شہر کو خالی کردے۔ پھر حضور ہم کو دی رسالہ دار صوبہ دار تین دار بھر نیزہ بردار تو ہین نہین کہ آگ اور تلوار کی آنچ پہ جائین۔ بچنے کا دل کتنا۔ سارنگی طبلہ رکھ کر بھیرا بھانڈ اپنے طائفے کو ساتھ لے کانکر آباد کو پاپیادہ ہو لیا۔ جب سناٹا ہو گیا۔ بھاگے ہوئے رسالہ دار تمن دار صوبہ دار اپنی اپنی جگہ واپس آئے غدر سو دفعہ ہوا تو گھر کی راہ لی۔ راہ لی تو راستے مین قربان جاؤن کیا دیکھتے ہین کہ

بھاگے جہان جہان پہ بن اور کھیت ملا
لٹتے پٹتے گھر کو آئے تو گھر گھاٹ ملا

فوراً دوسرے بھانڑ نے طبلے پر تھاپ دی۔ اور سب نے ملکر کہا شروع کیا الہی ترے چھوکے کھا کر بنیر سنگھ بہادر کو جھانسی کی گدی ملجائے۔ آمین۔ خدا کرے زچہ مہارانی ہو جائین اور کھا کر بل زور سنگھ کو ایک ایک تھن سے دو دو سیر

نخالص دودھ پلائین) اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور بھانڑ انعام لیکر اور دل خوش کرکے اور دو چار اور کھی سُنا کے یہ جا وہ جا۔

لڑکا جون جون بڑھتا تھا بل زور سنگھ کے دل مین ولولہ پیدا ہوتا جاتا تھا کہ اسکو سپہ گری کے سب کرتب گھول کے پلا دیجیے۔ گھوڑے پر چڑھنا بچپن ہی سے سکھایا اور کچھ نہین تو گھوڑے کی پیٹھ ہی پر رکھدیا۔ لکڑی کی ذرا ذرا سی تلوارین بنادین۔ چھوٹے تیغے لے دیے۔ دو دو گھنٹے تک بندوق اسکے سامنے چھوڑی گئی۔ شکار کھیلنے گئے تو اسکو ساتھ لیتے گئے۔ تاکہ بڑھ کے آتش کا پرکالا ہو جاے اور اس فن سپہ گری مین خاندان کا نام روشن کرے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ ایک تو خلقی چھتری راجپوت کے خون کا اثر کہان جاے۔ اسپر طرہ یہ کہ بچپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیگئی کہ خواہ مخواہ اور سورا بنجاے۔ جیسے سونے پر سہاگا۔

فصل دوسری

چاندسی بیٹی (سنو کا سنا پوری ہوئی)

(جان عالم کی نینان نکیلی۔ سلطان عالم کی نینان نکیلی۔ جان عالم کی نینان نکیلی) ایک نازکبدن پستہ دہن خوش آواز گلے باز قاعدہ عجب لطف سے گاتی اور سچی تان سے لجاتی اور گورے گورے ہاتھون سے جنمین مہندی کے شوخ رنگ سے اور بھی جوبن ہو گیا تھا بتاتی جاتی تھی۔ نینان نکیلے کے نین بھاؤ پر سب لوٹ تھے۔ نیچے چھت پر کمرے مین ناچ اور گانا ہوتا تھا۔ مرد بیٹھے تھے مگر سب گھر کے باہر کا کوئی نہین۔ اگر باہر کا کوئی تھا تو صرف طبلیے سارنگیے وغیرہ۔ اور اسکے اوپر دونون جانب کرسیون عورتین تھین۔ قریب کی رشتہ دار۔ دوہری چھتین اسطرح سے پڑی ہوئی تھین کہ اوپر سے نیچے کا حال سب سوجھتا تھا مگر نیچے سے اوپر کا حال کچھ نہین معلوم ہوتا تھا۔ طائفہ تھوڑی دیر کے بعد بدلا گیا اور بیٹھکے گانا ہونے لگا۔

دل لوٹ گیا سنتے ہی گفتار کسی کی سنتا ہی نہیں اب کوئی مرا یار کسی کی
پینے پہ جو آتے ہیں تو پھر بس نہیں کرتے
میخانے میں سنتے نہیں سرشار کسی کی

اتنے میں ایک مہری نے ایک کمسن لڑکے کو جسکا نام اندر کمر سنگھ تھا اشارے سے بلا کے کچھ کہا اور وہ کوٹھے پر گیا اور شیورانی نامے ایک کمسن عورت نے جو اندر کمر سنگھ کی چچازاد بہن تھی کہا بھیا مبارک ہو۔ تمھارے ایک اور بہن ہوئی۔ سب خیریت ہے زینب کی ماں نے کہا بھیا ہم تو گھبرا گئے تھے مگر اللہ نے خیر کی۔ میں نے دیا (شیورانی) سے کہا کہ اب میم ڈاکٹرنی کو بلوانا چاہیے مگر واہ ری لڑکی۔ انہوں نے کہا نہیں بوا تم کیا کسو میم ایم سے کم ہو بس اسی دم سے طبیعت بحال ہونے لگی۔ آپ کو کسو کو کانوں کان معلوم بھی نہوا اور بچی پیدا ہوگئی۔ لے اب انعام لاؤ۔ لڑکے ہو تو کیا ہوا تمھارے باپ تو پشاور میں جا کے بیٹھے دندنا رہے ہیں اب گھر کے بڑے بالفعل تم ہی ہو۔ شیورانی نے ان سب باتوں کا جواب یوں دیا (تم گھبرائی کیوں جاتی ہو زینب کی ماں۔ بھرپور انعام لو) زینب کی ماں اور گھر کی کئی عورتیں آپس میں باتیں کرنے لگیں کہ واہ کتنی اچھی ساعت پر یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے کہ واہ۔ یہ ضرور رانی ہوگی۔ دن کتنا اچھا ستیاجی کی سالگرہ کا دن۔ باپ نے لڑائی سر کی خطاب اور تمغہ پایا۔ جان بچنے اور فتح پانے کا جلسہ ہو رہا ہے کسی کو سان گمان بھی نہیں تھا کہ آج بچہ ہوگا۔ ایسی سمجھ گھڑی لڑکی ہوئی کہ جو دو چار لڑکے بھی ہوتے تو ایسی خوشی نہ ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے آج جلسہ اسی خوشی کے لیے ہوا تھا۔ زچہ کی ایک چچی نے جو بڑی بوڑھی عورت تھیں کہا کہ (کوئی آٹھ مہینے ہوئے ہونگے کہ ایک دن میں اور یہ زچہ رتھ پر جا رہی تھی تو ایک فقیر نے دور تلک ساتھ کیا اور کیا جانے اسکو کیا سوجھی جب کہی یہی کہی کہ گنگا ماتا تمھاری منو کامنا پوری کرے۔ دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو بھی جو بچے سائیں کی زبان میں اثر ہے تو اللہ نے چاہا چاند سا بیٹا ہو اور جو بیٹی ہو تو راج کرے

ہوا بھی سہا رہے ہے۔ مجھے بڑی ہنسی آئی کہ یہ اسنے نئی دعا مانگی اسکو معلوم نہان سے ہو گیا کہ یہ ہونے والا ہے۔ سو وہی ہوا۔ ہم اس لڑکی کا نام کامنی رکھینگے۔ یہ نام ایسا دلفریب تھا کہ سب نے اتفاق کر لیا اور اندر بکرم سنگھ نے بھی کہا کہ کتنا پیارا نام تجویز ہوا ہے۔ ایک بہن کا نام پدمنی دوسری کا کامنی۔ زیب کی ماں بولی اس نام پر تو ہمارا بھی صاد ہے۔ لاکھ دو لاکھ مین ایک جنے سنا ٹھہر گیا۔ زچہ بھی زچہ خانے مین یہ نام سنکے لوٹ ہو گئی اور زیب کی ماں کو سے کہا (اسکے باپ کو بھی یہ نام بہت پسند آئیگا الغرض انکی چچی نے تو صرف تجویز ہی تھا اور یہان در اصل یہی نام ابھی سے پڑ گیا۔ گھنٹے بھر کے بعد ایک ادھیڑ عمر کی عورت آئی اور اپنے ساتھ ہرے بھرے بوٹ اور پان اور ہری بھری ترکاریان لیتی آئی۔ دو ڈالیان۔ ادھر ادھر کی باتین کر کے کہا مہری نے مجھ سے جا کے کہا کہ کل تم آیا کہ گجراج سنگھ ٹھاکر نے ایک بڑی لڑائی سر کی اور بڑا نام پیدا کیا اور پھر رات کو تار آیا کہ خطاب ملا۔ اسی تقریب مین اندر بکرم نے ناچ کرایا اور اسی ناچ کے وقت لڑکی پیدا ہوئی اور سنا نام بھی کامنی چٹ سے رکھدیا گیا اور آج ستیا جی کی سالگرہ بھی ہے گھر کی مستورات نے کہا ہمین کیا معلوم تھا کہ آج ہی لڑکی ہو گی۔ ہم تو گانا سن رہے تھے دائی تو نوکر رکھ ہی لی تھی وقت بیوقت کے لیے۔ اسنے جسوقت آ کے کہا (لو مبارک ٹھکرائین ہاتھ پانون سے سلامت۔ بیٹیا ہوئی) اسوقت ہم گانا سن رہے تھے۔ کسی کو اسکا یقین نہین آیا۔ اس عورت نے کہا جو چیز اسوقت یہ گا رہی تھی وہی گوا دو چنانچہ اندر بکرم سنگھ نے پھر فرمایش کی اور اسنے گانا اور بتانا شروع کیا (جان عالم کی نینان نکیلی۔ سلطان عالم کی نینان نکیلی۔ نینان نکیلی گوئیان نینان نکیلی جان عالم کی نینان نکیلی۔

اتنے مین مس بیلی امریکا کی لیڈی ڈاکٹر آئین۔ جب سب حال سنا تو کہا کوئی پانچ برس ہوئے ٹھاکر بل زور سنگھ کے گھر مین لڑکا ہوا تھا۔ مین تھی اور ایک مسلمان دائی فوج کے بڑے لاٹ اسی دن آئے تھے۔ ریل سے اترتے ہی توپین دغنے لگین اور

تو مین دعتی ہی تھین کہ لڑکا پیدا ہوا۔ چھتریون کا خاندان اسکو بڑا اچھا شگون سمجھے اور اندر باہر بڑی خوشیان ہوئین اور سب نے آکے بڑی سبارکبادین دین کہ یہ لڑکا کئی ملک فتح کریگا اور ایک ٹھاکر نے اسی وقت رن بیر سنگھ نام رکھدیا۔

شیو رانی نے جو گجراج سنگھ کی بھتیجی تھی کہا (اور یہی یہان بھی ہوا۔ جلسہ اس بات کا ہو رہا تھا کہ ہمارے چچا کی جان بچگئی۔ انھون نے ایک لڑائی مین بڑا نام پیدا کیا اور خطاب پایا) دونون تار جو آئے تھے وہ مس بیلی نے پڑھے۔ بس ناچ گانا ہو ہی رہا تھا کہ دائی نے کہا۔ مبارک لڑکی صحیح سلامت پیدا ہوئی اور ہماری ایک چچی ہوتی ہین۔ انھون نے کامنی نام رکھدیا۔

مس۔ مین اسکو انگریزی اردو سکھاؤنگی۔

شیو۔ اور ہم کھانا پکانا اور سینا سکھائینگے۔

ا۔ اور مین گھر کا انتظام کرنا سکھاؤنگی۔

۲۔ اور مین سنورنا اور کپڑے پہننا اور ناک چوٹی سے درست رہنا۔ مہندی لگانا اسکے رکھنے سکھاؤنگی۔

۳۔ اور مین سکھاؤنگی کہ ساس نند سسر دیور۔ دیورانی۔ جٹھانی کو یون خوش رکھتی ہین

۴۔ ہم پوجا پاٹ سکھائینگے کہ دو گھڑی پرمیشر کا نام لے۔

مس۔ جب ایسے ایسے گھر ونکی عورتین اس لڑکی کو یہ باتین سکھائینگی تو لڑکی تو برق ہو جائیگی۔ قوم کے راجہ مہاراجہ اپنے گھر مین لیجانے اور اپنی خانہ آبادی کی کوشش کرینگے۔

فصل تیسری

بن کے چاند سا نکھڑا ماند ہو گیا

بیسوین برس رنبیر سنگھ سپہ گری شہسواری۔ قادر اندازی۔ تلوار کے کل کرتب بانک پٹے۔ بنوٹ۔ لکڑی۔ کشتی مین فرد۔ اپنی آپ ہی نظیر تھا۔ بڑا جیالا۔ بڑی چھاتی

کا سپاہی ہوا۔ نڈر۔ شہسوار ایسا اچھا کہ جنھون نے سکھایا تھا وہ تک اس سے پچختے تھے اسی عمر مین گھوڑ دوڑ مین دو بازیان جیتا۔ پولو کے کھیل مین برق اور مشہور تھا۔ کھائی پھندانے مین بے بدل اُستاد۔ سالوتری کا فن بھی خوب جانتا تھا کیسا ہی منہ زور شریر بدنفس جرامزادہ گھوڑا کیون نہو۔ یہ راہ پر لے آتا تھا۔ اچھے چابک سوار سے جو جانور برسون مین ٹھیک ہوتا اُسکو یہ دو دنمین ٹھیک بنا لیتے۔ گولی چلانے کی یہ کیفیت کہ چھ بار بدبد کے انعام پا چکا۔ انتہا یہ ہے کہ نشانہ کبھی خطا ہی نہین ہوا۔ تاکا اور مارا۔ لوگون کو تعجب ہوتا تھا کہ اتنا سا لڑکا اور ایسا قدر انداز۔ ایسا گلچلا!!! تلوار کا دھنی۔ بھینس کو ایک ضرب مین دو نیم کرتا تھا۔ کشتی مین پورا پہلوان۔ جیسے برسون کا کوئی لڑتیا ہوتا ہے۔ بانک پٹے بوٹ کا دلی شوق۔ گھڑ ٹرنے مین ہزارون مین بند نہین۔ ایک تو خلقی جری آدمی۔ دوسرے راجپوت کا لڑکا جنکے گھر سے شجاعت پیدا ہوئی تھی۔ تیسرے باپ دادا۔ چچا عزیز سب رن کے میدان کے بیر۔ اگر میدان جنگ کو بحر سے مثال دیجیے تو یہ لوگ نہنگ تھے۔ چوتھے بچپن ہی سے ہر فن کے بے بدل استاد نے فنون جنگی اور سپہ گری اور بانکپن کی تعلیم دی تھی۔ اور ان سب پر طرہ یہ تھا کہ سرخ و سفید ایسا جیسے بالکل انگریز ہوتے ہین اور نمکینی اور ملاحت تو دیدنی نہ شنیدنی۔ ہاتھ پانون سڈول۔ نک سک سے درست۔ ہر عضو بدن سانچے کا ڈھلا ہوا اور ہتھیار لگا کر تو واقعی اُس قابل تھا کہ گھنٹون انسان دیکھے اور مرد عورت غش غش کرین اور منکر بھی خدا کی شان کے قایل ہو جائین کہ اگر خدا نہین ہے تو یہ صورتین کسنے پیدا کین۔ مزاج مین حلم اور انکسار بہت۔ رحمدل انتہا سے زیادہ۔ خیر خیرات فیاض انگریزی مین روزمرہ بہت اچھا۔ لب و لہجہ بالکل انگریزون کا سا۔ کوئی فرق نہین۔ انگریزی نثر بھی معمول سے بہتر۔ فارسی اردو مین بہت اچھی دستگاہ۔ چال چلن تعریف کے قابل۔ بے عیب۔

اب سنیے کہ ٹھاکر گجراج سنگھ کی لڑکی اسوقت جب رنبیر سنگھ پورے پندرہ برس کے تھے وہ پانچ برس کی تھی اور ابھی سے ؎

یالائے سرش ز ہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی

حسن کی نسبت تو ساری خدائی کی یہی رائے تھی کہ ایسی حسین خلق مین خلق نہین ہوئی سراپا سانچے کا ڈھلا ہوا۔ کلائیون پر وہ نور برستا تھا کہ تعریف محال ہے۔ ہونٹھ رشک یاقوت رمانی۔ چہرہ سچ مچ اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔

بصورتِ تو بتے کمتر آفریدِ خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا
ہستی تو زمین مین سرو گڑتے
باتون مین منہ سے پھول جھڑتے

بوٹا سا قد۔ نازک اندام۔ چھریرا بدن۔ نسرین تن و نسترن بناگوش ؎

نسرین بچمن بر ندمد گر بدن این ست
باغنچہ صبا دم نزند گر دھن این ست
یک دیدہ جلا یافتہ از نکہتِ یوسف
صد دیدہ جلا یابد اگر پیرہن این ست

اور انگریزی خوان۔ فارسی دان۔ اردو مین دستگاہ کامل۔ حساب کتاب مین طاق اسی سن مین ذی شعور و سلیقہ شعار۔ سینے پرونے مین ہوشیار۔ مس بیلی نے مشن کی ہونہار اور آزمودہ کار مسون کو تعینات کر دیا تھا۔ جرّاب بنانا بھی سیکھا تھا۔ کھانا بھی خوب پکا لیتی تھی۔ سولھوین برس ان ٹھاکرون کے خاندان بھر مین ایک نئی بات ہوئی یعنی مس کامنی نے انٹرنس کے امتحان مین کامیابی حاصل کی۔ امتحان کے ہال کے ایک چھوٹے سے کمرے مین جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا یہ جواب لکھتی تھین اور مشن کی ایک لیڈی گارڈ رہتی تھین۔ نئی پود کے چھتری تو بڑے خوش ہوئے کہ ایک خاندان اور بڑے معزز اور شریف اور متمول خاندان کی لڑکی نے تہذیب کی پہلی منزل مین قدم رکھا اور اسکے بزرگون اور عزیزون کی مارل کرنج پر بھی سب عش عش کرنے لگے۔ مگر پرانے نشن کے ٹھاکر بہت بگڑے کہ نواب ہوتی تو موٹر کاٹ لیتے۔

جب کامنی سیانی ہوئی تو دل مین سوچا کرتی تھی کہ دیکھا چاہیے کس کے پالے پڑتی ہون

کس سے بیاہ ہوتا ہے۔ کسکے ساتھ عمر بسر کرنی ہوگی۔ اگر جاہل سور کھ ہوا تو زندگی تلخ ہو جائیگی۔ چھتریون مین کوئی کوئی ایسے بھی ہین جو عورتون کے پڑھنے لکھنے سے چڑھتے ہین۔ اگر ایسے سور کھ اُجڈ سے سابقہ پڑا تو دل اس حالت پر روئیگا۔ کہ مین کسکے کھونٹے بندھی۔ ہاے اس سے مرکیون نہ گئی۔ یہ جبتک دس پندرہ صفحے کسی نئی کتاب کے نہ پڑھ لے تب تک کھانا پینا حرام ہے۔ ذرا چین نہ آئے۔ جی گھبرا جائے۔ کیا جانے خوبصورت ہو۔ بدصورت ہو۔ جو سیاہ فام چیچک رو کریہ منظر کمر و ہوا تو بن گہا چاند سا مکھڑا کہن مین آجائیگا زاغ اور طوطی کا کون تال میل۔ دعا مانگتی تھی کہ چاہے جو ہو پر میشر مجھے ان پڑھ جاہل سے سابقہ نہ ڈالے۔ نہین بن موت مرجاؤنگی۔ اور بیمار نہو۔ بدصورت ہو خیر بلا سے۔ یون تو کون لڑکی نہ چاہیگی کہ گورا چٹا دوطالے۔ کون لڑکی نہ چاہیگی کہ ہمارا دولھا ہم سے بڑھکے خوبصورت ہو۔ اور وہ کون لڑکا ہے جسکی دلی خواہش نہین کہ چاند سی جورو ملے۔ مگر اسکو خوبصورت کی اتنی خواہش نہین تھی جتنی اس بات کی خواہش تھی کہ پڑھا لکھا فہمیدہ اور تربیت یافتہ ہو اور اسکے خیالات دقیانوسی نہون۔

کئی جگہ سے کامنی کے لیے پیغام آئے۔ جب پیام آتا تھا تو کامنی دور ہی دور سے چپکے چپکے سنتی تھی پہلے ایک لڑکے کا پیغام آیا۔ سن کوئی چودہ برس کا۔ اردو مین خیدالاستعداد پڑھتا تھا۔ انگریزی سے کوئی بحث نہین۔ باپ زمیندار۔ کوئی سو سوا سو کی ماہواری آمدنی۔ رات کو گجراج سنگھ انکی بی بی اور شیورانی اور اندر بکرم سنگھ اور انکی بی بی کھانا کھانے کے وقت باہم باتین کرتی تھین اور کامنی سنا کرتی تھی۔ جب اس لڑکے کی نسبت سُنا کہ چودہ برس کا سن ہے اور سعیدالاستعداد تک لیاقت تو دل مین دعا مانگنی لگی کہ ہان باپ کو یہ گھر پسند آئے۔ سب کے پہلے اندر بکرم سنگھ نے کہا کہ کامنی کے لئے نہیں بائیس برس کا لڑکا ہونا چاہیے۔ سب نے اس راے سے اتفاق کرلیا اور کامنی دل مین بڑی خوش ہوئی۔ دوسرے روز پھر دوجگہ سے پیغام آیا۔ ایک چھتری کی دو ہزار کی زمینداری۔ لڑکا سولہوین مین۔ انگریزی مین مڈل فیل۔ اسکے یہان سے پیغام آیا۔ دوسرا پیغام ایک اور ٹھاکر کے ہان سے غریب آدمی۔ لڑکا پچیس برس کا۔ پولیس مین تیس روپے کا سب انسپکٹر

(لیاقت ندارد۔ ٹوٹی پھوٹی اردو گوداد کے لکھ لیتے تھے۔ کامنی کو دونون گھرنا پسند۔ مگر اُف نہین کرسکتی تھی۔ جب دو تین دن کے بعد اسکو معلوم ہوا کہ ماں باپ کی مرضی اس پولیس والے سے بیاہنے کی ہے تو دل مین کُڑھنے لگی کہ ایک تو اردو انگریزی فارسی سب کو تنے وبران۔ پڑھا لکھا نہین۔ جاہل اُجڈ۔ دوسرے پولیس کی نوکری نے اور بھی اُجڈ کردیا ہوگا اندر بکرم اور انکی بی بی دونون اس پیغام کے خلاف۔ تین چار دن تک باہم ردوبدل رہی۔

اندر۔ جناب ایک تو پچیس تیس رُپلی کی اوقات۔ دوسرے کریا اچھر پھینس برابر۔ پھر آپ نے لڑکی کو اتنا پڑھایا لکھایا کاہیکو۔

گجراج۔ ایسا خاندان نہ ملے گا۔ اور یہ جو تم نے کہا کہ تیس رُپلی کا نوکر ہے۔ یہ فضول بات ہے۔ کیا ہم جاگیر نہین دیسکتے۔ ہماری لڑکی پریشان نہین رہ سکتی۔ اُنکے پاس چاہے ایک ادھی بھی نہو۔

اندر۔ اور جاہل ان پڑھ گدھے کے ساتھ کامنی کی شادی ہوجاے؟۔ یہ دل مین کُڑھے گی نہین۔؟

گجراج۔ اسکو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم جو کام کرینگے۔ اسکے بھلے ہی کے لیے کرینگے۔ نہ اسکی اتنی سمجھ ہے نہ تمھاری۔

کامنی کی یہ کیفیت تھی کہ روز بروز پلیتون خون اسکے بدن سے گھٹتا جاتا تھا۔ دو ہفتے تک یہی بحث گھر مین تھی سیورانی نہ اِدھر بولتی تھی نہ اُدھر۔ ایک دن باپ بیٹون مین بڑی دیر تک بحث ہوئی تو شیورانی نے اندر بکرم سنگھ کو الگ لیجاکر سمجھایا کہ بڑون کے منہ لگنا بُری بات ہے۔ مانا کہ پڑھا لکھا نہین ہے مگر یہ بتاؤ کہ تمھارے گھر مین پڑھے لکھے کتنے ہین۔ ٹھاکرون بھر مین کتنے پڑھے لکھے ہین۔ پھر کوئی محتاج ہے؟۔ کوئی بیکار ہے؟ سب کھاتے پیتے۔ کوئی زمیندار کوئی معافیدار۔ کوئی رسالے مین نوکر یہ لڑکا جو پولیس مین نوکر ہے تو کیا بُرا ہے۔ آج تیس پاتا ہے تو چار دن مین سو ہوجائینگے۔ دو سو پانے لگے گا۔ تمھارے چچیا سسر تو بارہ کے ہیڈ کانسٹبل سے پانچ سو کے ڈپٹی ہوگئے تھے اور اسی کی بدولت ایک گانون کے مالک بنے بیٹھے ہین۔

الغرض کامنی کو دو ڈھائی مہینے مین پورا پورا یقین ہوگیا کہ اسی کندۂ ناتراش جاہل کے ساتھ اسکو اپنی زندگی بسر کرنی ہوگی - اس غم نے اسکو آزار کی طرح گھلا دیا - بالکل گل کے کانٹا ہوگئی - دن رات اسی فکر مین غلطان پیچان رہتی تھی کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون کچھ کرتے دھرتے نہین بنتی تھی - باپ مان کی مرضی کے خلاف کوئی کارروائی نہین ہوسکتی تھی بھائی بھاوج خود مختار آزاد نہین - منہ کھول کے خود کہہ نہین سکتی - قہر درویش برجان درویش ہے اب سنیے کہ شادی کی یہانتک پختگی ہوگئی کہ سرخ کاغذ پر شادی کے رقعے چھپوائے گئے کہ بتاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان تاریخ کد خدائی جگر گوشہ کامنی جی قرار پائی ہے - لہذا ملتمس ہون کہ فلان تاریخ سے فلان تاریخ تک قدم رنجہ فرماکر شریک تقریب سعید ہوجیے تاکہ آپ کی رونق افروزی میرے فخر کا باعث ہو ؎ قدمے رنجہ نما چشم برہت دارم ۔ اے فدائے کف پائے تو سر و منزل ما -

اب سنیے کہ کامنی کا دل کسی وقت ٹھکانے نہین رہتا تھا اور سب سے بڑھ کر ظلم اس بیچاری پر یہ ڈھایا گیا کہ شیورانی کے چھوٹے دیور نے جو سن مین نو دس برس کا تھا ایک رقعہ لاکے کامنی کو دیا کہ ذرا پڑھ کے ہمکو سنا تو دو - کامنی نے جو رقعہ دیکھا تو رقعہ شادی - ابھی تک یہ نہین سمجھی کہ یہ کیا معاملہ ہے - پڑھا تو ٹپ ٹپ آنسو نکل پڑے - وہ لڑکا سمجھا کہ اپنی شادی کا حال سنکر یہ خوشی کے ہنسی کو ضبط نہ کرسکی - بچہ تو تھا ہی اور سکھلا پڑھا کے بھیجا گیا تھا دوڑتا ہوا چلا اور سب مین ڈھنڈھورا پیٹ آیا کہ کامنی بن اپنے بیاہ کا حال پڑھ کے ہنس دین - مہری کی لڑکی - بوڑھی بارن کی پوتی اور دو ایک برابر والیان گئین کہ جاکے کامنی کو دل لگی دل لگی مین بنائین - وہان جاکے دیکھتی ہین توسچ - کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے - ارے ! بٹیا ! ارے یہ تو رو رہی ہین - کامنی نے فوراً ضبط کیا اور جبتک کوئی اور آئے جلدی سے منہ دھو ڈالا شیورانی نے آکے کہا کچھ بادلی ہوگئی ہے لڑکی - رونا دشمن کو پڑے - ہنسی خوشی کی باتون مین رونا کیا - اب کامنی بیچاری کس سے کہے کہ جسکو تم ہنسی سمجھتی ہو وہ اسکی موت ہے - دل کھول کر رازِ دلی زبان پر نہ لانا اور اندر ہی اندر ضبط کرنا ستم تھا ؎

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد | وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

رات بھر کامنی مثلِ ماہی بے آب تڑپا کی کہ ہائے مجھے یہ لوگ کہان جھونکے دیتے ہین - ایک

اٹھوارے کے اندر ادھر اُدھر سے سہارکباد کے خط آئے۔ بس اِس خط کا آنا تھا کہ کامنی کے دل پر اور بھی صدمہ پہونچا کہ بالکل سُن ہوگئی۔ بُت بنی ہوئی۔ دھوتی سر سے کھسک گئی تو اسکی بھی پروا نہیں۔ اور کرتی میلی ہوگئی تو اسکی بھی فکر نہیں۔ کچھ کانوں سے بھی کم سننے لگی دس دفعہ باتیں کرو تو شاید دو دفعہ جواب دے۔ اور وہ بھی اول جلول۔ سن چہ مے سرایم وطنبورۂ من چہ مے سراید۔ ایک مہینے تک یہی حال رہا۔ کیسی شادی اور کس کا بیاہ۔ جن جن کے پاس رقعہ شادی بھیجے گئے تھے اُن سب کو لکھ بھیجا کہ عزیزہ جگر گوشہ کی طبیعت نصیب اعدا علیل ہوگئی ہے اس سبب سے تقریب ملتوی کیگئی۔

کامنی کی طبیعت روز بروز خراب ہوتی گئی۔ ڈاکٹر طبیب۔ بید۔ سب ہار گئے۔ تھک گئے۔ عاجز آگئے سب نے جواب دیدیا۔ ہومیوپیتھک علاج سے بھی فائدہ نہوا۔ دن رات یا تو رویا کرتی تھی یا چُپ۔ رونا شروع کیا تو برابر روتی ہی گئی اور سکوت اختیار کیا تو اب لب تک نہیں ہلاتی۔ گھر بھر پریشان۔ کھانا پینا حرام۔ دوا اور دعا کسی سے آرام نہوا۔ کسی نے آسیب اور آزار کا علاج کیا۔ کسی نے عاملوں کو بلوایا۔ کوئی کسی مجذوب کو لایا ؎

آگاہ نئی تپِ درون را | نشتر چہ زنی رگِ جنون را

آخر کار اطبا کی صلاح سے کامنی کو دیہات میں لیگئے۔ اور ہر طرح سے دل بہلانا شروع کیا۔ اور اِس بات کی بڑی کوشش کی کہ باہر والوں کو کانوں کان خبر نہو ایسا نہو کہ سُن کر کوئی بیاہ نہ لیجائے۔ سب کو افسوس تھا کہ کیسی پری لڑکی اور کیسی پڑھی لکھی اور کیا حال ہوگیا۔ اس قابل تھی کہ کسی راجا مہاراجا کے گھر جاتے رانی مہارانی بن کے چین کرے۔ مگر تقدیری معاملات۔ اتفاقات۔ ادھر گجراج سنگھ کے گھر میں تو ایک قسم کا ماتم بپا تھا۔ لڑکی جیتی جاگتی اور گھر بھر میں رونا کہ ہائے چاندسی لڑکی اور یہ حال۔ گل کے کانٹا ہوگئی تھی۔ چہرہ زرد جیسے تیسر اور جو دق کا۔ نہ وہ سرخی نہ وہ چمک دمک نہ وہ آب و تاب۔ نہ وہ روپ رنگ۔ مگر ٹھاکرون میں کسی کو اس حال کی خبر نہیں۔ وہاں کامنی کے بیاہنے کی فکریں ہو رہی ہیں۔ سب اسی پر لٹو۔ جیسا آگے چلکر چوتھی فصل سے ظاہر ہوگا۔

فصل چوتھی

کامنی کی دلربا ادا پر ایک گھور نادیدہ شیدا

کامنی کے نور عالم افروز اور حسن گلوسوز اور جمال مبین کی دور دور تک شہرت ہوئی
اول تو ایک بڑے عالی خاندان سعالی دودمان ٹھاکر کی لڑکی - دوسرے ایسے
متمول آدمی کی بیٹی - تیسرے خوبرو اور قوس ابرو ایسی کہ جسنے دیکھا بے ساختہ یہی
کہہ اٹھا کہ "اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے" "جسنے لاکھون لڑکیان دیکھین مگر یہ
آن بان کہان - یہ پان کھاتی ہوگی تو سچ مچ گلے سے سُرخی نمودار ہو جاتی ہوگی"۔
ان سب پر طرّہ یہ کہ بڑی ذی شعور - بڑی سلیقہ شعار - انتظام خانہ داری مین برق - ماں
باپ بھائی بھاوج بہنین سب اس سے خوش - سب کی تعریفون کا تارا اور نئی بات اسمین
یہ تھی کہ پڑھی لکھی ایسی کہ ہندو یا مسلمان کی لڑکی اسکے پاسنگ کو نہین پہونچتی تھی -
ٹھاکرون مین گھر گھر یہی چرچا تھا کہ گجراج سنگ چھتری کے ہان دیبی پیدا ہوئی ہے - جس
عورت نے کامنی کو دیکھا بس یہی جی چاہا کہ اسکے پانون دھو دھو کے پیے - ہم ایک
بڑے خاندان ٹھاکر کے زنان خانے کا سکالہ جو کامنی کی نسبت ہوا تھا نذر ناظرین
کرتے ہین - دھنو ٹھکراین اس ٹھاکر کی بڑی بہو کا نام ہے -

دلاری (دائی) بی بی اچھی رہین - ہم تو کل آنے کو تھے مگر ہمارا داماد کہیں
سے آگیا - پھر نہ آسکی اور کہو خیریت -

دھنو - اسوقت کہان سے آتی ہو بوا دلاری -

دلاری - پکریا ٹولے سے آتی ہون - ٹھاکر گجراج سنگ کے گھر گئی تھی - بہت
دن لگ گئی تھی - پرانی سرکار ہے - آج کل گھر بھر گانون پر ہے - لڑکا یہان ہے -

دھنو - بھلا تم نے انکی لڑکی کامنی کو دیکھا ہے - وہ جو سب سے چھوٹی ہے -

دلاری - اے بی بی جنایا کہتے - میم تو پیچھے آئی تھی -

دھنو - سنا کہ بڑی خوبصورت لاکھون مین ایک ہے - مگر کہتے ہین ذرا عمر مین بڑی ہو -

دلاری - اے بی بی - ابھی بچہ ہے - ہندو کی کنواری لڑکی کی عمر کیا ہوگی - اٹھتی جوانی ابھار کے دن - ایکدن تماکو کھلی سے سر دھوکے شربتی کی نیم آستین جھلیا (کرتی) ہلکی فانسائی پہنے - تہمل کا پیازی دوپٹا اوڑھے تارون کی کھڑاون مین پوری کی بنی ہوئی سونے کی شخصی جسمین ایک جنتی ایک موتی پڑا تھا پہنے زنانے غسل خانے سے باہر نکلی معلوم ہوا کہ اندر کے اکھاڑے سے کوئی اپسرا اُتر آئی - کھڑا جیسے چندرما - چھریرا بدن - لانبا قد - اور بڑی شرمیلی لڑکی ہے - ایکا ایکی عورتون کی طرف بھی آنکھ اُٹھا کے نہین دیکھتی - مین کئی برس کے بعد گئی تو پہلے پہل نہین پہچانا - ذرا جھجکی سمجھی کوئی غیر ملک ہے - تب اُنکی بڑی بہن نے کہا اے انسے کیا پردہ ہے - یہ تو زینب کی ماں ہین ابھی سے بھول گئین - مسکرا کر آکے پلنگ پر بیٹھی - مین نے کہا - بٹیا اپنون ہی کو بھولی جاتی ہو - مین زینب کی ماں ہون - تم کو تمھاری بہن کو تمھاری خالا کی بیٹیون کو گود دیون کھلایا - نہلایے دھوئے ہین - انکی ماں بولین - دلاری سیانی لڑکی کو شرم ضرور چاہیے مین نے کہا اوئی اے تو ہم ہی سے شرم - ہم نے پڑھایا ہے - کئی علم جانتی ہے سینے پرونے مین برق ہے - کھانا خوب پکاتی ہے - اسکے ہاتھ کا حلوا ہمنے کھایا ہے بیسنے کی ہوائی پڑی ہوئی - اسر جانتا ہے ایسا حلوا کبھی نہین کھایا تھا -

دھنو - بھلا کتنی بڑی ہوگی - ہماری نبّو کے برابر ہے ؟ -

دلاری - اے بی بی انسے ماشاء اللہ سیانی ہین اور جو بھر قد نکلتا ہی ہوگا - آنکھین دیکھنے سے تعلق رکھتی ہین - بالکل ہرنی کی سی - پتلی کالی بھونرا -

دھنو - مہری تم بھی تو اُنکے بیان (بیان) نوکر رہ چکی ہو - تم اُس لڑکی کو کیسا سمجھتی ہو - دلاری تو بڑی تعریفین کرتی ہین -

مہری - دلاری سچ کہتی ہین - جس سے سیدھو کی یہ مہرارو ہون اُسکے جانو بھاگ کھل گئے - اور بڑی سیدھی لڑکی ہے - ہم سچ سے کبھی ٹیڑھی بات نہین کی - اُنکی ماں بڑی لڑاکا ہے مگر یہ بچاری کسو کو آدھی بات نہین کہتی اور شکل صورت تو ایسی پائی ہے کہ لاکھ دو لاکھ مین نہو گی - اور کیسی جلدیہ لڑکی دیکھتے ہی دیکھتے بڑھی ہے کہ مین کیا کہون ابھی

کل کی بات ہے کہ تلسیا کے برابر تھی اب جیتی رہین ایسا ڈیل بڑھا ہے کہ مجھسے نکلتی ہی ہونگی دھنو۔ لڑکی کی باڑھ اور ککڑی کی باڑھ ایک ہوتی ہے۔ آج سخون (ناخون) کے برابر تو دو دن مین تاڑ۔

اتنے مین ایک بارن آئی۔ رشیو رانی۔ دھنو بی بی نے پوچھا۔ کہان سے آتی ہو بارن لوا۔ اسنے کہا سٹیا پکریا ٹولے سے آرت ہون۔ پرانی دادی کے ساتھ گئی تھی۔ دھنو نے کہا پکریا ٹولے مین ٹھاکر گجراج سنگھ کی عورتون کو جانتی ہو۔ وہ بولی۔ ٹھاکر گجراج سنگھ تو ہمارے ججمان ہین۔ انکی ایک سٹیا کنواری سیانی ہے۔ اسکی باتین ہو رہی ہین۔ اچھا لڑکا ڈھونڈھت ہین۔ آج کل سب گانون گئے ہوئے ہین۔ دونون بہنین سوہج چندا ہین۔ چھٹکی سب سے سندر ہے۔ مگر بھرمان ایسی لڑکی نہین۔ زینب کی مان نے کہا (اور نام بھی چن چنکے رکھے ہین۔ بڑی کا نام پدمنی۔ چھٹکی کا نام کامنی۔ دونون سچ مچ کی پدمنی اور کامنی ہی ہین۔ چاند سورج کی جوڑی)۔

مہری۔ ہین تو دونون کی اچھی صورتین مدام کو چھٹکی بہت اچھی لگتی ہے۔ ہاتھ پانون ڈیل ڈول آنکھ ناک شکل صورت۔ ایک اچھی اور ایک بہت اچھی۔ چھریرا بدن اور گورے گورے گال۔

دھنو۔ ہم نے بھی بڑی تعریف سنی ہے۔ ہمارے نہیر مین آئے تو جانین۔

زینب (کی مان)۔ کون بڑی بات ہے۔ جو وہ۔ وہ آپ۔ ٹھاکر گجراج سنگھ کے پاس گانون گراؤن ہین تو کیا تمھارے پاس کسو بات کی کمی ہے۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے پہل ہے۔ چھکڑے ہین۔ لڑھیان ہین۔ گھوڑا ہے۔ جیدات (جائداد) ہے۔ گانون مین باغ ہین نانکار ہے۔ اور پھر سب سے بڑی دین اللہ کی یہ ہے کہ لڑکے سب ہونہار ہین۔ ماں باپ کے سکھے مین۔ اور ہوشیار۔ آج کل کے لڑکون کے سے نہین ہین۔

دھنو۔ مین نے اس لڑکی کو بچپن مین دیکھا تھا۔ سچ تو مجھے دھوکا ہوا کہ کسی میم کی لڑکی ہے۔ پھر سنا ہمارے ٹھاکرون کی لڑکی ہے۔ اب

جو آتا ہے وہ دریا تین بڑھا ہی کے کہتا ہے کوئی جتن ایسا کرو کہ یہ لڑکی جانے نہ پائے۔ جب سے سیانی ہوئی تب سے ہم نے نہین دیکھی۔

بھری نے کہا دیکھو کہان سے بھوریا۔ نہانے تک کو تو دریا جانے نہین پاوت ہے۔ بس چار دوالی مان بند۔ کوٹھ دیکھے تو کہان سے دیکھے۔

زینب (کی مان) بولی یہ مہری کی بھوریا ہین اور ہماری بٹیا۔ دھنو نے کہا ہان تو مہری کو ہمارے بیر سے کون مطلب ہے۔ اسنے تو ہم کو سسرال ہی مین دیکھا ہی بھلا یہ تو بتاؤ۔ سرجو کی دولہن اچھی ہے کہ کامنی۔ سرجو کی دولہن بھی گوری چٹی ہے

زینب کی مان) اے بیبی خدا خدا کرو۔ سرجو کی دولھن اُسکے پاسنگ کو نہین پہونچتی کہانہ کہ لاکھ دو لاکھ مین ایک ہے۔ پتلی کمر سچ مچ بل کھاتی ہے۔ بال بھونرے کے سے کمر کے نیچے تک لہراتے ہوئے لٹکتے ہین۔ جو نوابی ہوتی بی بی اور وزیر بادشاہون کی نظر پڑتی تو زبردستی چھین لیجاتے۔ خون خرابہ ہوتا۔ پدمنی اور کامنی دونون بادشاہ کے محل مین ہوتین۔ بس صورت دیکھتے ہی جیسے اک پیار سا ہو جاتا ہے۔ اس دیس مین تو ایسی لڑکی نہین ہے۔ مہری بولی جو اچھے گھر جاوے تو بات ہے۔ ایسی لڑکی اچھے گھر جانی چاہیے۔ اچھا لڑکا ہو۔ کماتا دھماتا ہوا۔ کنڈیا کے مرد کا سا نہو داڑھی جار۔ روٹی کا نہ کپڑے کا سیت میت کا بھترا۔

دھنو۔ بھاٹ کو اُنکے گھر بھیجین دیکھین کیا سندیسا لاتا ہے۔

زینب (کی مان) مین کہنے ہی کو تھے تم میرے منہ سے چھین لیگئین۔ لڑکی تو ایسی ہے کہ اندھیری رات کو اندھیری کوٹھری مین بٹھاؤ تو معلوم ہو ہیرا چمک رہا ہی

گجراج سنگھ ایکدن کہنے لگے کہ ہم لوگ لڑکیون کو مار ڈالتے ہین مگر ان دونون کو کوئی پھول کی چھڑی سے بھی چھوئے تو موڑ کاٹ کے پھینکدون۔ لڑکے کا اتنا پیار نہوتا ہوگا جتنا اُنکو ان لڑکیون کا ہے اور ہوا ہی چاہیے۔

یہ گفتگو ٹھاکر بل زور سنگھ کے مکان پر ہو رہی تھی۔ دھنو ٹھکرائن انکی بڑی بہو تھی۔ رنبیر سنگھ کی بھاوج۔ زینب کی مان (دلاری دہ پسکو بھی کہین دلاری کہین زینب کی مان کہین خالی زینب لکھا ہی جو کامنی کے پیدا ہونیکے دن آئی تھی

دھنو ٹھکراین کے دیور رنبیر سنگھ کی نسبت سب واقف ہین کہ بہت ہی خوبصورت نوجوان تھا - ہاتھ پانون سڈول - ڈنڈ مگدر کا شوق - کشتی بڑی بانکی لڑتا تھا - لکڑی پھینکنے کے وقت ایسے اچھے تیور رہتے تھے کہ جو دیکھتا تھا عش عش کرتا تھا تلوار اور ڈھال سے لکڑی کے کرتب اس صفائی سے دکھاتا کہ گویا پھول کی چھڑی ہاتھ مین ہے - تین چار آدمی اگر ننگی تلوار ین لیکر اس سے لڑتے تو یہ صرف گتکے سے انکی چوٹین پھرتی کے ساتھ بچاتا اور اپنی چوٹین لگاتا - گلچلا ایسا زبردست کہ نشانہ کبھی خطا ہی نہین کرتا تھا - جسے تاکا - اُسے مارا - شیر کا شکار پاٹے پر سوار ہو کے کرتا تھا - اور بے دھڑک - سُوَر کے شکار مین جان پر کھیل جانے کو تیار - گھوڑے پر ایسا سوار ہوتا تھا کہ اچھے اچھے شہسوار پچکتے تھے - گھوڑ دوڑ کی کئی بازیان جیت چکا تھا - اس سے یہ نہ سمجھیے گا کہ اُجڈ سپاہی ہی تھا - نہین نہین - پڑھا لکھا آدمی تھا - ناگری - فارسی - انگریزی مین اچھی مہارت اور لیاقت تھی - دن رات سوائے پڑھنے لکھنے یا سپہ گری کے شوق کے اور کوئی شغل نہ تھا - یہ ہونہار لڑکا اپنے ماں باپ کی تپلیون کا تارا گھر بھر مین سب سے پیارا تھا - اب سنیے کہ جسوقت اسکی جٹھانی دھنورانی مہری اور بارن اور زینب سے اُس پیاری لڑکی کی باتین کرتی تھی یہ سب سُن رہا تھا اور اُس پری رو کنواری کی اُٹھتی جوانی اور جوبن اور شرمیلے پن اور نزاکت کا ذکر سنکر ہزار جان سے عاشق ہو گیا - سوچا کہ بھائی کی بی بی کو ہمارا ذرا خیال نہین - اپنے بھائی کے بیاہ کا بڑا خیال ہے - جب کہا بی کہا کہ وہ لڑکی کسی جتن سے ہمارے نہیر مین آئے - بھاوج کی اتنی خواہش اور دیورانی کے آنے کا ذرا بھی خیال نہین - دالان کے باہر آن کے کہا (بھابی یہ کس لڑکی کی باتین ہو رہی تھین کہ نازک بدن ہے اور چھریری ہے اور اندھیری رات مین کونے مین ٹھاد د تو معلوم ہو جیسے ہیرا چمک رہا ہے - وہ کون پرستان کی پری ہے - اندر کے اکھاڑے کی اپسرا - شاید آج کل بھائی صاحب نے تمکو چھٹی دیدی ہے محنت

کا کوئی کام نہین لیا جاتا۔ جبھی یہ دور کی سوجھتی ہے۔ جب کام پڑتا ہے تو یہ نہین سوجھتی اپنے بھائی کا تو اتنا خیال کہ مہری سے سفارش اُٹھائی جاتی ہے۔ زینب کی ماں سے مشورے ہوتے ہین۔ بارن سے صلاح لی جاتی ہے کہ وہ پیاری لڑکی ہمارے نہیں آوے۔ اور یہ خیال ہی نہین کہ ہم بھی گزارے ہین۔ اچھا اُس لڑکی ہی کی راے پر رکھو۔ ہم دونون جا کے سامنے کھڑے ہون۔ جیسے اگلے زمانے مین سوئمبر ہوتا تھا۔ جس کو پسند کرے اُس کے ساتھ بھونری پھیری جائے۔ بھلا ایسے خوبصورت جوان کے ہوتے ساتھی تمھارے بھائی کو کاہے کو پسند کرنے لگی۔ ہمارا سینہ چوڑا۔ اُسکی کمر ابھی سے دُہری ہوگئی ہے۔ اسکی بھاوج نے ہنس کے کہا لڑے سندر بن کے آئے ہین اپنے منہ میان مٹھو۔ اور جو کہین صورت اچھی ہوتی تو دھرتی پر قدم ہی نہ رکھتے اور بھی اترا چلتے) دیور نے جواب دیا۔ بھابی اچھی بُری صورت کا حال تو تم ہی اپنے دل سے پوچھو۔ اگر بھائی کے ساتھ شادی نہ ہوئی ہوتی اور کوئی ہم کو دکھا دیتا تو پانی منہ مین بھر آتا جادو ٹونے کرتین۔ سیکڑون منتین مانتین۔ کہ پرمیشر کرے اس گورے گورے لڑکے کے ساتھ ہماری بھونری پھیری جاے۔ بھاوج نے کہا گھر کی چٹنی اور باسی ساگ ذری جائے منہ دہوے آؤ۔ گورا گورا لڑکا!!! اپنے نگیچ بڑے گورے ہین کوئی عورت پوچھتی تو ہے ہی نہین چلو اب اپنے منہ میان مٹھو بننے سے بھی گئے گذرے۔ شرم نہین آتی۔ بُجو کی سی ذرا ذرا سی آنکھین۔ کچھوے کی گردن۔ اسپر اتنا گھمنڈ۔ گو یہ لڑکا نہایت حسین تھا۔ ناک سک سب درست۔ ہر بات مین چالاک و چست۔ جوان عورتین دیکھ کر واقعی دل مین کہتین کہ کیسا اچھا گبھرو ہے۔ بڑی خوش نصیب وہ عورت ہے جو اسکی بغل مین اسکی بیاھتا بی بی ہو سکے سچ ہے۔ مگر بے عیب خدا کی ذات ہے۔ مرد کی سب تعریف کرتے ہین۔ زمرد کے سے پر و بال ہوتے ہین مگر پانون کو دیکھو تو نفرت ہونے لگے۔ اس لڑکے مین ایک ذرا سا عیب یہ تھا کہ آنکھین چھوٹی تھین اور ہنسنے کے وقت ذرا ذرا بند ہو جاتی تھین

بھاوج کے اس فقرے پر کہ بچو کی سی آنکھین ہین بڑا قہقہہ پڑا اور جتنی بیٹھی تھین سب ہنس پڑین - اور رنبیر سنگھ صاحب بہت جھینپے - جھینپ کر مسکراتے ہوئے باہر آئے اور کپڑے پہن کر اپنے ایک دوست ٹھاکر بلبھدر سنگھ کے مکان پر گئے -

ر (رنبیر سنگھ) ارے یار آج کلیجے پر سانپ لوٹ رہے ہین - دل بہت برا حال ہے -

بلبھدر - کیون خیر باشد - نصیب اعدا برا حال کیون ہے -

ر - بھائی صاحب کچھ عشق و حسن کا جھگڑا ہے -

بلبھدر - الحمد للہ ع - ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو - اس کوچے مین حضور کا بھی گذر ہوا - خیر - مبارک باشد - یہ نئی بات سننے مین آئی - تم کو لڑنٹ اور لکڑی اور ڈنڈا اور پڑھنے لکھنے سے کیونکر فرصت ملی کہ عشق کے کوچے مین قدم رکھا - معلوم ہوتا ہے کسی پریا نے گھایل کر دیا - بڑے پھنسے بھائی صاحب -

ر - پھر اب تو جو ہوا سو ہوا - عشق کے مرض نے دھر دبوچا -

بلبھدر - یہ بتاؤ کہ درد لادوا ہے یا علاج ہو سکتا ہے - گھر گرہست ہے یا بازاری عورت ہے - بیاہی ہے کہ کنواری - کس قوم کی ہے - تم نے کہان دیکھی -

ر - تعریف سنی ہے - دیکھی بھالی نہین - مگر سنتے ہی دل ہاتھ سے جاتا رہا - کنواری ہے اور ہماری آپ کی ہم قوم - اور سیانی اور نیک ہے - جیسی بھلے مانسون کی بہو بیٹیان ہوتی ہین - تم سے صلاح لینے آئے ہین -

بلبھدر - اب صاف صاف کہہ چلو - مگر ایک بات کا خیال رکھیے گا کہ ادھر اُدھر بکتے نہ پھریے گا - ہان اب کھل پڑو - ہم مدد اور مشورے کو حاضر ہین -

رنبیر سنگھ نے کہا یار آج ہماری بھاوج کئی عورتون سے باتین کر رہی تھین کہ فلان لڑکی بڑی

نازکبدن اور خوبصورت ہے - لاکھون مین ایک - اگر شاہی ہوتی تو وزیر بادشاہ کے محل مین جگہ پاتی زبردستی چھین لیجاتے - اُسکے ماں باپ اسکی شادی کی فکر مین ہین - ایک بولی وہ تو اندر کے اکھاڑے کی اپسرا ہے - دوسری نے کہا جس مرد کی بغل یہ پری گرمائے اُسکو بڑا خوش نصیب سمجھنا چاہیے - دو بہنین ہین دونون چاند سورج کی جوڑی - ایک کی شادی تو ہوگئی ہے دوسری ابھی کنواری ہے -

بلبھدر نے کہا اجی ایک تصویر ہم تمکو دکھائین بھوک پیاس بند ہو جاے - یہ بھی کنواری لڑکی ہے مگر وہ صورت پائی ہے کہ شاید ہی دو تین ہزار کوس کے گرد مین کوئی اسکو پہونچ سکے - غش آجائیگا ذرا سنبھلے ہوئے - (تصویر دکھاکر) نہ کہیگا - ٹھنڈی سانس بھرکے رنبیر سنگھ نے کہا یار یہ مصنوعی تصویر ہے - ایسی صورت انسان کی کہان ہوتی ہے - اگر ایسی عورت سچ مچ کی ہو تو ہزار دن کو قتل کرڈالے - قد ہے تو سرو روان آنکھین تو ہرن کی بھی ایسی نہونگی - سراپا سانچے کا ڈھلا ہوا - اور مکھڑا تو اس قابل ہے کہ کروردن مچھیان لے - ایک بڑا لطف یہ ہے کہ حیا اور شوخی دونون موجود ہین یہ کروردن عورتون مین دو ایک کو حاصل ہوتی ہے - سادگی کے ساتھ بانکپن - بہت مشکل ہے - بلبھدر سنگھ نے کہا بندہ نواز یہ مصنوعی نہین ہے - اسی شہر مین موجود ہے مین نے تو کہا ہی تھا کہ دیکھتے ہی بھوک پیاس بند ہو جائیگی - (سر پر ہاتھ رکھکر) اس سر کی قسم یہ ایک کنواری لڑکی کی تصویر ہے - اور بڑے شریف خاندان کی ہے - اتنے مین ٹھاکر گمان سنگھ تحصیلدار آئے - اُنکو رنبیر سنگھ نے تصویر دکھائی - اور کہا (یہ اصل پری یا نہین) تحصیلدار نے تصویر دیکھکر کہا (کامنی - پدمنی کی بہن - گجراج سنگھ کی لڑکی) - یہ سنتے ہی رنبیر سنگھ کے چہرے کی رنگت بدل گئی اور دل مین سوچے کہ واہ یہ تو کامنی ہی نکلی - مگر بیٹھے خدا نے صورت دکھائی - اچھی فال ہے اور نیک شگون گمان سنگھ نے کہا ہم نے اس لڑکی کو کوئی دو برس ہوئے جب دیکھا تھا - تب قد اتنا نہ تھا - لڑکی جلد بڑھتی ہے - مگر سچ یون ہے کہ خدا نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے - چکاری اور ہرن مین یہ چپل بل کہان - اسکو ہوئے بھی دو برس - یہ تھوڑا زمانہ نہین

ہوتا - اب تو کنوار پنے کے سبب سے بیگانون برابون سے چھپتی پردہ کرتی ہوگی ماشاءاللہ
سیانی ہوئی - قد باڑھ پر آیا ہے - جب مین اور اب مین بڑا فرق ہے - لڑکی بانس کی طرح
بڑھتی ہے اب تو اسکی شادی کی فکر کرنی چاہیے - خوب یاد آیا ارے میان رنبیر سنگھ
تم یار کیون نہین ڈورے ڈالتے ؟ - واللہ چوکتے ہو بہت چوکتے ہو - ایسی پری دوسری
نہ ملیگی - ہم تو کہتے ہین کہ اچھی اچھی ولایتی عورتین مقابلہ نہین کرسکتین - کیا مجال -
حور ہو کسی بڑے خوش نصیب کے ہاتھ آئیگی - خدا جانے خود بھی خوش نصیب ہے یا
نہین - اگر اچھے لڑکے سے بیاہ ہوا تو خوش نصیب ہے ورنہ بدقسمت بدنصیب - تم بھائی ضرور
شیاڑاؤ کیون جی بلبھدر سنگھ - وہ بولے تم نے تو یار بھرم بھنڈا ہی پھوڑ دیا - جاؤ بھی
بڑی دیر سے کامنی کی تعریف کر رہے تھے - کسی کی زبانی تعریف سنتی تھی بس لٹو تھے -
مین نے یہ تصویر دکھائی - اسنے کچھ نہین کہا کہ کسکی ہے - تصویر کو غور سے دیکھکر کہا دیکھو
یہ فرضی تصویر ہے - ایسی سچ مچ کی صورت ہو تو ہزارون قتل ہو جائین - دن دوپہر
تلوار چلنے لگے - مین نے اسکے سر کی قسم کھائی کہ یہ فرضی نہین ہے - تم نے
آن کے بھرم بھنڈا ہی پھوڑ دیا - (رنبیر سنگھ کی جانب خطاب کرکے) کیہے بھائی صاحب
کیا نقشے ہین - جایئے اب آپ کا جوڑی ہلانے کا وقت آیا - کچھ پڑھیے لکھیے
آپ کو اس عاشقی اور معشوقی کی باتون سے کیا سروکار ہے - انھون نے کہا بھئی
عشق وشق تو ہم جانتے نہین - ہم تو شادی بیاہ کا ذکر کرتے ہین - آخر ہم شادی
کرینگے یا نہین - گمان سنگھ نے قہقہہ لگاکر کہا - ارے میان تم جاکے لنگوٹا باندھ
کے کشتی لڑو - لیزم ہلاؤ - یا کتاب کے کیڑے بنو - شادی کے لیے کروگے محلے
والون کے لیے - رنبیر سنگھ نے کہا اجی اب کوئی اچھی صلاح دو اور راہ نکالو - پھر دل لگی
کر لینا - ہماری تو جان جاتی ہے - یہ معلوم ہی نہ تھا کہ ایک پری اس شہر مین رہتی ہے
جسقدر تعریف سنی تھی اس سے بڑھکے پایا تصویر سے شوخی اور بانکپن اور سادگی دونون ظاہر ہین

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے مین
اور تصویر یہ بول اٹھی کہ اللہ رے مین

خالی خولی تعریف سننے سے تو یہ حال ہوا کہ جامے سے باہر ہو گیا اور تصویر دیکھنے سے اور بھی شوق کی آگ بھڑکی اور دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ اب جب چار آنکھین ہونگی تو فرمایئے کیا حال ہوگا۔ ع عشق کے صدمے اُٹھانے کو جگر بھی چاہیے۔ ہم اسکے عادی نہین۔ عورتون نے جو آپسمین باتین کین اور سب نے تعریفون کے پل باندھ دیے۔ تو مجھے شوق چرایا کہ بھئی سنون تو یہ کس کوہ قاف کی پری کا ذکر ہے۔ کان دھر کے سُنا کیا اور بے دیکھے عشق کی آگ دل مین بھڑکنے لگے اب تصویر بھی دیکھ لی۔ صرف آپ دوستونکی صلاح کی ضرورت ہے۔ کوئی صورت ایسی بنا لیجے کہ نشانے پر تیر بیٹھ جاے۔

گمان سنگھ نے جواب دیا بندہ نوازنشانے کے خطا ہونے کی تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے جو باتین لڑکی والے دیکھنے اور چاہتے ہین وہ سب تم مین موجود ہین۔ کم سن پڑھے لکھے ہونہار۔ کوئی عیب نہین۔ ناک سیک سے درست کرارے ہاتھ پانون۔ کسرتی آدمی۔ جسم سڈول۔ نہ موٹے بھدبھد۔ نہ دبلے پتلے گھے پینے۔ نہ تھلتھل بھدے کہ دو قدم چلے اور ہانپ گئے۔ نہ مردہ شل کہ پھونک ماری اڑ گئے۔ خوبصورت آدمی۔ نوک کے جوان ہو۔ خاصے اچھے گبھرو مسین بھیگتی ہین۔ عورت سے کوئی سروکار نہین۔ بُری صحبت سے نفرت۔ کوئی جسمی عیب نہین ورزش کا شوق۔ سپاہی آدمی۔ فہمیدہ سنجیدہ۔ نشہ باز نہین۔ پھر جاگیر کھانے بھر کا سہارا۔ کوئی بیس بائیس ہزار روپیہ سال کی گانون کی آمدنی۔ اور نقد روپیہ۔ زیور مکانات۔ باغ۔ نوکر۔ چاکر سواری شکاری۔ اسکے علاوہ خاندان کیسا معزز۔ باپ دادا اعالی خاندان۔ نانا نانی عالی خاندان سبب کیا کہ اُنکے ماں باپ انکار کرین۔ اور بھئی اگر وہ چھوکری تمکو ایک نظر دیکھ لے تو والدہ بیچائی کر کے اپنی ماں سے کہے کہ مجھے یہی گبھرو پسند ہے اور اسپر کیا فرض ہے جو کم سن عورت اسکو دیکھے چاہے کیسی ہی پارسا کیون نہو ایک دفعہ ضرور جی چاہے گا کہ اسکو لپٹ جاؤن۔ بلبھدر سنگھ نے اس راے سے اتفاق نہین کیا۔ کہا انکے حسین اور کم سن ہونے مین کوئی شک نہین۔ مگر اسکے کیا معنے کہ جو عورت دیکھے ایک دفعہ لپٹ جانے کا ضرور جی چاہے ایسی عورت کو گولی مار دینا دھرم ہے بھٹا سا سر کاٹ لے۔

رنبیر سنگھ اور گمان سنگھ دونون اس تقریر پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ کہا یار راجپوت

کی رگ نے جوش کیا - آگئے چھتری پہنے پر - لگے سر کاٹنے - ارے بھئی یہ جوانی اور جوش اور حسن عجیب چیز ہے - اسکو کوئی روک نہین سکتا - اچھا اب صلاح دیجیے کہ کیا کیا جاے کوئی تدبیر نکالو - تحصیلداری کرتے ہو - گمان سنگھ نے کئی تدبیرین بتائین اور کہا خدا نے چاہا تو معاملہ ٹھیک ہو جاے گا -

فصل پانچوین

عروس گل اندام کے بیاہ کا پیغام

اب کامنی کا حال سُنیے کہ دیہات کی آب و ہوا اور کھلے ہوئے میدان مین رہنے سے ذرا ذرا فایدہ ہوا - قلب کی تفریح دینے والی چیزین مُربّے عرقیات سونے چاندی کے ورق برف شوربہ کثرت سے منگوایا جاتا تھا - دو مہینے کے قیام سے کامنی کی طبیعت ذرا ذرا بشاش ہوتی چلی - صورت سے تو وہی وحشت برستی تھی مگر رخسارون کے رنگ کی زردی اب سرخی سفیدی سے بدل گئی تھی - بھوک بھی معلوم ہوتی تھی - باتین بھی کرتی تھی اچھے بُرے کی سمجھ بھی تھی - اپنے پرائے کو پہچانتی تھی - دو مہینے کے بعد ایکدن گھرو مہری اور کامنی گھر کے ایک بڑے سے باغ مین جو بڑی فضا کا مقام تھا روشون مین چہل قدمی کر رہی تھین تو کامنی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری - گھرو نے دیکھا تو یہ کوئی معمولی سانس نہ تھی - تاڑ گئی کہ اسطرح سے جو بیکسی کے ساتھ اسنے ٹھنڈی سانس لی اسکا کوئی سبب ضرور ہے - جی کڑا کرکے جو کچھ پوچھنا تھا وہ پوچھ ہی بیٹھی -

گھرو - بی بی ایک بات پوچھون جو بتاؤ -

کامنی (وحشت کے ساتھ) ہان پوچھو (پھر ایک سانس بھر کے) اُف ! -

گھرو - بس یہی پوچھتی ہون کہ اسکا کیا سبب ہے یہ ٹھنڈی سانسین کیون بھر رہی ہو

کامنی نے پھر ٹھنڈی سانس بھری مگر اب کی ذرا دبا کے - اسطرح کہ گھرو کو تو معلوم ہو گیا مگر ایکی آہ بلند نہ تھی - ٹھنڈی سانس تو دل سے نکل گئی مگر پیشتر کی نسبت ضبط کے ساتھ - گھرو نے اسوقت بات ٹال دی اور تھوڑی دیر کے بعد کہا بیان

کی سی بہار اور یہ لطف اور یہ ہوا شہر مین کہان - کامنی نے کچھ جواب نہ دیا - پھر گھرّو نے چھیڑ کر بات کی - اچھا پوچھا پھولون مین کون اچھا ہوتا ہے - ہم کو تو گلاب کا پھول پسند ہے - کامنی نے اسکا بھی کچھ جواب نہ دیا - پھر گھرّو نے پوچھا بی شربت پیوگی لے آؤن - اسکا جواب بھی ندارد - اب گھرّو جان بوجھ کے باغ سے جانے لگی جب دور نکل گئی اور کامنی اکیلی رہگئی تو اسنے گھرّو کو پکارا - گھرّو نے کھڑے ہو کر کہا - (کیون) پوچھا کہان جاتی ہے -

گھرّو - یہان کیا کرون - تم تو بی بی بت بنی ہوئی ہو - بات کرو تو جواب نہین دیتین مین یہان باتین کس سے کرون دیوارون سے ؟

کامنی - یہان آؤ -

گھرّو - بڑی بات - بولین تو - بی بی ہمکو اتا تو بتا دو کہ یہ سبب کیا ہے - کیون ٹھنڈی سانسین بھرتی ہو -

کامنی - کیا بتاؤن -

گھرّو - یہ ہوا کیا -

کامنی - تقدیر کا پھیر (ٹھنڈی سانس بھرکر) اور کیا بتاؤن کہ کیا ہوا - دنون کی گردش - اور ہوا کیا -

گھرّو - یہ کیا بات ہے - رام نے سب کچھ دیا ہے - کھانے کو پہننے کو اوڑھنے کو - روپیہ پیسا - دولت - سواری - شکاری - چین - سکھ - آرام - دھن - اولاد - نام چاندی سونا - گہنا - کمی کاہے کی ہے پھر یہ سانسین کیسی -

کامنی - اری گھرّو - مین کیا بتاؤن -

گھرّو - سمندر بیاہ ہونے کو تھا وہ بھی روک دیا گیا -

بس اتنا کہنا تھا کہ کامنی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی اور اس زور سے روئی کہ دور تک آواز گئی اور مشیورانی اور ایک برہمنی چونکتا ہوئین کہ یہ رونے کی آواز کہان سے آئی آواز پورب سے آتی تھی مگر انکو معلوم ہوا کہ پچھم کی جانب کوئی رو رہا ہے - ایک جھروکے سے کھا باکے دیکھا تو کون رو رہا ہے - اتنے مین رونے کی آواز موقوف ہوئی اور اس

نے آکے کہا یہان کوئی نہین روتا - ادھر رونے کو تو کامنی روئی اور رونا ضبط نہ کرسکی مگر یہ سوچی کہ ایسا نہو کہ گھر تک آواز جاے - ذرا ذرا ضبط کیا - گھر رونے تالاب پر لیجاکر منہ دھلوایا اور کہا بی بی اب ہمکو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے - مین نے تو کوئی بات ایسی کہی ہی نہین اور تم بے وجہ بے سبب رونے لگین یہ بھی کوئی بات ہے - اب کامنی کھلین - کہا بیاہ کا نام کیون لیا (روکر) اری ناسمجھ بھلا مورکھ مین پڑتے مرد سے میرا بیاہ ہو تو رونے کی بات ہے ہی نہین مین تو دل سے اچھا سمجھتی ہون - ہاے یہ میرے ان باپ کو کیا ہوگیا - یہ فقرہ سنکر گھر بھر میں کہرام مچ گئی - بات ٹالدی - رات کو تنہائی مین شیورانی سے سب حال کہا وہ تو رونے کی آواز سن ہی چکی تھی - اب اسکی سمجھ مین آگیا کہ کامنی کی اس بیماری کا کیا سبب ہے - معلوم ہوا کہ جس پولیس والے کے ساتھ اسکی بات ٹھہری وہ جاہل ان پڑھ ہونے کے سبب سے اسکو پسند نہین ہے - لڑکی ہے پڑھی لکھی اور پڑھی لکھی بھی ایسی کہ شہر بھر مین کوئی اسکے پاسنگ کو نہین پہونچتی - گجراج سنگھ اور انکی بی بی اور گھر کی اور عورتون نے مشورہ کیا اور سب نے اتفاق کرلیا کہ بیشک یہی باعث ہے -

دوسرے دن سے کامنی کے سامنے کہنا شروع کیا کہ دو پیغام آج آئے ہین ایک لڑکا بی اے ہے - ابھی پاس کیا ہے - کوئی بائیسوان سال ہے - اور دوسرا لڑکا ایم اے ہے - آج کل اودھ مین منصف ہے - روز اسی طرح کی باتین کین تو کامنی کی طبیعت رفتہ رفتہ اصلی حالت پر آگئی - گھر روز پوچھتی تھی کہ کہو بی بی اب تو اچھے اچھے پیغام آنے لگے اور کامنی ہنسکر خوش ہوہوکر کہتی تھی کہ ہان اب جان مین جان آئی - اسکے ایک مہینے کے بعد گانون سے پھر شہر مین آئے - کامنی خاصی بھلی چنگی - تندرست - یون تو اسکا دل بہلانے کے لیے آپسمین کہا کرتی تھی کہ فلان گھر سے پیغام آیا ہے - لڑکا حسین اور خوبصورت ہے اور ایم اے ہے - اہل اہل بی ہے مگر اب سچ مچ ایک ایسے گھر سے پیغام آیا جو ہر صفت موصوف تھا - اور کامنی انتہا سے زیادہ خوش تھی - اسکا حال ذیل کے مکالمے سے ظاہر ہوجاے گا -

ایک روز دوپہر کے وقت کھانا کھاکر کامنی کے باپ لیٹا کر

گجراج سنگھ نے گھر مین آکر اپنی بی بی سے کہا کہ کامنی کے لیے آج کہان سے پیغام آیا ہے۔ ہمنے گھر و مہری کی زبانی سنا کہ کوئی آج پیغام لے کے آئی تھی۔ انکی بی بی نے کہا ہان ایک عورت رجیب کی ماں کو لیکر آئی تھی شیورانی کو سمجھاد و کہ لڑنہ پڑا کرین جس کے گھر مین بیٹی ہو گی وہان ڈھیلے آئین ہی گے۔ اسمین کون عیب ہے۔ گجراج سنگھ نے شیورانی اپنی بھتیجی کو سمجھایا بیٹی اسمین لڑ پڑنے اور بُرا ماننے کی کون بات ہے یہ تو دنیا سنسار کے کارخانے مین ایسی ہی ہوتی آئی ہے۔ ایسی ہی ہوتی ہے۔ اور ایسی ہی ہوتی رہیگی۔ بقول تمھاری چچی کے جس کے گھر مین بیٹی ہو گی ضرور ڈھیلے وہان آئینگے اب وہ جہالت کا زمانہ نہین ہے جب ہم چھتری لوگ لڑکیون کو مار ڈالتے تھے۔ اور مہتا مول لیتے تھے۔ ہمارا چھتری پنے کا زور تو کم ہو گیا۔ مگر شیورانی کا ٹھکراین بنا ابھی ویسا ہی ہے۔ اُس عورت نے ضرور بُرا مانا ہو گا۔

اتنے مین گھرو نے آن کے کہا ٹھکراین وہ لڑکا ادھر سے جات رہا ہے تون تحصیلدار ہوئی وہ جون ہیان آئے ہین اولی ہمکا دیکھ کر کہن کہ (یہ تمھاری سسرال کی کہارن ہے) ہمکا بڑی ہنسی چھوٹی۔ شیورانی بولی۔ دیکھو تو ان شہدون کی باتین ابھی سوت نہ کپاس اور کوری سے لٹھم لٹھا۔ بات چیت بھی اچھی طرح ابھی نہین ہوئی اور سسرال کہنے لگے۔ انہین باتون سے تو مین جلتی ہون بس پرائی کنیا کو گالی دینا کیا بات ہے۔ جب بات پکی پوڑھی ہو جائے تب بھی ایکا ایکی منہ سے نہ نکالنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ ابھی ٹھونہ ٹھکانا اور راہ چلتے ہوئے بیچ بازار مین چھیڑنے لگے کیا کسی کو لڑکی یہان بھار دیڑی ہے۔ یا ایک اُنہین کا گھر ہے۔ کوئی اور لڑکا ہمین نہ جوڑے گا۔ اتنا ملک پڑا ہوا ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کے ٹھکرین۔ گجراج سنگھ نے گھرو کو سمجھایا کہ ایسی باتین شیورانی سے یا ان کے سامنے نہ کہا کرو یہ ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتی ہین۔ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیا۔ پہلے تو اُنکی بیوقوفی ابھی بات چیت اور واہیات بکنے لگے۔ یہ لونڈے پن کی باتین۔ اُسدن گمان سنگھ صاحب تحصیلدار ہم سے ملنے آئے تھے۔ اور گھر دان — لئے پان لائی تھی۔ اسی سے پہچان لیا

مہمان کی نہری ہے مگر ہنستے ہین یہ کہنا کیا ضرور تھا کہ تمھاری سسرال کی نہری ہے
لونڈے ہین تحصیلدار ہی کا زعم - تم گھرو کہان سے سمجھ گئین کہ وہ لڑکا بھی ساتھ تھا -
گھرو بولی - ہان رد ھیا کے گھر سے بیٹا (حصہ) لے کے جاتی تھی - لڑکا بڑا سندر ہے
اچھا سیانا ہے - جوڑی بری نہین ہے - ہمکا دیکھا کے مسکایا -
اب سنیے کہ گجراج سنگھ نے اپنے بھتیجے اندر بکرم کو بلوایا -
گ - بیٹا تمنے ٹھاکر بل زور سنگھ کے لڑکے کو دیکھا ہے اسکول مین تمھارے
ساتھ پڑھتا ہی ہوگا -
اندر - جی ہان اُن کے دو لڑکے ہین بڑے کا نام ان سنگھ چھٹکے کا رنبیر سنگھ ہے
بڑا تو یون ہی سی انگریزی جانتا ہے - چھٹکے نے ال اے پاس کیا ہے اور
رسالے مین بھرتی ہونیوالا ہے - جنرل صاحب نے اسکا امتحان لیا ہے - گھوڑے
پر ایسا سوار ہوتا ہے - کہ بڑے بڑے گھوڑ دوڑ سے مقابلہ نہین کر سکتے - گولی
لگانے مین برق ہے - اور سورما اتنا بڑا کہ آگ مین چھاند پڑے - اور دلو سے
بھڑ جانے مین بند نہین - ایک ہاتھ مین بھینس کا سر اُڑا دیتا ہے - وہ جاکے گرے
تین شوق ہین - ایک لکھنا اور پڑھنا - دوسرے کشتی اور لکڑی - تیسرے شہ سواری
اور چاند ماری -
گ - یہ تو سب اچھی باتین ہین - اور نرا اُجڈ ہی نہین - پڑھا لکھا بھی ہے - اور سپہ
گری کے فن بھی جانتا ہے - کوئی جسمی عیب تو نہین ہے -
اندر - جی نہین جناب - دیدار و جوان ہے - ایسا خوبصورت لڑکا ہزار مین ایک -
اور بڑا طبیعت دار - اب رسالے مین بھرتی ہونے کا شوق ہے - صاحب نے وعدہ
بھی کیا ہے - قواعد بھی سیکھی ہے -
گ - صحبت کن لوگون کی ہے -
اندر - فوج کے انگریزون کی صحبت زیادہ تر ہے - اور عالمون شاعرون کی -
ٹھاکر بلبھدر سنگھ سے بڑا یارانہ ہے -

گ۔ عمر کیا ہوگی۔ مین نے اس لڑکے کو ایک دفعہ اسپتال مین دیکھا تھا۔ تب بچہ تھا۔ بلندر شاید اپنے ساتھ لایا تھا۔ اب مجھے یاد آیا بہت خوبصورت لڑکا ہے۔

شیورانی (اندر سے) کامنی کے لئے بات آئی ہے۔ تم کیا کہتے ہو۔ تم سے دوستی ہے۔ دیکھ بھال کے کام کرنا چاہیے یہ سبھ گھڑی۔ دوستی یارانے پر نہ جاؤ۔ دیکھو کہ کامنی کی عمر سکارت ہو اور اچھے ٹھکانے لگے۔ گائے کو چرنے کو چھوڑتے ہین تو ہری بھری کھیتی دیکھ کے۔ اور یون تو یو کرم لیکھ ناسٹے کرو کوؤ لاکھن چترائی۔

اندر۔ نہین بہن۔ دوستی یارانہ اور شے ہے اور لڑکی کی شادی بیاہ اور شے۔ ہم کامنی کو کہین ایسی ویسی جگہہ تھوڑا ہی جھونک دینگے۔ ایسا لڑکا نصیبون سے ملتا ہے۔ ہماری خوش نصیبی اگر کامنی کا دولہا ہو۔

شیورانی۔ اچھا ابھی ان واہیات باتون سے کون مطلب ہے تم لوگون کی زبان مین لگام نہین۔

گ۔ پھر بگڑ گئی۔ یہ لڑکی بات بات پہ بگڑتی ہے۔ ہوا سے لڑتی ہے۔

شیو۔ اجی تو ایسی بات کیون کرے کوئی۔ ابھی کون ٹھیک ہے۔ بنے بنے نہ بنے نہ بنے جب سب ٹھیک ٹھاک ہو جائے تو گاؤ جاہے ڈھلکی بجاؤ۔

اندر۔ ہم تو بڑے خوش ہون۔ اگر یہ بات ٹھیک ہو جائے۔ کامنی کو اس سے بہتر دولہا نہین ملسکتا۔ اس مین چاہے ہماری بہن بگڑ جائین۔ جناب آپ خود اس لڑکے کو دیکھ لیجئے۔ ایسا ہونہار اور لائق اور چلن کا لڑکا چھپیرون مین دوسرا نہین ہے۔ مین تو کہتا ہون۔ کہ ہزار کام چھوڑ کے اس کام کو کیجئے۔ پدسنی بھی اچھے گھر گئی ہے۔ کامنی بھی ٹھکانے لگے اچھا کامنی سے پوچھ نہ لو اس کو پسند ہے کہ نہین۔

گ۔ (ہنس کر) تمھاری بہن ہے تم پوچھو۔

شیو۔ تو نے اپنا بیاہ دیکھ بھال کر کیا تھا۔ کلنک تو ہے ہی۔ انگریزی پڑھ کے اتنا بھی نہو تو کیا ہو۔ پھیری منہ پر لوئی تو کیا کریگا کوئی۔ کامنی بچاری کو اس سے کیا کام جان ہم مناسب سمجھین گے وہان بیاہین گے۔ کنواری لڑکی بول سکتی ہے بھلا۔ ابھی

لوگ نے انگوٹھا ہی نکالا ہے ابھی یہ ڈھٹائی کنواری لڑکی مین نہین ہوسکتی - لڑکے البتہ بے حیا اور ڈھیٹ ہوتے جاتے ہین اور تھوڑے دن مین لڑکی لڑکے سب ایک سے ہوجائین گے - اب ماں باپ کا ڈر تو رہا ہی نہین ہے جسکا جو جی چاہتا ہے وہ کرتا ہے - اب اندر جی بڑی بہن کے سامنے چھوٹی بہن سے کہتے ہین کہ اپنا دولھا پسند کرلو - واہ گ - مین بیٹھا ہون میرے سامنے تو کہتا ہی ہے - یہ بڑی بہن لئے پھرتی ہے - باپ کے سامنے تو چوکتا ہی نہین -

شیو - لے حیا کہین کا چل جا یہان سے - تو ان باتون مین دخل ندیا کر (مسکراکر) تو اپنی جورو سے بجیائی کر - بھلے مانسون مین یہ باتین نہین ہوتی ہین -

اندر - مین جاکے اس لڑکے کی تصویر لاتا ہون کامنی کو چپکے سے دکھاؤن گا -

شیو - (مسکراکر) مین کہتی ہون اس کو کیا ہوا ہے - ارے تو بالکل سٹری ہی ہوا جاتا ہے - کہین تصویرین بھی کنواری لڑکیون کو دکھائی جاتی ہین -

یہ سنکر اندر بکرم سنگھ چچازاد بہن اور باپ سے گفتگو کرکے سیدھے اپنے دوست رن بیر کے یہان آئے - یہان بلبھدر سنگھ اور گیان سنگھ اور ایک منشی صاحب بیٹھے شطرنج کھیل رہے تھے - ان کو دیکھ کر کہا آؤ بھئی خوب آئے - صبح سے تحصیلدار صاحب اور منشی کو چار مات دے چکا ہون - گیان سنگھ تحصیلدار نے کہا یار اب ہملوگ اس فکر مین ہین کہ رنبیر کی شادی کرین اور انکو آدمی بنائین - ان کے لئے کوئی انہین کی سی خوبصورت لڑکی ہونی چاہئے - مگر ذرا سیانی ہو - بالکل بچہ نہو کہ انکے پالے پڑے - بلبھدر سنگھ نے بھی تائید کی اور شطرنج بھاڑ مین ڈالی اور منشی کو رخصت کرکے تخلئے مین باتین ہونے لگین - گیان سنگھ نے در پردہ رنبیر اور اندر بکرم سنگھ دونون کو بنانا شروع کیا - بھائی ان کی شادی کی تم بھی فکر کرو یہان صاحب بھائی اندر جی - ہمارے خاندان مین تو کوئی لڑکی اس قابل ہے نہین ورنہ ہم تو بیاہ دیتے - لڑکا بے عیب - خاندان بے عیب - دو چال بے عیب - ننہال بے عیب - اور خواندہ آدمی - اور اس مین شک نہین کہ حسین ہے - عورتین دیکھین تو خوش ہوجائین - بی بی خوش ہوجائے کہ واہ کیا میان پایا ہے - ساس خوش کہ کیا داماد ملا ہے - سالیان

بشاش کہ کیا اچھا بہنوئی ہے پاس پروس کی عورتین دولھا کو دیکھ کے آپس مین باتین کرین کامنی بیٹیا کا دولھا بڑا سندر لڑکا ہے - چاند سورج کی جوڑی ہے اور راستہ مین جو نوشہ کو دیکھے کہے یہ کیسی بڑی خوش قسمت کو بیاہ کے لئے جاتا ہے کہ ایسا دولھا پائے گی اور یہ تنے ہوئے گھوڑے پر ران پڑی جائے بیٹھے ہون - بلبھدر سنگھ کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا مگر ضبط کرتے تھے - گمان سنگھ کا یہ فقرہ کہ (بھئی ہمارے خاندان مین تو کوئی لڑکی اس قابل نہین ہے ورنہ ہم تو بیاہ دیتے) اندر سنگھ کی طرف اشارہ تھا کہ تم اب اپنی بہن انکو بیاہ دو اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ اندر بکرم سنگھ خاص اسی کام کے لئے آیا تھا کہ رنبیر سنگھ کی تصویر لے جا کے باپ اور بہن اور کامنی کو دکھائے یہ لوگ گول گول باتین اور اندر کی چوری سے آپس مین اشارے کرتے جاتے تھے - اور وہ خود اپنے دل مین سوچتا تھا کہ مان باپ پر بڑا زور ڈالون گا تھوڑی دیر کے بعد ان سے نرہا گیا - کہا ارے یار رنبیر ذرا اپنا آلبم تو منگواؤ -

استاد - تمھاری کوئی تصویر ہمارے پاس نہین ہے -

بلبھدر - دیدہ سیان دیدہ یہ اپنے آلبم مین لگائین گے -

گمان - عمدہ سی عمدہ تصویر دینا ہو تو کھچوالو -

ب - ہو گی کیون نہین - جنٹلمین کیسے جو تصویر ہی نہو -

رن - ایک نہین بیس - اندر سنگھ کا کہنا ہم بھلا ٹال سکتے ہین وہ وہ تصویرین دون کہ خوش ہو جائین - گھوڑے پر سوار - کسی مین انگریزی لباس کسی مین پنجابی ڈریس - کہین مس کے کاندھے پر ہاتھ ہے -

گ - لاؤ لاؤ پھر لگا لو دکھاؤ -

رن - رام چرن جا کے احمد سے کہو کہ آلبم دونون لے آئے سنہری اور روپہلی دفتی کی تم اس کو ہمارے پاس بھیجدو کہو جا کے سن لو (احمد آئے) احمد وہ سنہرا آلبم جو نادر بنا ہوا ہے اور اس کے ساتھ کا دوسرا البم روپہلی دفتی کا لے آؤ -

گ - بھئی ہم کو دینا ذرا آلبم کھول کر - اہو ہو یہ کون عورت ہے بھئی -

ب - یہ پہاڑ کی ایک پاتر ہے کنتھی - خوب ناچتی ہے -

گ - کون پہاڑ - نینی تال یا الموڑا -

ب - نینی تال الموڑا رام گڈھ سب ایک ہے ایسا اچھا ناچتی ہے کہ واہ -

اندر - پنولین بوناپارٹ کی تصویر ہے - یا نہین (یہ کیا ہے) اہو ہو واہ تصویر ہی سے بانکپن اور مردانگی اور شجاعت برستی ہے - بڑا جری آدمی تھا - دنیا مین فرد اور انتخاب مگر ہے نام اللہ کا -

گ - اخاہ - بڑا افسوس ہوا آپکو - اجی خیر - اب آپ میان رنبیر سنگھ صاحب اپنی تصویر نکالئے تو - دیکھین - جو سب سے عمدہ ہو وہ تو اندر جی بہادر کو دیجئے کہ یہ اپنی جان پہچان لڑکیون اور انکی مان بہنون کو دکھائین اور رجھائین آور آپ کی خانہ آبادی کی فکر کرین - میان اندر سنگھ تمھاری ایک بہن بھی تو ابھی بن بیاہی ہے - جیسی تمھاری بہن ویسی ہماری بہن -

راوی - گمان سنگھ آخر اگل ہی پڑے - نرہا گیا - ایک خوبصورتی کے ساتھ اندر بکرم سنگھ کی بہن کا ذکر زبان پر لائے اور اس لطف سے کہا کہ برا بھی نہ معلوم ہو - جھپ سے اپنی بہن بھی بنالیا - بلبھدر سنگھ اور رنبیر نے آپس مین اشارہ کیا اور اندر بکرم سنگھ نے کچھ غور کرکے بڑی شائستگی سے کہا (بھائی یہ تو ظاہر ہے کہ لڑکی سیانی ہے اور شادی ہو دے ہی گی اور جلد ہو گی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ رنبیر سنگھ سے اچھا اور کون لڑکا ہے - مگر بھائی ہم لوگون مین یہ معاملے عورتون کے تعلق ہین - ہم کو ان باتون سے کون سروکار - عورتین جانین انکا کام جانے ہم دخل دینے والے کون -

گمان سنگھ خوش ہوئے کہ اتنے ڈھرّے پر تو لائے اب جب اسقدر سرپڑے تو آیندہ اور گفتگو بھی ہو گی -

ب - اندر نے بات عقلمندی کی کہی - یہ معاملے عورتون کے تعلق تو ہوتے ہی ہین مگر مرد بھی رائے دیتے ہین - نیک بد کو زیادہ سمجھتے ہین اور عورتون کو صلاح مشورہ دیتے ہین - عورتین اپنی ہی خوشی سے تھوڑا ہی کوئی کام کرتی ہین - پیغام ان کے گھر سے جائے عورتون کے ذریعہ سے عورتون مین پیغام جائے اور اندر سنگھ سفارش کرین -

گ - ہمارا اس رائے پر صاد ہے - بہت مناسب بات ہے

ب - تو بھائی صاحب اب قطعی وعدہ کیجئے - نکل نہ جائیے گا -

گ - پہلے رنبیر سنگھ سے تو پوچھو کہ شادی منظور ہے یا نہیں - پیغام تو ہوا کرے گا پہلے انکی رائے تو دریافت ہو جائے -

ب - ان کو منظور ہے - آخر شادی نہ کرنا کیا معنی

ل شادی تو ضرور ہی ہوگی نہ ہونا کیا - مگر ہان اب یہ علم غیب نہیں ہے کہ کہان ہوگی - کوشش تو یہی ہے کہ جانے بوجھے گھر ہو -

گ - بس بس ہم سمجھ گئے جی -

ایک بہت بڑی پارٹی (دعوت) ہم دینگے عمدہ عمدہ بکرے رینٹ گانون سے تحصیل کے چپراسی کی معرفت منگوائین گے اور کشمیری باورچیون کو بلوا کے پکوائین گے اور اعلی درجے کی شام مین پلوائین گے اور جلسہ دکھائینگے - رن بیر سنگھ ہمارے دلی دوست اور اندر بکرم سنگھ ہمارے یار صادق - ان کی شادی خانہ آبادی ہو - اور ان کی بہن کا جو خود ہماری چھوٹی بہن ہے بیاہ ہو تو بھلا ہم جلسہ کیون نہ دکھائین دعوت کیون نہ دین بلبھدر سنگھ نے کہا ہم بھی دعوت کرین گے ہم بکرا دکرا حلال کرنا اور کشمیری باورچی کو بلانا دلانا نہین جانتے - ہم تو بھائی صاحب بخطر راست ہوٹل مین دعوت کرین گے سوپ (شوربہ) مچھلی - کٹلٹ - روسٹ - بطخ - کوفتے - آلو - ٹرکی - شامی کباب - پرسندے کباب - تورمحلی پلاؤ - مرغ پلاؤ - متنجن - اسکے بعد میوہ خشک و تر اور دودھیا چاء اور سگورٹے اور رنبیر سنگھ سے ایک ہفتے تک دعوت لین گے - پورا جلسہ خوب دھما چوکڑی رہے - کھانا اور شراب ہم سے عمدہ سی عمدہ لیجئے - مگر جلسہ ہم نہ دکھائینگے جلسہ گمان سنگھ دین - اور طائفے ہم نچوبزین - بی جدن اور کالکا والی بگن - اور کالی امراؤ اور نظیر جان کی چھوکری اور کھلونا کالڑکا چار زنانے طائفے اور ایک مردانہ -

گ - کیون صاحب یہ آپ کیون جلسہ نہ دکھائین گے -

ب - بھئی دعوت اعلے سے اعلے ہو اور شراب چوکھی سی چوکھی مگر جلسہ نہ دینگے -

گ - پھر وہی - ارے میاں وجہ تو بیان کرو -

ب - وجہ یہ کہ ہمکو جلسہ دینے سے نفرت ہے خدا جانے کیا سبب ہے دعوت مین چاہے دو سو صرف ہو جائین -

گ - یہ اچھی وجہ ہے واللہ آپ کی ایسی تیسی - چوٹے پن کی باتین کرتے ہو - آپ کے تو جد سے جلسہ لیا جائیگا -

ران - ان کی طرف سے ہم دیدین گے - چلو چھٹی ہوئی -

ب - ارے یار وہ دن تو آنے دو وہ نیک گھڑی تو آنے دو کہ یہ نئی دلہن کو بیاہ کے لائین - اور ہم لوگ جشن کرین خوشی روزہ منائین ابھی سے کیون کتنے مرے ہو جلسہ نہین جلسے کا باپ لینا -

گ - تو یار رنبیر سنگھ بھائی اب تم فکر کرو - اپنی دیورانی جیٹھانی بہن کسی سے کہو کہ تمھاری ماں سے کہین اور بات شروع کردین اب دیر نہ لگاؤ ع - در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست - بس اب - ع - کہ بسم اللہ ز بسم اللہ کن آغاز کا نقشہ ہو -

ب - اور اندر بکرم تو سفارش ہی کرینگے -

گ - ضرور -

ب - بھئی تم کیون خاموش ہو اندر جی -

گ - بولو یا - چہ مے گوید - ابولفرزاہی -

اندر - بھئی کسی کی لڑکی رہ تو جاتی نہین - شادی تو ہو دے ہی گی اور یہ کون نہین جانتا کہ رنبیر سنگھ لایق ہونہار نوجوان ہے - اور یہ کون نہین چاہتا کہ لڑکی اچھے گھر جاے - مین ضرور والد سے ذکر کرونگا بلکہ یہ تصویر بھی انگریزی ڈریس والی دستا ہون -

گ - ہان چاہے بہن کو بھی دکھا دو -

اندر - اے ضرور -

فصل چھٹی

ناگ پنچمی

اندر بکرم سنگھ تصویر لیکر خوش خوش روانہ ہوئے۔ گھر آئے۔ مہری سے سب کے سامنے کہا (دو روپیہ چھ آنے کی ضرورت ہے) اسنے انکی بی بی سمرتا سے کہا۔ سمرتا نے (دو روپیہ چھ آنے دے کے آہستہ سے پوچھا (یہ کس حساب مین لکھے جائینگے) انہون نے کہا ہم نے ایک تصویر لی ہے۔ شیورانی نے پوچھا کسکی تصویر؟ اتنے مین کامنی بول اٹھی اس تصویر پر مجھے یاد آیا کہ جب ایران کے بادشاہ ولایت گئے تھے تو ایک بڑے نامی کروڑپتی مصور کی کوٹھی مین تصویرین دیکھنے گئے۔ دیکھتے دیکھتے ایک گدہے کی تصویر دیکھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سچ مچ کا گدھا ہے قیمت پوچھی سُنا پچیس ہزار۔ سکر اکر بادشاہ نے جواب دیا پچیس ہزار مین تو گدھون کی ایک پلٹن کی پلٹن تیار ہوسکتی ہے۔ اندر بکرم سنگھ نے سکراکر کہا۔ اور اتفاق کچھ ایسا ہوا کہ مین نے بھی گدہے کی تصویر لی شیورانی بگڑکر بولی۔ فضولخرچی اسی کو کہتے ہین۔ دو روپیہ چھ آنے مین تصویر لی تو کسکی۔ گدہے کی۔ واہ کیا داد۔ اندر بکرم سنگھ نے جواب دیا (یہ دو روپیہ چھ آنے ہی لیے پھرتی ہین اور یہ خیر تو نہین کہ سات روپیے جو میرے پاس تھے وہ پلٹ ہین۔ ۹ روپیے چھ آنے کی ہے۔

سمرتا (آہستہ سے) ہونہہ! گدہے کی تصویر اور نو روپیے چھ آنے!!!

مین کچھ کہنے کو تھی مگر بڑون کا لحاظ کرتی ہون۔

شیو۔ اسمین کہنا اور سُننا ہی کیا ہے۔ وہ تو کھلی ہوئی بات ہے۔ نوکس کی گدہے کی تصویر کوئی گدھا ہی لے گا۔ اور کس سے یہ گدھا پن ہوگا۔

کامنی شیورانی سمرتا مہری سب ہنس پڑین اور سمرتا نے مہری سے کہا ذرا تصویر مانگنا۔ آلبم مین رکھنے کے قابل ہوگی۔ یا کوئی عقلمند آدمی

اپنے کمرے مین بھجوادے۔ اندر بکرم سنگھ نے تصویر مہری کو دیدی۔ مہری نے سمرتا کے حوالے کی۔ تو قیمتی زرد رنگ کے کاشانی مخمل مین سب کو تعجب ہوا اور ہنس پڑین کہ واہ گدھے کی تصویر اور مخملی غلاف۔ مگر سمرتا نے غلاف سے تصویر نکالی تو دھک سے رہگئی اور مسکراکر اندر بکرم سنگھ کی طرف دیکھا اور ویسے ہی کامنی نے تصویر چھین لی۔ دیکھا تو یہ بھی مسکرائی۔ اور شیورانی کو دیدی۔ شیورانی نے دیکھی تو ہنسنے لگی۔ مہری نے بھی جھک کے دیکھا۔ اور سب کی سب ملکر ہنسین۔

شیو۔ یہ گدھے کی تصویر ہے ؟

اندر۔ جی نہین۔ آدمی کی۔

سمرتا۔ (مسکراکر) یہ تصویر تو دو لاکھ کو بھی مہنگی نہین ہے۔ (جھیپ کر) مجھے کہنا نہ چاہیے۔

اندر۔ (بوٹ کے ساتھ بگڑکر) کیا کہا۔

کامنی۔ ہے تو بھائی یہی بات۔

شیو۔ (تصویر کو غور سے دیکھکر) جیسے نارائن کا روپ ہے۔

سمرتا۔ چاہے کوئی کچھ اپنے دل مین سمجھے مین تو یہی کہونگی کہ دو لاکھ کو بھی مہنگی نہین ہے۔

اندر۔ سنتی جاؤ بہن۔ یہ تعریفین میرے سامنے ہو رہی ہین ایک عورت کی اور غیر مرد کی۔

شیو۔ یہ تم جانو تمھاری جورو جانے۔ مگر اسمین کوئی شک نہین کہ کتنا خوبصورت لڑکا ہے۔

کامنی۔ ہے کوئی ہندو۔

مہری۔ اے بی بی یہ تو انکا لڑکا ہے وہ جو پکریا ٹولے کے پاس رہتے ہین وہ ٹھاکر۔

شیو۔ (مسکراکر) ارے ا۔ اچھا۔ اب مین سمجھی ،
سمرتا۔ ہان (تصویر کو پھر دیکھکر) کیا صورت ہے ۔
شیو۔ کامنی کو پھر دکھاؤ ۔
کامنی ۔ (سمجھ گئی) مین نہین دیکھتی ۔ (مُنہ پھیرکر) تم ہی دیکھو۔
سب عورتون نے تصویر غور سے دیکھی مگر کامنی وہان سے چلی گئی ۔ کامنی کی مان نے بھی تصویر دیکھی اور گجراج سنگھ کو بھی بلا کے دکھائی ۔ انھون نے کہا مین تو اس لڑکے کو دیکھ چکا ہون ۔ بہت اچھا لڑکا ہی اور اندر بکرم سنگھ تو پڑھنے لکھنے کی بڑی تعریف کرتے ہین ۔
اتنے مین زینب کی مان آئی ۔
اندر بکرم سنگھ کہہ رہے تھے کہ لڑکا بہت اچھا پڑھا لکھا ہے ۔ ہونہار ہوشیار کوئی عیب نہین ۔ ہم تو دل سے چاہتے ہین کہ یہ بات ہو۔
گجراج ۔ اسمین کون مشکل بات ہے ۔ پیغام آہی چکا ہے ۔
(زینب کی مان) وہ تو گھی کے چراغ جلائین جو ایسے گھر کی لڑکی اُنکے ہان جاے اور پھر کیسی لڑکی ۔ کامنی کی سی ۔
گجراج ۔ اُنکا خاندان کیا کچھ بُرا ہے وہ بھی خاندانی ہین ۔
زینب ۔ ایسی اچھی جوڑی ہے کہ مین کیا کہون ۔ جیسے الہ نے دونون کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے ۔
شیو۔ دھنو تو لڑکا نہین ہین ۔ مان اس لڑکے کی کیسی ہے بسیدھی ہین کہ تنک مزاج ۔
زینب ۔ اے سرکار اُنکے یہان کوئی لڑکا نہین ہے ۔ سب سیدھی اور ملنسار ۔ لڑائی جھگڑا تو وہان کوئی جانتا ہی نہین گھر بھر مین اکیلا ۔ گھر تو دھنو رانی کرتی ہین ۔ انکے میان دوسرے دن آتے ہین ۔ ریل کے ڈاک گھر مین بڑا عہدہ ہے

پانچ سو پاتے ہین۔ شام کو آتے ہین۔ سویرے پھر چلے جاتے ہین۔ ان کو کسی کام سے سروکار نہین۔ سب کام دھنورانی کے سپرد ہے۔

گجراج سنگھ اور انکی بی بی اور شیورانی اور ہمرتا کی صلاح ہوئی کہ ضابطے کے طور پر پیغام بھیجا جاے اور اب پوری پوری پختگی ہو جاے۔ اندر بکرم سنگھ نے بلبھدر سنگھ سے جاکے کہا شادی کی فکر ہو رہی ہے اور ہم بھی ساعی بالخیر ہین۔

ادھر تو یہ معاملے ہو رہے تھے اب اُدھر بیر سنگھ کے ہان کا حال سُنیے کہ دھنو ٹھکرائن آج اُدھار کھائے بیٹھی ہین کہ خود آرائی سے قتل عام کرینگی۔ جدھر نکل جائینگی خرام ناز سے دلون کو پامال کرتی جائینگی آج انپر غضب کا نکھار ہے جسنے ایکبار دیکھ لیا اگر منکر ہوا تو بھی خدا کی خدائی کا قائل ہو گیا۔ اور جب یہ نظر سے اوجھل ہوئین تو دل مسوس کے رہگیا۔ اور اس غزل کو ترجمان دل کیا۔

غزل

یہ کیا عشق آفت اُٹھانے لگا
مرے دل کو مجھ سے چھڑانے لگا

ملا میرے دلبر کو مجھسے خدا
نہین تو مرا جی ٹھکانے لگا

گنہ چشم خونبار کا کچھ نہین
مرا دل ہی مجھکو دلہانے لگا

فلک نے تو اتنا ستایا نہ تھا
کہ جسکے عوض یون رُلانے لگا

نہین مجھکو دشمن سے شکوہ حسن
مرا دوست مجھکو ستانے لگا

ایک تو خلقی حسین و سہ جبین۔ دوسرے کم عمر۔ تیسرے خوش پوش چوتھے وضعدار۔ اسپر شوخی و چالاکی رہروان جادۂ محبت و مودت پر ستم ڈھاتی تھی۔ اب اس نکھار اور بناؤ چناؤ کا سبب سُنیے۔

ساون کا مہینا اور اُجالے پاکھ کی پنچمی اور برسپت یعنی جمعرات کے دن کی چہل پہل بھی یادگار ہے گوڑیا پنچمی کا تہوار بڑی خوشی کا دن ہوتا ہے - بل زور سنگھ کے لڑکے گوکل نشن کے تھے مگر پرانے تہوارون مین انکی ایک نہین چلتی تھی اور عورتین پرانی ہی لکیر پیٹے جاتی تھین - رنبیر سنگھ کی بڑی بھاوج دھنو ٹھکرائن نے تڑکے اُٹھکر مہرانی ناون کو بلوایا - بالچھڑ کا مسالے دار اُبٹنا بنوایا جسکی خوشبو محلے بھر مین جاتی تھی - زنانے غسلخانے مین جاکر نائن نے بالچھڑ سے سر دھویا - اُبٹنا ملا - نہلایا - بال سکھائے - بال سکھانے کے بعد ناون نے چوٹی سنواری - بال گوندھے - پانون مین مہاور لگائی - مانگ بندن سے بھری - اینگور کا ٹیکا لگایا - ٹیکے کے پاس بندیا لگائی - سونے کا جڑاؤ ٹیکا باندھا - بندیان پہنین - سر سے پانون تک گوندنی کی طرح لدی ہوئی تھی - جھومر - ہمیلی - جھمکے - کرن پھول - بالے - بالی پات - چمپا کلی - جگنو - طلائی چوڑیان - نورتن - جوشن - پانون مین جھرمٹ کڑے - پور پور چھلے - اسکے بعد گاچ کا سبز دوپٹا چار حاشیہ آڑی بیل - آبی اطلس کی چولی - زری بوٹی کی لہنگی - زری گرنٹ کا سرخ لہنگا - اس سٹھنے سے بناؤ چناؤ کیا اور عطر روح خس ملا - بالون مین حنا کا تیل چھوٹے گندھی کی دوکان کا پڑا تھا - اُدھر بالچھڑ اور ناگر موتھے اور چنبیلی چھبیلی کی خوشبو - ادھر اُس مشہور دوکان کا حنا کا تیل چھت پر بالون مین ڈالے آدھے میل تک لپٹین جائین اور ان سب پر طرہ یہ کہ روح خس کا فرمائشی عطر - لے ہی تو اُڑا جیسے سونے پہ سہاگا - اک عجب ادائے دلربا کے ساتھ چھما چھم کرتی سوتے فتنے جگاتی قیامت ڈھاتی باہر آئی تو چھوٹے دیور رنبیر سنگھ نے مسکرا کر کہا اسوقت سرکار نے بن ٹھنکے کمان کی تیاری کی ہے -

آتی نئے انداز سے اک سبز پری ہے	لب سرخ ہین پر سبز ہین پوشاک ہری ہے
فیروزہ اُسے دیکھ کے کھا جاتا ہے ہیرا	چہرے مین زمرد سے سوا جلوہ گری ہے
زیور کی ہے کیا شان چھریرے بدن پر	اک شاخ ہے نازک کہ شگوفون سے بھری ہے
آمد کی خبر سُن کے حسینون مین نہین دم	جو شمع ہے محفل مین چراغ سحری ہے

دھنو ناچنا اب سیکھو - تھرکنا سیکھو - جیسے کہار شادی بیاہ مین ٹہرک بجا بجا کے

کسی ایک مرد کو عورت بنا کے نچاتے ہین - تم کو ہم نچائینگے -
رنبیر - تم تو نچاے رہی ہو - ہمکو اور ہمارے بھائی دونون کو نگنی کا ناچ نچا رہی ہو اور آج تو شہر بھر کو نچاؤگی -
دھنو - بڑا بیہودہ ہوتا جاتا ہے -
ر - ہمین تم لوگونکی یہ باتین بُری معلوم ہوتی ہین یہ گنوارنون کو زیبا ہے -
دھنو - تم اپنی جورو کو سات پردون مین رکھنا -
ر - اے تو مجھی پر جاؤ - فنس پر جاؤ -
دھنو - ہان یہ انا مگر کسکے ہان کی عورتین منت نہین مانتین - کسکے ہان رسم درواج نہین - کوئی درگاہ کوئی جنون کی مسجد کوئی گرجا گھر کوئی شوالہ کوئی مندر - تم اپنی جورو کو قید مین رکھنا -
ر - ہم شادی ہی نہ کرینگے اور اگر کرینگے تو اُسکے ساتھ جو پرستان کی پریون کو شرماے - لاکھون مین ایک کرورون مین فرد ہو - اور نیک اور باہر نہ نکلے - جاے بھی تو ڈولی فنس مجھی پر اور پردہ بھی لکھی ہو - شین قاف درست - گنوارن نہو - نمکین نہو - گوری ہو - چھریری ہو خوش سلیقہ ہو - اچھا خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا آپ یہ تو بتائین سرکار کہ یہ اِن گورے گالون پر ستارے کیون نہین چنے گئے -
دھنو - کون اچھے بھلے چنگے منھ کو برا کرے - گوند کی چپ چپ سے جی گھبراتا ہے -
بل - اچھا اب اسی بات پر ایک (بوسہ کا اشارہ کرکے) تو دے دو -
دھنو - گڑھیا مین منھ دھوآ ؤ ایسے بڑے سُندر -
بل - اتنی دیر بکوایا اگر ذرا ہونٹھون کا اشارہ ہو جاے تو کیا ہرج ہے - کچھ ہونٹھ گھِس نجائین گے -
دھنو - یہ ہونٹھ جس کے واسطے ہین اُسکے واسطے ہین - بیاہ کرکے جاکے ساس کا منھ چومو

ہمارے منھ چومنے کے لیے منھ بنواؤ۔

ر۔ اگر تم گوری چٹی ہوتین تو سیدھی بات بھی نہ کرتین۔

دھنو۔ ایسی گوری ہین کہ تمھارے کہنے مین کوئی نہین ہے۔ میرے پانون کو تمھارا منھ نہین پہونچتا۔ تمھارے گھر بھر کے بھاگ کھلگئے ہمارے آنے سے۔

ر۔ تمکو کوئی پوچھتا بھی تھا۔ بھائی صاحب مفت مین پھنس گئے۔

دھنو۔ کیا ہمین کوئی لڑکا ہی نہین جُڑتا۔ اِن سے ہزار درجے اچھے ملتے۔ تم لوگ ہو کیا بچارے۔ اب جاؤ یہان سے۔ کیا آج لڑائی کا جی چاہتا ہی۔

ر۔ ہان۔ باہر نہ جایا کرو۔

دھنو۔ یہ تو دنیا بھر کا رواج ہی۔

ر۔ ہان سچ کہتی ہو۔ دل کا پردہ چاہیئے۔ ہمین تو چاہتی ہونا۔

دھنو۔ اے کیون نہین۔ بجلی کی سی آنکھین اُسپر یہ گھنڈ۔

اتنے مین بل زور سنگھ آئے تو دھنو کوٹھڑی مین چھپ رہی اور رنبیر سنگھ باہر آئے۔ اور دھنو ٹھکرائن بھاوج کا مدانی کی گلابی چادر اوڑھ کر ہمجولیون سہیلیون ناون مہری اور بارن کو لیکر سورج کنڈ گڑیان سرانے چلین۔ سنیک کی رنگین نئی ڈلیا ناون کے ہاتھ مین تھی۔ اسمین کپڑے کی گڑیا بنی ہوئی۔ چھوٹا سا گلوبند کا لہنگا۔ گلنار دوپٹا اُسمین لچکا اور لیس ٹکی ہوئی۔ ڈلیا مین گیہون اور چنا اور جو۔ گڑیا لڑکون نے پیٹی۔ ناون نے اُنکو چنا اور گیہون دیا۔ سورج کنڈ کی مٹی لی اور ہمجولیون نے آپسمین پان اور گوٹا تقسیم کیا اور جھولا جھولین اور تین تین چار چار خوش گلو طرار حدار کم سنون نے مِل مِل کر اپنے اپنے جھولون سے سچی تانین لگانی شروع کین۔

پیاون ہوئی برہا کی پیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ لگا اساڑھ جب سے آلی۔ گھٹا چھائی کالی کالی۔ پیا پردیس عمر بالی۔ محل مین بڑی بیچ خالی۔ گرج گھمنڈ برسن لاگی گھٹا گھمنڈ چھون اور۔ دادر مہنس چکور کوکلا مور مچاوت شور۔ جھک جھڑ لگا برسنے نیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ شروع جب سے سجنی ساون لگا پیا پردیس آون۔ خفا کیا ہمسے بھاون۔ ہاتھ سے

چھڑا لیا دامن - ساون سکھی جھولین جھولا کرین تیج تہوار - دمک رہی دامن سی کامن کرسولہ سنگار - بدن پہ پہنے کبھی چیر - رہی مین ترس نہ آئے تیر - سکھی بھادون چشم نمکین - لگی دم گھڑی گھڑی جھڑکی - خطا کیا ہمنے ہمدم کی - محبت ہمسے کیون کم کی - ترساوے آوے نہین کرسونتن سے پریت - بھادون رخصت گیا پیابن - جلے یہان کی ریت - غم گیا کلیجا چیر - رہی مین ترس نہ آئے تیر -

دوسرے جھولے سے دو تین پریون نے مل کے نازک آوازی کے ساتھ یون گانا شروع کیا

رہ رہ کے دل زوند ہوا وے	بجری کی چمک تڑپاوے ڈراوے

بن پیا گھٹا نہین بھاوے

ایک سمت پیپل کے بہت بڑے درخت مین جھولا پڑا ہوا تھا اور اس پر دو نوجوانان طناز خوبان سراپا انداز بڑے ناز سے تنی اور بنی ٹھنی بیٹھی تھین - انھون نے بڑی خوش الحانی سے ساون الاپا -

دل کو مرغوب ہے ٹھنڈی جو ہوا ساون کی	مانگتا ہون مین سدا حق سے دعا ساون کی
یاد آتا ہے وہ سبزہ وہ گھٹا ساون کی	شکل دکھلاے پھر اب جلد خدا ساون کی
دیکھیے آنکھون سے کس کس کی برستا ہی لہو	یا رہا ہاتھون مین لگاتا ہے حنا ساون کی
زلف جانان کے قرین ہے یہ دوپٹا اودا	شب تاریک مین جس طرح گھٹا ساون کی
ایک لحظہ نہین تھمتی ہے جھڑی اشکون کی	لگ گئی کیا مری آنکھون کو ہوا ساون کی
ابر بھاگا ہوا جاتا ہے خدا خیر کرے	آج بدلی نظر آتی ہے ہوا ساون کی
کیون دم گریہ تصور نہ تری زلف کا ہو	رات ہوتی ہے سیاہی مین گھٹا ساون کی
موتی کانون مین نہین یار کی زلفون کے قریب	جھالے بھادون کے ہین وہ اور یہ گھٹا ساون کی

جھولے سے اتر کر دھنو ٹھکرائن نے کہ سب مین شوخ اور طرار تھین ایک ہجولی کی ناک پکڑ کر کہا (اپنے دولھا کا نام بتا) وہ بڑی دیر تک چپتی رہی آخر کار آہستہ سے دھنو کے کان مین کہا (مراری لال) دھنو نے ناک چھوڑ دی تو وہ پھرتی کے ساتھ دوہ ہو رہی اور تین عورتون نے قہقہہ لگا کر کہا (دھنو رانی دھوکا کھا گئین - انکے دولھا کا نام

مراری لال نہین ہو۔ گنیش ہو) دھنو نے کہا چلو اچھا پرائے مرد کو اپنا بھتار تو بنالیا ایسی عورتون کا کوئی ٹھیک نہین ہے جسنے زبان سے ایرے غیرے کو اپنا میان کہا اُسکا کون بھروسا۔ ابتو یہ مراری لال کی جورو بنگئین۔ مراری لال کی دولھن تنک اِدھر آؤ۔ تمھارا دولھا مراری لال کہان ہین۔ اُسنے ہنسکر کہا مراری لال سرگے گئے۔ اِسپر اور قہقہہ پڑا اسکے بعد دوعورتون نے دھنو کی ناک دبائی اور کہا (دولھا کا نام بتاؤ) دھنو نے جھجھک فوراً کہدیا (مان سنگھ)

اس چہل اور مذاق کے بعد اپنے اپنے گھر گئین۔ اور دھنو کے دیور نے ہنسنا شروع کیا

ر۔ بھیا۔ تم لوگ بن ٹھن کے سولہ سنگار کرکے مردون کو اپنا جوبن دکھانے جاتی ہو کہ دیکھو ایسی ہین۔ مرد گھورتے ہونگے۔

دھنو۔ بری نظر سے دیکھین تو آنکھین ہم نکال لین۔ جھانسی کی رانی مردون سے کیسا لڑی تھی تلوار اور بندوق کی لڑائی عورت ہو کے مردون سے لڑی۔ اور جو بدی ہی مرد کے دل مین ہو تو ہو۔ وہی نرک مین جاے گا ہمارا کیا بگڑے گا۔

ر۔ ہم تو اپنی بی بی کو سات پردون مین رکھین گے۔

دھنو۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ پردے پردے رکھے ہی رہتے ہین۔ رہے تو آپ سے نہین سگے باپ سے۔

ر۔ یہ تو سچ ہے مگر پردہ بھی کوئی چیز ہے۔ ہزار روپیہ کا زیور لادے۔ اچھے اچھے کپڑے پہنے منہ کھولے چھم چھم کرتی چلی جاتی ہین۔ بازار بھر کی نظر پڑتی ہے۔

دھنو۔ اجی تو بازار بھر گھورے تو کیا ہوتا ہے۔ اپنی آنکھین پھوڑین ہوے۔ آنکھ مان بہن نہین ہین۔ سب نگوڑے ناسٹھے ہین؟

بل۔ ایک بات تو ہم ضرور کہین گے بھابی۔ چاہے بُرا مانو۔

دھنو۔ کہ ڈالو کہ ڈالو۔ تمکو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے ہم بھی تو سنین کہو گے کیا۔

بل۔ جتنی عورتین آج نال گئی تھین تم سے زیادہ مشک چمک کی کوئی نہو گی۔ بوٹی بوٹی پھڑکاتی جاتی ہو گی۔ چلبلی ہونا۔

دھنو۔کیسی کچھ۔رگ رگ مین چُلبلاپن بھرا ہے۔کوٹ کوٹ کے۔اور جہان کسی نے پوچھا کہ یہ چمکو کون جاتی ہے مین بارن نا دن مہری کو سمجھا دیتی ہون کہ کہو (یہ رئیس سنگھ ٹھاکر کی بہن ہین۔سگی بہن)

بل۔جورو نہین کہتین۔مہرارو کہا کرو۔جو سچی بات ہے۔

دھنو۔گھر کی ٹپکی اور باسی ساگ۔ہم ایسے چندھون کی مہرار دہنین نہتین۔تم اپنی کانچی کو دولھن بناؤ۔ہمارے دولھا کیا کچھ بُرے ہین سو پچاس مین ایک۔

اِدھر دھنو ٹھکرائن یہ چُہل کر رہی تھین اُدھر سوئی مین باہمنی (برہمنی) نے کھانے کا سامان لیس کیا۔پوری۔کچوری۔بھنڈی۔سیتا پھل۔(کدو) گھوئیان۔تُرئی کی ترکاری۔دہی شکر۔کئی طرحکا اچار۔چٹنی مُربہ۔دودھ۔سوئیان۔بالائی اور دو قسم کا قلیہ۔ٹھاکر بل زور سنگھ نے دو بکرے کا بلدان کیا تھا۔بازار کا گوشت یہ نہین کھاتے تھے۔سب پچاؤن کو پوری کچوری ترکاری دیگئی۔شام کو ایک بہت بوڑھا برہمن جوٹھا کر گجراج سنگھ کے ہان آتا جاتا تھا آیا۔

برہمن۔بہو ریا۔آج تو ٹھاکر گجراج سنگھ کی کبھری ہان (مین) مانو جنّیا نکلی ہے۔سمپورن چندرمان ایک تو مہا لکشمی سہاے ہے اور پرمیشر کا دیا سب کچھ ہے۔دودھ پوت۔اور سب سے بڑھکر دولت یہ ہے کہ لڑکے سب ہونہار۔بُدھمان۔اور ٹھاکر کو دان پُن کا بڑا کھیال (خیال) ہے بُدھ کو اندھون اور اپاہجون اور سنگھاؤن کو دو دو ڈبل دیتے ہین اور اپنے اور لڑکون کی برس گانٹھ کے دن برہمنون کو کھلاتے اور دکشنا دیتے ہین اور برس مین دوئی بر یا بڑا برہم بھوج ہوتا ہے۔منگل وار کو بندرون کو گڑ دھانی بھیجتے ہین اور کنیاؤن کو مہینے مین ایک دن کھیر اور پوری بھجیا کھلاتے ہین اور کئی کنیا دان کرا دیے۔گرمی مین پوسالے بٹھا دیتے ہین۔بیلون کو گھی اور گڑ کھلاتے ہین۔ایک دھرم سالہ ہے اور گھر بھر مین میل۔اور لڑکیان دو ون سوج اور چندرما۔ایک ابھی کنواری کنیا ہے۔تمھارے گھر مین آئے تو اُسکا بھاگ اور بھی کھلجاے۔اور سچ پوچھو تو جو ہے سو جسکو بیاہ کے جاے اُسکا بھی بھاگ کھلجاے

اور اب بیاہ کے جوگ ہے سیانی بھی ہے اور جو ہے سو بات چیت تو یہان سے رنبیر سنگھ کی گئی ہے۔

دھنو۔ تم پنڈت جی کچھ جوگ لگاؤ۔ کہین اور سے تو نہین بات آئی ہے۔

پنڈت۔ چاہے جو ہے سو جہان سے بات آئی ہو پر نتو (مگر) اس گھر سے اچھا اور کوئی گھر نہین ہے۔ کیا گجراج سنگھ نا ہین جانت ہین۔ اور گنگا سوگند رنبیر ہیرا ہی ہیرا۔ تن مہری۔ پنڈت مہراج یہ جوڑی دیکھو اپنے ہاتھن بنائی ہے۔

پنڈت۔ یہ مان کون سند یہ ہے۔ کامنی سچ مچ کامنی ہے چندرما مین میل ہے اور اِمین میل نہین۔ اور آنکھ نیچی ہی رہتی ہے۔

اتنے مین زینب کی مان آئی مسکراتی ہوئی۔ دھنو نے کہا آج تو باچھین کھلی جاتی ہین۔ کیا پایا۔ اُسنے ہنسکر کہا تمھارے دیور کے لیے دولھن ڈھونڈھنے گئی تھی۔ لو فتح ہے بھوریا۔ ہمنے آج ذرا ٹٹولا تمھارا گھر اتنا نامی ہے کہ کوئی ایکا ایکی (نہین) نہین کرسکتا اور لڑکے کا جو حال سنتا ہے وہ کہتا ہے کہ واہ کئی علم جانتا ہے اور چار پیسے کمانے کا شوق ہے اور ابھی ماشاء اللہ کم سن۔ اٹھارہ برس کا بچہ سین بھیگتی ہین۔ بھوسچ کہتی ہون اندھیرے مین کامنی کو ٹھادو تو اُجالا ہو جاے۔

دھنو نے کہا ارے یہ تو ہم سب سن چکے ہین مطلب کی بات کہو۔ زینب بولی اب یہان تک تو ہوا کہ شیورانی نے ٹھاکر سے کہا۔ اُنھون نے لڑکے کو بلایا۔ لڑکے نے کہا ہم اور رنبیر سنگھ ساتھ پڑھتے تھے۔ ماسٹر لوگ سب اُنکو اچھا جانتے تھے اور کسی نے کبھی اُس لڑکے کو بُری صحبت مین نہین دیکھا۔ سوا اسے بھلے مانسون کے پاس کے۔ اور رسالے مین نوکری کرنے والا ہے اور توپ خوب چلاتا ہے۔ توپ کی لفظ پر دھنو اور پنڈت اور مہری کو بڑی ہنسی آئی کہ رنبیر سنگھ کو گولہ انداز بنا دیا۔ یہ تو کہا نہین کہ تلوار کے سب کرتب جانتے ہین گُل چلے بہت اچھے ہین شہسواری مین برق ہے۔ کہا تو یہ کہا کہ توپ خوب داغتے ہین۔ دھنو کو یہ بات سُنکر تسلی ہوئی کہ گجراج سنگھ کے لڑکے اندر بکرم سنگھ نے انکے دیور کی تعریف کی۔ گو پہلے دھنو اپنے بھائی کے واسطے پیغام بھیجنے

کو تھین مگر دیور کا میلان طبیعت دیکھکر اب اُسکے لیے کوشش کرنے لگین - اتنے مین رنبیر سنگھ شکاری کپڑے پہنے ہوے کوٹھے پر سے نیچے آئے -

دھنو - چلے شکار کو - بڑی لت شکار کی ہے اور گھر مین شکار لانا قسم ہی - اگر نہ لائے تو تم جانو گے - دیکھو ہم تمھارے لیے کیسی فکر کر رہے ہین -

ر - جھوٹی باتین نہ بناؤ - کیا فکر کر رہی ہو -

دھنو - فکر وہ ہو رہی ہے کہ بس ایک اٹھوارے کے اندر کامنی تمھاری بیاہی پر سو رہی ہون تو سہی -

ر - کیون جھوٹ بولتی ہو بھابی ایسی ہی بڑی فکر ہے -

ز - ای نہین سچ کہتی ہین بہو ریا - ہم تو آپ وہین سے آتے ہین - ٹھاکر گجراج سنگھ سے اُنکی بہو نے کہا اُنھون نے لڑکے کو بلا کے تمھارا حال پوچھا اُسنے بڑی بڑائی کی پڑھنے کی لکھنے کی کہا چال چلن بہت اچھا ہے - لڑکا ہونہار ہے اور توپ خوب چلاتا ہے -

رنبیر نے کہا کیا چلاتا ہے - توپ ؟ گولہ اندازی مین بھی ہم کو دخل ہے ؟ توپ کی اچھی کہی - اب سچ سچ بتاؤ - اُسکے بھائی سے بھی لوگون نے ہمارے سامنے کہا کہ یار اپنی بہن اُنکو نہین بیاہ دیتے وہ کچھ تو جھیپا اور کچھ بات بنائی - کہا بھائی صاحب یہ سب باتین عورتون کی رائے سے ہوتی ہین وہ جانین اُنکا کام جانے - ہم سے اگر والد نے رائے لی تو ہم اپنی رائے ضرور انکی سی دین گے - دھنو نے کہا مین اُسدن سے کوشش کر رہی ہون تم احسان کاہے کو مانو گے - یہ بولے احسان ضرور مانینگے مگر جب ہمنے اُلٹا دیا تب تمنے کام کیا تو کیا کیا - چاہے جو کچھ ہو ہمارا مطلب نکلے اور وہ حاصل ہو جاے گا - تم تو خود خیال ہے خیال یہ ہے کہ اگر ہماری شادی نہوئی تو ایسا نہو کہ بدراہ ہو جاؤن - دھنو نے کہا ہم تو مدت سے کامنی کی بات چیت اپنے بھائی کے لیے کی ٹوہ کیا کرتے تھے - مگر جب تم بگڑنے لگے تو مین نے اپنے میکے والون کو سمجھا دیا - مین نے جو اُنکو سمجھایا تو وہ مان گئے - پہلے میکے والے پھر سسرال والے

رنبیر سنگھ نے کہا اب تم سے تباہی دون۔ بلبھدر سنگھ ہمارے دوست سے اندر بگرم سنگھ اس کے بھائی نے آکے کہدیا کہ بچی بڑھی ہورہی ہے۔ تم گھبراؤنہین۔

دھنو۔ ارے یہ جبھی آج بشاش ہو۔

رنبیر۔ بشاش ہونے کی بات ہی ہے۔ اچھا اب جاکے پھر ٹوہ لون۔ بلبھدر سنگھ سے کہون کہ پکڑیا ٹوے جاکے گجراج سنگھ سے ادھر اُدھر کی باتین کرکے ذرا یہ ذکر بھی چھیڑو۔

فصل ساتوین

پیاری پیاری بتیان

شیورانی گجراج سنگھ کی بھتیجی ایک روز سکے مین بیٹھی گلوریان بنارہی تھی کہ گھرو دوڑی آئی۔ کہا للو ٹھاکر آئے ہین۔ شیورانی نے چاہا کہ گلوری بنانا چھوڑکے جلدی سے جاکے کپڑے بدلے۔ مگر وہ آہی گئے اور شیورانی کچھ سکرائی کچھ شرمائی ہوئی وہین پر ٹھٹھک کے رہگئی۔ یہ اندر آئے۔ باتین کرہی رہے تھے کہ تار آیا۔ تار کے آتے ہی سب بگھرا گئے۔ کامنی نے تار کا لفافہ کھولا پڑھا۔ کہا لو۔ آج کیا اچھا دن ہے۔ آج ہی للجی بھائی بھی آئے اور آج ہی بہن بھی آتی ہین۔ تار آیا ہے کہ پہنی پورا ڈیوڑھا درجہ کرکے آتی ہین۔ چار بجے کی گاڑی پر پہونچینگی۔ شیورانی کے سیان کا نام لال سنگھ تھا۔ اور للو ٹھاکر بھی انکو کہتے تھے۔ کامنی انکو للجی بھائی کہتی تھی۔ لال سنگھ بھی خوش ہوئے کہ سالی کو اتنے دن بعد دیکھینگے۔ کامنی بھی خوش تھی کہ بہن آتی ہین۔ دو گھڑی دل بہلائینگے۔ شیورانی بھی خوش تھی کہ بہن کو دیکھونگی۔

شیورانی منہ ہاتھ دھوکر کنگھی چوٹی سے لیس ہوئی۔ کپڑے بدلے۔ عطر لگا۔ اور کوٹھری سے باہر آئی۔ گجراج سنگھ کی بی بی نے داماد سے ادھر اُدھر کی باتین کین اور شیورانی سے کہا بیٹا بغیا مین جاکے انکا اسباب رکھوادو۔ پانی وانی گھڑے وڑے کا بندوبست کردو۔ غسل کرکے آئے ہین۔ ذرا دیر آرام کرین۔ مطلب انکا یہ تھا کہ اسکا میان اتنے دن کے بعد آیا ہے دو گھڑی ہنسین بولین۔ سب کے سامنے بات تک تو کرنہ سکینگی۔ لہذا بات کو یون بنا کے کہا کہ بیٹا بغیا مین جاکے کسی کمرے مین انکا اسباب رکھوادو شیورانی بی بی جی مین تو خوش

ہوئین مگر اس بناوٹ کو ذرا ملاحظہ فرمایئے گا کہ ظاہرداری مین اسکا جواب کیا دیتی ہین۔ چچی نے کہا (جاؤ بیٹا ایک دفعہ کے کہنے مین نہین سنتی ہو۔ ساتھ لیجاکے جو کمرا پسند ہو اسمین اسباب رکھوا دو۔

شیورانی۔ میرے جانے کی کون ضرورت ہے چچی جان کیا کسی نے رستا نہین دیکھا ہے۔

چچی۔ بڑی ڈھیٹ ہو۔ رستا دیکھا ہو تو کیا ہوا۔

شیو۔ ہم کسی کے نوکر نہین۔

چچی۔ (مسکراکر) رانیان کہین نوکر ہوا کرتی ہین۔ مگر جو کوئی اپنے گھر مین آئے اُسکا آدر بھاؤ کرنا چاہیئے کہ نہین۔

شیو۔ (تنک کر) بڑی کے ہوتے چھوٹی کو کوئی ضرورت آدر بھاؤ کی نہین ہے۔

چچی۔ بوڑھے تو فقط زبان ہلانے کے لیے ہوتے ہین۔

لال۔ آپ میری بے غرتی کیون کرتی ہین۔ مین اپنا اسباب اپنے آپ رکھ لونگا۔ مہمانون کے سامنے کسی نے آجتک آنکی اتنی بے وقعتی نہین کی جتنی اسوقت ہو رہی ہے (مسکراکر) مگر اب تو آن پھنسے۔

شیو۔ (اور تنک کر) کوئی اپنے گھر کا رستا نہین بھولجاتا ہے۔

لال سنگھ نے کہا لو صاحب ہم تو جاتے ہین جو بے وقعتی پہلے ہوئی تھی وہ تو ہوئی ہی تھی اب تو صاف جواب ہوگیا کہ تشریف لیجایئے۔

گھمراج کی بی بی اور کانتی اور مہری اور گھمرو اور سمرتا کھلکھلاکے ہنس پڑین۔ شیورانی کی چچی نے کہا (تم کو ہم سے مطلب ہے یا اوردن سے۔ ہمارے سر آنکھون پر تمھاری جگہ ہے۔ اسکو کہنے دو)

الغرض یہ دل لگی مذاق ہوکر شیورانی نے گھمرو کو ساتھ لیا اور بیٹھک مین گئی اور وہان کمرا صاف کرایا۔ پانی کے گھڑے اور صراحیان اور برتن رکھوائے اور لال سنگھ کا اسباب رکھوایا۔ گھمرو سب سامان کرکے چلی آئی۔ لال سنگھ ٹھاکر بیٹھک مین گئے۔

لال۔ کون کمرا ہمارے لیے تجویز کیا گیا ہے۔

شیو۔ (مسکراکر) سے گردن نکالی۔

لال۔(اندر جاکر۔ بی بی کے گالون پر ہاتھ پھیر کر) کہیے مزاج شریف۔
شیو۔ (مسکرا کر) خاموش۔
لال (کسی بوسے تاثر توڑ لیکر) ہمارے آنے پر یہ کپڑے بدلے گئے۔ کنگھی چوٹی سے درست ہوئین جب مین نے آکے دیکھا تو نہ مانگ درست تھی نہ کپڑے درست۔
شیو۔ (بوسے کا جواب دے کر) اب تو درست ہے۔
لال۔ جب ہمکو دیکھا تب نا۔
شیو۔ ہان ہان تب۔ تب ہی تمکو تو اور خوش ہونا چاہیے کہ جب ہم پاس ہوتے ہین تب سنورتی ہے اور جب ہم پاس نہین ہوتے تو یونہین دو نہین رہتی ہے۔ ہنین ٹھنین تب جب کوئی داد دینے والا ہو۔ اور یون نکھر کے اور دن سے اپنے تئین نگورواہین۔ غیرون کی نگاہ پڑے۔
لال۔ (کلیجے سے لگاکر) انھین باتون پر تو میری جان جاتی ہے۔
شیو۔ بڑا پیار آیا تھا مجھے۔
لال۔ اسوقت نکھری بھی غضب کی ہو۔ جان جاتی ہے۔
شیو۔ (ناز کے ساتھ آہستہ سے۔ میان کے گال پر ہاتھ مارکر) یہ لفظ زبان سے نہ نکالا کرو جان جاے تمھارے دشمنون کی۔
لال۔ کبھی اتنے دن مین یاد بھی کیا۔
شیو۔ اپنے ہی دل سے پوچھو۔
لال۔ میرے دل کو پرائے دل کا حال کیا معلوم۔
شیو۔ کبھی ہچکیان آتی تھین؟
لال۔ ہان آتی تھین اور ہمارے دل نے گواہی دی تھی کہ ہماری جانی ہمین یاد کرتی ہونگی۔
شیو۔ ہم کو تمھارے دل کا حال گھر بیٹھے ہی معلوم ہوگیا اور تم اتنی سی بات نہ سمجھے اور ہم سے پوچھتے ہو کہ کبھی یاد بھی کیا تھا۔
لال۔ (زور سے لپٹاکر) تم سے ہم تقریر مین نہین جیت پاتے۔

شیو۔ اور جیت کاہے مین پاتے ہین۔ آپ مجھسے۔
اس گرما گرم اور چبھتے فقرے پر لال سنگھ کھلکھلا کے ہنس پڑے اور مارے ہنسی کے رہا نہ گیا۔ دیر تک ہنستے رہے جب ہنسی موقوف ہوئی تو انھون نے کہا بڑے بول کا سر نیچا۔
ٹھاکر لال سنگھ ایک ہفتے تک سسرال مین رہے۔ شام کو اُسروز پدمنی بھی آئین کامنی کے بیاہ کا حال سے سب خوش تھے کہ اچھے گھر مین ہونیوالا ہے۔ راج کریگی دوبار امذر بکرم سنگھ نے سبنوئی کی پرائیوٹ دعوت کی اور گمان سنگھ اور بلبھدر سنگھ روز انسے ملنے کو آتے تھے اور ساتھ ہوا کھلانے لیجاتے تھے رنبیر سنگھ سے بھی دوبار ملاقات ہوئی۔ انھون نے چاہا کہ اپنی بی بی کو بھی ساتھ لیجائین مگر انکی ساس نے کہا یون لیجانے کو تم کو کون روک سکتا ہے تمھارا مال ہے۔ لیکن کامنی کی شادی پر آو ہی گے بس جبھی اپنے ساتھ لیجانا۔ انھون نے منظور کر لیا اور رخصت ہوئے۔ پدمنی بھی دو ہفتے کے بعد سسرال گئین۔
اب سنیے کہ جب کامنی کے بیاہ کا معاملہ پکا پوڑھا ہوگیا تو بہت سی عورتین رنبیر سنگھ کے دیکھنے کو گئین یعنی وہ عورتین جو کسی کے بہانے سے جا سکتی تھین۔ اور وجہ اسکی یہ تھی کہ کامنی کی نسبت بہت سے گھرون سے پیغام آ چکے تھے اور سب یہی چاہتے تھے کہ ہمارے ہان آئے۔ اسکے حسن کی دور دور تک تعریف تھی۔ جو عورت رنبیر سنگھ کو جا کے دیکھتی تھی وہ گجراج سنگھ کے ہان آ کے مبارکباد دیتی تھی کہ جوڑی ہو تو ایسی اور کامنی اور رنبیر رانی اور گھر بھر خوش ہوتا تھا کہ جو آتا ہے لڑکے کی تعریف ہی کرتا ہے کہ ایسا خوبصورت لڑکا پڑھا لکھا اور لایق اور ہونہار اور خوبصورت لڑکا ہے۔

شیو رانی - کامنی تو لڑکپن ہی سے گورا گورا دولھا ڈھونڈھتی تھی

کامنی - جیسے انکو میرا لڑکپن یاد ہی تو ہے -

شیو - نہین - تو تو میری اماں کی برابر ہو مجھے تیرا لڑکپن کہان سے یاد ہے -

اندر - پہلے تو دائی نے کہا لڑکا ہوا لڑکا ہوا - پھر سُنا کنیا بھوانی تشریف لائی ہین - ہم نے کہا خیر بھئی - اچھا - لڑکی ہی سہی -

کامنی - تم تو بھائی بس ہی باتین کرتی ہو - اب مین آنی ذرا سی ہوگئی کہ تم کو میرا پیدا ہونا تک یاد ہے -

اندر - اپنے سر کی قسم یاد ہے -

شیو - کہتی تھی میرا دولھا چاند کا سا ہوگا اور سویرے اُٹھ کے میری پوجا کریگا -

اندر - ہے تو چاند ہی سا - یہ بات تو سچ نکلی -

شیو - تو پھر پوجا بھی کریگا - اب آنے تو دو - لڑکا تو قسمتون سے ملا ہے -

گجراج - ایکدن جب یہ ذرا سی تھی تو ایک خوانچے والے سے مین نے جلیبی لیکے اسکو دی - مان نے پوچھا ری یہ مٹھائی کہان سے آئی - کہنے لگی - جیجی دولھا بھیجی (یعنی دولھا نے میرے واسطے جلیبی بھیجی -

شیو - اب ہم کہلا بھیجینگے کہ بھئی تمھاری بہو کو جلیبی لڑکپن سے پسند ہے - اسکے لیے روز سویرے اُٹھ کے جلیبی بھیجا کرو -

کامنی - انکو آج نئی نئی باتین سوجھتی ہین - بڑی دیر سے بکھیڑے کی باتین کر رہی ہین تم نے مجھے کب جلیبی کھاتے دیکھا -

اندر - اچھا تو کس چیز کی فرمایش کرین -

کامنی - تمھاری سسرال سے کس شے کی فرمایش آئی تھی -

اندر - ہمارے سسرال والے تو گنوار ہین -

کرتا - (اندر بکرم کی بی بی) ہان گنوار تو ہین ہی - گنوار نہوتے تو (آہستہ سے) تم گنوارن کے یہان بیاہتے کیون -

اندر۔ (ہنسکر) سنا بہن۔ کچھ سنتی ہو۔

شیو۔ پھر بھائی جسکو تم کہو گے وہ تمکو بھلا چھوڑ دے گا۔

اندر۔ بدھنی جب ذرا بڑی ہوئی اور اسنے دیکھا کہ اب گھر بھر کامنی کو پیار کرتا ہے تو ایکدن بڑی حسرت سے کہنے لگی کہ جب سے کامنی ہوئی گھر بھر دشمن ہو گیا۔

کامنی۔ مین چھوٹی تھی نا۔ مجھے سب سے زیادہ پیار کرتی ہونگی۔ چھوٹے بچے کا پیار ہوتا ہی ہے۔ بس وہ بگڑ گئین کہ سب میرے دشمن ہو گئے۔ بچے کی بدھ کتنی مین بچپن مین کبھی روتی نہین تھی۔

شیو۔ پرمیشر نہ کرے۔ تو تو ماں کے پیٹ ہی سے ہنستی ہوئی نکلی تھی۔

سمترا۔ جیسے بھائی نقل کرتے ہین کہ ہمارا گھوڑا ماں کے پیٹ ہی سے کلیلین کرتا نکلا تھا۔

اندر۔ یہ تو دایون و ایون اور گھر مین سب نے کہا تھا کہ یہ لڑکی بڑی گوری ہو گی۔ ویسی ہی گوری ہوئی۔

کامنی۔ ہمارے گھر مین تو کوئی کالا دکھائی نہین دیتا۔

شیو۔ جو کوئی اسکے چھیڑنے کو کہے کہ تیرا دولھا تو کالا ہے تو یہ رو رو کے ڈھیر کرے کہ واہ کالا کیون ہے۔ جیسی مین گوری ہون ویسا ہی وہ بھی گورا ہے۔ پوچھا اری کامنی تیری ساس کہان ہے۔ تو کہتی ساس چولھے گئی۔ چولھے گئی ساس۔

کامنی۔ (ہنسکر) کیا کرا کتنا سچ بولتی ہو بہن۔

شیو۔ اب نہ ساس کو چولھے ڈالنا کہین۔

کامنی۔ تم پر ایکدن بڑی مار پڑی تھی۔ مجھے یاد ہے۔

شیو۔ ہان۔ کیون نہین۔ تجھے تو بنی چھٹی بھی یاد ہو گی۔

کامنی۔ ہان۔ اُس دن نوبت رکھی گئی تھی۔ نام رکھا گیا تھا۔ مٹھائی بھی بٹی تھی۔ مین سب سے باتین کرتی تھی۔

شیو۔ ہان باتین تو تو پیٹ مین آنے سے پہلے ہی کرتی تھی۔ بھلا اسکے دولھے کو سلام

ہے کہ انگریزی اُردو ناگری پڑھی ہے۔

اندر۔ کیا خوب۔ یہ اچھی کہی۔ وہ انگریزی خوان آدمی۔ بورے صاحب لوگ اُسکو خوب معلوم ہے۔ پڑھی لکھی نہوتی تو وہ صاف صاف کہدیتا کہ مین شادی نہ کرونگا۔ دو ایک بوڑھے بزرگون نے جو پرانے فشن کے ہین باتون باتون مین کہا تھا کہ انکو ان امور مین کیا دخل ہے۔ جہان باپ مان چاہینگے وہان شادی ہوگی۔ اسنے فوراً پلٹ کے جواب دیا سنیئے قبلہ وکعبہ آپکی اور ہماری تہذیب ہمارے اور آپ کے خیالات ہمارے اور آپ کے اخلاق مین بڑا فرق ہے۔ مین شادی اپنے لئے کرتا ہون نہ کہ ان باپ کے لیے۔

شیو۔ بڑون سے ایسی باتین کرنا کونسی عقلمندی ہے۔

سمرتا۔ آج کل کے انگریزی پڑھے ہوے کسی کو نہین مانتے

اندر۔ کیا خراب رسم ہم لوگون مین ہے کہ وہ ہمارے وطن سے کوئی بحث ہی نہین۔ انکی سماج کسی شمار قطار ہی نہین۔ ماں باپ جہان چاہین جسکے ساتھ چاہا بیاہ کردیا۔ پسند غیرپسند سے کوئی واسطہ ہی نہین۔ اور اُس سے بڑھکے [illegible] یہ قوانی ہوگی کہ ذرا ذرا سے بچون کی شادی کردیتے ہین۔ یہ بڑی جہالت ہے۔ مثلاً کہ لڑکی اٹھارہ برس کا لڑکا اور لڑکی تیرہ برس کی۔ یہ نہین کہ آٹھ برس کا لونڈا اور چھ برس کی لونڈیا۔

سمرتا۔ (بھاوج سے) یہ تو بڑی بات ہے۔ اتنی کم سن لڑکی کا بیاہ تو نہ کرنا چاہیے۔ نہ اتنے کم سن بچے کا۔

شیو۔ گھر والون کا دو گھڑی کا کھیل ہوتا ہے۔ کھیلتے ہین۔ ہنستے ہین۔

اندر۔ واہ رے کھیل۔ شادی بیاہ بھی دل لگی ہے۔

سمرتا۔ اسمین بڑی خرابی ہوتی ہے۔ جو لڑکا یا لڑکی بچاری چھ برس کی معصوم عمر بھر کو گئی گذری۔

اندر۔ دین دنیا دونون سے گئی گذری۔ ادھر کی رہی نہ اُدھر کی رہی۔ اور دس برس کے اندر ذرا لڑکون کو زیادہ خوف رہتا ہے۔

سمرتا۔ صحیح۔ یہ تو بڑی بُری رسم ہے۔ ہزارون لڑکیان اسی خرابی کے سبب سے بیوہ

ہو جاتی ہین اور ذری ذری سی ننھی ننھی لڑکیان بچاری - جو مرد کی صورت تلک نہین جانتین کہ کیسی ہوتی ہے -

اندر - مرجانا لڑکی کا اس سے بہتر ہے کہ عمر بھر رنڈاپے مین کاٹی - اور چہ سات برس کی عمر مین بیوہ ہو جاے جب وہ اچھی طرح سمجھتی بھی نہین کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا مصیبت اُسپر پڑ رہی ہے - کتنے افسوس کا مقام ہے - شادی ہمیشہ بڑھ کے کرنی چاہیے لڑکا اٹھارہ برس کا - لڑکی کم سے کم تیرھوین مین - بلکہ چودہ برس کی بچے بھی طاقتور پیدا ہون اور شادی کے جو معنی ہین اسطرح پر شادی ہو - گڑیا گڈون کا کھیل نہو - یون تو بیوقوف لوگ کیڑے کے بچے بیاہ کے بیاہ رچتے ہین - بلی کی شادی کرتے ہین اگر انسان کی شادی کے بھی یہی معنی ہین تو اس عقل پر تین حرف - شادی بیاہ بھی ایک کھیل ہو گیا -

شیو - تم اپنی لڑکیون کی شادی اب بیس برس کے سن مین کرنا

اندر - بیس نہین تو تیرہ چودہ مین تو شک نہین -

شیو - مجھے کیون گیارھوین ہی برس مین بیاہ دیا -

اندر - اُس زمانے مین ہم ذرا سے بچے تھے - نہین کبھی اسطرح بیاہ ہونے پاتا - کامنی کا نہ گیارھوین برس کر لیا - چودہ برس کی پوری ہے -

سمرتا - ہم تو اس عمر کی شادی مین خوش - خط تو یہی ہے - میان جانے بی بی پائی - بی بی میان کو جانے - ناخن کے برابر بچون کی شادی کیا کھیل ہوا - بڑون بڑون کی زندگی کا تو اعتبار نہین - ان ذرا ذرا سے بچون کی زندگی کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے -

شیو - آپسمین میان بی بی دونون ایک ہو گئے -

اندر - اچھی بات ہے برائی کیا ہے -

اتنے مین ایک بوڑھی مسلمان عورت آئی - سمرتا اور شیو رانی اور اندر بکرم نے کہا وا سلام اُسنے دعا مین دین - جیتی رہو - سدا سہاگن رہو - راج کرو - بھیا تم تو کری پر نہین گئے - اندر بکرم نے کہا نہین - آج تعطیل ہے - پوچھا کامنی کہان ہین - کامنی نے سلام کیا - اندر بکرم نے کہا اب کامنی کا بیاہ ہے - بوڑھیا بولی مبارک مین سُن چکی ہون - لڑکپن مین کامنی بیٹیا

کہا کرتی تھی کہ سُندر دولھا آئیگا تون سُندر ہی ملا۔
کامنی۔اِس بوڑھیا کو بھی میرے لیے زبان آئی۔ اور کسی بات کا ہوش حواس نہین ہی
بس یہی یاد ہے۔
شیو۔یہ کہتی ہی تم جھوٹ کہتی ہو۔
بوڑھیا۔ہان ٹھیک جو کوئی ذرا کہدے کہ تیرا دولھا کالا آئیگا تو بس مہابھارت مچانے
لگتی تھی کہ واہ کالا کیون آئیگا جیسی مین ہون ویسا آئیگا۔ایکدن کسی کے بچے کو ہاتھی
پر سوار جاتے دیکھا۔یہ دُلاری دائی کی گود مین بیٹھی تھی وہ لڑکا بڑا گورا تھا ذرا سانولا تھا
کامنی بٹیا کہنے لگین یہ ہمارا دولھا ہے۔ہاتھی پر یہ ہمارا دولھا آیا ہے۔
شیو۔لو یہ اور بھی واقف کار آئی۔اب بتاؤ۔
کامنی (آہستہ سے) اِس بڑھیا کا سر۔ہاتھی بھی یاد ہے لڑکا بھی یاد ہے۔ابھی باپ کا
نام کوئی پوچھے تو نہ یاد نکلے۔میرا بچپن یاد ہے۔جھوٹی کہین کی۔
بوڑھیا۔بڑی بٹیا جیسا یہ چاہتی تھی ویسا ہی لڑکا ملا۔بُری نظر سے اللہ بچاے ایسی
صورت ہے کہ چاند مین داغ ہے اُسمین نہین۔اللہ انکی جوڑی برقرار رکھے۔
سمرتا۔تم نے کہان سے دیکھا کیا جاتی آتی ہو۔
بوڑھیا۔اے دولھن ہماری لڑکے کی سرکار ہے۔ہاتھی پر نوکر ہے۔آٹھ روپیہ اور کھانا
اور برس مین دو جوڑے اور شکار پر کھانا رسوئی سے آتا ہے۔
شیو۔کیا ہاتھی بھی ہین۔خوش ہین اپنے گھر سے۔بھرے پُرے چشم بددور۔
اندر۔دو ہاتھی ہین۔ایک ہاتھی اور ایک پاٹھا ابھی مول لیا ہے۔کیا سب ہماری
سسرال والون کیطرح سے کنگلے ہی ہوتے ہین۔
کامنی رشیو رانی اور اندر بکرم سنگھ مسکراے۔سمرتا کو بُرا معلوم ہوا اور اُسکے چھیڑنے کیلیے تو
اندر بکرم نے کہا ہی تھا۔سمرتا تنک گئی (کیا سب کے گھر مین ہاتھی ہی جھومتے ہین) یہان
ہاتھی پلے ہین۔میرے میکے والون کے دشمن کنگال ہون۔کنگال وہ جو دان نہ لے
اِس سے بڑھ کے دان وہ کیا دیتے کہ لڑکی اتنی بڑی دیدی۔ہم آج ہی وہ سُرنگ گھوڑی

کھلوا کے بیکے بھیجدینگے دے ایسے کہ جو جیں مانے اور جو کھاے اور عزّاے اور پھر کنگال
بناے اُسکو دنیا اکارت ہے۔ کنگال ہون اُنکے بیری۔ کامنی۔ اندر بکرم شیو رانی۔ بوڑھیا
سورتین سب ہنسنے لگین۔ سمرتا بھی مسکرانے لگی۔ سمرتا کے بیکے سے اندر بکرم سنگھ کو سرنگ
گھوڑی جہیز مین ملی تھی۔ جب اُسنے اپنی بی بی کے چھیڑنے کے لیے کہا کہ (ہماری سسرال
والون کیطرح کیا سب کنگلے ہی ہوتے ہین تو وہ بگڑگئی۔ اُسنے بھی ہنسی ہنسی مین کہا کہ ایک تو
اُنھون نے اپنی لڑکی دی اور گھوڑی دی اور اسپر کنگال بناے گئے۔ اندر بکرم نے کہا یہ اچھی
دل لگی۔ لڑکی دی تو کیا احسان کیا۔ ہمارے سے عالی خاندان چھتری اُسکو لیتے کہان اور
اگر سرنگ گھوڑی کھول لیجائین تو پھر کسی روز یہ سُنھری گھوڑی (جو دوکی طرف اشارہ کرکے) بھی
کھول لیجائین۔ دیتک باہم ہی نوک جھونک رہی۔ سمرتا نے کہا کسی کو لڑکی بھاری نہین پڑی
تھی۔ جب ہزارون خوشامدین کین ہاتھ جوڑے پاؤن پڑے تب میرے میکے والون نے
لڑکی دی۔ اسپر کامنی اور شیو رانی نے بھائی کا جنبہ کیا اور بڑی دل لگی ہوئی۔ کہا یہ کیا کہتی
ہو اے ہم تو وہ لوگ ہین کہ اچھے اچھے اپنی لڑکیان ڈالی لگاتی ہین۔ تم بی بی ہو کس خیال مین۔

بوڑھیا۔ اے تو دمن ہاتھی پالے سے کوئی کنگال ہو جاتا ہے۔

کامنی (ہنسکر) یہ کیا جانے کیا اونگ رہی تھی۔ اُلٹی سمجھی۔

اندر۔ اُنھون نے اِدھر اُدھر سے ایک بات پیدا کرکے یہ ہانک لگادی۔

بوڑھیا۔ اسمین ہنسی کی کون بات ہے۔

اندر۔ ہاتھی تو ہم نے سنا تھا بیر سنگھ خود چلا لیتا ہے۔

ب۔ ہان بھیا۔ اے وہ تو کھیدے کے شکار کو جاتے ہین۔ پھیلبان ہین پورے پورے
جنگلی ہاتھی کو پکڑتے ہین۔ نیپال گئے۔ کھیری گڈھ کے جنگل گئے۔ نانپارے کے نیچے
اُترگئے۔ وہ کیا ذات تھوڑا ہی ہین۔ توبہ توبہ۔

شیو۔ کامنی جواب کیا ہے سیان ٹھاکر کے ٹھاکر۔ فیلبان کے فیلبان۔

کامنی۔ ہان تو لو ٹھاکر کہ جیان ہو گئے۔ اب ہم کو جیان لکھا کر نیگے۔

راوی۔ شیو رانی کا سیان ٹھاکر لال بہادر سنگھ شہسوار تھا اور گھوڑے اور جوڑی نکالنے

مین فرد - اسکا اُسکو شوق تھا - جب شیورانی نے کامنی سے ہنسی ہنسی مین کہا کہ تیرا دولہا بھی چلتا ہے - فیلبان ہوگیا تو اس حاضر جواب نے بھی چھوٹتے ہی کہا کہ لو سنبھالو (لال بہادر سنگھ) کو کوچبان کہا کرو -

شیو - کیون بوا - اُن کے گھر کی عورتین کیسی ہین - لڑا کا تو نہین ہین -

بوڑھیا - نہین بی بی - ارے بڑی ملنسار - گھمنڈ نام کو نہین - بڑی دینے والی وہ جو دھنو گھمنڈ ہین وہی گھر کی مالکن ہین - ساس دکھیا کچھ نہین کرتین - بڑی بھلمنسی ہے - دھنو دولھن تو کامنی بٹیا کو کلیجے مین رکھ لینگی - ہین بڑی تیز - ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتین اُنکے سامنے کسو کی چل نہین سکتی - بڑی گھر گرہست ہین - کمالا اپنی اکلوتی نند بڑی سیدھی ہنس مکھ لڑکی ہے - اچھے گھر گئین - اللہ راج کرنا نصیب کرے -

سمرتا - تو آج یہ ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ رنبیر سنگھ ہاتھی بان بھی ہین - اچھا تو ہے کامنی کو ہودے مین بٹھا لینگے اور خود گردن پر -

بوڑھیا - بٹیا بھی میل - بڑی دھت سیکھ جائینگی -

کامنی (آہستہ سے) تیری نانی کی آنکھ - لائی وہان سے بڑی دھت -

اندر - رنبیر سنگھ کے یہان کا ہاتھی چھوٹا ہے -

بوڑھیا - ابھی بڑھیگا - کوئی بیس برس کا ہوگا -

شیو - ہاتھی کی سنا بڑی عمر ہوتی ہے -

ب - اے بٹیا سو اسو برس تلک جیتا ہے - ہوتا بھی تو ہے ڈوہ کا ڈوہ -

اندر - بہت سے جنگل ہین - ہم کھیدے مین گئے ہین - سورنگ - کملی بن - سلہٹ - رنگون -

شیو - مست ہاتھی تو سنا خونی ہو جاتا ہے -

اندر - کمنا ہاتھی سب سے زیادہ عمر کا ہوتا ہے - اسکے دانت نہین ہوتے - اور اس قسم کے ہاتھیون کے ماتھون کے دنلی نکل آتی ہے -

سمرتا - (شیورانی سے) دنلی کسے کہتے ہین -

شیورانی۔ دلی چھوٹے چھوٹے دانتوں کو کہتے ہیں۔

اندر۔ بس وہ دانت دودھ پینے کے وقت ہتھنی کو چبھتے ہیں اس سے وہ دودھ نہیں پلاتی اور زیادہ دن تک دودھ پینے سے نکلتا اور ہاتھیوں سے زیادہ طاقتور ہو جاتا ہے اور اسی باعث سے مرافزادہ ہوتا ہے۔

شیو۔ بھئی ہم تو بنیر سنگھ سے کہینگے کہ بھیا ہاتھی کا چلانا چھوڑو۔ جوکھم ہے۔

اندر۔ ایک بادشاہ کا ہاتھی لکھنؤ میں ایک دفعہ بگڑ گیا۔ فیلبان بادشاہ پاس گئے۔ بادشاہ نے جلیبیاں ہاتھ میں رکھیں اور پچکار کے بلایا۔ ہاتھی بکری کیطرح سے بس کان دبا آگیا۔ پکڑ کے باندھ دیا۔

بوڑھیا۔ وہ بڑا کنجل ہاتھی تھا۔ میں نے دیکھا تھا۔

سمرتا۔ کنجل ہاتھی کیسا ہوتا ہے۔

اندر۔ بہت بڑے ہاتھی کو کہتے ہیں۔

شیو۔ یہ دیو کے دیو پکڑے کیونکر جاتے ہیں۔

اندر۔ سہل ترکیب ہے۔ کھیدے میں آسانی سے پکڑ لیے جاتے ہیں۔ ہاتھی کے جنگل میں شکار کو چلے۔ بیس پچیس سو دو سو ہاتھی ساتھ ہیں۔ آدمی اور پھندیت بندوقیں اور آتشبازی لیے ہوئے ہمراہ۔ خبر آئی کہ فلانی جھاڑی پر ہاتھی ہے۔ دو تین جانب لوگ بندوقیں اور آتشبازی لیکے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور بندوق سر کی۔ ہاتھی گھبرایا اور بھاگا۔ دوسری طرف سے پھر بندوق چلی اور آتشبازی دونوں طرف چھوٹنے لگی۔ اب ہاتھی اور بھی پریشان ہوا۔ بوکھلا کے اس جانب آیا جہاں شکاری ہاتھی کھڑے ہیں انکے پاس سے ہو کے نکلا تو دو ہاتھیوں کے بیچ میں آیا۔ اب شکاری ہاتھیوں پر ایک فیلبان بیٹھا ہے پیچھے پھندیت پھندیتوں کے پاس پھندے ہوتے ہیں اس ہاتھی کے پھندیت نے پھندا مارا اور جنگلی ہاتھی کی گردن جکڑ گئی اور ویسے ہی دوسرے ہاتھی کے پھندیت نے پھندا مارا۔ اب دونوں ہاتھیوں سے جنگلی ہاتھی جکڑ گیا۔ اور بھاگا۔ ادھر فیلبانوں نے اپنے ہاتھیوں کو سوئی سے لدنا شروع کیا۔

شیو - یہ کیون اپنے ہاتھی کو کیون مارتے ہین -

اندر - جسمین خوب تیز چلین اور اس جنگلی کو بھگا لیجائین -

سمرتا - اور پھندون سے گردن مین پھانسی نہین لگجاتی -

اندر - پھندے اپنے قابو مین ہوتے ہین - جب چاہا تنگ کر کے گردن کس دی اور جب چاہا ڈھیلی کر دی -

کامنی - اور جو جنگلی ہاتھی زور سے بھاگے تو پھندیت گر نہ جاے -

اندر - پھندون کو اپنے ہاتھی کی پیٹھ سے باندھ دیتے ہین دو ہاتھیون کو ایک ہاتھی کیونکر کھینچ لیجائیگا - کسی جھال کے پھندے ہوتے ہین - بڑے مضبوط

کامنی - بھلا گری کو ہاتھی کیا مانتے ہونگے وہی گریان نا جس سے چھت کوٹی جاتی ہے -

اندر - مضبوط بنی ہوتی ہین اور اُنمین کیلین لگی ہوتی ہین - خیر بس اب وہ ہاتھی دوڑتے دوڑتے تھک گیا اور تھک کے ٹھہر گیا - ہم نے بھی اپنے ہاتھیون کو روک لیا - وہ چرنے لگے - اور وہ بھی ساتھ ساتھ چرنے لگا - پھر اسکو تھان یا پڑاو پر لیگئے -

وہان اپنے ایک ہاتھی سے پھندا کھول کے بڑے تنا در درخت سے اُس پھندے کو باندھ دیا اور پھر دوسرے ہاتھی کے پھندے کو دوسرے درخت سے باندھ دیا - اب جنگلی ہاتھی جکڑا ہوا ہے -

کامنی - بھاگ کے کہان جاے اور کدھر سے بھاگے -

اندر - اب وہ بھڑک رہا ہے اور بے چین ہے - نئی مصیبت پڑی ہے نا - اب اُسکو سونے نہین دیتے -

شیو - یہ کیونکر - ہاتھی کوئی بٹیر تو ہے نہین کہ رات کو (کو) کر کے جگا دیا -

بوڑھیا - نگارا بجاتے ہین - سونے نہین پاتا - ہاتھی تو یون بھی بہت سے آدمیون مین سوتا نہین - اکیلے مین آرام سے سوتا ہے -

اندر - ہان بس کئی دن تک جگایا کرتے ہین تب کہین وہ سونا حرام ہو جاتا ہے ایک دن

قید۔ جسکا عادی نہین۔ دوسرے نیند حرام۔ نشہ سا چڑھتا ہے۔ تیسرے جکڑا جکڑایا
پھندے پڑے ہوئے۔ چوتھے آدمی اور یا لوہا ہتی۔ کھانا نہ پینا۔ اور ہر وقت نقارے
اور سوپ اور آتشبازی کا سامان۔

شیو۔ دیکھو قابو مین کرنا ہے۔

کامنی۔ جو ذرا بگڑ جاے تو پھندا دنداد ھرا ہی رہے۔

شیو۔ آدمی کی کیا حقیقت ہے بھلا۔

بوڑھیا۔ آدمی اسکے آگے ایک ٹھنگا ہے۔

شیو۔ جب راجہ سنگھ ہاتھی پر فیلبان کی جگہ بیٹھتے ہین تو تمھارا لڑکا بھی ساتھ ہوتا ہی
یا اکیلے ہی چلاتے ہین۔

بوڑھیا۔ یہ اُنکے من کی سوج ہے۔

اندر۔ اجی وہ خاصہ اچھا فیلبان خود ہے۔

بوڑھیا۔ آج تو ادھر ہی سے ہاتھی پر باغ جائینگے۔ لڑکا سیر آجکل بیمار ہے۔ اپنے آپ
ہی ہاتھی لیجائینگے اور اسی طرف سے جائینگے۔

شیو۔ (اندر سے) ہم بھی دیکھتے ہین کسوقت جائینگے۔

بوڑھیا۔ بس کوئی چار بجے۔ مین چپکے سے کہہ جاؤنگی۔

شیو۔ ہان میری اچھی بوا۔ ضرور کہہ جانا۔

بوڑھیا۔ کہہ جاؤنگی۔ پیچھے ایک چرکٹا ہوگا۔ پیدل اور آپ مستک پر۔ کبھی جھول ہوتی ہے
کبھی خالی گدی۔ کبھی گنگا جمنی ہودا۔ کبھی سونڈ پر سے چڑھتے ہین۔ بڑے جیالے۔

اب سنیے کہ ٹھیک چار بجے وہ بوڑھیا آئی۔ کہا بی ہاتھی تیار ڈیوڑھی پر جھوم رہا ہے۔ اب
سرکار برامد ہوا ہی چاہتے ہین شیورانی اور سمرتا اور گھر کی نوکر چاکر عورتین کوٹھے پر گئین
اور کامنی کو اس بہانے سے جگایا کہ ایک سمگی دھوم کی نکلنے والی ہے۔ کوٹھے کے کمرے پر
دوھری دھری چقون سے دیکھنے لگین۔

کامنی۔ کسکی سمگی نکلنے والی ہے بہن۔

شیو۔ کوئی جوہری ہے پراگ داس۔

کامنی۔ معلوم ہوتا ہے ابھی دیر ہے۔ آواز نہین آتی۔

سُمرتا۔ (مُنھ پھیر کر مسکراتی ہوئی) اسمین بھی کھیدے کے پکڑے ہوئے ہاتھی ہونگے

شیو (ہنسی ضبط کرکے) لو۔ ضرور ہونگے۔

بوڑھیا۔ وہ سہگی کیا جسمین ہاتھی نہون۔

شیو۔ ایک نشان کا ہاتھی برات کے آگے آگے ہوگا اور پیچھے بھی بہت سے ہاتھی ہون گے۔

سُمرتا۔ تم ہاتھی چلا لو بوا۔

بوڑھیا۔ ہان مین کھیدے سے بے پھندے کے ہاتھی پکڑ لاؤنگا۔

کامنی اور شیو رانی اور سُمرتا بہت ہنسین اتنے مین کسی نے بازار مین بانسری بجائی اور بوڑھیا نے کہا اب آتے ہونگے۔ کہ ویسے ہی ہاتھی آیا۔

کامنی۔ این! اے یہی سہگی ہاتھی ہے واہ۔

سُمرتا۔ یہ ہاتھی بھی سہگی مین جاتا ہے۔

کامنی۔ اچھی سہگی ہے۔ دیکھی تیری کالی اور بادن پُورے اُجاڑ

جب ہاتھی قریب آیا تو ذرا بگڑا۔ اِن سب نے دیکھا کہ رنبیر سنگھ فیلبان کی مسند پر سوار ہے ہاتھی ذرا بگڑا تو اسنے سنبھال لیا۔ اور اُسی مقام پر روک کر اندر بکرم سنگھ کو بلوایا۔ تھوڑی دیر مین آدمی جاوے اور وہ کپڑے پہنین اور آئین تب تک سب اس ہاتھی اور اسکے فیلبان کو دیکھا کیے۔ کامنی نے بھی پہچانا مگر کسی پر ظاہر نہین کیا۔ جان بوجھ کے بیوقوف ہی بنی رہی جب اندر بکرم ہاتھی پر سوار ہوئے اور ہاتھی رنبیر سنگھ نے چلایا تو ادھر چال کی باتین ہونے لگین اور کامنی کو سب نے چھیڑنا شروع کیا اور کامنی اپنے دل مین ہنستی تھی کہ یہ اپنے نزدیک مجھے بناتی ہین اور مین انکو بناتی ہون۔

سُمرتا۔ فیلبان تو ڈنڈا خوب پھرا رہا ہے۔

شیو۔ کامنی بیاہ اس سے ہو جائے تو کیسا۔

کامنی (جان بوجھکر) کیا تمکو ہوگیا ہے۔ بڑی بہن ہوکے شرم نہین آتی ہے چھوٹون سے دل لگی کرتی ہو۔

بوڑھیا۔ اسمین دل لگی کی کون بات ہے رانی۔

کامنی۔ یہ بوڑھیا تو اور بھی بارہ ہی برس کی بنی جاتی ہے۔

سُمرتا۔ لڑکا تو گورا ہے بہت خوبصورت۔

شیو۔ ہان۔ اور کامنی کی اور اس فیلبان کی جوڑی اچھی ہے۔

سُمرتا۔ فیلبان سا معلوم بھی نہین ہوتا۔

شیو۔ ہم تو آج اندرجی سے کہینگے کہ ہمکو یہ فیلبان والا بہت پسند ہے۔ کامنی کے واسطے پیغام کرو۔

کامنی۔ اب مین اُٹھ کے چلی جاؤنگی۔

سُمرتا۔ تمکو ان باتون مین کیا دخل ہے۔ لڑکی ذات کو۔

کامنی۔ بڑی وہ بن کے آئی ہین۔

سُمرتا۔ اچھا تم نے اس فیلبان کو دیکھا کہ نہین۔

کامنی۔ فیلبان ایسے ہی ہوتے ہین۔ مجھے سڑن بناتی ہو۔ فیلبان مخمل کا نیا تہ زرد کوٹ پہنتے ہین کہین۔

بوڑھیا۔ اے رانی بیٹی۔ ہاتھی پر جو کام کرتے ہین اُنکو سلطانی بانات کی وردیان ملتی ہین۔ جاگیرین ملتی ہین۔

کامنی۔ یہ بوڑھیا پھر بولی۔

سُمرتا۔ اچھا فیلبان نہین۔ تو پھر کون ہے۔

کامنی۔ کسی بڑے رئیس کا لڑکا معلوم ہوتا ہے۔ تم چاہے فیلبان چھوڑ کے چکٹا بنا دو۔

اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا۔ سُمرتا اور شیو رانی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ بوڑھیا بھی بہت ہنسی۔ اور عورتین بھی ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئین۔ اچھا تفرہ کیا کہ دیکھ چاہے فیلبان

چھوڑ کے پڑ کٹا بنا دو)

سمرتا۔ یہ اچھی پھبتی کسی۔ پرائے لڑکے کو کوئی ایسا کہتا ہے۔

کامنی۔ تم ہی یون کہو۔ تم ہی دون کہو۔

شیو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ لڑکا کیسا ہے۔

کامنی۔ مجھے دوھری دوھری چھون سے کیا معلوم ہوتا۔

شیو۔ اس کے ساتھ بیاہ ہو تو کیسا۔

کامنی۔ مجھے بنتے ہوئے تمھین شرم نہین آتی

سمرتا۔ بنتے ہی گھر بستے ہین۔ تم اسی فیلبان کی گھر بسی ہو۔

کامنی۔ تم آج خوب گالیان دو۔

بوڑھیا۔ گالیان نہین۔ سچ کہتی ہین۔

شیو۔ مگر آج تک سوائے فیلبان کے اور کسی کو مستک پر بیٹھ کر ہاتھی چلاتے نہ سنا۔ نہ دیکھا۔

سمرتا۔ نئی بات تو ہے۔

شیو۔ کامنی خوب ہاتھی پر ہوا کھایا کریگی۔

سمرتا۔ لیو۔ اب فیلبانن بنکے بھی نہ ہوا کھائیگی تو کب کھائیگی۔

شیو۔ چلو گئی فیلبان کو تو کیا ہوا۔ اونچی سواری تو ملی۔

سمرتا۔ اور کیا فیل نشین تو کہلائیگی۔

بوڑھیا۔ یا ٹھاکر جی دل لگی کرتا ہے۔ ابھی بہت چھوٹا ہے۔ نو سو کو لیا ہے اسمین تین سو بیچ کا دلال کھا گیا۔ اب سواری ہونے لگی اسپر یہ جب بہت چھوٹا سا تھا تب بکنے آیا تھا۔ کسی نے مول نہ لیا۔ جب سنبھال جاتا۔ اب دو ہاتھی ہین۔ دو آدمی ہاتھی پر ہین اور دو جو کٹے۔ گانون سے گنا کاٹ کاٹ کے آتا ہے وہی کھلاتے ہین اور آٹھ سیر کی روٹی پڑ پاتا ہے اور جو سیر کی چھوٹا۔ شام کو روٹی دیکھاتی ہے ایک ایک روٹی سویرے کے لیے بچا رکھتے ہین۔

رات کو کوئی آٹھ بجے کے بعد اندر بکرم سنگھ واپس آئے اور اپنے سکان ہی پر اُترے۔
جب باقی انکے لیے روک لیا گیا۔ گھر مین آئے تو شیورانی نے کہا معلوم ہوتا ہے تم
کھانا کھا کے آئے ہو۔ نہین تو تم اور اتنی دیر تک بے کھائے رہتے۔ اندر بکرم نے کہا ہمارے
دوست نے باغ ہی مین سویرے سے شام کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ وہ انگریزی خیالات
کا آدمی ہے۔ کھانا پینا پوشاک نوکر سامان سب انگریزی وضع کا۔ سیر پر کھانا کھاتا ہے۔ مگر ہندو
آدمی اور نوکر سب صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے۔ مچھلی پکی تھی۔ بٹیر۔ ہرن کے کباب
بکری کے کباب۔ ہریل کا قورمہ۔ دو ایک انگریزی فشن کے کھانے۔ خوش خور آدمی کئی
قسم کے میوے شیورانی نے پوچھا اُڑی بھی ہوگی۔ اسکے بغیر تمھارے خاندان کے چھتری
کب رہنے والے ہین۔ اندر بکرم نے کہا ہان وہ بھی تھی مگر کم کم اور ہلکی ولایتی شراب۔
تھوڑی تھوڑی۔ اک ذرا سرور کے لیے۔ یہ نہین کہ بوتل کی بوتل چڑھا گئے۔ اسکی کثرت
عیب مین داخل ہے۔ پینے کو کون نہین پیتا۔ صاحب لوگ سب پیتے ہین۔ میم تک پیتی
ہین۔ کایتھون مین مردون عورتون مین ایک سرے سے اسکا استعمال ہے۔ راجپوتانہ مین
گھر گھر کھینچتی ہے۔ پنجابی کھلے بندون پیتے ہین۔ بنگال مین بہت عرصے سے چرچا ہے۔ پارسی
سب پیتے ہین۔ بیدھاؤن مین جائز ہے۔ مگر جو دور اندیش ہین وہ دوا کے طرز پر ذرا سی
پی لیتے ہین کہ کھل کے بھوک لگے۔ اک ذرا سرور ہو۔ دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو۔ اخبار
لے اڈیٹر دن بھر دماغ سوزی کرکے اگر شب کو کھانے کے ساتھ ذرا سی برانڈی یا ہوسکی پی
لین تو حرج نہین۔ بیرسٹر یا وکیل اگر دن مین دو گھنٹے سرگرمی کے ساتھ قانونی بحث کرنے
شامپین یا ہوسکی کے دو ایک جام پئین تو کوئی نقصان نہین۔ ہان جو لوگ اسکے ہاتھ
بک جاتے ہین انکی حالت افسوس کے قابل ہے دل اور دماغ دونون پر اسکا خراب
اثر پڑتا ہے اور کثرت ہوتے ہوتے پھر صحت مین فتور پڑ جاتا ہے۔ آدمی تباہ ہو جاتا ہے
بڑے بڑے عالم بڑے بڑے قابل آدمی بندۂ شراب ہو کر دین اور دنیا دونون مین ایک
کے بھی کام کے نہین رہے ع۔ گئے دو جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر
کے رہے۔ اور ایک شراب پر کیا موقوف ہے۔ کثرت ہر شے کی بُری۔

شیورانی نے پوچھا ہاتھی کہین اور تو نہین بگڑا تھا کہا (نہین - بہت سیدھا ہاتھی ہے) پوچھا جب ایک چھوڑ دو ہاتھی بان ہین تو اپنے آپ فیلبان بننے سے کیا فائدہ منت کی جو کھم - اندر بکرم نے کہا جوکھم کچھ بھی نہین ہے - یہ بھی ایک قسم کی ریاضت ہے - مشق ہے جسم مین پھرتی آتی ہے - کبھی گھوڑے پر سوار ہوکر دوڑھائی کوس کرکڑا دیا - کبھی ہاتھی پر ہوا کھانے نکل گئے - بھی دیکھتے ہوے - فیلبان یا چرکٹا بھی ساتھ ہولیا - کبھی کبھی پر ہوا کھانے نکلے - کبھی کوس ڈیڑھ کوس پیدل چلے - انسان کو چست و چالاک اور پھرتیلا ہونا چاہیے - مختلف قسم کی ورزش اور چلنے پھرنے سے بدن سڈول ہوتا ہے - پھرتی آتی ہے - کاہلی کی عادت دور ہوجاتی ہے - بیماریون کا خوف کم رہتا ہے - تندرستی ہزار نعمت ہے - وہ آدمی کس کام کا جو دن رات کمخان مارا کرے - اور ہل کے پانی بھی نہ پی سکے یہ سستی ہی تو بیماریون کا گھر ہے - سویرے اون بیماریون کا سامنا - تڑکے اٹھ کے آدمی کوس بھر ہوا آئے - ورزش کرے ٹہلے پھرے - کام کرے شام کو پھر ہوا کھانے جاے - اور جو چار دیواری کے اندر پڑا رہا تو کیا ہوا سکے کہ انسان کاہل ہوجاے اور بری باتون کی جانب طبیعت مائل ہو - بھئی سچ یون ہے کہ اسکی خوش نصیبی یہ کہ کامنی کی سی خوبصورت اور پڑھی لکھی بی بی اسکو ملی اور کامنی کی خوش نصیبی یہ کہ ایسا خوبرو لائق فائق جری جیالا ہونہار شریف خاندان کا لڑکا ملا - کوئی بدوضعی کی بات اسمین نہین لٹاؤ نہین - بدقطع نہین - ان پڑھ جاہل نہین - وضعدار ہونہار - خاصہ اچھا پڑھا لکھا - گھر سے خوش - علاقے کا ایسا اچھا انتظام کرتا ہے کہ واہ - بالکل بے عیب - اور ابھی کم سن - جب سونے آرام کرنے کا وقت آیا تو سب اپنے اپنے ٹھکانے گئے - کامنی لیٹے لیٹے سوچا کی کہ اب تک تو کل باتین شادی کے متعلق میری مرضی کے موافق ہو رہی ہین - لڑکا ایسا اچھا ملا کہ شہزادیون کو بھی نہ ملیگا - ایک تو پڑھا لکھا اچھا اجڈ جاہل نہین - دوسرے چال چلن اچھا - ہزار صفتون کی ایک صفت تو یہ ہے - اور خاندان کا اچھا - پھر جوانمردی اور خیالات عمدہ - کھانے پینے کا شوق - اور باین ہمہ لکھ لٹ نہین - مجھے دیکھ ہی چکا ہے اور نہ بھی دیکھتا تو پسند کرتا - ہم دونون مین خوب نبھے گی - کیا جانے باپ ماں بھاوج بہنون بھائیون سے اچھا میل ہے یا نہین - اگر نہوگا تو مین سمجھا دونگی کہ جو باپ ماں سے دلی محبت نہوتی -

جو بھاوج سے ملکے نہ ہوگے - جو بھائیون بھائیون مین دل صاف نہوگا - جو بہنون سے نہ بنتی ہوگی تو میری مٹی خدانخواستہ خراب ہوگی - مجھسے وہ اچھی طرح بولین گی نہین - بات بات پر طعنے دینگی - بُرا بھلا کہینگی - اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات مین اسکی عادی نہین - مجھسے تو دم بھر بھی ایسے گھر مین نہ رہا جاے جسمین یہ جھگڑے ہون - سنتا تو یہی ہے کہ دھنّوراني بڑی ملنسار ہنس مکھ ہین - ذرا مزاج کی تیز تو ہین اس سے مجھے کیا - سنا انکی بہن کملا پتی بھی سیدھی ہے - سب مل جل کے رہین تو گھر بھرا معلوم ہو اور جو پھوٹ ہوئی تو ہنسی ہے نہ دل لگی ہے - وہ اُسکی دشمن - یہ اُسکے خون کی پیاسی - میکے مین تو یہ بات نہین ہے - سب ایک - سسرال مین بھی امید ہے کہ ایسا ہی ایکا ہو کیونکہ سب پڑھے لکھے ہین - جاہل نہین ہین - ہی ہی اگر مین کسی ایسے جاہلون کے گھر جاتی جو عورتون کے پڑھنے لکھنے کو گناہ سمجھتے ہوتے پورے اجڈ چھپڑی ہوتے کہ لڑکی مار ڈالتا تو اب جانتے کسی کے سالے نہ بنین گے - تو موت سے بدتر حال ہو جاتا - پرمیشر نے اچھی سُن لی - اب میرے جوہر کی تھوڑا ہو یا بہت ہو کہین قدر تو ہوگی - جیسا میکا ہے ویسی ہی سسرال -

اِن خیالات مین کئی مرتبہ کروٹین جو بدلین تو شیورانی نے ایک دفعہ پوچھا کہ آج تمھین نیند نہین آتی یہ کیا بات ہے - جب میری آنکھ کھلی تمکو جاگتے ہی پایا -

کامنی بہن مین معمول کے خلاف آج دن کو ذرا سو گئی تھی -

شیو - ہان - جب ہی کروٹین بدل رہی ہو - سونے کا دھیان کرو -

کامنی سیور ہونگی کچھ بے چین تھوڑا ہی ہون -

اتنے مین بارہ پر دو بجے (شیورانی) ارے دو بجگئے (کامنی) ہان ایک جب بجا تو ہمنے سنا تھا - اور اب دو بجنے کو کوئی دو منٹ گذرے ہونگے اتنے مین ایک کمرے کی کلاک گھڑی مین بھی دو بجے کامنی نے کہا بس یہی گھنٹا ٹھیک ہے - ٹھیک دو بجے اور وہ دو چار منٹ اِدھر کیا اور اُدھر کیا - دو کا وقت ہے - بارہ پر دو بجے اب سو رہو -

ٹھاکر گجراج سنگھ کے ہان خوشی کے شادیانے بجتے تھے۔ چھوٹے بڑے سب خوش کہ کامنی کی شادی ایسے گھر مین ہونیوالی ہے جس سے بہتر خاندان ملنا مشکل ہے بلکہ غیر ممکن ہے رنبیر سنگھ کی تصویر سب ایک سرے سے دیکھ چکے تھے۔ کامنی نے صرف تصویر ہی نہین دیکھی تھی بلکہ ہاتھی پر سوار دیکھ چکی تھی اور پاس سے دیکھ چکی تھی۔ راج دلاری کے مکان کا معاملہ ناظرین کو یاد ہوگا۔ لڑکے کو جسنے دیکھا وہ لوٹ ہو گیا کہ واقعی بڑا حسین آدمی ہے۔ کامنی بھی خوش تھی کہ ایک تو خوبرو دوسرے ہاتھ پانون سڈول۔ تیسرے پڑھا لکھا تربیت یافتہ چوتھے ہونہار۔ بری صحبت سے نفرت۔ خاندان اچھا۔ شریف الطرفین اور نجیب الجانبین پورا چھتری۔ جو آتا تھا تعریف کے پل باندھ دیتا تھا۔ رنبیر سنگھ تو کامنی پر پہلے ہی لوٹ چکے تھے۔ دھنوٹھکرائن اور زینب کی مان کی زبانی جو تعریف سنی تھی اس سے بس واقعی یہی کیفیت ہو گئی تھی کہ ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد۔ بسا کین دولت از گفتار خیزد۔ اور جب تصویر دیکھی تو اور بھی بے چین ہو گئے۔ دل ہاتھ سے جاتا ہی رہا۔ کسی طرح قابو مین نہ رہا۔ اور ان سب باتون پر طرہ یہ ہوا کہ خود اپنی آنکھون سے دیکھ کر کامنی اور رنبیر سنگھ کو ایک دوسرے کا سچا عشق ہو گیا تھا۔ اور وہ عشق جسکا مٹنا ان دونون کے دلون کی فنا پر موقوف تھا۔

ایکروز کامنی کے چچا کی لڑکی رادکا جو سن مین کامنی سے کوئی دو ڈیڑھ برس بڑی ہو گی دہلی سے جہان وہ بیاہی تھی اپنے چچا گجراج سنگھ کے ہان یعنی اپنے میکے آئی۔ رادکا کئی برس کے بعد میکے آئی تھی۔ کامنی کی سمجھ ساتھ کی کھیلی ہوئی تو تھی ہی تخلیے مین ان دونون کی باتین ہوئین۔

رادکا۔ کامنی جب مین نے سُنا کہ کامنی کی شادی ہونیوالی ہے تو خوشی تو ہوئی مگر سوچتی تھی کہ کیا جانے دولھا کیسا ہو۔ ساس سے کامنی سے بنے نہ بنے۔ اچھا گھر ہے کہ برا گھر ہے ایک دن میری ساس نے کہا کہ بہو تیری بہن ایسے اچھے گھر جاتی ہے کہ راج کریگی۔ ایک اور بات یہ ہے کہ ایسا لڑکا نہ ملیگا۔ اسنے لڑکے کی اتنی تعریف کی کہ میرا جی خوش ہو گیا وہ تعریفین کرتی تھی اور میرا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوا جاتا تھا۔ اسنے کہا کہ بل نرور سنگھ کا گھر بڑا

بھرا پُرا گھر ہے - دودھ پوت دھن دولت سب ہے اور اس لڑکے کی نسبت کہا کہ معلوم ہوتا ہے جیسے نارائن نے اپنے ہاتھون بنایا ہے - نارائن کا سروپ ہے اور اصل چھتری - لڑکپن ہی سے بندوق چلانے کا شوق کھیلتا تھا تو بھی تلوار سے - مین نے اُنسے پوچھا تیرے سنوئی سے - انھون نے کہا ہم نے تو ایسا خوبصورت آدمی آج تک نہین دیکھا - ایسا دیدار و جوان ہے - ہزار دو ہزار مین ایک - انھون نے دیکھا ہے - کئی دن تک ساتھ رہا ہے جب سُنا کہ کامنی کا بیاہ اسکے ساتھ ہونیوالا ہے تو بڑے خوش ہوئے جیسے لاکھون ہی ملگئے - کہا اسمین شک نہین کہ کامنی بڑی خوش نصیب لڑکی ہے - خدا چشم بد سے اسکو بچاے ایسے گھر گئی ہے کہ ایسا ہونا مشکل تھا -

کامنی - بہن پہلے تو مجھے ایک ایسے کے کھونٹے باندھے دیتی تھین جو گنوار کا لٹھ احمق سور جاہل ہے سنتے ہی میرے دل الیسا اثر ہوا کہ بے قابو ہوگیا - بالکل بس اور ہاتھ سے جاتا رہا سوچتی تھی کہ ہے پرمیشر اب کیا کرون کس سے کہون - کون مجھے بچانے والا ہے -

رادکا - غضب ہی ہوگیا تھا - ہمین خود رنج ہوا - یہ انکو سوجھی کیا تھی -

کامنی - بھائی لڑتے تھے کہ ہم ایسے جاہل کو نہ دینگے مگر اور کوئی نہین انکی طرف سے بولتا تھا سب نے ایکا کر لیا تھا - مین دن رات رویا کرتی تھی -

رادکا - وہ تھا کون اور ان سب کو آخر ہو کیا گیا تھا - جان بوجھ کے جنبو نکے دیتے تھے - بڑا ہی غضب ہوگیا تھا - مین نے بھی کچھ کچھ سُنا تھا -

کامنی - مین تو بالکل سُدھ بُدھ ہوگئی تھی - ہوش باقی نہین تھے - مجھے اپنا حال اچھی طرح یاد بھی نہین ہے کہ مین کیا سُدھ بُدھ کرتی تھی اور کسطرح رہتی تھی -

رادکا - اب اسکا ذکر ہی نہ کرو - مین لڑکے کو دیکھتی - مگر کہان سے دیکھ سکونگی - بڑی تعریف سُنی ہے اب دیکھ ہی لینگے - کوئی جلدی تھوڑا ہی ہے -

کامنی - ایک بات کہون - نہ کہونگی -

رادکا - کہو کہو - میرا مردہ دیکھے جو نہ کہے - تبا - اب یہی تو بُرا معلوم ہوتا ہے بس - ہان کیا ؟

کامنی - تم کہین کہدو تو مجھے برابر والیان بنانے لگین اور مجھے شرم آئے -

رادکا۔ تم سٹرن ہو۔ بتاؤ کلیجا نہ پکاؤ۔ اچھی بات کا چھپانا کیا۔
کامنی۔ مین دیکھ چکی ہون۔
رادکا۔ ہان۔ ہان۔ اخوش ہوکر کہان دیکھا؟ راستے مین جاتے ہوئے۔
کامنی۔ یہ نہ بتاؤنگی۔ بس اتنا کہدیا کہ مین دیکھ چکی ہون۔
رادکا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ ہے کیسا۔ جیسی تعریف سنی ویسا ہی ہے نا۔
کامنی۔ بیشک ہے۔ بلکہ جو سنا اس سے اچھا اور کہین اچھا۔ سچ یون ہے کہ مین تعریف نہین کرسکتی۔ ایک اچھا اور ایک بہت اچھا مین تو بس دیکھ کے دنگ ہوگئی۔
رادکا۔ بڑا جی خوش ہوا۔ بھلا لاڈلی کا سا ہے۔ عمر مین تو لاڈلی بڑا ہے مگر شکل صورت اسی کی سی ہے یا نہین۔
کامنی۔ اری بہن لاڈلی کون چیز ہے۔ لاڈلی کی اصل حقیقت کیا ہے۔ لاڈلی اسکے مقابل مین کوئی چیز نہین ہے مین نے تو ایسا دیکھا نہین۔
رادکا۔ ہان۔ اچھا اب یہ بھی بتادے کہ کہان دیکھا کیونکر دیکھا۔ کس نے دکھایا۔
کامنی۔ ادھر سے ہاتھی پر سوار ہوکر جاتا تھا۔ مجھے ان سب نے دکھایا۔ اپنے نزدیک تو چمکا دیتے تھے مگر مین تاڑ گئی۔ انہون نے اپنے نزدیک مجھکو چکما دیا اور مین نے انکو چکما دیا مین تو دل و جان سے چاہتی تھی کہ کسی طرح دیکھون۔ مجھسے کہا کامنی یہان چتی کے پاس آؤ۔ دیکھو ایک ہاتھی جاتا ہے۔ پہلے تو آپسمین کچھ کانا پھوسی کی۔ مین نے سن لیا۔ دو ہاتھی ہین اور ایک نئی بات یہ سنی کہ ہاتھی کو خود چلاتا ہے۔ اور سنی کیا سنی اپنی آنکھون دیکھی۔ بھائی کو لینے آیا تھا۔ یہان ہاتھی کو ٹھہرالیا۔ بھائی بھی سوار ہولیے۔ بھائی سے بڑی دوستی ہے۔
رادکا۔ یہ کہو۔ تو تم دیکھ چکی ہو۔
کامنی۔ ہان دیکھ چکی ہون۔ اور ——— نہ کہونگی۔
رادکا۔ بس یہی تو غیب ہے۔ مین مار بیٹھونگی۔ مجھسے کیون چھپاتی ہے۔ مجھے الجھن ہوتی ہے مین جو کوئی اچھی بات سنونگی تو خوش ہونگی کہ بتاونگی۔
کامنی۔ خوش ہوگی۔

U1562

رادکا۔ بلے تو پھر تو اتنا چھپاتی کیون تھی۔

کامنی۔ شرم آتی تھی۔

رادکا۔ واہ ری شرم۔ اچھی شرم ہے۔ اور شرم کس سے۔ مجھسے۔ واہ۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔

کامنی۔ راج دلاری کو بلواتے۔

رادکا۔ بلاؤ۔

کامنی۔ وہان کئی اور بھی برابر والیان بھی ہین۔ ع۔

۔ برابر برابر کی ہمجولیان۔

رادکا۔ کملاپتی کو تم جانتی ہو۔

کامنی۔ مجھے کیا معلوم۔

رادکا۔ اچھی عورت ہے۔

کامنی۔ وہ کون ہے۔

رادکا۔ تمہاری نند۔

اتنے مین کوئی عورت آئی تو کامنی یہ شعر پڑہنے لگی۔

غرض ماہر واس پری کا تھا نام
پدر سے کیا تہا یہ پوشیدہ کام

کامنی نیند آتی ہے۔

رادکا۔ اب رات کو سونا۔

کامنی۔ جب ہاتھی کو دیکھا تو جی خوش ہوگیا اُنمین سے ایک بولی ہماری شادی ہوئی ہوتی تو ہم ماں باپ سے کہتے کہ اسی کے ساتھ ہمارا بیاہ ہو۔ دوسری بولی جو عورت اسکو بیاہ کے جاے وہ بڑی خوش نصیب ہے۔

رادکا۔ اُسنے تجھکو نہین دیکھا۔

کامنی نہین۔ وہ کہان سے دیکھتی مین نے خوب غور سے دیکھا اور سچ یہ ہے۔

کوئی ایسی ہی بڑی وہ ہو تو ہو۔ نہین تو اسمین کوئی شک نہین
بہن اگر دیکھو تو جی چاہے کہ عمر بھر دیکھا ہی کرو اور سچ تو یہ ہے کہ اندھیرے اُجالے اگر لپٹا
بھی لے تو چون نہ کرو۔ پی جاؤ۔ مین سچ کہتی ہون۔
رادکا۔ تو تم ریجھ گئین۔
کامنی۔ اور کیا تم نہ ریجھ جاؤ۔ ہزار جان سے عاشق نہو جاؤ تو سہی۔
رادکا۔ جو تمھارا پیارا ہے وہ ہمارا پیارا ہے۔
کامنی۔ گھر تک ریجھی۔
رادکا۔ اے گھر وہوئی کاہے مین ہی جب تمھاری سی خوبصورت، چاندسی لڑکی دیکھتے
ہی ریجھ گئی تو اور کی کون کہے۔ اور گھر وکمبخت کاہے مین ہی۔
کامنی۔ ہاتھ پانون ایسے سُن دل ہین کہ مین کیا کہون۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی۔
رادکا۔ عمر کیا ہے۔
کامنی۔ اے ہوگا یہی کوئی بیس اکیس برس کا۔
رادکا۔ جوڑا اچھی ہے۔ اسمین شک نہین۔
کامنی۔ ایک دفعہ یہ لوگ مجھے ایسے بُرے گھر جھونکے دیتے تھے کہ مین کیا کہون
اپنی قسمتون سے بچگئی۔ بڑی بُری حالت ہوگئی تھی بہن مرتے مرتے بچی۔ جان
جانے مین کچھ رہ نہین گیا تھا۔ اُف۔ جب مجھے وہ وقت یاد آتا ہے۔ کانپ
اُٹھتی ہون۔ کیا حالت ہوگئی تھی کہ سا تو ین دشمن کی بھی ایسی حالت نہو۔ توبہ توبہ۔ اپنی
زندگی سے بیزار تھی سوچتی کیا تھی اور ہوا کیا۔
رادکا۔ بڑا غضب ہوگیا تھا۔
کامنی۔ مین سوچتی تھی کہ اب کیا کرون کچھ کرتے دھرتے نہین بنتی۔ ہائے
جو خود ان پڑھ ہے اُس کو میری کیا قدر ہوگی۔ زندگی تلخ
ہوجائیگی۔
گھرو۔ بی بی۔ ہم سب روتے تھے۔ انکو رام لاکھون کی عمر دے۔ مین سب سے سوا کڑھتی تھی

کامنی۔ لڑکپن سے ساتھ ہے نا۔

رادکا۔ مجھے یہ تو معلوم ہوا تھا کہ بیمار ہے۔ ڈاکٹرون نے آب وہوا بدلنے کے لیے تاکید کی ہے۔ گانون مین جا کے رہے ہین۔ مگر یہ نہین معلوم تھا کہ اتنی نوبت پہونچی ہے۔

کامنی۔ انھون نے سب سے چھپایا تھا۔ کانون کان کسی کو خبر نہین ہوئی۔

گھرو۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ باغ مین زور زور سے چیخ مار مار کے رونے لگین۔

رادکا۔ ارے! یہ کیون۔

کامنی۔ اب ان باتون کو بھول جاؤ۔

رادکا۔ ہان جانے دو۔ اچھی اچھی باتین کرو۔

کامنی کسی کام کو گئی تو گھرو سے رادکا نے علیحدہ پوچھا کہ یہ روئی کس بات پر تھین۔ اُسنے کہا نہ بولتی تھین نہ چالتی تھین۔ جو کسی نے کچھ کہا تو یونہین سا جواب دیدیا۔ نہین تو خاموشی مین کوئی گھنٹے بھر تک ساتھ ٹہلتی رہی۔ جو بات کرتی ہون اُسکا جواب ندارد۔ تین چار دفعہ باتین مین نے کین۔ کچھ جواب نہ پایا۔ مین چلی آئی کہ دیکھون اب بھی کچھ کہتی ہین یا نہین۔ جب دور نکل گئی تو پکارا کہ ادھر آؤ۔ مین نے کہا کہ کیا کرون نہ بولتی ہو نہ چالتی ہو۔ بس ٹھنڈی سانسین بھرنے لگین۔ مین نے پھر کھود کھود کے پوچھا کہ ٹھنڈی سانسین کیون بھرتی ہو کہا مین اپنے دُکھ کا حال کس سے کہون کہ میرے دل پر کیا گذرتی ہے۔ مین نے کہا رام کا دیا سب کچھ ہے۔ کھانے کو اچھے سے اچھا۔ پہننے کو اچھے سے اچھا۔ تم کو کمی کاہکی ہے۔ اسکا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر مین نے کہا سندر بیاہ ہوتا تھا وہ بھی نہوا۔ بس اتنا سُننا تھا کہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگین۔ ہوتے ہوتے معلوم ہوا کہ جہان پہلے بیاہ ہونے کو تھا وہ پسند نہین۔ مین نے سب سے اپنی طور پر کہدیا بس سب سمجھ گئے اور ویسی ہی کارروائی ہونے لگی۔ تب سے طبیعت بہت اچھی ہے۔ جون جون دوطھا کی تعریف سنتی ہین وون وون دن سنبھلتی جاتی ہین۔ اتنے مین کامنی آئین۔

رادکا۔ تم سمجھی تھین کہ مین پاگل ہوگئی ہون۔

کامنی۔ میرا دل ہر وقت دھڑکا کرتا تھا اور مین سب باتین جیسے بھولی ہوئی تھی۔

کوئی بات یاد نہین آتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ مین زندہ نرہونگی - جیسے کوئی میرے دل کو مسوسے لیتا تھا -

راد کا - بڑا صدمہ پہونچا تھا اور پہونچا ہی چاہیے - مین خود سوچتی ہون نا کہ اگر مین کسی ایسے کو بیاہ کے جاتی جو مجھے پسند نہوتا تو میری کیا حالت ہو جاتی -

کامنی - اتنا بڑا دھچکا لگا - بہن کہ دل ہی جانتا ہے - خاصی اچھی دیوانی جیسے ہوتی ہے -

راد کا - ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ ان سب کو کیا ہو گیا تھا -

کامنی - بس اک بھائی تو میری طرف تھے اور کوئی نہین - ہم لوگون مین یہی تو مصیبت ہے کہ شادی مین لڑکا اور لڑکی دونون بے بس ہو جاتے ہین - زبان سے اگر کوئی لفظ نکالین تو بس قیامت ہو جاے - بے شرم بیحیا کہلائین اور لڑکی کم بخت کا تو جنم نہو -

راد کا - دیکھو ذرا دو ایک دن ہو لین تو مین ان سب کو آڑے ہاتھون لون -

کامنی - کہین کا نہین - کھا تھا

راد کا - کیا غضب ہو گیا تھا - موت کا سا سناٹا -

کامنی - موت سے بدتر -

راد کا - ہان مر جانے مین تو ایک دفعہ مر گئی عورت - چلو چھٹی ہوئی -

کامنی - اور اسمین تو جیتے جی جلنا ہے -

راد کا - چلو خیر جو ہوا وہ ہوا -

گھرو - بی بی جی ایسی بھیانک ڈراونی صورت بنگئی تھی کہ دیکھتے ڈر لگتا تھا -

کامنی - یہ ہمین نہین یاد ہے -

اب سنیے کہ کیا گل کھلا -

فصل آٹھوین

عین کریال مین غلہ

ایک روز ایک پرانی نادن نے شیورانی سے پوچھا کہ کامنی بی بی کے بیاہ کا کیا ہوا -

شیورانی نے اس ناؤن سے کہا کامنی کا بیاہ تو ٹھیک ٹھاک ہوگیا۔ اب پنڈت ساعت دیکھدین تو سجھ گھڑی بھوزی پھیری جاے۔ ناؤن رھک سے رہگئی پوچھا دولھا یہین ہے یا کہین باہر معلوم ہوا کہ وہین ہے۔ ناؤن نے کھود کھود کے پوچھنا شروع کیا۔ شیورانی کو کیا معلوم تھا کہ یہ کس پھیر مین آئی ہے سب حال صاف صاف بتادیا اُسنے سُنکر ذرا ناک بھون چڑھائی تو شیورانی تاڑ گئی کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔ یہ ناک بھون چڑھانا بے سبب نہین ہے۔ اسمین کوئی نہ کوئی بھید ہے ناؤن سے باتون باتون مین یہ بھی ذکر کیا کہ سُنتی ہون لڑکا بہت خوبصورت ہے اور ہاتھ پانون سڈول ہین۔ اسنے بھی تعریف کی کہ لڑکے کے اچھے ہونے مین کوئی شک نہین مگر ایک بات بُری ہے۔ شیورانی کو اب مجبور ہوکر دریافت کرنا پڑا کہ وہ شے کیا ہے ناؤن بولی (اے بی بی مین کیون بیچ مین بُری بنون۔ آپ لوگ اپنے آپ دریافت کرلیجیے۔ مین پرجا آپ راجا۔ آپ کی برابری کرون۔ سب سے بُری بنون۔ رہی سہی ججمانی بھی جاے۔ شیورانی نے بڑا اصرار کیا بہت سی قسمین دین اور وعدہ کیا کہ بھرپور انعام دونگی۔ اسپر ناؤن نے کہا ای بی بی دیکھنے مین تو لڑکا بہت اچھا ہے مگر دو بڑے عیب ہین۔ ایک تو (ھقو ھقو) مرگی آتی ہے۔ دوسری خونی بواسیر ہے اور تیسرا بہت بڑا عیب یہ ہے کہ جولاہن۔ چمارن۔ گدن۔ بیرن کسی پر بند نہین۔ کوئی ہو۔ اب آجکل ایک گھوسن جاتی آتی ہے۔ گورکی سی۔ لانبی لانبی۔ سیکڑون ہی روپیے اسکو کھلا دیے اور کھلاتا ہے اور وہ چین کرتی ہے۔ تم نے دیکھی ہوگی دودھ بیچنے کے بہانے جاتی ہے۔ کہو تو مین آج ہی شام کو دکھادون۔ بس کوئی دو گھڑی مین وہان جائیگی۔ اور آٹھ نو بجے اُسکے گھر سے اپنے گھر جائیگی اسکا مرد جاتا رہا ہے۔ شیورانی کو یہ خبر سُنکر رنج ہوا۔ کچھ دیر دل مین سوچی کہ اندر بکرم اور چچا سے کہین کہ دریافت تو کرین۔ مگر خیال ہوا کہ شاید جھوٹ ہو۔ پہلے اُس گھوسن کو تو آنے دو۔ اسکی چال ڈھال ہی سے معلوم ہو جائیگا۔ ناؤن کو اجازت دی کہ گھوسن کو لیکر بنیا کے دروازے کی طرف سے آنا۔ ادھر سے نہ آنا۔ جب وہ چلی گئی

توسمترا نے اُسکے پوچھا بھابی آج یہ اس ناؤن سے کیا مصلحت ہوتی تھی۔ گھنٹون باتیں ختم ہی نہوئین۔ شیورانی نے سب حال بتایا اور قسمین دے کر کہا کسی سے کہنا نہین ابھی زبان سے نہ نکالنا۔ وہ گھوسن آئے تو باتون باتون مین اُس سے پوچھینگے۔ چلو بنیامین چلکے بیٹھین۔ ایکانت مین سمترا اور شیورانی بنیامین گئین اور گھر کی طرف کا بنیا کا دروازہ بند کر لیا جسمین کوئی اور نہ سُنے اور گھوسن اور ناؤن کی منتظر رہین۔ ناؤن حسب وعدہ آئی اور گھوسن کو ساتھ لائی گھوسن کوئی بیس برس کی عورت۔ بڑی گوری چٹی۔ گول بدن۔ قدآور۔ سفید بگلے کے پر کی سی دھوتی۔ جسکا کالا چوڑا چوڑا کنارا تھا پہنے ہوئے آئی۔ دودھ کی مٹکی سر پر۔ شیورانی نے کہا گھوسن تو بڑی دھندار ہے۔ وہ مسکرا کر بولی سرکار ہی لوگون کی بدولت اپنا اور گورو کا پیٹ پالتے ہین میں اکیلی گھر مین ہون۔ ایک آدمی کو نوکر رکھ لیا ہے۔ وہ بیلون گایون کی سیوا کرتا ہے مین دودھ دہی۔ ملائی بیچ کے آدھ سیر آٹا پیدا کرتی ہون۔ اور پڑے اپنے گھر سو رہتی ہون۔ کسونہ کسو تدبیر سے پیٹ پالتی ہون۔ شیورانی نے جو اسکو غور کر کے دیکھا تو یقین ہو گیا کہ عورت بانکی ہے۔

شیو۔ تمھارے یہان گائے زیادہ ہین کہ بھینس۔

گھوسن۔ بھینس کوئی نہین ہے۔ دو جوڑی گوئی ہین۔ چار برد۔ اور چار گائے ہین گوئی سے کھیتی ہوتی ہے اور گئین کا دودھ دہی کھلاتی ہون۔

شیو۔ یہ دودھ کہان لیے جاتی ہے۔

گھوسن۔ اے بہو یہ راتب ہے۔ سیر بھر دودھ ٹھاکر کے بٹوا کے لیے شام کو جات ہے۔

شیو۔ کون ٹھاکر کے بٹوا۔

گھوسن۔ رنبیر سنگھ نام ہے۔

شیو۔ اُنکی عورت کہان ہے۔ گھر ہی مین رہتی ہے۔

گھوسن۔ اُنکا تو بیاہ ہی نہین ہوا۔ دھنو ٹھکرائین انکی بڑی بھاوج ہین۔

شیو۔ دھنو کتنا دودھ روز لیتی ہین۔

گھوسن۔ وہ ہمکو اندر نہین جانے دیتین۔ کہتی ہین یہ رنبیر سنگھ کی دولہن ہے اور جانے کیا کیا اول پھول لگاتی ہین۔ ایکدن مین گئی تھی۔ کہنے لگین (رہا۔ جا ہمکو ایسی بانکی گھوسن نہین چاہیے۔)

سمرتا۔ تمھارا میان تو ہے نہین پھر تم یہ بن ٹھن کے کیون رہتی ہو۔ مسی کی دھڑی بھی جمی ہے اور سرمہ بھی آنکھون مین لگا ہے اور مہندی بھی رچی ہوئی ہے۔ گھوسن تو معلوم ہی نہین ہوتی۔

گھوسن۔ اے بہو۔ ہم کو بھی پہننے اوڑھنے کا شوق ہے۔ مرد نہین رہا نہ سہی ہم مرجاتے تو وہ کیا کرتا دوسری کرتا نکرتا۔ ہم کو جب ہنسنے بولنے کو اُس سے اچھے ملتے ہین تو ہم گھوسی کا ہیکڑ دھونڈھین۔

سمرتا۔ اس سے تو دال مین کالا کالا پایا جاتا ہے۔ رنبیر سنگھ سے کچھ سانٹھ گانٹھ ضرور ہے۔

گھوسن۔ بی بی سے اب ہم کسوڑے آدمی کو کیون بدنام کرین وہ تو تیرے اور جان دیتے ہین۔ دو روپیہ تین روپیہ اتی بیر دیتے ہین۔ کوئی ستر کا مہینا پڑ جاتا ہے پھر مین انکو چھوڑ کے کہان جاؤن بھلا۔ گھوسی داڑھی جار کیا کھا کے دیگا۔

شیو۔ روز جاتی ہے۔

گھوسن۔ رسیان تو رات کے۔ وہ تو مجھے گھر ڈالے لیتا ہے۔

شیو۔ اور عورتین بھی آتی ہونگی۔

گھوسن۔ اور کوئی آئے تو لہو پی لون۔ بیاہ کرنے کو تھا۔ مین نے جا کے کہدیا کہ اپنا اور اس لڑکی کا لہو پسینا ایک کرونگی۔ ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا کہ وہ نونڈی تم رانی ہو کے رہنا۔ ہم نے کہا بس اسکا نام نہ لینا۔

شیو۔ بیاہ کہان ہونے کو تھا۔

گھوسن۔ کوئی مجھا کر بین

سمترا۔ تو تم شادی نہین ہونے دیتین۔
گوسین۔ کبھی نہونے دونگی۔ اور جو ہوگی تو مین بھی گھر پڑجاؤنگی اور آدھا آدھا بانٹونگی اولاد تو اسکے اُس جورو سے ہوگی نہین۔ مرگی کی بیماری ہے اور مین کہین نہ کہین سے اولاد کی فکر کرلونگی۔ لے اب دیر ہوگئی جانے دیجیے۔ وہ اُمرتون کے تلے سیکرڈن چلکہ پھیرہان کردیگا ہوگا۔ اور بہت جھلائیگا پھر ہاتھ جوڑیگا اور قسمین لیگا۔ کل پھر آؤنگی۔
یہ تو اُدھر رخصت ہوئی اُدھر ناؤن نے کہا سُن لیا بی بی۔ شیورانی نے کہا ہان سُنا عورت بڑی بیباک اور بیحیا ہے۔ ناؤن بولی (انکا کام ہی یہ ہے یہ تو لشکر کے ساتھ رہنے والیان ہین۔ سمترا نے کہا (مگر ہے اچھی بُری نہین ہے)
اتنے مین ناؤن بھی رخصت ہوئی اور شیورانی اور سمترا نے بغیا کا دروازہ کھولا۔ تو سمترا کو اندر بکرم سنگھ اسکے میان نے دیکھا اُس کو یہ نہین معلوم تھا کہ شیورانی اسکی بہن بھی وہین تھین۔ دل لگی دل لگی مین بی بی کے کان مین کہا (معلوم ہوتا ہے کسی مرد کو اس بغیا مین بلایا تھا بھی دروازہ بند کرلیا) وہ مسکرا کر بولی (بہنیا سے پوچھو اپنی شیورانی سے انہون ہی نے کسی اپنے اگلے پچھلے کو بلایا ہوگا) شیورانی کو جو بغیا کے اندر جاکر دیکھا تو جھیپ گیا اور سوچا کہ بی بی بہت تیز ہوگئی۔ اور ادھر سمترا نے اور زیادہ جھپانے کے لیے شیورانی سے کہا (ارے بھئی دیکھو تمھارے کل تارک چھوٹے بھائی کیا پوچھتے ہین کچھ شک ہوا ہے) میان اور بھی جھیپے۔ کہا۔ نہین مین کچھ نہین پوچھتا۔ نہ بڑے کا لحاظ نہ چھوٹے کا) سمترا بولی پھر ایسی بات کیون کہو۔ اور لحاظ تو تمھارے گھر مین سب نے بھون کھایا ہے۔ ہم بھی ویسے ہی ہوگئے)۔
شیو۔ واہ بھیا۔ واہ۔ اچھے گھر کا سنی کو جھونکا تھا۔
اندر۔ کیون کیون خیر باشد۔ یہ کیا بات ہوئی۔
سمترا۔ کانی کا پرمیشر ہی مالک ہے۔ بڑے بوڑھون نے ڈھیل دیدی اور چھوٹون کا یہ حال ہے۔ کتنی تعریفین تھین ایسا ہے اور ایسا ہے۔ آج سب سُن لیا۔
اندر۔ ارے بھئی کوئی کچھ کہو گی بھی۔

شیو۔ اسکو کوئی بیماری ہے۔
اندر۔ کسکو۔ رنبیر کو۔ ٹھاکرون مین تو کوئی ایسا تندرست آدمی ہی نہین۔ یہ تم نے کیا خواب دیکھا ہے۔
شیو۔ خواب نہین دیکھا۔ کانون سُنا اور اسکا ثبوت ہو گیا۔
سمرتا۔ یہ خواب ہی لیے پھرتے ہین۔
اندر۔ اچھی پہیلیان بجھواتی ہو۔ واہ۔ جسکا سر نہ پیر۔ اول جلول۔
شیو۔ اچھا اسی بات پر جا کے دیکھو تو وہ لڑکا اسوقت کیا کرتا ہے۔ (دوڑتے جاوے)
اندر۔ اچھا یہ مانا (راہ مین سوچا کہ اسکے معنی کیا۔
اندر بکرم نے وہان جاکر سنا کل سے گمان سنگھ تحصیلدار کے گھر پر مہمان وہان گئے)
السلام علیکم۔ کل سے کہان ہو میان۔
رنبیر۔ اجی ایک بیگار مین پھنسے ہین۔ مردم شماری کا جھگڑا ہے۔ اسی مین ہم بھی مدد دے رہے ہین۔
تھوڑی دیر بیٹھکر یہ چلا آیا اور آ کے سب حال کہا اور قسمین کھائین کہ لڑکا اچھا ہے۔
شیورانی۔ اجی لڑکا چاہے کرورون روپیون مین تولنے کے قابل ہو۔ اس سے کیا ہوتا ہے جب مرگی دھوتھو آتی ہے اور خونی بواسیر ہے تو لڑکی کو بھاڑ مین نو جھونکا نہ جائیگا۔
ج۔ اری بیٹی دس روپیے کے نوکر کو بیاہ دینا اس سے اچھا ہے کہ بیمار ہو۔
شیورانی۔ بڑے رنج کی بات ہے۔ کیسا اچھا لڑکا اور کیا ہو گیا۔ یہ بیماریان کہان سے پیدا ہو گئین۔
ج۔ یہ نہ کہو۔ بیماری کو کمین لینے جاتا ہے۔
شیورانی۔ پرمیشر نے بہت بچایا۔ ہماری آبرو رکھ لی۔ نہین ہم تو کامنی کو دے ہی چکے تھے۔ کامنی تو دشمنون کو گئی ہی گذری تھی۔ اپنی قسمت سے بچگئی۔ یون تو کوئی کیا جانتا ہے کہ کسکے کرمون مین کیا بدا ہے مگر جان بوجھ کے تو کوئی اپنے بچے کو جھونک نہین دیتا۔

الغرض اندر بکرم سنگھ تو کلکتے چلے گئے۔ ادھر ہنڈیا پکنے لگی۔ گجراج سنگھ نے بھی سُنا اور ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر کچھ عورتوں کو بل زور سنگھ کے ہاں بھیجا کہ ادھر اُدھر کی باتیں کرکے یہ ذکر بھی چھیڑیں کہ گجراج سنگھ ٹھاکر تو کہتے ہیں کہ ہم اپنی لڑکی بل زور سنگھ کے ہاں نہ دینگے۔ ان عورتوں نے یہی جا کے کہا۔ کوئی آج گئی کوئی کل گئی۔ اسی طرح کئی عورتیں گئیں اور سب نے یہی کہا تب تو دھنو حیران ہوئی کہ یہ کیا بات ہے۔ انکے ہاں ایک بوڑھا آدمی کلیان نامے نوکر تھا۔ اسکا لڑکا گجراج سنگھ کے ہاں مالی تھا۔ دھنو نے ٹوہ لینے کے لیے اسکو بھیجا اسنے آن کے کہا کہ خبر ٹھیک ہے۔ یہاں وہ لڑکی نہ دینگے۔ دھنو نے زینب کی ماں کو بھیجا۔ اُسنے بھی افسوس کے ساتھ آکے یہی کہا۔ دھنو کو بڑا رنج ہوا۔ اتفاق سے اسی وقت رنبیر سنگھ باہر سے آئے اور دھنو کچھ کہنے بھی نہ پائی تھی کہ اسنے خود حسرت کے ساتھ کہا (لو بھابی ہماری شادی کا تو ٹھٹا کا ہوگیا) دھنو نے کہا ہم سات آٹھ دن سے سُن رہے ہیں۔ کھانا پینا حرام ہوگیا۔ رنبیر سنگھ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور چلے گئے۔ سب معاملہ بھنڈ ہوگیا تھا۔ بنا بنایا گھر ہی بگڑ گیا شیخ چلی کا سا منصوبہ ہو بگڑ گیا تھا مگر اللہ نے بڑی خیریت کی کہ سول سربرجن نے ایکدفعہ خود گجراج سنگھ سے باتوں باتوں میں کہا کہ آپ کے ٹھاکروں میں بیر سنگھ نامے جو لڑکا ہے اس سے بڑھ کے تو اناقوا اس شہر بھر میں کوئی نہیں ہے۔ گجراج سنگھ نے بہت سے سوال کئے تو پورا پورا یقین ہوگیا کہ جو ہم نے سنا تھا وہ غلط ہے۔ آکے بی بی سے کہا وہ بڑی خوش ہوئیں۔ اتنے میں کامنی کی خوش نصیبی سے اندر بکرم سنگھ کا خط آیا کہ وہ ناؤن کٹنی ہے اور ٹھاکر جگجیت سنگھ کو لڑکا اسکا بیٹی پڑھا پڑھا کر بھیجتا ہے تاکہ کامنی کا بیاہ اسکے ساتھ ہوجاوے۔ عورتوں نے جو تحقیقات کی تو یہ خبر صحیح نکلی اور ناؤن کو ایک روز اسقدر ذلیل کیا اور اتنا برا بھلا کہا کہ پھر کبھی اُسنے منہ نہ دکھایا اور جب باہر نکلی تو ایک ٹھاکر نے اندھیرے میں ناک اُڑا دی۔ بات تیرے کی اور سارے شہر میں اس قحبہ کے کٹنے پٹنے کا حال معلوم ہوگیا اور گجراج سنگھ نے خود بل زور سنگھ کے پاس آکے ان سے کہا کہ بہادروں اور مردوں کا قول جان دارد۔ ہمنے لڑکی آپ کے ہاں دی اور آپ کے خاندان شریف سے جو بیوند ہم سے ہوا وہ ہمارے فخر کا باعث ہے۔

فصل آٹھوین

پریون کا جھرمٹ

پھول کھلے پھلے سجر ابر اُٹھا ہوا چلی
آگئی فصل نو بہار عقل پیادہ پا چلی

پیادہ پا چلی تو کہان پہونچی - سیدھی ٹھاکر گجراج سنگھ کے مکان پر - ٹھاکر گجراج سنگھ کا مکان آج پرستان بنا ہوا ہے - پرستان وہ جہان پریان ہون اور ان پریون سے بڑھکے پریان اصل پرستان مین بھی نہونگی - بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ٹھاکر گجراج سنگھ کے ہان جن پریون کا آج جھرمٹ ہے وہ پرستان مین بھی نہ ملینگی - پرستان مین بھی جاکے ڈھونڈھیے تو ایسی پریان نہ پائیے گا - اور جو پریان وہان ملینگی وہ پریان تو ضرور ہونگی مگر ان پریون کے مقابل مین ہیچ - اور دونون کا مقابلہ کرکے آپ کو کہنا پڑے گا کہ ؎

گلستان مین جاکر ہر ایک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

اب آپ پوچھیے گا کہ ٹھاکر گجراج سنگھ کا مکان تو کامنی کے سبب سے یونہین پرستان کا نمونہ بنا ہوا تھا - اسکا سبب کیا ہے کہ آج پرستان کو بھی مات کرنے لگا - اسکا سبب یہ ہے کہ ساری خدائی کی پریون کا آج یہان جھرمٹ ہے - پرستان کی پریون کی غیرت دینے والی پریون کا آج جٹاؤ ہے - اندر کے اکھاڑے کی جتنی تھین سب کا آج یہین جماؤ ہے -

یہ جھرمٹ اور جماؤ اور جٹاؤ بے وجہ نہین ہو سکتا - اسکی کوئی خاص وجہ ضرور ہے - وہ وجہ یہ ہے کہ جب کامنی کی طبع نازک اپنی اصلی حالت سے متجاوز ہوگئی تھی جب کامنی کے دل پر بڑا دھکا پڑا تھا جب کامنی بیچاری کا دل تیر الم کا شکار ہوا تھا - جب اسکا خواب وخور حرام تھا اور اگر کبھی سوتی بھی تھی تو خواب ناز سے چونک چونک پڑتی تھی - جب کامنی کی طبیعت عقل وہوش سے گھنٹون پہرون لڑتی تھی اور طبیعت ہی غالب رہتی تھی جب کامنی اپنے آپے مین نہ تھی - جب کامنی کا دل اسکے قابو سے جاتا رہا تھا جب

کامنی بالکل بے بس اور بالکل بیکس ہوگئی تھی۔ جب اسکو خدا جانے کیا ہوگیا تھا۔ جب اسکا دل دودِ چراغِ محفل کی طرح پریشان تھا۔ جب کامنی اس شعر کے مفہوم کی پوری پوری مصداق تھی

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد
وگردم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

جب کامنی کا کانون سینہ نایرہ درد و رنج سے دہک رہا تھا مگر اُف تک زبان پر نہین لاسکتی تھی۔ جب کامنی دل ہی دل مین خدا جانے کیا سوچتی تھی اور اُسی خیال مین غلطان پیچان ہوکر ایسی محو ہو جاتی تھی کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہین رہتی تھی۔ بالکل از خود رفتہ۔ جب کامنی کبھی روتے روتے آنسوون کا تار باندھ دیتی تھی اور کبھی آپ ہی آپ بشاش ہوکر ہنس دیتی تھی مگر کسی کی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ اس گریہ و خندہ بے محل کا سبب کیا ہے۔ جب کامنی کا دل زبان حال سے یہ شعر پڑھتا تھا۔

گریان لبشکل شیشہ نہ خندان لبطرز جام
اس میکدہ مین آہ عبث آفریدہ ہون

جب کامنی کی شوخی چابکی و چالاکی وحشت سے بدل گئی تھی مجسم وحشت۔ رفتار سے وحشت گفتار سے وحشت۔ ہر بات سے وحشت برستی تھی۔ جب کامنی انسانیت کے زمرے سے بالکل خارج ہوگئی تھی۔ جب کامنی سی پری کامنی سی حور دور از قصور کی صورت ایسی بھیانک ہوگئی تھی کہ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ کامنی وہ کامنی جسکی صورت زیبا کے دیکھنے سے انسان کی بھوک پیاس بند ہو جاتی ہے تھی۔ اُسی کامنی کی اب یہ کیفیت ہے کہ صورت دیکھنے کو جی نہین چاہتا۔ وہ کامنی جسکا مکھڑا چاند کا ٹکڑا تھا اُسکا مکھڑا اب ماند ہوگیا۔ وہ کامنی جسکے خرام ناز پر کبک دری کو رشک آتا تھا وہ اب دو قدم بھی نہین چل سکتی۔ وہ کامنی جسکی شان مین شاعر گرانمایہ بلند بانگ یہ گویا یہ شعر پہلے ہی سے کہہ گیا تھا۔

تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن کو چیزے دیگری

وہ اب نزاکت اور نازآفرینی سب بھول گئی۔ اب وہ کامنی نہ پری سے زیادہ چابک

ہے نہ برگ گل سے زیادہ نازک ہے۔ خدا جانے وہ چابکی کیا ہوئی۔ واللہ اعلم وہ ناز کی کیا ہوئی۔ وہ کامنی جو راحت اور عیش و آرام کی خوگر تھی اب صید رنج و محن ہے۔ وہ کامنی جو ہر دم ہنستی اور ہنساتی رہتی تھی اب اگر اس سے پوچھئے کہ اس آہ سوزان اور دیدۂ گریان کا سبب کیا ہے تو وہ دل شکستہ غمزدہ یہی جواب دیتی۔

دل مین اک درد اُٹھا آنکھونمین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا

وہ کامنی جو دردتے کو ہنساتی تھی وہ اب خود زار زار رو رہی ہے خدا جانے اسکے دلمین کیا درد پیدا ہو گیا تھا اور جب دل سے عضو مئیں مین درد پیدا ہو گیا تو وہ قابو مین کیونکر رہ سکتا ہے۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر آئے کیون
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

وہ کامنی جو فرط شوخی سے ایکدم کہین نہین بیٹھتی تھی اب گھنٹون جہان بیٹھ جاتی ہے وہان سے ہلتی نہین۔ قطب از جائی جنبد۔ پہلے یہ کیفیت تھی کہ ستارا بھر کے یہان سے وہان پہونچی اور وہان سے بصد ناز و انداز یہ ہو رہی اور وہان سے وہ ہو رہی ؎

ای کہ در شوخی ندارے ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جب کامنی کو عاشقی و معشوقی سے کوئی بحث نہ تھی یعنی جب کامنی نصیب اعدا بیمار ہو گئی تھی تو اُسکی ماں نے منت مانی تھی کہ جس روز نیلکنٹھ دیکھونگی اُسکے ساتوین دن بلدان کرونگی اور بہوؤن بیٹیون لڑکون بالون کو بلوا کر کھلائین پلینگے۔ آج وہی روز مبارک اور تقریب سعید اور فرخ دن ہے یہ جلسہ بھی یادگار رہے گا۔ اُسدوز جو کم سن برادر الیان بن ٹھن کے آئی تھین۔ ان کا حال سنیے۔ ذکر عیش بہ از عیش۔

شیورانی نہایت ہی نمکین عورت - سن کوئی چوبیس برس کا - لڑکوری - مگر کاٹھی غضب کی پائی تھی - زیور سے گوندنی کی طرح لدی ہوئی - سر سے پانون تک گہنا - بیٹی بھی مالدار کی - بہو بھی مالدار کی - اسکے حسن ملیح کی بڑی دھوم تھی ؎

ملاحت آنقدر ہا داشت ساقی
کہ مے خوردن ز دست او حلال ست

سمرتا جوان کم سن - کوئی اُنیسواں سال - سرو قامت پریزاد - اسکی چال غضب کی تھی اسطرح جھومتی ہوئی چلتی تھی کہ جو دیکھتا تھا اسکا جی خوش ہو جاتا تھا -

بناکبک کیسی ہی گو چال لائے — کہان پروہ رفتار کو اُسکی پائے
بھلا چال اُسکی کوئی کیا چلے — یہ انداز سب اُسکے پانون تلے

الاڈو پانزدہ سالہ پرستان کی پری بھی اُسکے مقابل مین مات تھی - ایک ایک ادا دلربا اور دلستان - غضب کی شوخی - بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی - دم بھر ایک جگہ نہین بیٹھتی تھی - پارے کی خاصیت - بالکل سیماب - اور بڑی حاضر جواب تیز طبیعت - بکھڑ اچھیان لینے کے قابل لاکھون بار چوٹے اور پھر بھی سیری نہو -

وہ رخسار نازک کہ ہو جائے لال — اگر اُسپہ بوسے کا گذرے خیال
وہ زانو کہ آجائے گر اُسپہ ہاتھ — رہے عمر بھر ہاتھ زانو کے ساتھ

بنو بڑی پیاری چھوکری - ہر عضو بدن سانچے کا ڈھلا ہوا - پیار کرنے کے قابل - بیس برس کا سن - مراد دن کے دن - بانکی ادا آن بان کے ساتھ -

کچھ اک تمکنت اور کچھ بانکپن — غرض ہر طرح مین انوکھی پھبن
کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین — غرض دلبری اسکے فرمان مین

کیسر بائیسواں سال - میانہ قامت - گندم رنگ - نمکینی اور بانکپن لیے ہوئے جبوقت سینہ اُبھار کے چلتی تھی قتالہ عالم بجاتی تھی - ہر گھڑی کنگھی چوٹی سے درست اسکے میان کی اسپر جان جاتی تھی - ہر ادا دل و جان سے بھاتی تھی - زلف سیاہ طول امل سے کم نہ تھی - اور کالی جیسے بھونرا - ایڑی تک لٹکتی ہوئی - اسکی چوٹی کی سج دھج بڑی

بھر مین مشہور تھی ؎

کرون اُسکے بالون کا مین کیا بیان ۔۔۔ نہ دیکھا کسی رات مین یہ سمان
وہ زلفین کہ دل جنمین اُلجھا رہے ۔۔۔ اُلجھنے سے جی جسکے سلجھا رہے
وہ کنگھی وہ چوٹی کبھی صاف صاف ۔۔۔ کناری کا پیچھے چمکتا سو باف
نمایان تھی یون اوڑھنی سے جھلک ۔۔۔ کہ جون ابر مین برق کی ہو چمک
نہو کیون کہ چوٹی کا رتبہ بڑا ۔۔۔ کہ اک نور ہر اُسکے پیچھے پڑا

موتی - پچیس کا برس کا سن - چھ بچون کی مان - اسی سبب سے عمر کے دن کی دوپہر ڈھلگئی تھی مگر چلبلاپن غضب کا تھا - بلکہ عمر کے ساتھ وہ بھی دن دونی ترقی کرتا جاتا تھا - ہر بات مین چلبلاپن - میان پر حاوی تھی - اسکے سامنے میان کی ایک نہین چلتی تھی - مردون سے بات چیت کرتے ہنسی مذاق - دل لگی - چہل مین بند نہین - عطر کی بڑی شایق - آج عطر روح خس دس روپیہ تولہ والا لگا کے آئی تھین - جس راستے سے آئی مہک گیا - دور تک پسینہ آتی تھین

از کجا می آئی اے سرمست خوبی محو ناز
عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر

کئی خادمہ عورتین ساتھ تھین - جہان جاتی تھی بڑے ٹھسّے سے جاتی تھی - اور گھر مین بھی ٹھسّے سے رہتی تھی -

خواصین کھڑی اسکے سب گرد و پیش ۔۔۔ جو تھین اپنے عہدے پہ حاضر بہ پیش
کوئی مورچھل لے کوئی پاندان ۔۔۔ کوئی لے چنگیر اور کوئی ہار پان
رنگیلی چھبیلی بنی تنگ و چست ۔۔۔ لباس اور زیور سے ہر اک درست

کندن - چودہ برس کی عمر - نازک اندام - مست خرام - پستہ دہن - گلبدن - سہ

خماری وہ انکھیان وہ انگڑائیان ۔۔۔ وہ جوبن کے عالم مین سرسائیان
جوانی کا عالم شروع بہار ۔۔۔ وہ سینے سے اُسکے کچون کا ابھار
جواہر کے چھلے بھرے پور پور ۔۔۔ زری کی ٹکی جیسے مخمل پہ قور

ہنی - بامذاق - خوش خیال - حسن و جمال مین شہرۂ آفاق - دلربائی کے رنگ نرالے طاق

ہر بات مین برق - دریاے خوبی مین ازسر تا پا غرق - گورے گورے گال - لمبے لمبے بال - فوق البھڑک لباس - عطر کی بو باس - نہایت مزاج مین زیادہ - شوخی کم تھی مگر صورت دیکھنے کے قابل - پر بچہرہ واقعی پر بچہرہ -

بدن آئینہ سا دمکتا ہوا — گل باغ خوبی لہکتا ہوا
نگہ آفت و چشم عین بلا — غمزہ دین صفون کو الٹ برملا

سینا - رنگیلی - سجیلی - نکیلی - چھیل چھبیلی - اس سے زیادہ بانکی ادا کسی کی نہ تھی اسکے بانکپن کی قسم کھانی چاہیے - وضع بالکل سادی - زیور قیمتی مگر کم - پوشاک بہت عمدہ مگر صوفیانہ پن لیے ہوئے - رنگ کھلتا ہوا - انکے میان کو پردے کا بڑا خیال تھا -

سرو قد گلعذار غیرت بو — شکرین لب عزیز دل مہرو
کہین پردے سے گر وہ باہر آئے — چاند سورج کی جوت بکسر جاے

تارا حسین مگر بھدی - تھل تھل - چہرہ جو منے کے قابل - سرخ و سفید - پاکیزہ رو - مردون کو گھورنے کی شایق مگر بدنہین - ہنس مکھ - ٹھٹھول ہر بات مین ادا آفرینی مگر بدن کی بھاری -

طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق — آنحسین کند و اخجل از زشت پاے خویش

بڑی بوڑھی اور ادھیڑ عورتین تو مکان مین رہین - مگر یہ کم سن نو عمر باغ مین آئین - باغ مکان سے ملا تھا - پکی چار دیواری ہر قسم کے میوون کے درخت - دو بڑے سلیقے اور خوشنائی سے جمی ہوئی - ہری ہری گھانس - تالاب چھلکتا ہوا - پکا - لال لال مچھلیان بکثرت -

خواصون نے گھر کو دیا انتظام — تمامی کے پردے لگاے تمام
ولایت کے میوے دھرے ہر طرف — کہ لیجاوے بو انکی گل پر شرف
دھرے لختے خاص ایوان مین — ہوا ہوگئی عطر دالان مین
دھری کیاریان اک طرف بیشمار — چنی اک طرف ڈالیون کی قطار
اچار و مربے دھرے خوشنما — وہ باہر کے دالان مین جا بجا
چنگیرین نیا اور رکھ پاندان — قرینے سے اُسمین رکھے ہار پان
کئی عطردان وان مرصع دھرے — الہ گی گرہت کے کئی جوگھرے

لاڈو۔ سمرتا بہن کی چال کیسی مست ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مور یلا بدلی دیکھ کے باغ مین جھومتا چلتا ہے۔

کیسر۔ ہان کیا اچھی چال ہے۔ ایک بات کہون۔ نہ کہونگی۔

لاڈو۔ نہ کہے تو ہمارا ہی مردہ دیکھے۔

کیسر۔ اور جو نہ کہنے کی بات ہو۔

لاڈو (شوخی کے ساتھ گدگدا کر) کہو کہو۔ مین ایک نہ مانونگی۔

کیسر۔ (مارے ہنسی کے برا حال تھا) کہتی ہون کہتی ہون۔ دم تو لینے دو۔

لاڈو۔ اچھا کہو۔

کیسر۔ وہ ایک دن کہتے تھے کہ جب مین اندر کرم سنگھ کی بی بی کو چلتے ہوئے دیکھتا ہون تو جی خوش ہوجاتا ہے اور گھنٹون گھورنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مور جھوم کے چل رہا ہے۔

موتی۔ یہ کہو۔ مین تو تمھارے میان کو بڑا سیدھا سمجھتی تھی۔ یہ تو اب معلوم ہوا کہ اس قسم کے آدمی ہین۔

سمرتا۔ اور ہمارے میان ہم سے کہتے تھے کہ جب کیسر سینہ ابھار کے اور تنکے اور بنکے چلتی ہے تو میرا بے اختیار جی چاہتا ہے کہ گلے سے لگالون۔

اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

موتی۔ اچھا تو اس سے معلوم ہوا کہ کیسر کے میان سمرتا پر ریجھے ہوئے ہین اور سمرتا کے میان کیسر پر۔

لاڈو۔ ہرج کیا ہے عوض معاوض گلہ ندارد۔

موتی۔ ہمارے میان جو کسی عورت پر ریجھین اور ہم اُسکے میان پر ریجھین تو ہم تو صاف صاف کہدین کہ تمکو وہ عورت مبارک۔ ہمکو اختیار ہے۔

کیسر۔ ارے تم جو نہ کرو وہ تھوڑا۔

موتی۔ میرے میان تمھاری چوٹی پر عاشق ہین کہتے تھے کہ کیسر کی سی چوٹی دیکھی نہ سنی

منو۔ چوٹی تو انکی اچھی ہے ہی مگر یہ بناتی سجاتی بھی خوب ہین۔ اتنی لمبی چوٹی یہان کسی کی نہوگی اور نیز تو ہم سب جوان ہین کوئی بوڑھیا نہین مگر جتنی کیسر کی چوٹی کالی ہے اتنی کسی کی نہین ہے۔

لاڈو۔ یہ تم نے کیا کہا کہ یہان کوئی بوڑھیا نہین۔ اور یہ (سوتی کی طرف اشارہ کرکے) کن جوانون مین جوان ہین۔

شیو۔ یہ تو کچھ ایسی بوڑھی زپٹ ہوگئی ہین کہ سچ مچ ادھیڑ معلوم ہونے لگی ہین۔ میری انکی عمر ایک ہے۔

منو۔ ارے! تم تو ابھی خاصی جوان ہو۔ انہین تم مین دنیا کا فرق ہے مگر چلبلاپن نہین گیا ہے۔

کیسر۔ یہ عطر کہان سے منگواتی ہے۔ ہم چاہے جتنا خرچین ایسا عطر ہمین نہین ملتا۔ یہ خس کا عطر اسوقت تم دھار رہا ہے۔ باغ بھر مہک گیا۔

پدمنی۔ مین جانتی ہون یہ گھر مین کھنچواتی ہین۔

کیسر۔ سمرتا ہم تمھارے ہاتھ جوڑتے ہین ایک دفعہ ہمارے میان کے ماتھے خوب مست ہوکے اکڑتی ہوئی چلو۔

سمرتا۔ ہان۔ اور ہم تمھارے پانون پڑتے ہین ذرا ہمارے میان کو ایکدن اپنی چوٹی پہ چونکا دو

پدمنی۔ (ہنسکر) وہ اپنے میان کی سفارش کرتی ہین یہ اپنے میان کی دونون کہ میان جو سنین تو کتنے خوش ہون۔

لاڈو۔ یہ دونون اسی قابل ہین کہ انکے میان ادل بدل کردیے جائین۔ کہان کا جھگڑا کیسر۔ (جھوستی ہوئی) آئے بڑا کارے کارے۔ رہی بجری چمک سورے آنگن بان

منو۔ اہاہا ہا۔

سمرتا۔ اچھی تان لی۔ یہ تو ڈومنی بنگئی۔

پدمنی۔ نہین اسمین تو کوئی ہرج نہین ہے۔ اگر عورتین عورتین مل کے گائین تو کیا ہرج ہے۔ ہان وہ البتہ واہیات بات ہے کہ مین کہون تو میرے دو ملما کے پاس چلکر تم کہو کہ میرے میان بجھپر رجھے ہین۔

لاڈو - مرد بڑے شکی ہوتے ہین - فلانے سے کیون ہنسی ٹھٹھکے سے کیون بولی - اسکے سے کیون بات چیت کی - جان عذاب مین ہوجاتی ہے چھینکتے ناک کاٹی جاتی ہے - ہم کیا کہین - ہمارے یہان تو پردے کا جنون ہے پورا پورا خبط -

بنو - اُفوہ - بس یہ تم نے ٹھیک کہا کہ خبط ہے - گاڑی پر جب سوار ہوتی ہون تو جھلی کا کھولنا کیسا اوپر سے پردہ تان دیا جاتا ہے -

پدمنی - ارے ! ہمین تو سودا ہوجاے -

بنو - سودا ہونے کی بات ہی ہے ایک تو بند گاڑی دوسرے طرّہ اُسپر یہ کہ پردہ بندھا ہوا

پدمنی - ہمارا تو دم گھٹنے لگے -

بنو - یہ بھی جنون ہے - ہوا تلک عورت کو نہ دیکھ سکے - واہ -

پدمنی - پوچھو اس سے کیا ہوتا ہے اگر عورت کے دل مین بدی ہے تو اس پردے مین رکھنے سے کیا ہوتا ہے -

کیسر - ہمارے یہان بھی یہ خبط ہے مگر گاڑی پر ہوا کھلانے لیجاتے ہین - رات کو کمپنی باغ بنارسی باغ سکندر باغ ضرور جاتے ہین - مین تو پوری پوری قیدی ہون - ہر وقت بند - اب آج جو مجھے بھیجا ہے تو کیا جانے کیا کیا شک دل مین ہونگے - کیا جانے کتنے دن کے بعد آج چار دیواری سے نکلی ہون -

پدمنی - یہ اُنکا پاگل پنا ہے - کیا ہم لوگون کو جان نہین ہے - انسان ہین کہ نہین - کیا ہم آدمی ہی نہین - پردہ کرو - یہ مانا - مگر یہ بھی کوئی پردے مین پردہ ہے کہ کہین آؤ نہین کہین جاؤ نہین - کسی سے بولو نہین - کسی سے چالو نہین - کسی سے بات نہ کرو واہ اس سے تو عورتون کو مار ہی ڈالنا اچھا - مین تو زہر کھالون - اب سب کچھ سننا پڑتا ہے - کرین کیا - اور کوئی بات نہین ہے کبھی کوئی بُرا بھلا کلمہ زبان سے نہین نکالا کبھی بے رُخ ہوکے بات بھی نہین کی - مگر بس یہ پردے کا خواہ مخواہ کا ایسا جنون ہے کہ مین کچھ کہہ نہین سکتی - اسی سے مین خود جان بوجھ کے کہین جاتی آتی نہین کہ گھنٹون کون اپنی جان عذاب مین ڈالے -

کیسر- ہمارے میان کو بھی یہی جنون تھا- ایکدن مین نے کہا تم مجھے زہر دیدو تو بہتر ہے مین اس روز روز کے جھنجھٹ سے درگذری- تم کو یہ بدگمانی کیون ہوتی ہے ؎

ہر دم آزردگی غیر سبب را چہ علاج
ناگذشتیم ز لطف تو غضب را چہ علاج

انھون نے کہا مین اپنے دل کو کیا کرون ؎

با سایہ ترا نہ می پسندم
عشقست و ہزار بدگمانی

مین نے کہا پھر اب بدگمانی کا تو کوئی علاج ہی نہین ہے- یا تو قیدیون کی طرح سے بند کر رکھو- کھانا پینا سب جیلخانے ہی مین ہو یا اعتبار کرو- اور جو بات بات مین بدگمانی اور بے اعتباری ہے تو ہم مجبور ہین- بس یہ سنتے ہی ایکدفعہ مسکرائے اور پاس آکے چوم کے کہا (جانی ہم بیشک بدگمان ہین مگر کیا کرین-

منو- سچ کہتی ہو- مگر تمھارے میان تمپر ریجھے ہوے بھی ہین-

پدمنی- اور وہ کون ہے- جسکے میان اسپر ریجھے ہوئے نہین ہین-

منو- (بہت ہنسکر) اسکے یہ معنی کہ انکے میان بھی انپر ریجھے ہوئے ہین اور ریجھے ضرور ہی ہونگے- صورت شکل ہی ایسی پائی ہے مین جو مرد ہوتی اور کیسر سیری بی بی ہوتین تو میری تو جان اسپر جاتی- چوٹی تو ایسی کسی نے پائی ہی نہین مین تو دن رات چوٹی ہی کو چوما کرتی-

پدمنی- یہ مین نہین سمجھی کہ میان کے ریجھنے کے کیا معنی- اگر اسکے معنی یہ ہین کہ بی بی خوبصورت ہے اس سے میان ریجھے ہین تو یہ ایک عجب طرح کی بات ہی- وہ بی بی خوبصورت ہو یا بدصورت- اگر میان کا بی بی پر ریجھنا صرف اسی سبب سے ہو کہ بی بی گوری چٹی ہے تو ایسے میان سے بی بی کو کیونکر دلی محبت ہوسکتی ہے-

منو- یہ کیون- گوری بی بی کو کون میان پسند نہ کرے گا-

پدمنی- یہ مین نہین کہتی- میرا مطلب یہ ہے کہ میان اور بی بی مین گورے اور کالے کی کیا

بحث ہے۔ جو بی بی گوری نہو تو میان اس سے محبت نہ کرے۔ تو ایسا میان بھی کوئی چیز ہے؟ مین کہتی ہون کہ میان اور بی بی کی محبت ایسی ہونی چاہیے کہ کالے اور گورے کی تو کوئی بحث ہی نہ رہے۔

بنو۔ یہ تو خالی خولی باتین ہین۔

پدمنی۔ نہین نہین۔ باتین نہین۔ مین سچ کہتی ہون۔

بنو۔ گوری عورت پھر گوری ہی ہے اور بدقطع عورت پھر بدقطع ہی۔ گوری اور کالی عورت مین تمھارے نزدیک کوئی فرق ہی نہین۔

پدمنی۔ اچھا۔ اور جو میان کالا کلوٹا بدقطع ہو تو عورت بھی اُس سے محبت نہ کرے۔ اسکے یہ معنی ہین۔ ایسی عورت کو تو بھٹی مین جھونس دے۔

بنو۔ خوبصورت میان پایا ہے۔ جو چاہو سو کہہ لو۔

کیسر۔ ہان! یہ تو بڑی حسرت کی بات کہی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے میان خوبصورت نہین ہین اور جو ہین بھی تو تم کو پسند نہین۔

بنو۔ تمھاری سمجھ پر سے تو ن رائی اُتارنی چاہیے۔

کیسر۔ تم کہتی ہو ایسا ہو۔

بنو۔ کیسر اگر تمھاری چوٹی ایسی ہوتی تو تم کو کوئی نہ پوچھتا۔

کیسر۔ (ہنسکر) اسکی فکر تو تم کو رہتی ہوگی کہ کوئی پوچھے۔ اجی کوئی ہمکو پوچھے یا نہ پوچھے۔ کسی سے ہمین کیا بحث ہے۔ ہمکو تو بحث اپنے میان سے ہے۔ وہ اگر ہمکو پوچھین تو زہر کھانے کا وقت ہو جاے۔ اور وہ جو ہمکو دل سے پیار کرین تو ہم خوش ہمارا خدا خوش۔

بنو۔ (بہت ہی ہنسکر) خدا خوش یہ خدا کا لفظ کہان سے سیکھا۔

کیسر۔ جیسے خدا ویسے رام ویسے پرمیشر۔ ویسے اللہ۔

کاشی۔ ویسے گاڈ۔

پدمنی۔ کیسر بھی فارسی پڑھی ہے۔ اسکے میان نے اسکو فارسی پڑھائی ہے

فارسی تو ہم بھی پڑھتے مگر اب کون اس جھنجھٹ مین پڑے۔
پدمنی۔ پڑھنے لکھنے کی باتین کرو تو اچھا یا یہ کہ فلانی کے میان ڈھمکی پر بھی موئے ہین۔ فلانی کا گھر والا ڈھمکی پہ جان دیتا ہے۔
کملا۔ کیا جانے یہ مرد آپسمین مجھ کے کیا باتین کرتے ہین۔ ہم لوگون کا ذکر تو ضرور ہوتا ہوگا۔
بنو۔ کیا جانے کیا واہی تباہی بکتے ہونگے۔ فلانے کی جورو گوری ہے ڈھمکے کی کالی ہے۔ ان کی ایسی ہے ڈھمکے کی ویسی ہے۔ اکے کی بد ہے۔ ڈھمکے کی نیک ہے۔
پدمنی۔ اچھا پھر کہتے ہین تو کہین
بنو۔ تم پر سب کے سب لٹو ہونگے۔ تمھارے اوپر سب کے دانت ہونگے۔ اور ہمارے میان تو تم پر جان ہی دیتے ہین۔ وہ تو مجھسے کہتے تھے کہ تم کوئی دوسرا ڈھونڈھ لو۔ ہم تو پدمنی کو بھگا لائینگے۔
پدمنی۔ بڑی چھوٹی ہو۔
سمرتا تم سب تو دل لگی کرتی ہو مگر مین سچ کہتی ہون کہ کیسر کی چوٹی اور سینہ ابھار کے چلنا ہمارے یہان بہت پسند ہے۔ ریجھے ہوئے ہین۔
کیسر۔ (مسکراکر) اور تمھاری مستانہ چال پر سب مردون کی جان جاتی ہے۔
کملا۔ تم میرے منہ سے لیگئین۔
پدمنی۔ بھئی ہم تو جاتے ہن۔ کیسی کیسی واہیات باتین ہو رہی ہین۔
اتنے مین سمرتا نے پدمنی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کیسی روکھی پھیکی ہو۔ صورت شکل تو ایسی پائی مگر گنوار پن نہ گیا۔ ہنسی دل لگی کی باتین ہو رہی ہین۔ اسمین کونسی برائی ہے۔ کوئی گالیان نہین بکتا۔ کوئی بیہودہ بات چیت نہین کرتا۔ اپنے میان کی جو کسی نے ہنسی مین تعریف کی تو اسمین کیا بیجا ہے۔ ابھی تو بیس بائیس برس ہی کا سن ہے۔ ابھی سے بوڑھیا بنی جاتی ہو۔
پدمنی۔ (مسکراکر) ارے تو اسکے کیا معنی کہ جو ہے وہ دوسری کو اپنے میان کے ساتھ بیاہنے کو موجود۔

موتی۔ اچھا اپنے اپنے جوڑے پر سب کو اختیار ہے۔
اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور پدمنی بگڑتی ہوئی باغ سے مکان کے اندر جانے لگی۔ موتی دوڑی کہ پدمنی کو روک لے مگر نہ پاسکی اور موتی کا پانون جو کائی مین پھسلا تو ٹرھک گئی اور وہ فرمائشی قہقہہ پڑا کہ دور تک آواز گئی اور دیر تک ہنسی رہی۔ اور موتی بہت جھینپی۔
پدمنی۔ اور دوڑو گی؟ مجھے بھی کوئی تارا سمجھ لیا تھا کہ مارے مٹائی کے تل نہ سکون۔ گر پڑون تارا۔ تم لاکھ موٹی اور تھلتھل اور بھدی مجھے بنا دین کوئی ٹرن نہین ہون کہ برا مانون۔ تم اگون مین ایک تو مجھے پہونچتی نہین۔ مجھے کیا کہ میرے پاسنگ کو نہین پہونچتی پہلے تم لوگ اپنی اپنی صورتون کو تو دیکھو۔ تم سب کہتی ہو کہ ہمارے میان اسپر ریجھے ہوئے ہین۔ اور اسپر ریجھے ہوئے ہین۔ ہم نے بھی کبھی کہا۔ تو وجہ کیا۔ وجہ یہ کہ ہمارے میان کہتے ہین کہ تردّو تمھارے گال ایسے ہین کہ ہم نے ایسے دیکھے ہی نہین۔ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ تم ایسی جورو پائی۔
سب نے ملکر کہا۔ آخاہ! گھر کی ٹپکی اور باسی ساگ! اور ایک قہقہہ پڑا۔ تارا بھی مسکرائین اسپر کمیر نے کہا ایک بات جو تارا نے کہی وہ کسی نے سنی ہی نہین۔ انکے میان انکو تردّو کہتے ہین۔
اسپر سب کی سب ہنس پڑین۔
نبو۔ کہو بی تردّو۔ تردّو کہ طرار دّو۔
سنیا۔ تارا سے تردّو ہوئین۔
لاڈو۔ اب تریا دکدّو لعنت بھدّو (بھردو) کب ہوگی؟
اسپر بھی بڑی ہنسی ہوئی۔
تارا۔ یہ تم لوگ تردّو کیون کہتے ہو۔ تردّو ہمارے میان نے نام رکھا ہے۔ اپنے پکارنے کے لیے۔
سنیا۔ اے کیا میان میان کہتی ہو۔ مسلمان کے گھر کیون نہ جنم لیا۔ گھر والا کیون نہین کہتی ہو۔ دولھا کیون نہین کہتی ہو۔ تردّو کے گھر والے نے تو یہ نام رکھا ہے۔ نہین معلوم

تردّد نے اپنے میان کا نام کیا رکھا ہے۔
تارا۔ ہم نے اپنے میان کے نام دو رکھے ہین۔ دن کو گھگھو رات کو چڈا گلخیرو۔
اسپر اس زور سے قہقہہ پڑا کہ شیو رانی اور کندن جو گھر کے اندر چلی گئی تھین وہ بھی باغ مین آگئین۔
کندن۔ یہ قہقہہ کس بات پر پڑا۔ جلدی بتاؤ۔ پیٹ مین بوہے چھوٹے ہو گئے ہین۔
بہت بڑا قہقہہ پڑا۔ مین تو کودتی ہوئی بھاگی کہ دیکھون کون بات ہے۔
کیسر۔ اچھا تم اور شیو رانی اپنے اپنے گھر والے کا نام بتاؤ۔
شیو۔ اسکے کیا معنی۔
کیسر۔ تارا کے میان کا نام جانتی ہو؟
شیو۔ ہان ہان۔ ایلو ہم نہین جانتے۔
کیسر۔ وہ نام نہین۔ وہ نام جو تارا نے رکھا ہے۔
شیو رانی۔ یہ بھی ہوتا ہے۔ ایک نام باپ مان رکھین۔ ایک نام کہین کہین ساس سسرا رکھے۔ ایک نام کسی کسی کا لاڈ کا ہوتا ہے۔ نام ہے سروپ ناتھ۔ کہلاتے ہین ننھے۔ نام ہے بشیشر دیال۔ کہلاتے ہین بوا صاحب۔ اب آج یہ معلوم ہوا کہ جورو بھی نام رکھتی ہے۔ اچھا وہ نام بھی سن لین۔
کیسر۔ دن کا نام انہون نے اپنے میان کا رکھا ہے گھگھو
اتنا سننا تھا کہ کندن اور شیو رانی مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئین۔
شیو۔ مار ڈالا۔ گھگھو کی ایک ہی کہی۔
کندن۔ اور یہ میان کو خطاب ملا ہے؟
شیو۔ یہ دن کا نام ہے اور رات کا نام کیا ہے۔
کیسر۔ رات کا نام چڈا گلخیرو۔
پھر دیر تک ہنسی رہی اور سب کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ دن کا نام گھگھو رات کا نام چڈا گلخیرو۔

کیسر (دوپٹا سر سے ہٹاکر آہستہ آہستہ گاتی ہوئی پڑھنے لگی)

گلابی کے غنچے مین مجھکو شتاب — پلاسا تیا کیتکی کی شراب
پیالی مین نرگس کی دی سیر بجان — کہ دیکھون مین کیفیت بوستان
حکایت کرون ایک دن کی رقم — کہ دنیا مین تو ام ہے شادی وغم
اٹھی سوتے اکدن وہ رشک پری — ذرا جاکے دیکھون چمن کو ذری
زلبس گل سے آتی تھی بو یار کی — ہوا پھر ہوئی اسکو گلزار کی
پھر اکدن ہوا یہ کہ سنہ ہاتھ دھو — چلی اٹھکے دالان کی سیر کو
زمرد کا مونڈھا چمن پر بچھا — وہ بیٹھی عجب آن سے دلربا
کہ زانو پہ اک پانون کو دھر لیا — اور اک پانون مونڈھے سے لٹکا دیا

ادھر کیسر برہنہ سر جھومتی اٹھلاتی ہوئی یہ شعر لہرا لہرا کر پڑھتی تھی۔ ادھر دوسری جانب سے آواز آئی۔

رہے کن سوتنیان کے اور۔ کدر پیا آئے نہ سجیا سور کیدر سیان آئے نہ سجیا سور

یہ تمارا کے گانی کی آواز تھی۔ باغ مین ان ہمجولیون کے سوا اور کوئی بھی نہ تھا۔ نہ مرد نہ لڑکا تک۔ نہ کوئی غیر۔ عورتین جو تھین وہ نوکر۔ اور کوئی بڑی بوڑھی بھی نہ تھی کہ اسکا لحاظ ہوتا کہ اسکے سامنے نہ گائین۔ سب برابر کی تھین انمین دو چار خوش گلو بھی تھین۔ نازک آواز۔ زمزمہ پرداز۔ دو ایک رنگیلی۔ دو ایک بانکی قتالہ عالم۔ دو ایک ذرا ذراتین بھی تھین۔ کوئی اٹھلاتی تھی کوئی رنگ رلیان مناتی تھی۔ کوئی چھیلی چھبیلی کھیلی تھی کوئی ایک دوسرے سے یونہین سی ہاتھا پائی کرتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا ایک ایک بوتل چڑھائے ہوئی ہین۔ نشہ جوانی مین چور۔ اور سب خوش کہ کامنی اچھے گھر جائیگی سب سے زیادہ کامنی خوش کہ اب سب معاملہ لیس ہوگیا۔

فصل آٹھوین

تنی جھانکی جھونکی لیتو مورے پیارے بلم

جب سب کارروائی ٹھیک اور معاملہ لیس ہوگیا تو رنبیر سنگھ نے اپنی ایک رشتہ دار راج دلاری کے ہاتھ جوڑے کہ ہمین کامنی کو ایک دفعہ پاس سے دکھا دو تو عمر بھر احسان مانون - یہ کامنی کی بھی عزیز تھین - دھنو اور کملا اور راج دلاری نے آپسمین سانٹھ گانٹھ کرکے کامنی کو راج دلاری کے گھر پر بلایا پہلے تو اُسکی مان نے بھیجنے سے انکار کیا مگر جب راج دلاری خود ڈولی پر سوار ہوکر گئی تو مجبور ہوکر بھیجنا پڑا - گھر کی پالکی گاڑی مین دونون سوار ہوئین - ایک مہری گاڑی کے اندر بیٹھی دوسری باہر راہ مین راج دلاری نے کامنی کو چھیڑنا شروع کیا (کہو رنبیر سنگھ کو جانتی ہو) کامنی نے کہا جو دق کروگی تو ہم اسی گاڑی پر گھر کی راہ لینگے - راج دلاری بولی واہ چلا جانا کیا دل لگی بازی ہے - کامنی نے کہا گاڑی ہماری گاڑی بان ہمارا نوکر - سائیس ہمارے چاکر - ابھی حکم دون ابھی گاڑی پھیرلے - راج دلاری نے ہنسکر پھر چھیڑا اے تو بھاگ جانے کا سبب کیا - ایسا گوراچٹا دولھا ملے کہ بھوک پیاس بند ہوجاے - ہم لوگ اس فکر مین ہین کہ تمھارا دولھا سے بڑھ کے اور کسی کا ہمارے کنبے مین نہو -

اتنے مین گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی راج دلاری کے دروازے پر پہونچی وہان دھنو اور کملا پتی بھی تھین - راج دلاری نے کہا - کامنی اگر تمکو ہماری محبت ہے تو ان سے پردہ نہ کرو - ہماری پیاری بہن - مین واری - اتنا کہنا مانو - نہین تو ہمین رنج ہوگا -

کامنی اس سے بالکل ناواقف کہ یہان کیا گل کھلا ہے کیا کسیکی چشم انتظار کسی شوخ و شنگر کے پیاری پیاری صورت دیکھنے کی مشتاق ہے؟ راج دلاری کے کہنے سے نیچی نظرین کئے ہوئے ایک مسہری پر جسپر قالین خوشنما بچھا ہوا تھا بیٹھ گئی -

کامنی گو بہت بنی ٹھنی نہ تھی - کنواری لڑکی - اور یہ سمجھ کے آئی بھی نہ تھی کہ کوئی اسکو پیار کی نظر سے دیکھنے آئے گا مگر باایں ہمہ جوبن پھٹا پڑتا تھا - نیمی نظرین مارے ڈالتی تھین - ایک سادگی مین لاکھ جوبن تھے خلقی شوخی غضب ڈھاتی تھی - سچ ہی ہے ؎

وہ بھولی بھولی باتین نیچی نیچی نظرین خلقی ہین سکھائے سے کہین انداز یہ شوقانہ آتا ہی

یہ بے تکلفی کے ساتھ کملا کی بھاوج سے باتین کرتی تھی - گویا اپنے گھر مین بیٹھی تھی ادراِدھر آڑ مین رن بیر سنگھ اسکے جمال کا نظارہ کر رہے تھے ع مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہی اسکی ایک ایک آواز پر لوٹ تھا کبھی بھاوج جا کے مسکرا کے کہتی تھی (پسند ہی) اور وہ مسکرا کر کہتا تھا (بھلا یہ چیز بھی ایسی ہی کہ کوئی اسکو پسند نہ کرے) کبھی بہن کسی بہانے سے جا کے پوچھتی تھی (دیکھی - دیکھی — ہی ویسی ہی لڑکی جیسا مین کہتی تھی) کامنی اِنکے بار بار اُٹھا اُٹھا جانے سے کچھ تاڑ گئی اور غور سے دیکھنے لگی -

کامنی - یہ تم دونون گھڑی گھڑی اُٹھ اُٹھ کے جاتی کہان ہو -

بھاوج - اِین ! اب رنگ لائی گلہری -

کملا - کیا ہوا - کیا کہتی ہین -

بھاوج - پوچھتی ہین یہ تم دونون اُٹھ اُٹھ کے جاتی کہان ہو -

کملا ہے ہے - یہ کیا جانے اپنے دل مین کیا سمجھی -

بھاوج - ارے پرندہ تو یہان پر مار نہین سکتا -

کملا - کیا مجال - اور تمکو شک ہو تو دیکھ لو -

کامنی - گھڑی گھڑی جو اُٹھ اُٹھ کے جاؤ اور مسکراتی ہوئی آؤ تو میرے دل مین شک پیدا ہو

مہری - کنواری سیانی لڑکی - یہ باتین تو سوچا ہی چاہین -

بھاوج - یہ بڑھیا مہری بھی دودانی ہو گئی -

کملا - تجھے کون سوجھ پڑا مہری -

مہری - ناہین بی بی یہان کو تو آسکت ہے بھلا -

کملا - ٹانگین کاٹ ڈالی جائین - ایک کے دس منھ ہو جائین - یہان یہ بات ہو سکتی ہے

ہمن (بھاوج سے) اپنی وہ تصویرون والی کتاب تمنے بہت دن سے نہین دکھائی ہمین بھاوج - وہ کیا رکھی ہوئی ہو - اچھا بتاؤ ان تصویرون مین سب سے اچھا کون مرد ہے اور سب مین خوبصورت کون عورت ہے -

کملا اور بھاوج نے جو آلبم کی تصویرین اُلٹنا شروع کین تو اُنکے ساتھ ساتھ کامنی بھی دیکھنے لگی - کملا نے جان بوجھ کے اپنے میان کی تصویر پہلے نکالی رکھی اور کہا مردون مین تو ہمکو سب سے زیادہ یہ پسند ہے اور اپنی تصویر کو دکھا کر کہا عورتون مین یہ پسند ہے -

کامنی - (مسکراکر) یہ تو تمھاری ہی تصویر ہے - اور یہ مرد کون تمنے پسند کیا -

کملا - پسند نہین کیا - ایسی باتین نہ کرو کہ ہمارا میان سُنے تو بدگمان ہوجاے - اس آلبم بھر کی تصویرون مین ہمکو یہ سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے -

کامنی - کیا تمھارے دولھا کی تصویر اسمین نہین ہو -

کملا - ہو کیون نہین - (سوامی دیانند جی کی تصویر دکھاکر) یہ ہو -

کامنی - اے نہین - یہ تو کسی سنیاسی کی تصویر معلوم ہوتی ہو یہ تو بوڑھا آدمی ہے -

کملا - اے کچھ خبر ہو تمکو - ہمارے چودہ برس کے میان کو بوڑھا بنائے دیتی ہو - اور سنیاسی فقیر بنا دیا -

بھاوج مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئی کہ کملا نے اپنے میان کو تو غیر مرد کہہ کے اسکی تصویر پسند کی اور سوامی جی مہراج کی تصویر دکھلاکر اپنے میان کی بتائی - لاکھ ہنسی ضبط کی مگر ضبط نہوسکا - بھاوج نے عورتون مین ایک میم کی تصویر پسند کی اور مردون مین اپنے ایک چچازاد بھائی کی جسکو کامنی نے نہین دیکھا تھا - اب اِن دونون نے کامنی سے اصرار کیا کہ تم بتاؤ کہ کس مرد کس عورت کی تصویر تمکو پسند ہے - اُسنے اِدھر اُدھر دیکھکر کہا ہمکو تو اُس آلبم بھر مین کسی کی نہین معلوم ہوتی - یہ تصویر رن بیر سنگھ کی تھی - کملا نے بھاوج کو آہستہ سے چٹکی لی - بھاوج نے کملا کی طرف اشارہ کیا اور پاداز بلند کہا (اور جو یہ خوبصورت لڑکا تمکو ملجاے تو کیسا) کامنی نے شرماکر کہا ایسی واہیات بات کا ہم جواب نہین دیتے -

کملا - اخاہ! من بھاے - سٹریا ہلاے -

بھاوج - چھتری کا لڑکا ہے - چھترلون بھر مین دھوم ہی اسکی -

کملا - بھلا ہی سا نام بھی ہو اسکا - دیکھو - یاد نہین آتا -

بھاوج - مگر پسند اچھا کیا - ابھی کنوارا ہی -

کملا - شیر کی سی کلائی - چیتے کی سی کمر - ہنس مکھ - ہاتھ پانون سڈول اچھے کو پسند کیا -

بھاوج - پر مشیر کرے اسی کے ساتھ کامنی کا بیاہ ہو جاے -

کامنی - (جھیپ کر) کیون گالیان دیتی ہو -

کملا - بھئی اس سے بڑھ کر خوش قسمت کوئی عورت نہو گی جو اسکو بیاہ کے جاے -

بھاوج - ہماری شادی نہوئی ہوتی تو ہم تو باپ مان سے کہتے کہ اگر یہ ہمارا دولہا اور ہم اسکی دولھن نہوئے تو ہم بیاہ نہ کرینگے -

کامنی اتنا ریجھ گئین -

بھاوج - اچھا تم ہی بتاؤ - آتون مین سب سے اچھا ہی کہ نہین -

کامنی - مین نے ایسی صورت آج تک نہین دیکھی - آنکھون مین موہنی ہے (دبلے دانتون) عورتین اسکو ضرور پیار کرین -

اس فقرے پر ان دونون نے زور سے قہقہہ لگایا - کامنی بہت شرمائی - کہنے کو تو کہہ گئی مگر پھر سوچی کہ یہ مین نے کیا کہا - یہ کیا زبان سے نکلگیا - بھاوج سے کہا تم لوگ کھود کھود کے پوچھتے ہو اور پھر ہنسنے کو تیار -

بھاوج ہنستے ہی گھر سے ہین - اب ہمکو فکر ہوئی -

کملا - انکی بڑی بہن سے کہو اور تم خود ہی کیون نہ کہو -

بھاوج - ہماری دیورانی اپنے بھائی کے لیے کہہ رہی ہو - مین آج اماں سے ذکر کرونگی -

کملا اور بھاوج دونون کی لی ہمگت تھی - کامنی اچھی طرح سمجھی نہین کہ یہ کیا کہہ رہی ہین - گول گول باتین کرنے لگین - ایک نے کہا کہ کامنی کی بہن سے اس لڑکے کی بات چیت کرو دوسری بولی (اماں سے کہونگی) اور یہ کامنی کو معلوم ہی نہ تھا کہ ایک اس لڑکے کی بچازاد بہن ہے اور ایک بھاوج - اور وہ خود بھی آڑ مین سے گھور رہا ہے اور ٹھنڈی

سانسین بھر رہا ہے - رن بیر سنگھ باتون اور قرینے سے سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو ہمارا ہی ذکر خیر ہی
اس بدھنی ستم کی چھوکری نے ہمین کو پسند کیا ہی - بیتاب اور بیقرار تھے کہ کہین جلد معلوم
ہو جاتا کہ یہ کسکا ذکر ہو رہا ہے - کہین ایسا نہو کہ کسی اور کو پسند کیا ہو - بھاوج بہانے
سے چلدی - کملا پتی اور کامنی اکیلی رہ گئی - بھاوج نے جاکے رن بیر سنگھ سے کہا سچ
کہنا کیسی پری لڑکی ہی - پرمیشر کرے یہ ہمارے گھر مین آئے - آدھی رات کو جس کونے مین
بٹھا دو اُجالا ہو جاے - چاند مین میل اسمین میل نہین - رن بیر سنگھ نے کہا یہ تو بتاؤ پسند
کسکو اس آلبم مین کیا - کسکی قسمت کھلگئی کسکا ستارہ چمکا - اسنے کہا تمھاری تصویر پسند کی -
سُن نہین رہے تھے - رن بیر سنگھ نے کہا دیکھو بھابی بھانجی نہ مارنا - تمھین کہین یہ حسد نہ
دلمین پیدا ہو کہ دیورانی ہمسے گوری کیون آئی ہمین سب سے بڑھ کے رہین - جو کوئی گھر
مین آے کہے کہ سب بہوؤن مین یہی اچھی ہین - وہ بولی بڑے بے ایمان تم لوگ ہوتے ہو
ین تو ان ترکیبون سے ٹپس لڑا رہی ہون - لڑکی دکھادی - اُس سے تیرے سامنے
قبولوالیا کہ اس مرد کو عورتین ضرور پیار کرین اور تو یہ بے اعتباری کی باتین کرے - اچھا یہ
جھگڑا ہمارا تمھارا تو ہوتا ہی رہیگا - سچ یہ ہو کہ چھوکری بڑی قیامت کی ہے - یہ تو اگر سچ مچ
پان کھاے تو سرخی گلے سے دکھائی دے - واہ ری صورت - رن بیر نے کہا ہین بھابی اسی
ضرور کھونگا اور گنگا اُٹھا لونگا کہ بھابی کہتی تھین اگر میری شادی نہوئی ہوتی تو تیرے ساتھ
زبردستی بیاہ کر لیتی - اُسنے کہا نیکی کا بدلہ تو بدی ہوتا ہی ہی مین کملا پتی کو اُسکے پاس چھوڑ
آئی ہون کہ برابر والیان ہین - کھلکے باتین کرین - چلو ایک بات تو معلوم ہو گئی کہ تم کو وہ
اور اُسکو تم پسند ہو - اور نہ پسند ہونے کا کیا سبب - دونون عمر مین کم - گورے سرخ
سفید پھر شکل کے سے نہین - نمکینی لیے ہو - گھر سے دونون کے باپ ماں خوش - ہاتھ باتون
دونون کے اچھے - نک سک سے درست - دیکھو یہ بات پکی ہوئی جاتی ہے رن بیر سنگھ
نے کہا (اگر یہ بات پکی ہو جاے تو ہم ان باپ کی خوشامد کر کے تمکو اپنے بھائی کے پاس
بھجوادین - بہت دن سے ترس رہی ہو) وہ ہنسکر بولی (بس چپ رہو - ہم کیا خود نہین
جا سکتے یہ بڑے سفارش کرنے والے آئے وہان سے) رن بیر سنگھ نے کہا جیسی تصویر پہنے دیکھی تھی

ویسا ہی پایا اب اور بھی برس بھر زیادہ ہوا) بھاوج نے طعنہ دیا (تم تو کہتے تھے کانی ہی۔ بھلی ہے ہمسے وہ ہے اب اپنے ہاتھون سے اپنے گانون پر پتھر (لگاؤ) رن بیر سنگھ نے کہا ہمسے وہ۔ ایک بدذاتون نے اسکے کہا تھا کہ پہلے یہ لڑکی ایسی تھی کہ چاند کو رات کرتی تھی مگر اب کوئی پانچ چھ مہینے سے جب سے چیچک نکلی صورت بگڑ گئی اور ایک آنکھ قریب قریب جاتی رہی بس مین سوچا کہ کانی سے کون بیاہ کرے جیتی مکھی تو آدمی جان بوجھ کے نہین نگلتا اگر بے جانے کانی بیاہ جاے تو مجبوری ہے بھاوج بولی تمھاری عقل کیا سیانو میدان کی چرائی کو گئی تھی اتنا نہ سوچے کہ تیرہ چودہ برس کی لڑکی اور بڑی چیچک (اب اسے انگریزی مین کسی پڑھے لکھے آدمی کے گھر مین بھی بے ٹیکا لگائے کوئی بچہ رہ سکتا ہے مگر تم پڑھے لکھے سو تو فون کو کوئی کیا کرے۔ وہ لوگ تو اپنا مطلب نکالتے تھے اور تم سرڈی سودائی بنتے تھے۔

دیور بھاوجون مین تو یہ باتین ہو رہی تھین اور ادھر کملا پتی اور کامنی مین اور ہی گفتگو مزے مزے سے ہو رہی تھی۔ جب بھاوج ٹال کے چلی گئی اور کامنی اور کملا پتی اکیلی رہ گئین تو کملا نے اسکے دل کا بھید لینا شروع کیا۔

کملا۔ دیکھو بہن ہم برابر کی ہین۔ وہ دو چار برس چھوٹائی بڑائی ہوئی تو کیا۔ یہ کوئی بڑائی چھوٹائی نہین کہلاتی۔ ہماری بھاوج بھی برابر کی ہین۔ وہ ہمسے بھی پانچ سات برس بڑی ہین الگا ذرا ہمکو تمکو دونون کو لحاظ ہے۔ اب وہ تو اسوقت ہین نہین ہم ہی تم ہین۔ یہ بتاؤ کہ اس لڑکے مین کیا عیب ہی۔

کامنی۔ (شرماکر) مجھے نہین معلوم۔ کوئی اور باتین کرو

کملا۔ اچھا اس بات کا تم ہمکو جواب دے دو اور بس۔

کامنی (منھ پھیر کر) ہم جواب نہین دیتے۔

کملا۔ (گدگدا کر) دیکھین تو کیسے جواب نہین دیتین۔

کامنی (ہنستی ہوئی) اے مین کیا جواب دون بہن۔ شرم حیا بھی کوئی چیز ہے کہ نہین۔ ہم کیا جانین۔

کملا - اری بیوقوف اپنے طور پر پوچھتی ہون کہ یہ لڑکا پسند ہی یا نہین - ایسا پر یا لونڈا نہ ملیگا -

کامنی - اے پر یا پر یا نہ کرو کوئی سُن لیگا - کہیگا کیسی ہرزگی لڑکیان ہی تباہی بک رہی ہین -

کملا - کچھ سٹرن ہوئی ہو - یہان سننے کون آتا ہی دیوارین - تبا دُاری یہ موقع ہاتھ سے نہ دینا - کہتی ہون پیچھے پچھتاے گی - دیکھ لینا ایسی جوڑ نہ ملیگی -

کامنی - تمنے اپنا بیاہ بر دیکھ کے کیا تھا -

کملا - اُسنے ہمکو نہین دیکھا تھا ہمنے اُسکو دیکھا تھا - ہمارے بھائی نے ہمین دکھایا تھا مین کھڑکی سے چھپون سے دیکھا کی - ہمارے یہان بالکل انگریزی پن ہی - جیسے اگلے وقتون مین سوئمبر ہوتا تھا -

کامنی - اے بہن ہمارے میکے مین بھی یہی چال ہی - باپ بھائی سب کو انگریزی جیسے چڑی ہوئی ہی - پردے کا بہت خیال نہین - مگر ہان جو ذرا کوئی بات جانے بجا ہو تو سر کاٹنے کو تیار - ہمارے باپ کا قول ہی کہ لڑکی دور سے لڑکے کو دیکھ لے اُسکو پسند ہو اور گھر کے مردون عورتون کو پسند ہو تو بس جھٹ سے بیاہ ہو جاے جس مین لڑکی کو اس شکایت کا موقع نہ ملے کہ ہماری مرضی کے بغیر ہمکو جھونک دیا -

کملا - کتنی اچھی بات ہی - بھلا کوئی ہندو ایسا کاہے کو کرنے لگا -

کامنی - توبہ توبہ - کوئی کہے تو آدمی بار بیٹھے

کملا - اچھا اب بتادے بہن - کیا بُرا کیا ہی -

کامنی - اب تم چاہتی ہو کہ مین شرم کو تہ کر رکھون -

کملا - اب بتاؤ نہین ہم مار بیٹھین گے -

کامنی - (لجاتی ہوئی) بھلا کوئی بھی ایسا ہی جو اچھی چیز کو بُرا کہے - یا جسکو اچھا مرد نہ پسند آئے - اتنے مردون مین مین نے یہ تصویر کچھ تو سمجھ کے چھانٹی کہ بے سمجھے بوجھے چھانٹی - اور یہ لڑکا لاکھون کروڑون مین ایک ہی - اسکو کون پسند نہ کرے گا - خاصکر کنواری عورت -

کملا - کوئی شک نہین کہ اس لڑکے کی جورو خوش نصیب عورت ہوگی - شیر ہی شیر -

کامنی - رن مین سپاہی کی جان کیا ہی - اچھی ولایتی تلوار جو خوب کاٹ کرے - شہسوار کی جان کیا ہی - عمدہ عربی گھوڑا - باپ مان کی جان کیا ہی - سو تمہارا لڑکا - بدیارتھی کی جان کیا ہی - بدیا کا خوب جاننا - اسی طرح کنواری لڑکی کی جان کیا ہی - اچھا بر - وہ میان جو صورت مین لاکھ دو لاکھ مین ایک ہو اور سیرت مین صورت سے بھی بڑھ چڑھ کر -

کملا - ہمارے دل کی بات تمنے کہی -

کامنی - تم گھڑی گھڑی پوچھتی کیا تھین -

کملا - پھر ہم کوشش کرین -

کامنی - کیا سچ مچ چھتری ہی -

کملا - چھتری چھتری - اصل چھتری - یہ چھتری اسکا باپ چھتری -

کامنی - کیا جانے کون چھتری ہے -

کملا - جو ہم تم ہین - کہو گنگا جلی اٹھالون - بولو - ہم مرضی کوشش کرون -

کامنی - (پھر شرمائی) بہت چھیڑو نہین بہن -

کملا - اب مین مار بیٹھون گی ہان -

کامنی - مین بھلا کیا کرسکتی ہون - خود سر تو ہون نہین - کنواری لڑکی کچھ زبان سے نکال سکتی ہے -

کملا - یہ مطلب نہین ہی - اتنا معلوم ہوگیا کہ تمکو پسند ہی - بس اب ہم تمھاری مان بہن سے پیغام کرینگے - وہ اپنے یہان کے قاعدے کے موافق تمکو بر دکھانے کی کوشش کرینگے تم کہدینا -

کامنی - بہن ہمارے میکے کی اس رسم کا حال کسی اور سے زبان پر نہ لانا نہین مفت کی بدنامی ہوگی -

کملا - میرے یہان تو خود یہی رسم ہی -

کامنی - تمکو اس لڑکے سے کیون اتنی محبت ہی -

کملا - اچھی صورت سب ہی کو بھلی معلوم ہوتی ہی -

کامنی - نہین کوئی بات ہی ضرور -

کملا - اب صاف صاف کہدون نہ کہونگی -

کامنی - کہو - تمھین قسم ہی سچ سچ کہو - کہ تم سے اس سے کیا ناتا ہی - تم کیون اسکی طرف سے گھڑی گھڑی کہتی ہو -

کملا - یہ میرا بھائی ہی - چچا کا لڑکا - بہن کو محبت نہوگی تو پھر کسکو ہوگی - اب آج سے ہم تمکو دولھن کہینگے -

کامنی - (ہنسکر) سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا - ابھی سے دولھن کہنے لگین - لے اپنی بھاوج سے یہ سب باتین نہ کہنا - نہین ہمسے بنے گی نہین -

کملا - وہ کوئی غیر تو ہین نہین - وہ خود خوش ہونگی - مگر اچھا ہم اُنسے اتنے کھلے بندون نہ کہین گے -

جب بھاوج نے بخوبی دیکھ لیا کہ بات چیت ہوچکی تو انکے پاس آئی - کملا نے پوچھا یہ اتنی دیر کہان رہین - کہا دھوبن کے کپڑے لکھتی تھی تمھارے انکے کیا باتین ہوئین - کملا نے کہا یہی اِدھر اُدھر کی باتین ہوئین دینا گی - کہین آلبم دیکھا - کہین اُس لڑکے کا ذکر کیا - کہین کچھ کہین کچھ - ایک بات البتہ تم سے کہنے کے قابل ہی وہ یہ کہ اب آج سے ہم انکو دولھن کہین گے بھاوج نے بسار کہا دی - کامنی نے بناوٹ کی خفگی کے ساتھ کہا ہمین ڈولی منگوادو - ہم جائینگے کملا بولی (روے بنیا گڑھ دے گا - ہنس رے بنیا چھین لیگا) بھاوج بھی مسکرائی - کامنی سے کہا تم بُرا مانو گی - کیا بُرا کیا ہی جی - ہم تمھاری ہین ہین کہ نہین - ہم بھلا یہ چاہین گے کہ تم کو کسی ایسی ویسی جگہ جھوک دین - اور سچ سچ یون ہی کہ میرا دیور اور کملا کا بھائی ہی - مین چاہتی ہون تو میری ہی سسرال مین آئے - اچھا چلو اب شہ نشین مین چلکے بیٹھون - تمھاری مہری کہان ہی کامنی - مہری اپنے گھر جاکے تھوڑا سا بسا ہوا کھانا ہمارے نام سے مانگ لا - مہری کو یون ٹال کامنی اور کملا تینون کوشہ نشین مین لیگئی - جب مہری پر کامنی بیٹھ گئی تو ایک دفعہ ہی بھاوج نے قہقہہ لگایا - کامنی دیکھتی ہی تو ایک مرد سامنے - جاڑی سے کملا کو لپٹ گئی اور بیٹھ

کانپنے لگی - بھاوج نے یہ کیفیت دیکھکر جھٹ پٹ ایک دلائی اوڑھا دی اور دیور سے اشارہ کیا کہ ذرا ہٹ جاؤ - کامنی سے کہا آنکھین کھولو - کوئی نہین ہی کامنی وہی دلائی اوڑھکر سکڑ سکڑا کے پھرتی کے ساتھ مسہری کے نیچے اُتر آئی -

کامنی - (بہت آہستہ سے) ڈولی منگادو -

کملا - (مسہری کے پردے گراکر) اب بالکل آٹھ ہی - پیارے سے پیارے کی قسم کھاکے کہتی ہون کہ اب بالکل ہی آڑ ہی -

کامنی - (بہت غصے مین) واہ یہ بھی کوئی بھلمنسی ہی -

کملا - اپنی آنکھون کی قسم اسمین کوئی بدی کی بات نہین تھی -

کامنی - چلو بس چپ رہو - یہ سارا فساد راج دُلاری کا ہی - نہ یہ ہمکو بہانے سے بلواتی نہ تم غیر مرد کا اور ہمارا سامنا کراتین - میری آنکھون مین خون اُتر آیا -

کملا - بہن یہ میرا بھائی ہی - مجھے نہین معلوم تھا کہ یہ یہان بیٹھے ہین - یہ سب ہماری بھاوج کی کرتوت ہین -

بھاوج - یہ تو مجھی کو دھروا دیا -

اتنے مین رن بیر سنگھ سے نہ رہا گیا - پکار ہی اُٹھا کہ یہ گھونگھٹ اور حیا تاکے - کملا اور بھاوج دونون مسکرائین کہ یہ بیچ مین کہان سے بول اُٹھا - کامنی بہت شرمائی - کہا جو کہین میرے بھائی کو معلوم ہو تو خون کرنے پر تیار ہوجاے - رن بیر نے کہا وہ بھی راضی ہین اُنسے دو بدو بات چیت ہوچکی ہے یہ بی بی ہین کس خیال مین - کامنی نے بھاوج سے کہا (راج دُلاری کہان جاکے بیٹھ رہی ہمکو ذلیل کرنے کو بلایا وہ اچھی بہن ہین) راج دلاری جان بوجھ کے اس معاملہ مین نہ پڑی کہ اگر اس گفتگو سے کامنی بگڑ جاے تو مین سمجھا لونگی کہ بہن جانے دو - اتنے مین وہ بھی آئی دیکھا تو کامنی ایک دُلائی اوڑھے مسہری کے نیچے خفا بیٹھی ہی اور بھاوج اور کملا سمجھا رہی ہین جب اُسکو معلوم ہوا کہ رن بیر سنگھ کی اور کامنی کی چار آنکھین ہوئین تو یہ امر راج دلاری کو بھی بُرا معلوم ہوا - اسنے کہا اب تم لوگ بہت بڑھ گئین یہ بات ہمارے بھی ناپسند ہوئی - پرائے مرد کا اسطرح دیکھ لینا واہیات بات ہی -

بھاوج - تو بہن آپ سین اتنا پردہ نہ چاہیے ایک قوم ایک نسل - درد دکھ سنے جینے کے شریک - کوئی غیر قوم کا ہندو نہین - کوئی مغل پٹھان نہین - دھوکے مین ذرا سا نمو ہوگیا

کملا - ہان یہ تو کوئی ایسی بات نہین ہو کہ اتنا برا مانین -

کامنی - مجھے اپنا تو بالکل خیال نہین ہی - میرا تو دل صاف ہی - ایک چھوڑ اگر سو بھی ہون تو کیا - مین آنکھ اٹھا کے نہ دیکھون مگر بات اچھی نہین ہی جو سنے وہ کیا کہیگا -

کملا - بھائی اور دیور کا یہ حال ہم گلی کوچے کہتے پھرینگے - تمھاری عقل کو کیا ہوگیا ہے تم تو بڑھی لکھی ہو -

بھاوج - اے ہان ہمارے دل کا تو ان باتون سے کنول کھلتا ہی اور تم کیا جانے کیا سمجھتی ہو

کملا - ان کو چوری بڑی ہی جب بھونری پھروگی تب جھک کے سلام کرونگی کہ اب کہو کامنی بی بی - وہ دن یاد ہی -

کامنی - بیاہ کے بغیر تمنے دولھا سے بڑبڑ باتین کی ہونگی -

کملا - کون - ہماری بھلی کی ہم تو اس گھر کی ہین یہان سو میرا تیرا تک جانتا ہی - گو ہوتا نہین مگر بوڑھے مرد اتنک اسکی تعریف کرتے ہین اور یہان ہمارے تمھارے سوا اور ہی کون -

راج - اچھا کامنی اب غصہ تھوک دو اور ذرا لہرا لہرا کر اندر سبھا کے شعر تو پڑھو گلا ابھی اچھا ہے

کامنی - بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ - یہ اور سب مین تیز نکلین - مین نے سنا تم ناچتی خوب ہو -

راج - اب یہ باتین کروگی تو تگنی کا ناچ نچاؤنگی -

کملا - ہان اب یہ راضی ہونگی -

بھاوج - ایک ساتھ کی پڑھی ہوئی ہین نا -

راج - اگر بڑی شرم ہے تو تصویر کا ہے کو پسند کی مین سن رہی تھی کہ اسکو سب عورتین پیار کرینگی تم کو ایسا لڑکا ملے کہان -

کامنی - آخاہ ! ایک تم اور ایک (دبے دانتون) وہ لڑکا بس دو ہی تو ہین -

راج - جی مین تو خوش ہوگئی ہونگی -

کملا - ہان کہتی ہی جو تھین -

بھاوج - تصویر دیکھ دیکھ کے سب کیسکیان بھرتی تھین -

اسپر بڑا قہقہہ پڑا - اور کامنی خود بھی ہار سے ہنسی کے بیتاب ہوگئی - کہا جو کسی اور کے سامنے کہو تو اسکو یقین آجاے کہ بڑی سہرنگی لڑکی ہے - پھر کامنی کو ہنسی آئی -

بھاوج - بڑی خوش ہین - وہ ٹھیک ٹھیک بات ہوئی نا -

کامنی - اب مین کچھ کہ بیٹھونگی (مسکراکر) پرائی لڑکی کو ایسا پاکر بنا نہ لیگین مل کے سب کی سب -

راج - کچھ چور تو تمھارے دل مین ضرور ہے -

کامنی - مین کہتی ہون کہین کوئی جاکے آیا ہمارے بھائی سے نہ جڑدے - بڑا ڈر معلوم ہوتا ہے - اب ہمین جانے دو - مہری کو نہ معلوم ہونے پائے -

بھاوج - کیسی پگلی لڑکی ہے - مہری سوئی ہے کہان -

کملا - ہم تو اپنے میان کو بیاہ کے پہلے ہی لپٹ گئی تھین - جب میان ہی ہے تو چوری کاہیکی -

راج - بس ہزار بات کی ایک بات کہی - بی کامنی اسی بات پوچھ جاکے چوم تو لو جاکے -

کامنی - تم ہی نہ جاؤ - چوم لو جاکے -

اسپر سب کو بڑی ہنسی آئی کہ جھلا کے کامنی سے نہ جانے کیا بول ہی اٹھی -

بھاوج پھر رنبیر کے پاس گئی - اسنے کہا بھائی خدا جانتا ہے یہ لونڈیا لاکھ دلاکھ مین فرد ہی تدبیر پٹ نہ پڑے - بھاوج نے کہا کچھ خیر ہے اب تو سب پکی پڑھی ہوگئی ہے - کسی کی مجال ہے کہ بیچ مین بھانجی مارے - اب بیاہ کی تیاریان ہو رہی ہین - ہم نے تمھاری خاطر سے دکھادی - وہ سچ کہتی ہے کہ جو اسکے بیکے والے سنین تو بڑا برا مانین - رنبیر نے کہا (اس بیچاری کو بہت چھیڑو نہین) اسپر بھاوج نے زور سے قہقہہ لگاکر کہا کملا نہ سنتے ہین کہ اس بیچاری کو بہت نہ چھیڑو اپنی آنکھون کی قسم - اسپر اور زور سے قہقہہ پڑا -

چین دم بھر نہیں ہر دم ہے مرا دل بیتاب
نظر آتی ہے نہ آنکھوں کو کبھی صورت خواب

بے چینی مین چین کہان — حالت اضطراب مین صورت خواب کجا دل کی بیتابی بڑی چیز ہے اور پھر جب یہ بے چینی اور اضطراب اور بیتابی عشق کے سبب سے ہو تو خدا ہی حافظ ہے - بے تقاضۂ معشوق گھڑی بھر چین نہین آتا - سروش ماہ سیما بی کملا پتی اور پیاری ادا دالی ساج دلاری اور کملا کی شوخ دشنگ بھاوج کی بدولت ایک ایسے گبھرو نے جسکا سا خوبصورت ہندوستان مین کم ہے ایک ایسی پریا نکی حسینہ کو اپنی آنکھون سے دیکھا جو خوبروئی اور جمال مین اپنی آپ ہی نظیر ہے - کاہنی کی یہ کیفیت تھی کہ ع -

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ

اور رنبیر سنگھ کا یہ حال تھا کہ - ع -

صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

رنبیر سنگھ تو صرف اسکی حسن کا زبانی ذکر سنکے عاشق زار ہو گئے تھے - سچ ہے کہ ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کین دولت از گفتار خیزد

جب اس معشوق سمن بر کو بے حجاب دیکھا تو دل لوٹ گیا اور کاہنی بھی رنبیر سنگھ کے حسن اور جوانمردی کی تعریف سنکر چاہتی تھی کہ اسی کے ساتھ بیاہ ہو اور جب دیکھا تو عشق کا تیر کلیجے کے پار ہو گیا -

تھوڑی دیر کی جیل پیل کے بعد کاہنی اپنے گھر آئی گھر کی عورتون نے پوچھا کون کون تھا - اسنے کہا کسی غیر کو نہین بلوایا تھا - بلوانے کو

تو بیٹون کو بھی گر میرے سبب سے نہین بلوایا - یہ کہکر کوٹھے پر گئی - ہنسیا سے سارا کچا چٹھا کہہ دیا اور دل ہی دل مین سوچنے لگی کہ اگر اس سے بیاہ ہوا تو زندگی تلخ ہو جائیگی - بلکہ جینا محال ہو جائیگا - اب میری زندگی کا دار مدار اسی بات پر ہے - جو اس سے بھونری پھیری گئی تو جی گئی اور نہین تو کڑھ کڑھ کے مر جاؤنگی - یہ یوسف ہے تو مین زلیخا - ایسی صورت ہی مین نے آج تک نہین دیکھی - دیکھنا کیا معنی ذرا بھی خیال نہ تھا کہ ایسی صورتین بھی پرمیشر نے بنائی ہین - مگر اندھا تب بنیا ہے جب دو آنکھین پائے - ابھی کون جانتا ہے - ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے - سائین کے سو کھیل - ایک دفعہ پکی بوڑھی ہوئے کیسا گربڑ ہو گیا تھا - کوئی امید ہی نہین رہی تھی کہ وہ بات ہو گی جو مین چاہتی ہون - کیسے کیسے رخنے بیچ مین پڑے تھے اور کیا سے کیا ہو گیا تھا - کوئی کہتا تھا مرگی کی بیماری ہے - کوئی کہتا تھا دوضع ہے - بھلے مانس نہین ہے - کسی نے آ کے کہا وہ تو گھوسن گڈن چمار ی ٹھٹیاری کسی پر بند نہین ہے - شہر بھر اسکا حال جانتا ہے - یہ سن سنکے میرے کلیجے مین جیسے کچھ ہوتا تھا کہ ہے پرمیشر مین کیا کرون جو بات سنتی ہون اپنے خلاف ہی سنتی ہون - کوئی اچھی بات اب تک سنی ہی نہین - پہلی دفعہ اتنا بڑا صدمہ ہوا کہ سٹرن ہی ہو گئی - بالکل دیوانی - تنکے چنے لگی تھی - اب ذرا ذرا سہارا ہوا اور آج تو اپنی آنکھون دیکھ ہی لیا - دل کو بڑی ڈھارس ہوئی - جتنا سنتی تھی اس سے بہتر پایا - دل ہاتھ سے جاتا رہا - اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کہین ایسا نہو کہ کچھ گڑبڑ ہو جاے - اگر پرمیشر کو میرے ساتھ بھلائی کرنا منظور ہے تو سب اچھا ہی ہو گا اور نہین تو جو اسکی مرضی ہو -

کامنی اپنے دل ہی دل مین سوچ رہی تھی اور انھین فکرون مین غلطان پیچان تھی - ہنسیا نے جو انکو اتنی دیر تک خاموش پایا تو کہا بی بی کہتے سکتے یہ تم چپ

کیون ہو رہین - مین بھی کسی طرح دیکھتی -
کامنی - تم کو کون مشکل دیکھنا ہے - کسی بہانے سے چلی جا دیکھ آ -
ہنسیا - دلاری کے ساتھ جاؤنگی اور بس چپکے سے دیکھ آؤنگی -
کامنی - وہان یہ نہ کہنا کہ فلان جگہ نوکر ہون وہان سے آئی ہون -
ہنسیا - نہین - اور اگر کہون بھی تو کوئی ہرج تو نہین دکھائی دیتا -
کامنی - اری ہنسیا سچ کہتی ہون - ایسی صورت نہین دیکھی ہوگی - کہین نہ دیکھی ہوگی - بس یہ جی چاہتا ہے کہ عمر بھر گھورا کرے - ایسی صورت پائی ہے - مین نے نظر بھر کے نہین دیکھا بس ایک جھلک سی دیکھ لی تھی اسی مین یہ حال ہے کہ ایک دفعہ پھر دیکھنے کو جی چاہتا ہے -
اب ادھر رنبیر سنگھ کا حال سنیئے کہ کامنی کو دیکھتے ہی انکا جی چاہا کہ اس پرستان کی پری کو گودی کے اڑن کھٹولے پر اڑا لیجائے اور تمام عمر اسکی پرستش کرے اور صبح شام صدقے ہوا کرے - بلبھدر سنگھ سے جا کے کہا یار ایک بات کہین جو کسی سے نہ کہو - خصوصاً اندر بکرم سنگھ سے - بھئی قسم کھا کے کہتا ہون کہ وہ چھوکری اسوقت دیکھ کے آیا ہون کہ دیو کی آنکھون نے کبھی نہ دیکھی ہوگی اور نہ شنید کے کانون نے کبھی سنی ہوگی - پری کا نام سنتے آئے ہین مگر اصل پری یہی ہے - والد اصل پری - بلبھدر سنگھ نے کہا یا وحشت - تمہید اتنی لمبی چوڑی - طول طویل اور مطلب ایک نہین - اور یہان پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین کہ سنون تو کہان تیر مارا -
رنبیر - ارے ظالم وہان کمند پہونچے جہان فرشتون کے پر جلتے ہین -
ب - اب آپ مار کھائینگے - اچھا دل لگی تو ہو چکی - لے اب بتاؤ کہ اصلیت کیا ہی
ر - بھئی کہتے ہوئے خوف معلوم ہوتا ہے - ہم اپنی آنکھون اسکو دیکھ آئے -
ب - (متحیر ہوکر) کس کو کس کو؟
ر - ای رشک پری غیرت حور کو - جس کا نام — نہ بتاؤنگا -

ب (رنبیر سنگھ کا ہاتھ پکڑ کر) کامنی کو؟ ارے یار بولو۔ جلد بتاؤ تو۔ ہمارے سر کی قسم والسر پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین۔

ر۔ کامنی۔

ب۔ (انتہا سے زیادہ متحیر ہوکر) ارے ظالم کامنی کو دیکھا۔ اور کہان دیکھا۔ وہ تو اب باہر نکلتی نہین۔ دل لگی کرتے ہو اور جو واقعی دیکھا ہے تو کمال کیا واللہ۔

ر۔ بلبھدر سنگھ خدا گواہ ہے۔ میری قطعی یہ رائے ہے کہ ساری خدائی مین ایسی عورت نہین پیدا ہوئی۔

ب۔ واللہ! اور یہ دیکھا کہان۔ ارے ظالم یہ تو پہونچ کہان گیا۔

ر۔ سب حال بتاؤنگا گھبراتے کیون ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ اگر نہ ملے تو ہماری زندگی کا حال کیا ہوگا۔ مردے سے بدتر۔ بھئی واللہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مین تو کچھ کہہ ہی نہین سکتا۔ کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا۔

بلبھدر سنگھ نے انکی تسلی کی اور کہا تم جاؤ مین ابھی ابھی اندر بکرم سنگھ کو بلاتا ہون اور سب حال پوچھتا ہون کہ تمھارے ہان اب کیا ہوتا ہے۔ انکے بیاہ مین اب کیا دیر ہے۔ انھون نے کہا بندہ نواز اگر اسمین مجھے مایوسی ہوئی تو سمجھ لینا مین دنیا سے گذر گیا۔ پھر میری زندگی کا کوئی بھروسا نہ رکھیے گا۔ ہاے کیا صورت زیبا پائی ہے مین تو پرستش کرنے کو موجود ہون۔ سادگی اور بانکپن۔ خوبصورتی اور نمکینی۔ ادا کیسی اسکو ادا آفرین کہنا لازم ہے۔ واللہ ہے اگر ہمارے ساتھ شادی ہو تو ہم سے بڑھکر خوش نصیب کوئی نہین۔ بلبھدر سنگھ نے کہا تم کچھ کسی قدر پاگل بھی ہو مگر اب کیا روٹا خدانخواستہ ہے۔ سب پختگی ہوگئی۔ طرفین سے سامان ہو رہے ہین۔ اب یہ فکر کیون کرتے ہو کہ کیا ہوگا اور نہ ملیگی تو خدانخواستہ جان جائیگی۔

رنبیر سنگھ رخصت ہوئے تو اندر بکرم سنگھ کو بلبھدر نے بلوایا۔ کہا کہو بھئی بہن کی شادی مین اب کیا دیر ہے اسنے کہا اب دیر کیسی پوچھا (تو ہم رنبیر سنگھ سے دعوت مانگین) اندر بکرم نے کہا ضرور بس ایک اتوارے مین شادی ہے)۔

فصل دنلوین

چاند سورج کی جوڑی
یعنی
دولھا دولھن کی یکجائی

بیا ساقی از مے مرا تازہ کن — درین رہ صبوری باندازہ کن
بدہ ساقی آن جام جمشید را — شب تیرہ رخشندہ خورشید را
بیا ساقی آن آتش تو بہ سوز — باتشگہ مغز من برفروز
بمجلس فروزی دلم خوش بود — کہ چون شمع برفرقم آتش بود
بدہ ساقی آن مے کہ فرخ پے است — بمن دہ کہ دارو ے مردان مے است
بیا ساقی آن جام آئینہ فام — بمن دہ کہ بردست بہ جاے جام
بیا ساقی آن مے کہ جان پرور ست — بمن دہ کہ چون جان مرا درخورست
مے کان در روے کار آورد — نہ آن مے کہ در سر خمار آورد
بیا ساقی آن آب آتش خیال — درافگن درین کہربا گون سفال
گوارندہ آبے کہ زین تیرہ خاک — بدو شاید اندوہ را شست پاک
بیا ساقی آن جام رخشندہ مے — بکف گیر بانغمۂ ناے و نے
مے کو بفتواے مے خوارگان — کند چارۂ کار بیچارگان
بیا ساقی آن آب ظلمات رنگ — بجوے دہ و پیش آب حیوان بہ چنگ
بدان آب روشن بصر کن مرا — وزین زندگی زندہ ترکن مرا
بیا ساقی آن مے کہ دلکش است — بمن دہ کہ مے در جوانی خوش است
بدہ تا دران مے دہان ترکنم — بدو بخت خود را جوان ترکنم
بیا ساقی آن بادہ بردار زود — کہ بے بادہ شادی نباید نمود
بیا ساقی آن بکر پوشیدہ روے — بمن دہ کہ گرمش ہمت پردہ شوے

بل زور سنگھ ٹھاکر گجراج سنگھ۔ مانسنگھ اندر بکرم سنگھ ٹھاکر شمشیر بیر سنگھ۔ سدھ مان سنگھ جگپال سنگھ۔ نیل کنٹھ دھج سنگھ۔ بلبھدر سنگھ۔ گمان سنگھ۔ پہلوان سنگھ ظالم سنگھ رن سور سنگھ۔ خونخوار سنگھ۔ یہ سب راجپوت ایک جگہ بیٹھکر کھا پی رہے تھے سب جنگجو خونخوار۔ کوئی خانہ جنگیان دیکھا ہوا۔ کوئی مورچون پر گولی اور تلوار کھایا ہوا کسی کے میدان جنگ مین دس ٹانکے لگے ہوئے۔ کوئی گولی کی بارش دیکھا ہوا۔ کوئی فوج مین بھرتی ہونے کے لیے تیار۔ غرضکہ اس صحبت مین سب فوجی ہی لوگ تھے مگر بالکل اجڈ نہین۔ سب تلوار کے دھنی اور تھوڑا بہت پڑھے لکھے اور صحبت یافتہ بل زور سنگھ نے کہا ہمارا لڑکا برات لیجانے پر راضی نہین ہوتا۔ کہتا ہے انگریزی قاعدے سے شادی ہونی چاہیے۔ کوئی بچہ نہین ہے کہ ماردون پیٹون۔ بارہ برس کے کو بید کیا کرے اور سولہ برس کو قید کیا کرے۔ اور پھر ہونہار لڑکا۔ مجھسے ہر طرح اچھا علاقے کا انتظام ایسا اچھا کیا کہ تعریف سے باہر ہے۔ ان سب مین ایک بوڑھ ٹھاکر البتہ اجڈ تھے۔ ٹھاکرون کو نظر بد سے بچانے کے لیے انمین پرانے زمانے کا اجڈپن باقی تھا۔ سن شریف لوے سے کم نہ تھا اور لقات۔ نیم جان۔ مگر بڑا تیکھا بڈھا۔ چین۔ کابل برما۔ دکھن کی لڑائیان دیکھا ہوا۔ انھون نے جو سنا کہ لڑکا باپ کا کہنا نہین مانتا تو بگڑ گئے اور آو دیکھا نہ تاؤ۔ غل مچا کے کفن پھاڑ کے چیخ اٹھے (موڑ کاٹ کے سارے کا انگریز بنے چلے ہین۔ پھر انگریز نے کے گھر مین جنم کیون نہ لیا) سب ہنسنے لگے اتنے مین ایک اور بوڑھے ٹھاکر جنکا بایان ہاتھ چلین والا کی لڑائی مین کٹ گیا تھا وہ بگڑ گئے (سنو بھائی رن سور سنگھ۔ وہ لڑکا سچ کہتا ہے۔ ہم سپاہیون کو ڈھول دمامے اور پین پین اور نوبت اور دھولنے اور لکڑ ٹھینٹر سے کیا کام۔ ہمارا باجا کرکیتون کا کڑکا جس سے انیون بنیون کے دل مین ہول پڑے۔ سچ کہتا ہے لڑکا۔

اسپر سب نے زور سے قہقہہ لگایا۔ ایک نے کہا۔ واہ رے بڈھے تک بندی اچھی کی اور اسنے پھر رن سور سنگھ سے کہا۔ سنو بھائی۔ یہ باجا وا جا۔ برات کے ساتھ بنیون اور لکھنی چند لوگون کو زیبا ہے۔ لڑکے کو گھنا پہنا کے گھوڑے پر بٹھا دیا۔ ہمارا

لڑکا گنا پہنے تو موڑ کاٹ لون سارے کا - میان بھائی نوشہ بنا کے ستھنا پہنا کے رنگے کپڑے ما نجھے کا جوڑا ڈانٹ کے بیاہنے جاتے ہین - ہم تو اپنے لڑکے کو برات کے دن دو دھری تلوارین بندھوائینگے اور باجے کے عوض سرکار سے توپ ساتھ لیجائینگے دولہن کے دروازے پر سنکھ اور باجے کے بجاے توپین دغین گی اور نوبت کے عوض صبح کی وردی بجیگی - دوپہر کو بگل ہوگا -

نیلکنٹھ دھج سنگھ نے یہ تقریر سنکر ذرا چھیڑنے کے لیے دل لگی کی باتین کین (ضرور - ٹھاکر خونخوار سنگھ کے لڑکے کی شادی مین توپ ضرور ہو - بلکہ ایک آدھ محلہ اُڑا دیا جاے تاکہ شہر بھر مین یہ برات یادگار رہے - کہ محلے کے محلے خاک سیاہ ہوگئے اور دو ایک راہ چلتون کو توپ دم بھی کر دیجیے تاکہ اور نامور ہو - پیرو مل نے لکھوکھا روپے صرف کر کے سُہگی نکالی نام کیا - اب تم اسمین نام کرو - اور بگل تو واقعی ضرور ہو بلکہ آدھی رات کو سمدھیانے مین آگ لگا دیجیے اور آتش زنی کا بگل فوجی قاعدے سے بجاے تاکہ آدھی رات کو لوگ جو خواب سے چونک اُٹھین تو سنین کہ ایسے سورما چھتریون کی برات آئی تھی کہ محلے کے محلے سرنگ سے اُڑا دیے گئے اور جو ادھر اُدھر ملا توپ کے مُنہ سے اُڑا دیا گیا اور سمدھیانے کا جھگڑا ہی پاک کر دیا ایسی آتشبازی چھوٹی اور آگ لگنے کے بعد بانس اور شہنیرن جو پھٹین تو گولون کی آواز آئے -

اسپر اس زور سے قہقہہ پڑا کہ دور تک آواز گئی اور دیر تک لوگ لوٹنے لگے کہ میان بھائی اور بنیون کی ہجو کرنے پر آئے تو آتش زنی کے بگل بجے اور لوگ توپ دم ہونے اور محلے کے محلے جلنے لگے - نیلکنٹھ دھج سنگھ ایک ٹھٹھول ہنسوڑ ٹھاکر تھے - رن سور سنگھ کی تقریر سب کو ناگوار گذری تھی مگر خونخوار سنگھ کی زیٹ اس سے بڑھ گئی - دیر تک دل لگی رہی - گمانسنگھ تحصیلدار نے خونخوار سنگھ کی خدمت مین عرض کی کہ حضور کے بلند اقبال کی برات جسدن نکلے اُسکے دو ہفتے پہلے اس نیازمند کو اطلاع ہو جاے تاکہ رخصت لیا دن ورنہ حکام کینگے کہ تحصیلدار برات کے ساتھ اور آگ لگ گئی - جگپال سنگھ بولے (ٹھاکر صاحب مجھے بھی اطلاع کر دیجیے گا تاکہ موقع واردات کے وقت سمدھیانے سے بھاگ

جاؤن - سدھ مانسنگھ نے ہنسکر جگپال کی یون تردید کی (ارے صاحب وہ سمدھیانے سے
اگر آپ بچ بھی گئے تو فائدہ - اور جو راستے مین توپ کے مُنہ سے پراڑا دیے گئے - بہتر تو
یہ ہے کہ برات مین شریک ہی نہو - مفر اسی مین ہے - بلبھدر سنگھ نے انکی بھی تردید کی (آپ
بھی مفر نہین ہے نہ سمدھیانے سے بھاگ آنے مین مفر ہے - نہ برات مین شریک نہونے
سے آپ بچ سکتے ہین - مفر بس اسی مین ہے کہ شہر چھوڑ دے - کیونکہ یہ بھی تو اندیشہ ہے نا
کہ محلے کے محلے اُڑا دیے جائین گے واللہ اعلم اُسوقت آپ کس محلے مین ہون -

جبتک یہ صحبت رہی تب تک یہی دل لگی یہی چہل رہی - ہنستے ہنستے لوگ لوٹ لوٹ
گئے - پیٹ مین بل پڑ گئے - خصوصاً نیلکنٹھ ڈھیج سنگھ کی تقریر سنکر تو کسی سے ہنسی ضبط
نہو سکی - یہ جلسہ تحصیلدار صاحب - گمانسنگھ نے اس غرض سے کیا تھا کہ سب معزز معزز
ٹھاکرون کی صلاح سے یہ بات طے پا جاے کہ ٹھاکر رنبیر سنگھ کی برات نہ نکلے اور انگریزی
قاعدے سے شادی ہو - بھوری ضرور پھیری جاے - مذہبی رسوم سے کوئی مزاحمت نہین
کرتا مگر یہ باجا اور آتشبازی اور ہاتھی گھوڑون کا سوانگ اس سے معاف رکھے جائین -
یہان وہ گفتگو چھڑ گئی کہ چہل اور دل لگی کے سبب سے اسکی نوبت ہی نہ آنے پائی اور
کھاپی کے لوگ اپنے اپنے گھر چلدیے - دوسرے دن رنبیر سنگھ کی صلاح سے گمانسنگھ
اور بلبھدر سنگھ انکے والد بل زور سنگھ کے پاس گئے اور کل حال بیان کیا کہ کل تو وہ بات
دل لگی مین ٹل گئی اب آج ہم لوگ آپ کے پاس آئے ہین - رنبیر سنگھ کی دلی خواہش
یہ ہے کہ برات نہ نکلے - اسمین آپ کا کیا حرج ہے - بل زور سنگھ نے اس صلاح سے اتفاق
کیا کہ چھتری کا دھرم تو بس تلوار ہے - یہ برات اور ڈھول اور دمامہ اور نوبت اور دھونسے
سے کون غرض ہے - ہماری نوبت اور دھونسا بس کرکیٹ کا کڑکا ہے - مگر یہ ہم منظور
نہ کرینگے کہ وہ کہین کہ پوجا نہو - پنڈت نہ آئین - بھوری نہ پھیری جاے - یہ ہم نہ مانینگے - برات
نہو نہ سہی - اب رہا عورتون کا خیال - ہمارے یہان عورتون کی کم چلتی ہے - فرندے
بران نیست کہ جب برات دولہن کے گھر پہونچے - شگون کے لیے کچھ بجا دیا جاے باقی
رسمین جیسا عملدرآمد اور شد آمد قدیم ہے ویسا ہی ہو - تم لوگ اپنی رائے کے مطابق کارروائی

کرو۔ ہم کھانا کھانے کے وقت اپنے احباب اور عزیزون کو لیکر سمدھیانے جائینگے اور کھاپی کے چلے آئینگے تم لوگ رات بھر رہنا۔ عورتون نے اس راے سے اتفاق کرلیا دونون گھرون کی عورتین فہمیدہ اور تربیت یافتہ تھین مگران کے عزیزون کی مستورات نے اس قسم کی شادی پر نکتہ چینی کی کہ اگر ٹھاکر کی لڑکی بیاھنی ہے تو ہمارے باپ دادا کی رسم کے موافق کارروائی کیجاے اور جو سیم کے ساتھ شادی کرنی ہو تو وہ دوسری بات ہے۔ ہم لوگ ایسی شادی مین شریک نہونگے۔ الغرض بعد رد وقدح بسیار یہ بات طے پائی کہ گجراج سنگھ کے گانون مین شادی ہو اور وہان خیمون اور شامیانون اور مکانون کا بندوبست ہوگیا اور شادی کے دس دن پہلے گجراج سنگھ اور اندر بکرم سنگھ اور گجراج سنگھ کی منجھلی شیورانی اور انکے میان لال بہادر سنگھ اور گجراج سنگھ کی بہو سمرتا اور کامنی کی بڑی بہن پدمنی اور انکے میان شیودت سنگھ اور نیلکنٹھ دھیج سنگھ اور شمشیر بیر سنگھ اور خونخوار سنگھ اور انکے گھر کی عورتین اور نوکر چاکر سیاہی گانون مین گئے اور بل زور سنگھ کی جانب سے بلبھدر سنگھ نے لڑکے والون کے قیام کا انتظام اور اہتمام کیا۔ شادی کے تین روز قبل بل زور سنگھ مع نوشہ اور اپنے اعزا اور اقربا و احباب کے تشریف لیگئے۔ شادی کے دن رنبیر سنگھ اور بلبھدر سنگھ اور بانسنگھ اور رنبیر سنگھ کے دو بھائی اور ایک چچازاد بھائی اور کملاپتی کے میان سروپ سنگھ گھوڑون پر سوار ہوکر دولہن کے مکان گئے۔ شہنائی نواز راستے مین دولہن کے مکان کے پاس کھڑے تھے یہ منجانب بل زور سنگھ تھے۔ تاکہ عورتون کو بدشگونی کا خیال نہو۔ ڈیوڑھی پر شہنائی بجی اور دولہا صاحب گھوڑے سے اُترے تو شمشیر اصفہانی و کمر اور جامۂ پہلوانی در بر اور چیرۂ زعفرانی بر سر۔ اس قطع سے اوپچی بنے ہوئے۔ دولہا میان یا ٹھاکر دولہا یا سپاہی دولہا یا کپتان نوشاہ صاحب۔ پشت تو سن سے زمین پر آئے۔ انکا گھوڑے سے اُترنا تھا کہ گجراج سنگھ کے سپاہیون نے بندوقون کی سلامی سر کی اور ادھر رنبیر سنگھ کی جانب سے بھی انکے آدمیون نے بندوقین داغین۔ کھانا کھانے کے وقت کل ارباب برادری جمع ہوئے جنمین اکثر فوجی افسر تھے کھانے کے بعد دولہا زنانے مکان

مین گئی وہان رسمین ادا ہوئین اور جن جن کو ہنسی کا رشتہ تھا انھون نے ہنسنا شروع کیا (سالیون سلہجون نے)

۱- یہ بھوندری پھیرنے آئے ہین کہ پیڑے بدلنے۔

۲- ہمکو تو جاڑیں کا بہروپیا سا معلوم ہوتا ہے۔

۳- کچ لوہیا بندوق میان مین رکھ لی چلو ٹھاکر بنگئے۔ کون لڑائی فتح کی ہے ٹھاکر صاحب۔

۴- اینٹھا سنگھ کی کتنی ہوتی ہے۔ اب یہ بکرے پر چڑھا ہی چاہتے ہین۔

۵- کہین کوئی چھینک نہ دے۔

ان دونون پھبتیون پر بڑا قہقہہ پڑا اور دیر تک میان اینٹھا سنگھ خود بھی دل مین بہت ہی جھینپے اور چھینک کی بھی خوب ہی ہوئی مگر ایک بوڑھی ٹھکرائن کو بڑا برا معلوم ہوا۔ کہا لڑکیو ذرا سمجھ کے زبان سنبھال کے بات کرو۔ چھینکنے دیکھنے کا نام نہ لو۔ ناکون کو کاٹ ڈالو۔ یہ تو کہکر چلدین اور ادھر رنبیر سنگھ کو دل لگی ہاتھ آئی۔ کہا (یہ ماجی صاحب ناحق کہتی ہین کہ اپنی اپنی ناک کاٹ ڈالو۔ یہان ناک ان اتنے مین ہے کسکو۔ دیکھنے کی ناکین ہین مگر سب خدانخواستہ بس سمجھ جاؤ) اتنا سُننا تھا کہ ایک شوخ نے عجب ادا سے دلربا سے کہا (اے واہ میان نکّو۔ واہ میان بڑنکّو واہ) دوسری بولی (منہ کے آگے ناک ہے کوئی پھبتی نہ تھی مگر سب کی سب اسطرح بے تحاشے ہنس دین کہ رنبیر سنگھ جھینپ گئے اور انکو کہنا پڑا کہ (ہم تم لوگون سے نہین جیت سکتے۔ ایک کتی ہین اور سب کی سب ہنس دیتی ہین۔ ہم ہارے) انمین سے ایک بولی۔ (بات تمھارے کی۔ دوسری دُہری سر و ہیان باندھ کے آئے تھے اور آخر ہاری ماننی پڑی نا۔

الغرض صبح کو نوشاہ دولہن کو لیکر اپنے گھر آئے دولہن کے باپ ماں بھائی عزیزون ہینون کے رونے اور اشک بہانے نے دولہن کی وداع ہونے کے وقت ایسا رنگ اثر جمایا کہ بڑے بڑے بانکے ٹھاکر اور تلوریے راجپوتون تک کو رونا آگیا۔ اب شب کا حال سنیے۔

بیا ساقی از سر بنہ خواب را	مے ناب دہ عاشق ناب را
مے کو چو آب زلال آمدہ است	بہر چار مذہب حلال آمدہ است
بیا ساقی از خم دوشینہ مے	کہ ماندہ ست باقی ز کاؤس و کے
فرو زندہ مسلے کہ ریحان باغ	ز قندیل او بر فروزد چراغ

اپنے خاندان کی رسم قدیم کے مطابق دھنو ٹھکر این دو مہرون کو ہمراہ لیکر کامنی کو کوٹھے پر لیگئین - کامنی گردن جھکائے چپ چاپ دبے پانون ساتھ ہولی دھنو نے اسکو پلنگ پر لٹایا اور خود چلی گئی اور کامنی کے پیکے کی تلسا کی چھوکری ہنسیا سے کہا کہ جب انکے دو طھا آئین تب تو نیچے چلی آنا - رنبیر سنگھ کو پوشیدہ طور پر اطلاع دیگئی - یہ تو - ع - چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبرست - بنے ہوئے تھے - اسطرح آئے جیسے گولہ توپ سے چھوٹا تیر کمان سے باہر نکلتا ہے - چھت پر آئے تو ہنسیا نے مسکراکر کہا (اپنی امانت خبردار) رنبیر سنگھ بھی مسکرائے - حکم دیا کہ تم باہر والی چھت پر لیٹو - ہم دروازہ بند کر لینگے شاید کوئی ضرورت ہوئی - سب دروازے احتیاط کے ساتھ بند کرکے رنبیر سنگھ پلنگ پر آئے - کامنی منہ چھپائے کروٹ سے سو رہی تھی - پوشاک بہت بھاری - قیمتی تنارسی ساری سبز رنگ - چارون حاشیون پر کلابتو کا کام کیا ہوا - بیچ مین آڑی بیل - کارچوب کی کرتی - آسمانی رنگ - پھنسی آستیون دار - زیور سے گوندنی کی طرح لدی ہوئی - سر پر چھپکا - بندی - ماتھے پر جھومر - چوٹی مین سیس پھول - ناک مین نتھ - سیتے موتی - جڑاؤ کیل - کانون مین کرن پھول - جھمکے - بالیان بتے - گلے مین چمپا کلی کنٹھا - پنچ لڑی - ہاتھون مین مہندی کا شوخ رنگ - پور پور چھلے - پہونچان کنگن - دمڑ پر نورتن جوشن - کمر مین تاگڑی - پانون مین کڑے چھڑے پازیب چوٹی سے پانون تک عالم نور تھا -

پری پیکرے چون گل آراستہ	پری دست از سندان خاستہ
دہن تنگ و سر گردا دفراخ	رخ چون گل سرخ بر سبز شاخ
بہ شیرینی از گل شکر نوشش تر	بہ نرمی ز گل نازک آغوشش تر

گرہ برگرہ چین زلفش چو دام | ہمہ چینیان چین او را غلام
چو آہوے چین مشک پروردہ بود | قرنفل بہندوستان خوردہ بود
نہ گیسو کہ زنجیر از مشکناب | فرو ہشتہ چون ابرے از آفتاب
ازان مشک تر آب گل ریختہ | نہ از سنبلہ سنبل آویختہ
شکر خندہ راست چون نیشکر | لطیف و خوش و سبز و شیرین تر
نگارے بدین خوبی و دلکشی | بگو ہر ہم آبی و ہم آتشی

رنبیر سنگھ کے دل کی جو کیفیت اسوقت تھی اسکے قلمبند کرنے کے لیے ایک بہت بڑے منشی گرانمایہ کی ضرورت ہے بلکہ اُسکو بھی قلمبند کرنے کے وقت دعا مانگنی پڑیگی۔

یارب مرے خامے کو زبان دے | منقار ہزار داستان دے
جو نقطہ لکھوں کہیں نہ حرف آئے | مرکز پہ کشش مری پہونچ جائے

اور دولہن کے دل کی جو کیفیت تھی اسکا قلمبند کرنا منشی فرزانہ اور ناظم بلند پایہ کے بھی امکان سے خارج ہے۔ رنبیر سنگھ کا جوش دلی اُمنگو نیر تھا۔ سولہ برس کی دوشیزہ جادو جمال عنبریں خال۔ پرستان کی پری کشمانیوالی۔ لب لعل۔ جواب یاقوت رمانی۔ گورے گورے گال حسن صبیح و ملیح دونون مین بے مثل و فقید المثال۔ گو مارے شرم کے سکڑی ہوئی لیٹی تھی مگر گردن کے گورے پن اور سیاہ چوٹی کی عنبر افشانی اور گورے گورے پانون اور انپر حنا کے جوبن کو کہان چھپاتی۔ قدرتی نزاکت کہین شرمانے اور بدن کے چھپانے سے چھپتی ہے چھت کی ہر چہار طرف۔ بند ھنوارا اور پھولون کے ہار بیشمار۔ اور پھولے ہوئے گملے قطار در قطار۔ اور گجرے اور کنگن اور بدیان خوشبودار اور شیشے کے نایاب کھلے ہوئے نلون مین پانی کی روانی۔ ایجاد دھنو ٹھکرائی۔ کرے سے لوبان اور گوگل کی بوے خوش و دلکش مہری کے ارد گرد پھول۔ چاندی کے ڈنڈون مین گجرے اور ہار لپٹے ہوئے۔ بستر روح خس اور عطر عنبر سے بسا ہوا پلنگ کسا ہوا۔ اس خوشبو پر سے حاصل قنوج و گلشن نثار تھا۔ عجب رنگ بہار تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر زال صد سالہ اور پیر فرتوت بھی دم بھر کے لیے یہان آتا تو بے شک اور بلا شبہ مست ہو جاتا۔ نوجوانون کے مزاج کی طرح اُسکا مزاج

بل کرنے لگتا - اور جو خود ہی از سر تا پا مست ہون انکی ہستی کا خدا ہی حافظ ہے - سولہ برس کی دولہن اور بائیس برس کا دولھا - دونون کی اُٹھتی جوانی - عنفوان شباب دولہا کی مسیں بھیگتی تھین - سبزہ آغاز ہونے کے قریب - دولہن کے ابھار کے دن - مرادون کی راتین - اُٹھتی کوپل - نئی جوانی - جوبن پھٹا پڑتا تھا - کامنی نے جو آنکھین بند کین اور ایک کروٹ سے سوئی تو پھر وہ کروٹ نہ بدلی - رنبیر سنگھ نے گلے سے لگا کر کہا (پیاری یہ حیا اور شرم تا کے - اور کس سے ؟ اُس سے جو صدہا عورتون مردون کے سامنے ہاتھ پکڑ چکا - جسکے ساتھ سیکڑون گواہون کے روبرو بھونری پھیری - اُس سے حجاب کیسا (زبردستی چوم کر) تم تو پڑھی لکھی ہو - اچھا ! اس گرمی مین ہمارے ہان کی جاہل عورتون نے تمکو زربفت اور کارچوب اور گہنے سے لاد دیا اس سے تم کو انتہا سے زیادہ گرمی معلوم ہوتی ہوگی - ہمارا اتنا سا کہنا مان لو کہ کمرے مین جا کے سادے کپڑے بدل آؤ - یہ کہکر رنبیر سنگھ نے دروازہ کھول کر ہنسیا کو چپکے سے بلایا اور کہا انکے کپڑے تو بدلوا دو زربفت اور کمخواب کے کپڑے اس گرمی مین اور پریشان کرینگے - ہنسیا نے ذرا جھجکتے ہوئے کہا (سرکار یا تو ادھر کھلے ہوئے مین نکل جائین یا چھت پر چلے جائین - مین بھی ابھی بالکل جوان ہون - عمر مین بی بی سے بھی کم - اور آپ بھی جوان آدمی - ایسا نہو بی بی کو شک ہو تو مین کہین کی نہ رہون) رنبیر سنگھ مسکرا کر ہٹ گئے اور ہنسیا نے جا کے کامنی سے کہا (چل کے کپڑے بدل لو مجھے جگا کے بھیجا ہے) کامنی نے پہلے برف کا ٹھنڈا پانی پیا اسکے بعد کمرے مین جا کے کپڑے بدلے - شربتی کی سفید ساری - ادھی کی کٹاؤ کی ہوئی آستینون دار کرتی پہن کر آئی اور پھر اسی طرح لیٹ رہی - ہنسیا دبے پانون کمرے کے باہر گئی - رنبیر سنگھ نے مسکرا کر کہا (ہنسیا تم ہماری سسرال کی ہو - اس حساب سے میری سالی ہوئین اور سالی آدھی جورو ہوتی ہے) ہنسیا نے ہنسکر کہا (مین لونڈی ہون آپ کی) رنبیر سنگھ نے جواب جورو کو دیکھا تو بے اختیار کہہ اُٹھا ع - زیور ہے سادگی ترے رخسار کے لیے - شربتی کی ساری اور ادھی کی کرتی مین بھی وہ جوبن تھا کہ نور برستا تھا - رنبیر سنگھ نے گلے لگا کے کہا جانی اب اسقدر سختی نہ کرو -

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یون
بوسے کو پوچھتا ہون مین منہ سے مجھے بتا کہ یون

آدھ گھنٹے تک رنبیر سنگھ خوشامد کیا کیے کہ کامنی بات کرین مگر مارے شرم کے کامنی کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا آخر کار رنبیر سنگھ نے زبردستی اس نازنین مہ جبین کو اٹھا کر بٹھایا۔ اسپر بھی کامنی نے چار آنکھین نہ کین اور ابھی تک اتنے قریب سے اس عروس زیبا شمایل کو یہ نہین دیکھ سکے۔ اب رنبیر سنگھ نے گدگدانا شروع کیا اور کامنی سے ہنسی ضبط نہو سکی۔ بہت آہستہ سے اک ادائے دلربا کے ساتھ یون گویا ہوئی (نئی نویلی سیر سی دولھن کو بے شرمی سکھانا کون سی بھول ہنسی کی بات ہے) یہ سنتے ہی دولھا کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا اور اسنے مین دولھن کے رخ زیبا سے گھونگھٹ ہٹا کے دیکھا تو سچ مچ یہ معلوم ہوا کہ ایک چاند کا ٹکڑا بغل مین ہے۔ اس بت دلفریب کے رخسار تابان کی بلائین لینے ہی کو تھا کہ کامنی نے ہاتھ روک لیا۔ اسکے بعد عرصۂ دراز تک کئی سال تک یہ دل لگی رہی کہ جب کبھی ہنسی مذاق مین رنبیر سنگھ کامنی کے چھیڑنے کے لیے اپنے حسن کی تعریف کرتے اور کہتے کہ تمھاری خوش نصیبی تھی کہ ہمارا سا سرخ و سفید گبھرو میان ملا تو کامنی تنک کے ہنسی ہنسی مین دندان شکن جواب دیتی (جبھی صورت دیکھتے ہی بے اختیار بلائین لینے کو چلے تھے۔ مین چوک گئی۔ مجھے لینے دینی تھین) غرضکہ جب بے حجاب و برافگندہ نقاب چاند سا چہرہ دیکھا ع۔ ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ ؎

چہ فرخ کسے کو بہنگام دے
ہم آتش نہد پیش و ہم مرغ دمے

بجے تار پستان بدست آورد
کہ در نار پستان شکست آورد

ازان نار دن تا بوقت بہار
گہے نار خواند گہے آب نار

برون انگہ آرد سر از کنج کاخ
کہ آرد برون سر شگوفہ ز شاخ

گیرد سر زلف آن دلستان
ز خانہ خرامان سر گلستان

گل آگین کند چشمۂ قند را
لبشادی گذارد دمے چند را

پانچ بجے تاردن کی چھاؤن مین کامنی دبے پانون جانے لگین۔ دولھا نے دو تین بوسے

لیے اور منیا کے ساتھ کامنی چپکے سے نیچے جا کے ایک پلنگ پر جو خوبی بی کے پلنگ کے پاس بچھا تھا سو رہین۔

فصل گیارھوین

اپنی بی بی ہمین دکھا دو

رنبیر سنگھ ۸ بجے بستر استراحت سے اُٹھے۔ اور اوپر ہی اوپر ہوتے ہوئے باہر آئے اور باغ کی کوٹھی مین جا کے حمام کیا اور کپڑے پہن کر عطر ملکر گول کمرے مین آئے تو وہان بلبھدر سنگھ اور گمان سنگھ بیٹھے تھے۔ ایک دوسرے کو دیکھکر مسکرایا۔

ب (بلبھدر) حضور کی خدمت مین کورنش۔

ر (مسکراکر) تسلیم۔

گ۔ (گمان سنگھ) باچھین آپ ہی آپ کھلی جاتی ہین۔

ر۔ پھر آپ جل مریے۔

ب۔ رات کو شاید حضور کو نیند نہین آئی۔ آنکھین سرخ ہین۔ کیسے خیریت تو ہے۔

گ۔ اب بھئی کیون کسی کو خواہ مخواہ جھپاتے ہو۔

ر۔ بجا ارشاد ہوا۔ جھپنے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے۔

گ۔ بچیا کی بلا دور۔

ب۔ واللہ تم میرے منہ سے لیگئے۔ مین کہنے ہی کو تھا۔

گ۔ مگر ذرا حضور کے بشرے کی قطع تو دیکھیے۔

ر۔ (ہنسکر) ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ آپ لوگ بکتے کیا ہین۔

گ۔ تم لاکھ باتین بناؤ مگر سچ کہنا ہم کیسا مار گئے۔

ر۔ کیا خوب۔ آپ لوگون نے اپنے نزدیک ہمکو بنا لیا۔

ب - اُستاد - چہرہ کچھ اُترا سا نظر آتا ہے - اسکا کیا سبب -

ر - نیر سنگھ - شیر دن کے چہرے کہین اُترتے ہین - یہ چہرے اُترنے والے ہین بھلا - ایک گھونسا تان کے دون تو ہاتھی کا دم نکلجاے -

ب - بچا اب یہ بتاؤ کہ اسوقت شرمائے جھینپے ہوئے کیون ہو -

ر - پاگل ہو کون - ہم کہین شرمانے والے جوان ہین -

ب - بھئی تحصیلدار - ذرا انکی صورت دیکھنا - ٹھکا ربرستی ہے -

کیا جانیے وصال مین کیا بات ہو گئی
آنکھین نہین ملاتے ہین شرمائے جاتے ہین

گمان - ارے میان چھتری لوگ کسی سے شرمانے والے ہین - جیسے شیر بچے پہلے بنے ہوئے تھے ویسے ہی اب بنے ہوئے ہین -

ب - اب یہ بتاؤ بی بی ویسی ہی خوبصورت ہے جیسی سُنتے تھے -

ر - این التصویر ہی دیکھ چکے ہو - تم سے کیا چھپا ہوا ہے - یار سب سے زیادہ خوش نصیبی یہ ہے کہ ناگری خوب جانتی ہین - اور شین قاف بھی درست ہے - ٹھاکر دن کی لڑکی اور زبان یہ شستہ !!! انگریزی مین برق اور کما

ب - کیا آتے ہی ٹپر ٹپر باتین کرنے لگی - بڑی شوخ لونڈیا معلوم ہوتی ہے - دو تین رات تو حجاب چاہیے -

گمان - تو اب ہوے بھی تو آٹھ پہر - کیا تھوڑا زمانہ ہے جو

ب - بجا ارشاد ہوا - آٹھ پہر گویا برسون ہو گئے -

ر - گنوار آدمی ہونا - ارے حجاب بھی حجاب سا ہونا چاہیے - یہ نہین کہ دس دس دن سیان سے بولتی ہی نہین - ہمین تو وحشت ہو جاے - مگر جو لوگ عقلمند ہین وہ ایک گھنٹے مین اپنے رنگ اور ڈھنگ پر لاسکتے ہین -

گمان - ہو بڑے خوش قسمت یار - جاندسی بی بی پائی - چین لکھتا ہے - ہنی مون کی لطف اُٹھاؤ - مگر یہ سب کارروائی ملبھدر سنگھ کی ہے -

ب - احسان فراموشی نہ کرنا - اور کچھ نہیں تو ایک فوٹو جھلکڑا ہی دکھا دو - ہم بلائیں لینگے - ہمین خواجہ سرا سمجھو بس - اور کسی کو نہ دکھاؤ -

گمان - آپ مین کونسی پیری ہے - اور ہم نے کیا گناہ کیا ہے - اندر بکرم سے تو ہم نے پہلے پہل ذکر کیا تم کہان بیچ مین کود پڑتے ہو - ہم البتہ کم سے کم بوسے کے مستحق ہین -

ر - کیون نہین - ایک نہین بلکہ دو - مُنہ دُھوآؤ جا کے - بہوبیٹیون کی نسبت بہو وہ باتین بکتے ہو -

گمان - اب رنگ لائی گلہری - شادی ہوگئی نا -

ب - پاجی کے ساتھ کبھی احسان نہ کرے واللہ -

گ - دیکھتے ہو یار - اگر ہم تم اتنی کوشش نہ کرتے تو یہ پیاری دولہن کہان سے ملتی - اب جو ہمارے طفیل مین چاندسی دولہن ملی تو غُرّے دبّے بتا رہے ہین - ارے تلون تیل ہی نہ تھا گویا - آپ سے میل ہی نہ تھا گویا -

ر - کچھ واہی ہو گیا - چلو اپنی راہ لو -

گ - واہ ری سوم -

ایک بوسہ ہم نے مانگا راہ مولا واہ جی
پھینکے مُنہ سے یہ نہ نکلا لیتے جاؤ شاہ جی

ر (مسکرا کر) ساہ جی ہو تو پھیر مانگو - اور گھر دیکھو -

ب - لیجیے بندہ نواز - سنگتا تو نکلے -

گ - ارے ظالم آخر ہمارا کوئی حق ہے یا نہین - تیرے کارن کس کس سے لڑے - کس کس سے بُرے بنے -

ر - اب یہ بتائے کہ بلبھدر سنگھ نے اور آپ نے جو پارٹی دینے کا وعدہ کیا تھا وہ کب دیجائیگی -

ب - کل ہی یا اگلی ہفتے پر رکھیے سنیچر کے دن دعوت ہو جاے - ہم تو ہوٹل مین کھوائینگے جسکا جی چاہے آئے -

ر - اجی ہم تو کھا بیدون کھا بینگے - کچھ پروا نہین -

گ - اور ہم کب چوکنے والے ہین بھلا - اب تو ہندوستان بھر مین رواج ہو - کلکتہ سے اسکی کارروائی شروع ہوئی اور اب عالمگیر ہے - مرہٹا برہمن بڑی بڑی چوٹیان کیے ہوئے ویدپاٹی اور چھپری کانٹا ہوٹل مین چل رہا ہے - [illegible] - اور برھو اور فری میسنون کے سبب سے ہوٹل بازی کا رواج شہر [illegible] مین اور بھی زیادہ ہوگیا - بنیے جنکے ہان گوشت کا نام بھی کوئی نہین لیتا وہ مرغ اور ٹرکی اڑاتے ہین - فراشین ہوتی ہین کہ مرغ کی کٹلٹ پکین - ڈک اکا کرنے سٹ ہو - باپ دادا سالن کے نام سے جلتے تھے صاحبزادے نام روشن کر رہے ہین - اب تو ہوا ہی ایسی چلی ہے - اور کوئی قوم اس طوفان بے تمیزی سے بچی نہین ہے - ہان البتہ دور کی طرف البتہ ابھی پرانا فیشن ہے وہان کے بی اے اور ایم اے سب پرانے فشن کے - کھانے پینے مین وہی پرانا رنگ - مگر خیالات اچھے -

ر - اچھا تو پہلے تو شبنہ کو بلھیر سنگھ کی جانب سے دعوت ہو اور تم بھئی گمان سنگھ - اپنی کہو -

گ - ہماری لیاقت انکے برابر نہین ہے - ہم تو چھٹ بھیون مین سے ہین -

ب - بائیس تیئیس برس کے سن مین تحصیلداری کرتے ہو اور کہتے ہو نالایق ہون - چھٹ بھیا ہو روپیہ خرچ کرنے کے وقت چھٹ بھیا بنگئے - آپ کشمیری باورچی بلوائیے اور عمدہ عمدہ کھانا کھلوائیے -

گ - یہ تو سب کچھ ہوگا مگر یہ تو فرمائیے کہ جسنے اتنی کوششون کے بعد چاندسی دولہن پائی ہے اور نوخیز کم سن ۹ برس پندرہ یا سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن اُن سے پہل کرنا کس سے چاہیئے دعوت لینی چاہیئے یا ہم سے ؟

ب - بھئی ہان انصاف کے تو یہی معنی ہین -

ر - سنا آپ نے ارے میان ہم کب بند ہین - دو دفعہ دعوت لیجیے صبح کو سیخ کے گولہ کباب اور خمیری روٹی اور کمرک کی چٹنی - لہسن اور پیاز اور بوتل بھر ہینگ بھنی ہوئی اس مین

بلا دیجائیگی۔
گ۔ سبحان اللہ۔ ہینگ کیا ذراسی بتائی ہے۔ بوتل بھر ہینگ کے لیے سن بھر چٹنی چاہیے
آپ کی دعوت بھی آلا اودھون کی رسوئی ہوگئی کہ ایک بات نون ہینگ سے دال بگھاری
جاتی تھی۔
ب۔ مگر دعوت ماشاء اللہ کیسی اعلی درجے کی ہے۔ گولا کباب اور خمیری روٹی اور چٹنی۔ واہ
صاحب واہ۔ اسقدر فضول خرچی!!! دو الا نکالو گے کیا۔
گ۔ بھئی دل لگی جانے دو۔ اپنی اپنی دعوت کا سامان بتاؤ کہ کیا کیا ہوگا اور آپس مین
ترمیم کی جائے۔
ب۔ ہم تو صاف صاف کہہ چکے کہ ہوٹل مین دعوت ہوگی انگریزی اور مسلمانی دو قسم کا کھانا
اور ہر شے فرسٹ کلاس۔ چاہے جو صرف ہو شیم پین پارٹی۔
بل۔ خالی خولی شیم پین سے کیا ہوگا۔
گ۔ نام شیم پارٹی ہوتا ہے اور پینے کو جی چاہے وہ پیو۔ کہ مے پرست۔
ب۔ جی اور کیا۔ وسکی برانڈی جو چاہو پیو مگر پہلے شیم پین ہی کھلائیگی۔
گ۔ چاہیے تو یہ کہ سب سے پہلے ہم ایک خوبصورت گلاس مین شام پین اپنے ہاتھ سے
بی کامنی جان صاحب کو پلائین اور اسکے بعد وہ اپنے پیارے پیارے گورے گورے ہاتھون سے
ہم کو شیم پین کا جام پلائین۔ ہم کو بھی کچھ یونہین سا سرور ہو اور انکی آنکھون مین بھی لال لال
ڈورے رنگ جمائین۔ معشوق و عاشق ایک دوسرے کی جوانی کے لطف اٹھائین۔
ر۔ اب آپ شیخیگے۔
ب (ہنسکر) گیان سنگھ تو اب کھری کھری کھلی کھلی کہنے لگی۔ اجی خیر مذاق تو ہو چکا
اب رنبیر سنگھ کوئی دن دعوت کا مقرر کرین اور پاکل پنے کی باتین چھوڑین کہ سیخ کے
گولا کباب اور خمیری روٹی کی دعوت کرینگے۔
اتنے مین خدمتگار نے آن کر گیان سنگھ سے کہا (تحصیلدار صاحب آپ کا چپراسی
آیا ہے اور کشمیری باورچی کو لایا ہے) حکم ہوا ان دونون کو حاضر کرو۔ کشمیری باورچی سے

تحصیلدار نے کہا۔ دل پنڈت۔ کیا کیا چیز پکا سکتے ہو۔ اسنے کہا سرکار جو حکم ہو سب بن سکتا ہی حضور کا پیسا ہماری محنت۔

ت (تحصیلدار) بھئی جو کھو وہ منگوادین عمدہ سے عمدہ۔ مگر بھئی پکاؤ جی لگاکے۔

پ (باورچی پنڈت) سرکار حضور کی عملداری ہے جہان سے جو چاہیے منگوا لیجیے۔ کتنے آدمیون کا کھانا چاہیے اور کب چاہیے۔ ہم تین ترون (طرح) کا پکاتے ہین ایک اٹھاؤ چولا (لھا) دوسرے معمولی کھانا اور تیسرے تحفہ کہ برسون یاد رکھّے۔ جس قسم کا کہیے وہ پک جاے۔ غل فصل ہم نہین جانتے۔ ہمارا باپ مہاراجہ کے دربار مین بخشی تھا ہمپر یہ بتیا پڑی ہے رسوئی بنانے لگے۔ گلستان۔ بوستان۔ سکندرنامہ۔

چو عاجز رہا نسدہ دائم ترا درین عاجزی چہ انعوا ہم ترا

رادی۔ بس پنڈت جی بس۔ کشمیریون کا نام نہ بدکیجیے اور ایرانیون کو اصلاح نہ دیجیے۔

ت۔ شعر شاعری کی بحث بھی ہو جائیگی۔ پہلے کھانے کا مصالہ مکے کیجیے۔

ب۔ اور وہی تحفہ کھانا پکائے۔ کوئی پچاس آدمیون کے لیے۔

پ۔ (دوسرے باورچی کی جانب مخاطب ہوکر) ایونا دتو سنگ مین یلے سامان مگکھ تلے نامین مرکھیہ۔

(دوسرا) یم کیا زانن کھیون۔ گڈین یہندہین تا کھیوت چھوڑ کے۔

تحصیلدار نے پوچھا یہ دوسرا آدمی کون ہے۔ باورچی نے کہا حضور یہ ہمارا برادر ہے۔ پوچھا یہ تم نے کیا کہا اور اسنے جواب کیا دیا۔ باورچی نے مسکرا کر کہا سرکار ہم نے کہا کہ آپ ٹھاکر لوگ شکار کھانے والے بڑے ہوتے ہین! اور سچ بات یہ تھی کہ ایک باورچی نے دوسرے سے کہا کہ ان لوگون نے ہمکو کھانا پکانے کو بلوایا تو ہے مگر جب ہم مکھی مسالا مانگینگے تو انکی نانی مرجائیگی اور دوسرے جواب دیا کہ یہ لوگ کھانا کیا جانین۔ انکے باپ نے بھی کبھی کھایا تھا۔

گمانسنگھ نے ایک روپیہ ان دونون کو انعام دیا اور کہا یہان سون سویرے آؤ۔ اور وہ سلام کرکے رخصت ہوے۔

اتنے مین رنبیر سنگھ کے ایک دوست طور کے ہان سے بھی آئی اور خدمتگار نے کہا حضور کو بلایا ہی۔ گیا سنگھ اور بلبھدر سنگھ سے رخصت ہوکر رنبیر سنگھ طور کے سکانیر گئے جہان نور بھی بیٹھے تھے

نور۔ سچ کہنا۔ کیسی صورت ہی ہے چاند کا ٹکڑا۔

ر۔ واقعی۔ ماہرو اور پری پارہ اور ماہوش سنا کرتے تھے مگر اب آنکھون دیکھی۔

ن۔ (مسکراکر) بھلا ارباب نشاط مین کس سے صورت ملتی ہے۔

ر۔ (مسکراکر) دُت۔ نامعقول۔

ط۔ کیا باتین ہو رہی ہین بھئی۔ یہ دُود دبک کیسی۔

ن۔ ہم نے انسے پوچھا کہ تمھاری بی بی چاند کا ٹکڑا ہے یا نہین۔ انھون نے کہا بیشک ہی مین نے پوچھا بھلا ارباب نشاط مین کس سے صورت ملتی ہے۔

ر۔ اور مین نے جواب دیا کہ انکی ہمشیرہ سے۔

ط۔ (قہقہہ لگاکر) بھئی دونون خوب ہو گئین۔ واللہ

ن۔ اچھا ایک بات بتادو (کان مین کچھ کہا)

ر۔ (مسکراکر) اب آپ پٹین گے۔

ن۔ (پھر کان مین کچھ کہا) سچ بتانا۔

ر۔ اپنی ہمشیرہ سے جاکے پوچھو۔

ط۔ یہ کانا پھوسی کیسی۔ کچھ راز دنیاز کی باتین ہو رہی ہین۔

ر۔ گالیان بک رہا ہے واہی تباہی۔ اب یہ میرے ہاتھ سے پٹے گا۔

ن۔ پیٹ لو بھائی مگر ایک بات پوچھتے ہین۔ بتادو۔ اسمین تمھارا کون ہرج ہی۔ آخر دوست ہو یا نہین ہو۔

ط۔ انکی بی بی کے حسین ہونے مین تو کوئی شک نہین مگر یہ انکی بھل منسی ہی کہ ہم لوگون کو نہین دکھاتے۔

ر۔ تم اپنی بی بی ہمکو دکھادو تو پھر ہم بھی دکھادین۔

ط۔ ہماری بی بی اب بوڑھی ہونے آئین انکو دیکھا کیا نہ دیکھا کیا۔

ن۔ اور کیا ہم لوگون کی بی بیان اب فقط نسل بڑھانے کے لیے بچہ کشی کے کام کی ہین۔ چہرے پر جھُریان پڑی ہوئین۔ روپ نہ رنگ۔

ر۔ آپ کے کہنے سے روپ رنگ نہیں ہے۔ کوئی ہماری آنکھوں سے دیکھے۔
ن۔ ہمارا مکان ہوتا تو ہم تو اپنی بی بی دکھا دیتے۔ ارے میاں دوستوں سے کاہیکا پردہ ہے۔
ط۔ اچھا بھئی اگر ہماری بی بی راضی ہو جائیں تو کیا مضایقہ ہے۔ دیکھو اندر جا کے کہتے ہیں۔ شاید راضی ہو جائیں۔
رادی۔ یہ کہکر اُٹھے اور پردہ اُٹھا کر اندر گئے۔ وہاں جا کر گھر میں یہ سب گفتگو بیان کی۔ انکی بی بی نے کہا یہ کونسا شہد اپن ہے۔ انھوں نے ایک بوڑھی ماما سے کہا تم ذرا اسکرٹ سکرٹ اُٹھائے دروازے سے جھلک دکھا دو۔ گھر میں بڑی ہنسی ہوئی۔ ماما نے کہا سرکار میں وہاں مردوں میں کہاں جاؤں بھلا۔ کوئی کام نہ کاج۔ بوڑھیا سے دل لگی کیسی۔ یہ بوڑھے کام کاج ہی سے بڑھکر کیا ہوگا کہ ہماری بی بی بنکے چلوگی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور انکی بی بی تک ہنس دیں اور یہ صلاح دی کہ خاصدان لے کے اور ہمارا کوئی بھاری سا دوپٹا اوڑھ کے جاے اور خاصدان دے کے ایک جھلک دکھا کے چلی آیے تم کہتے ہماری بی بی تو آپ لوگ دیکھ چکے اب ہمکو اپنی بی بی دکھائیے۔ اسپر ماما راضی ہوگئیں۔ میاں طوربا ہر گئے۔ کہا بھئی ہم نے راضی کر لیا۔ مگر دور دور کی دیکھا بھالی ہے۔ اُنسے میں نے کہدیا ہے کہ وہاں کوئی نہیں ہے۔ گلوریاں بنا کے لیتی آؤ۔ زنانہ مکان ہو گیا ہے۔ ذرا دیر وہیں بیٹھو۔ اتنے میں ماما جی ایک بھاری دوپٹا اوڑھے ہوئے خاصدان لے کے آئیں اور جلدی سے ٹپک کر چلی گئیں۔
ط۔ دیکھ لیں۔ اب اپنی اپنی بی بی دکھائیے۔
ن۔ یہ آپ کی بی بی ہیں۔ یا آپ کی اماں جان کی نانی کی پھوپھی اماں۔
ر۔ اس نرپٹ بوڑھیا کو کہاں سے پکڑ لائے بھئی۔
ط۔ بوڑھیا ہے تو ہماری ہے اور جوان ہے تو ہماری ہے۔ ہم نے اپنی بوڑھیا دکھا دی اب آپ حسب اقرار اپنی جوان دکھائیے۔
ر۔ یہ آپ کے باپ کی بی بی ہیں یا آپ کی۔

ط۔ کیا بکتے ہو۔ گالیان دیتے ہو۔
ن۔ نہین حقیقت مین یہ انکے باپ کی بی بی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی ماما یا سائیس پر بیٹھی
ط۔ اب ہماری آپ کی لپاڈگی ہوگی۔ یہ بھی کوئی شرافت ہے بھلا۔ پرائی جورو تو دیکھو
نی اور اپنی جورو اسے پردہ۔ بڑے وہ بن کے آئے ہین۔ آپ چلیے اپنے اپنے گھر
اور دکھائیے۔
ن۔ اچھا چلو تم بھی کیا کہو گی۔ ہم بھی وہ دکھائین کہ یاد کرو عمر بھر۔
سب کے سب نور کے مکان پر گئے۔ مکان قریب تھا۔ پیدل ہی گئے۔
ط۔ لے بسم اللہ زوجہ مکرمہ کو بلوائیے۔ کیسے جھگڑا دکھائین۔
ن۔ ابھی ابھی مگر اسی طرح جسطرح آپ کی والدہ تھین۔ بی بی تھین۔ کون تھین۔ وہ آئی تھین
جیسے کٹ پتلی کے تماشے کی پتلیان آتی ہین۔
ر۔ بھئی خوب کہی۔ جو کہتا ہے ایسی ہی کہتا ہے۔
ن۔ بیشک۔ خاصدان ٹپک کے بھاگین اور اس تیزی کے ساتھ کہ گویا کوئی
دشمن انکو گرفتار کرنے آتا تھا۔ اور اس چھتی اور بھاری دوپٹے کی جوڑ کا پاجامہ کتنا
معقول تھا ماشاء اللہ۔
ر۔ (قہقہہ لگا کر) واللہ مین کہنے ہی کو تھا۔ میری زبان سے آپ لیگئے۔ معلوم ہوتا ہے
کسی ماما یا بوڑھی دواجی کو انکی بی بی نے اپنا یا اور کسی کا دوپٹا اوڑھا دیا ہے۔
یہان سے نور اندر گئے۔ وہان سے سکھا پڑھا کر ایک سانگ بنا کر لائے۔ یہ دونون منتظر
تھے کہ دیکھین یہ کس زنپٹ کو لاتے ہین۔ یہ تو معلوم ہی تھا کہ کوئی پاگل تو ہے نہین
کہ اپنی بی بی کو لاکے دکھا دے۔ کوئی نہ کوئی دل لگی ضرور ہوگی۔ رنبیر نے کہا بھئی
کوئی جدت تین ضرور ہونی چاہیے۔ اگر سیان نور بھی کوئی بوڑھیا اسی طرح دوپٹا یا
دوشالہ یا لحاف اوڑھا کر لے آئے اور وہ بھی خاصدان ٹپک اور پھپھک سے جیسی ہی
تو جدت نہوئی۔ وہی معمولی بات ہوئی۔ طور نے کہا۔ بیشک۔ اتنے مین نور شلغم
لائے۔ کہا بھئی وہ راضی نہین ہوتین وہ کہتی ہین تم تو نہین روز صبح کو اٹھ کر سب کی

جو رو ین ایک سرے سے دیکھتے آؤنگے تو مین تو اسی کی ہو رہونگی کہ سب کو صورت دکھاتی پھر دن - بندی در گذری - تم دوسرا نکاح پڑھوالو اور سب کو دکھاتے پھرو اب مین اسکو کیا کرون - کہو پھر جاکے کہون - خیر تمھاری خاطر ہے - ابھی آتی ہین - کہدیا ہے کہ مین تم ہی سے بھڑکے بیٹھونگی - کسی اور کے پاس نہ بیٹھونگی - تو بھائی صاحب اگر آپ دونون صاحبون مین سے کسی صاحب کو خواہش ہو کہ ہماری بی بی صاحب سے بھڑکے بیٹھے تو بندے کے کپڑے پہن لیجے وہ خواہ مخواہ میرے دھوکے مین آکے بھڑکے بیٹھینگی مگر دست درازی کی سند نہین - دل لگی دور دور کی اچھی ہوتی ہے - رنبیر سنگھ نے کہا حضرت بندے کو اس سے معاف رکھیے - آپ کی بی بی آپ کو مبارک - نور نے کہا ارے بھئی جوان عورت ہے - انھون نے جواب دیا وہ جوان ہون چاہے بارہ برس کی - حضوری کو مبارک رہین - میان طور نے کہا ہم کو اپنے کپڑے دیدیجیے - ہم بھڑکے بیٹھین گے - نور نے انکے کپڑے پہن لیے اور طور نے نور کے کپڑے پہنے کہ اتنے مین بی صاحب تشریف لائین - اور طور کے قریب زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھین - نور نے خدمتگار سے کہا جاکے تلوار اٹھالا اور دست بقبضہ ہوکر بیٹھے - کہا خبردار اگر ہاتھ لگایا تو سر ہی کاٹ ڈالونگا - بھٹا سا اڑا دونگا اتنے مین خدمتگار نے آکے کہا سرکار وہ نوابصاحب آئے ہین جو منصور رنگر کی چڑھائی پر رہتے ہین - نور نوراً انکے استقبال کو گئے اور دو ہی منٹ مین گاڑی کے گڑگڑانے کی آواز آئی اور خدمتگار نے دروازے سے بازار کی جانب جھانک کے کہا (میان تو سوار ہوگئے) اتنا سننا تھا کہ طور کی باچھین کھل گئین -

طور (خدمتگار سے) ارے میان احمد - کیا آج آپ کے یہان رمضان شریف ہین - نہ حقہ نہ پان نہ خاطر نہ تواضع -

خدمتگار - (باہر سے) حاضر کرتا ہون -

طور - کیہے بی صاحب - آپ ہم سے پردہ کیون کرتی ہین - وہ توہین نہین ذری مکھڑا دکھادو - عین سرتے -

عورت - (انکی ران سے ران بھڑکر آہستہ سے کہا) یہ جو سامنے بیٹھے ہین انکو ہٹا دو -
طور - ارے میان او راجپوت کے پوت - ذرا ہٹ جا یہان سے -
- رنبیر سنگھ آڑمین چلے گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ نور کھڑے مسکرا رہے ہین -
نور - (انگلی سے اشارہ کرکے) خاموش (مسکراکر) دیکھو تو کیا دل لگی ہوتی ہے -
ر - مین تو سمجھا ہی تھا -
جب رنبیر سنگھ بھی کمرے سے باہر آگئے تو یہ دونون آڑمین سے اسطرح سے دیکھتے تھے کہ طور انکو نہین دیکھ سکتے تھے - اب سنیے کہ میدان خالی پاکر میان طور صاحب نے اس عورت یعنی وہی میان نور کی بی بی کی ران پر ہاتھ رکھ ہی تو دیا اور کہا تم کتنی سیدھی سادی عورت ہو - اری ظالم تمھارے میان تو ہم سے کہہ گئے تھے کہ تم جانو تمھارا کام جانے - بس اسکے معنی سمجھ جاؤ - اُسنے بھی بڑی شفقت سے انکے زانو پر ہاتھ رکھا اور انکو بڑی محبت کے ساتھ اس زور سے دبایا کہ انکی زبان سے بے اختیار نکل گیا (آہ) اور آہ کیکر انھون نے آو دیکھا نہ تاؤ جلدی سے لپٹا ہی تو لیا اور ویسے ہی نور تلوار لے کے غل مچاتے کلے پر پہونچے (خبردار - مارہی ڈالونگا) رنبیر سنگھ بھی ہنستے ہوے پیچھے پیچھے گئے - طور واقعی ڈر ہی گیا اور ایک دفعہ ہی کانپ اُٹھا - تلوار کی آنچ بُری ہوتی ہے - ہاتھ جوڑکے اُٹھا اور بھاگنے کو تھا کہ اُس عورت نے برقع پھینک دیا اور رنبیر سنگھ اور میان نور صاحب نے زور سے قہقہہ لگایا اور خدمتگار اور سپاہی بھی آڑمین ہنسنے لگے - برقع اُٹھتے ہی میان طور صاحب کیا دیکھتے ہین کہ جسکو وہ عورت سمجھے تھے - وہ میان انور علی خان خواجہ سرا نکلے - طور اسقدر جھینپے کہ جسکی حد نہین - ادھر یہ لوگ قہقہے پر قہقہہ لگاتے تھے اور مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ جاتے تھے جسکو دیکھو لوٹن کبوتر بنا ہوا - اب جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے -
ا - ارے بھئی کیا پڑا پایا -
۲ - یا الٰہی ہنسی رک ہی نہین سکتی - آخر کوئی سبب تو معلوم ہو - ہم بھی ہنسین
۳ - کوئی بڑی دل لگی کی بات ہے - معلوم ہوتا ہے میان طور الّو بنائے گئے ہین

جبھی چپ چاپ کھڑے ہین۔
ط۔ ع۔ چپکا بیٹھا ہے کبوتر مرا اُلو کی طرح۔
نور۔ مولوی طور صاحب قبلہ تسلیم۔
خواجہ سرا۔ ادئی ان مونڈے کاٹے مردون کی ڈھٹائی تو دیکھو مین انکی بیاھتا جورو سامنے کھڑی ہون اور دل لگی کرتے ہین۔
نور۔ (ہنسکر) آداب عرض ہے جناب۔ اجی ادھر دیکھیے بندہ نواز۔
ر۔ بہت ہنستے ہوئے) کیون بچہ یہ پرائی جورون کو گھورنا کیا معنی۔
نور۔ گھورنا؟ گھورنا کیسا؟ ران پر ہاتھ رکھدیا۔
خ۔ (خواجہ سرا) آپ نے بڑی جلد بازی کی ورنہ مادرزاد برھنہ دیکھتے۔
ر۔ بھئی والسلام جلدی کر گئے۔ لاحول ولاقوۃ۔!
خ۔ سارا غزہ کرکرا کردیا۔
نور۔ ابھی یہ اور بڑھتے۔ مگر سچ کہنا تلوار دیکھکر کیسا ڈرا ہے۔ ابے واہ بے گیدی بات تیرے کی۔
خ۔ اب مین نالش کرنے جاتا ہون کہ میری ران پر ہاتھ رکھا۔ کیا دل لگی ہے۔
ر۔ آخر تم سمجھے کیا تھے۔ یہ سمجھے تھے کہ نور نے واقعی اپنی بی بی اور بیاھتا بی بی کی ڈالی لگا دی۔
ط۔ ارے یارو کیون اور ذلیل کرتے ہو۔ اتنی ہی ذلت کیا تھوڑی ہے۔
نور۔ کیون بے۔ بے ایمان تیری دوستی کا اعتبار کیا۔ آخر تو کیا سمجھا تھا۔ اگر میری بی بی سمجھا تو یہ کیا بات تھی اور اگر کوئی بوڑھیا سوڑھیا سمجھا تو یہ اختلاط کیا معنی اسکا جواب دیجیے۔
ر۔ ہان والسلام یہ آدمی کھوٹا معلوم ہوتا ہے۔
ط۔ اب ہم آج سے یارانہ ترک کردینگے۔
خ۔ اہا ہا ہا۔ اور سنیے گا۔ جو کوئی اپنی بی بی کی ان ایسے شہدون سے حفاظت

کرے تو آپ اُس سے یارانہ ترک کردین - یہ ایک ہی ہوئی - واہ بھیّا واہ -
ر - تو جناب ہم سے آپ سے آج ہی یارانہ ترک - جبتک شادی نہین ہوئی تھی
جب ہی تک یارانہ ٹھیک تھا -
نور - واللہ مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -
ر - پہلے تو میری سمجھ مین خود نہ آیا کہ یہ دل لگی چھوڑ کے چلے کہان گئے - پھر مین سمجھا
کہ یہ گارڈی بھی دل لگی بازی ہے -
نور - ارے بھئی نواز گنج سے زنانی سواریان آئی تھین بس جب گاڑی سے سواریان
اُتر گئین اور گاڑی جانے لگی مین نے فوراً احمد سے کہا کہ فوراً جا کے کہدینا کہ
میان تو چلے گئے -
ط - (مسکراکر) لاحول ولاقوۃ -
نور - لے اب دل لگی تو ہو چکی - یہ فرمائے کہ آپ بنے کیسے -
ط - ارے یار مین سیدھا سادہ مسلمان - آگیا چکمے مین - لاحول ولاقوۃ -
نور - یہ نہین بتاتے کہ اُس برقع پوش کو کون عورت سمجھے تھے -
ط - اجی اب کیا بتائین کون عورت سمجھے تھے - اپنا سر سمجھے تھے - اسکے سوا اور کیا
کہین - ایسے اُلّو کبھی نہین بنے تھے -
ر - نہین ایک آپ نے دل لگی کی کہ بوڑھیا زپٹ ماما کو اپنی بی بی کا دوپٹا اُڑھا کر بھیجا
بھونڈی بات - بڑی بھونڈی بات - بڑھیا ماما چلی آتی ہین -
نور - جی ہان - مگر سچ کہنا کیا سوجھی ہے -
ط - اب یہ دونون کی ساٹھ گانٹھ تھی یا نور ہی کو سوجھی -
نور - رنبیر سنگھ سے پوچھ لو نا -
ر - مجھے تو خود نہین معلوم تھا اور مین نے تو اُنسے کہہ ہی دیا تھا کہ اگر اب کی بھی وہی نا
والی دل لگی ہوئی تو کوئی لطف نہ آئیگا -
ط - ہان کہا تھا (بہت ہنسکر) واللہ مین اسقدر جھینپا کہ مین ہی جانتا ہون - مجھے یہ

سوجھی کیا۔ بس اسی کو دو گھڑی کا جنون کہتے ہین۔ نہ یہ فکر کہ یہ ہے کون۔ نہ یہ خیال کہ دن کا وقت ہے۔ دروازے کھلے ہین۔ یہ کیا حماقت ہے۔ جیسے ایک جنون سا ہو گیا ہے

نور۔ اب چلو ر نبیر سنگھ کے بان انکی بی بی کو دیکھین۔

ط۔ بس معاف کیجیے جناب۔

نور۔ ارے میان نئی دولہن ہے۔

ط۔ ہونے دیجیے۔

نور۔ اب ایسی نفرت ہو گئی۔ وجہ کیا کہ یہ ہماری آپ کی بی بی کو دیکھین اور ہم آپ انکی بی بی کو نہ دیکھین۔

ط۔ تو آپ شوق سے دیکھین۔ بندے کو معاف فرمائین۔ بلی بخشے چوہا، بیچارا لنڈورا ہی ہو کے جیے گا۔

ر۔ چلیے تو ہمین کوئی عذر نہین ہے۔

ط۔ میان نور کو لیجائیے۔ بندے نے بھر پایا۔ دیکھتا ہون کہ ادھر تو ایک شخص ننگی تلوار لیے کالے پر سوار ہے اور اُدھر برقع جو ہٹا تو میان صاحب کی پاکیزہ صورت نظر آئی۔

راوی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

خ۔ (خواجہ سرا) مجھ بوڑھے خواجہ سرا پر تو حضور اسقدر ریجھے تھے کہ مین چاہتا تو جاگیرین لکھوا لیتا۔ مجھپر تو حضور کے دشمنون کی جان ہی جاتی تھی اور میرا مارے ہنسی کے برا حال تھا۔

ط۔ لاحول ولا قوۃ۔

ر۔ بھئی آج کی دل لگی بھی یاد رہیگی۔

نور۔ کیسے بے اختیار ہمارے سرکار ہو گئے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ لپٹے ہی جاتے ہین ران پر بڑی شفقت سے ہاتھ رکھدیا۔

ط۔ ارے کمبخت وہ جو کیا وہ کیا اب کیون جھپاتے ہو۔ مین اب جھلا کے ایک آدھ

مارڈالونگا۔
الغرض یہ دل لگی ہوکر رنبیر سنگھ گھر گئے۔ وہان دھنو نے کہا کہو دہے چاندسی دولہن کہ نہین۔ یہ سب ہماری جوتیون کے طفیل ہین۔ نہین تم کو تو ناؤن نے شہدا نا ہی دیا تھا۔ یہ کیا جانے کس خوش نصیب کے ہان جاتی۔ مگر کھوڑی تو تمھاری بنائی گئی تھی کہین اور جاسکتی تھی۔ کملا پتی نے کہا سچ یہ ہے کہ انکی شادی مین وہ وہ دھن منڈل پڑے کہ ہم سب عاجز آ آ گئے۔ اب انھین سکھ اپنا نصیب ہو۔
شب کو کامنی کو ایک اور نیا جوڑا پہنایا گیا۔ ع۔ گرنہ کند ورنکند دل بفریبد کا معاملہ تھا جو لباس پہنے تھی وہی زیب دیتا تھا۔ جامہ زیب ہونا اسے کہتے ہین۔ سیان نے جو خلوت مین دیکھا تو کہا خدا گواہ ہے۔ اسوقت بے اختیار جی چاہتا ہے کہ گلے سے لگاؤن تو دس برس تک گلے ہی لگائے رہون۔ کامنی نے گردن نیچی کر کے آہستہ سے شرماتے ہوئے کہا (ہم کس سے کہین کہ ہمارا کیا جی چاہتا ہے) رنبیر سنگھ مسکرائے۔ کہا ہم بتائین تمھارا کیا جی چاہتا ہے۔ صورت سوال ہے۔ اسپر کامنی نے جھیپ کر گردن پھیر کر کہا (ہم ایسی باتون کا جواب نہین دیتے)۔
یون تو سیان کو بی بی اور بی بی کو سیان کا پیار ہوتا ہی ہے اور پھر نئی دولہن کو کون کلیجے سے لگانا نہین چاہتا۔ سیان تو سیان غیر لوگ راہ چلتے جو دولہن کی منس برات کے پیچھے پیچھے دیکھے ہین۔ تو خوش ہو جاتے ہین اور دوستون مین مذاقاً اشارہ بازیان ہونے لگتی ہین کہ دولہن بیاہ کے جاتی ہین۔ نہ کہ سیان۔ انتظار کی ایک ایک گھڑی ایک ایک صدی کے برابر ہو جاتی ہے۔ اور پھر کامنی سی دولہن غیرت حور جو سچ مچ خدا نے اپنے ہاتھ اور اپنے نور سے بنائی تھی۔ جسکو دیکھکر خود اچھی اچھی دولہنون کا جی بے اختیار چاہتا تھا کہ چوم لین۔ جن نوخیز معشوقون کو اپنے حسن اور بانکپن اور جوانی اور دلربائی پر غرور تھا وہ اسکو دیکھکر جھیپ جاتی تھین اور دل مین اقرار کرتی تھین کہ اسکے سامنے ہماری کوئی حقیقت نہین ہے۔ ایسی پری چہرہ دولہن کو بھلا کون پیار نہ کرتا

رنبیر سنگھ کی واقعی اسپر جان جاتی تھی اور کامنی کا بھی یہی حال تھا۔ دونون اس شعر کے پورے پورے مصداق ہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

جب میان بی بی مین بے تکلفی ہوئی کیونکہ ہ

حجاب نو عروسان در بر شوہر نمی ماند
اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

تو کامنی سے ایک دن گلے لگا کے کہا پیاری مین نے ٹھان لی تھی کہ اگر تم نہ ملین تو عمر بھر شادی نہ کرونگا اور ایسا ہی ہوتا بھی - مین نے تو جس روز تمھاری تصویر دیکھی اُسی روز سے ہر گھڑی دعائین مانگتی تھی کہ ہے پرمیشر یہ جسکی تصویر مین نے دیکھی ہے اسکی مین ہی بی بی ہوؤن - معلوم ہو گیا تھا کہ کس خاندان کے ہو - اور پھر جب مین نے ہاتھ پر دیکھا تو صاف تو یہ ہے کہ بے اختیار جی چاہتا تھا کہ چھت سے کود پڑون اور یہ تو سُن ہی چکی تھی کہ اسی لڑکے کے ساتھ بیاہ ہو گا - تصویر سے تو تم پر ریجھی ہی تھی مگر پاس سے جو اپنی آنکھون دیکھا تو صبر ہاتھ سے جاتا رہا -

الغرض ایک مہینے تک میان بی بی یک جان و دو قالب شہر ہی مین رہے - اسکے بعد کا حال آیندہ فصل مین ملاحظہ ہو -

فصل بارھوین

جنگل مین منگل

شادی کے ایک مہینے کے بعد رنبیر سنگھ اپنے علاقے گئے۔ کامنی اور کملا پتی کو بھی ساتھ لیتے گئے۔ خود اپنے قیمتی دیلر گھوڑے پر سوار۔ اور بی بی اور بہن اور بہنیا گھر کے رتھ پر۔ رتھ بھی قیمتی۔ ناگوری بیلوں کی جوڑی سجی ہوئی۔ سینگوں پر پیتل چڑھا ہوا۔ پردہ نیا اور بہت صاف۔ دری قالین اور چاندنی کا فرش۔ پانی کی صراحی جست کی۔ چاندی کا آبخورہ۔ مراد آباد کا پاندان۔ عمدہ عمدہ دساوری پان۔ سفید کتھا بسا ہوا۔ چونا چھنا ہوا۔ کیوڑا پڑا ہوا۔ لکھنؤ کے میر نثار حسین کی دکان کی مشہور تمباکو کی گولیاں کہ شیشی کھولتے ہی مشک کی خوشبو آئے۔ اُنپر چاندی کے ورق لگے ہوئے بعینہ موتی۔ دیکھنے میں بھی اچھے اور کھانے میں بھی اچھے۔ ڈلی کتری ہوئی۔ چھوٹی الائچی سفید۔ بڑے بڑے دانے۔ چوگھڑے کی الائچی۔ رتھ کے ساتھ ایک سپاہی۔ بڑا سا لٹھ لیے ہوئے۔ اور ایک پاسی۔ پیچھے چھکڑا۔ اسپر تلسا مہری گھر کی ہارن۔ ایک عورت روٹی پکانے والی برہمنی۔ ایک مہرا۔ ایک باری سلہ اب کی دو بہنگیاں۔ ایک پر کامنی کا لکھنے پڑھنے کا سامان۔ راماین۔ بھاگوت۔ گیتا پریم ساگر۔ بارہ ماسا ناگری میں۔ اور اردو میں فسانۂ آزاد۔ جام سرشار۔ مثنوی گلزار نسیم۔ مثنوی میر حسن۔ گرہست آسرم۔ مراۃ العروس۔ سیر کہسار۔ الف لیلیٰ بدمادتی۔ حساب کی کتاب۔ جغرافیہ۔ تاریخ ہند۔ جام جہان نما۔ تاریخ روسس اور انگریزی کی چھ کتابیں۔ ایک بہنگی پر کچھ نمک پارے کچھ شکر پارے پوریاں۔ ترکاریاں۔ اچار۔ چٹنی۔ مربّہ۔ تلی ہوئی مچھلی اور کباب۔

گرمی کے دن تھے رنبیر سنگھ نے رات کے تین بجے سے سفر کا انتظام کیا۔ یعنی تین بجے رتھ اور چھکڑا روانہ کر دیا اور دو سپاہی ہتھیار بند اس غرض سے ساتھ کیے کہ ٹرکا ہوتے ہوئے واپس آئیں اور خود بھی رتھ کے ساتھ گھوڑے پر چلے۔ اندھیری رات پچھلا پہر مشعل ساتھ ہوا تیز تھی۔ رنبیر سنگھ نے چلتے وقت ہوئسکی کے دو جام ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیے اور ایک شیشی میں تہ دھی بوتل سے کچھ کم پیتلون کی جیب میں رکھ لی۔ پر پھٹنے کے وقت ان دونوں

اور لوگون کو رخصت کیا صرف ایک سپاہی اور پاسی رہگیا - صبح کو گھوڑا بڑھا کر رتھ کے قریب گئے - کملا نے کہا بڑی خنکی ہے آج - جیسے سردی کے دن ہوتے ہین - انہون نے کہا ایک تو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا دوسرے جنگل کا واسطہ - کھلا ہوا میدان اور ذرا خنکی آج ہے بھی - چلے بھی تو پچھلے پہر تھے - اب اسوقت بھی خنکی ہے - دھوپ نکلنے دو - پھر کیفیت دیکھنا - ہم نے تو چلتے وقت دو جام لے لیے تھے - طبیعت راستے بھر بشاش رہیگی - گھوڑے کی سواری کا کیا کہنا - تم لوگون کو تکلیف تو نہین ہوئی کچھ - کملا پتی نے کہا نہین - تکلیف کیسی ہم پوچھا یہ بتاؤ کہ کھانے کو کیا ساتھ ہے - کملا نے کہا گھبراؤ نہین تمھارے پسند کی چیزین ہین - تلی مچھلی اور کباب - اور پکوان ہے رنبیر سنگھ نے کہا بس کوئی گیارہ بجے بلکہ دس ہی بجے تالاب پر پہونچ جائینگے وہان پردے کا مکان بھی ہے - وہین ذرا سستائینگے کھانا کھائینگے - برف ہمارے ساتھ ہے - بس پھر کوئی چار بجے ٹھنڈے ٹھنڈے چلینگے - شام ہوتے ہوتے گانون پہونچ جائینگے - وہان کم سے کم ایک اٹھوارے تک چین سے رہینگے - بی کامنی صاحب کیا آرام مین ہین - کملا نے ہنسکر کہا پوچھو - آرام مین تو نہین ہین - خاصی کٹورا سی آنکھین کھلی ہوئی ہین - کامنی نے مسکرا کر رتھ کا پردہ ذرا یونہین سا اٹھا کر رنبیر سنگھ کو دیکھا اور دونون ہنسے -

کامنی - معلوم ہوتا ہے کچھ مسالا پاس بھی ہے -

کملا - کچھ مسالا ! یہ نہین کہتین کہ بوتلون کی بوتل اور پیپے کے پیپے ساتھ ہونگے

کامنی - ساتھ کا ذکر نہین ہے - مین کہتی ہون اسوقت گھوڑے پر ساتھ ہے یقین نہ آئے تو پوچھ لو -

رنبیر سنگھ (تبلون کی جیب سے نکال کر) بس اتنا مسالا ہے -

کملا پتی اور کامنی دونون کھلکھلا کر ہنس پڑین - کامنی نے کہا مین تو سمجھ ہی گئی تھی کہ کچھ نہ کچھ جیب مین ضرور ہوگا - کملا پتی نے ہنسکر کہا تم نے مینا ہی بھر مین خوب پہچان لیا - یہ تو شیشی کی شیشی ساتھ لگائے ہوئے ہین - کیا راستے مین بھی پی

رنبیر سنگھ نے کہا نہین نہین - اُسوقت سے چھوئی نہین - ہان چلتے وقت البتہ اُڑائی تھی -

کملا - کہین دولہن کو نہ پلا دینا - تم تو انگریزی پڑھے ہو - دیبی دیوتا کو مانتے نہین - تم لوگون کا اعتبار کیا -

کامنی - پینے والی کوئی اور ہی ہوتی ہونگی -

کملا - اَی مین ہنستی ہون - اب ذرا ذرا ٹھنڈک ہوئی - جب چلے تھے تو بڑی خنکی تھی - اور ہوا سے اور بھی تیز ہو گئی تھی -

کامنی - اب کے بجے ہونگے - دھوپ تو سارے مین پھیل گئی -

رنبیر سنگھ - ٹھیک آٹھ بجے ہین - بس دو گھنٹے مین دوپہر یا سائینگے -

کملا - چھکڑا کہان ہے - بہنگیان کہان ہین -

رنبیر سنگھ - سب ساتھ ہین بی بی - کہو نہین ذرا دم لے لین -

کملا - کہو دولہن - کیا کہتی ہو -

کامنی - اب اُسی تالاب پر گاڑی روکنا - اور چاہے ذرا سستالو -

رنبیر سنگھ نے رتھبان سے کہا بھیکم رتھ روک لو - اور کملا پتی سے کہا ذرا یہان حقہ پی لین - تم لوگ چاہے کچھ کھا پی لو - کوئی عجلت تو ہے نہین - کملا نے کہا بھیّا ایسی جگہ ذرا رتھ روکو کہ ایک طرف کا پردہ اُٹھانے کے قابل ہو - دم گھٹ گیا -

رنبیر سنگھ نے کہا اس سے بہتر پردے کی جگہ نہو گی - تم پردہ اُٹھا دو - چھکڑے سے تلسا اور بارن اُتریں - رتھ کے پاس آئین - کامنی اور کملا پتی سے باتین ہونے لگین تلسا - اے دولہن مین اینٹھ گئی -

ہنسیا - ہم کو تو سردی معلوم ہی نہین ہوتی -

تلسا - رتھ کے اندر پردے ڈال کے بیٹھی اور مجھ بڑھیا کو کھلے ہوئے چھکڑے مین بٹھایا - مین اینٹھ گئی -

کملا - ہمکو تو سردی ضرور معلوم ہوئی مگر پردے بند کرنے سے آرام ملا - اچھا اب

پانی منگواؤ۔ مُنہ دھوکے تو گھر سے چلے ہی تھے مگر پھر دھولین تو کیا بُرا ہے۔

رنبیر سنگھ اور ہمکو ذرا سی مچھلی دیدو تو ہم اپنا مسالا نکالین۔

اتنے مین بہنگی کے کہار نے ایک پیالے مین تلی ہوئی مچھلی دی اور رنبیر سنگھ نے ایک چاندی کے آبخورہ مین شیشی سے اُنڈیل کے پانی ملاکر پی اور مچھلی کھائی۔ کہا تم لوگ چاہے ناشتا بھی کرلو۔ کامنی اور کملا نے مُنہ دھوکر پان بناکے کھائے اور کہا ہم لوگ اب اُس تالاب ہی پر پہونچ کر کھائینگے۔ تم بدرقہ کرلو۔ اب تھوڑی دیر تو ہے ہی۔ رنبیر سنگھ نے مُنہ ہاتھ دھوکر ناشتا کیا اور گھوڑے پر سوار ہوا ادھر رتھ اور چھکڑا تیار ہوا۔ کہارون نے بہنگیان لیس کین۔ قافلہ روانہ ہی ہونے کو تھا کہ سپاہی نے کہا سرکار ذرا ٹھہر جایئے۔ گورون کا رسالہ جاتا ہے۔ نکل جانے دیجیے رنبیر سنگھ نے بہن اور بی بی سے کہا دیکھو آج ایک نئی چیز تمکو دکھائین جو کبھی نہ دیکھی ہو۔ انگریزی فوج جاتی ہے۔

کملا۔ ہے ہے یہ سوے اُجڈ گورے کہین رتھ کو تو نہ چھیڑینگے۔

کامنی۔ اے رتھ کو آڑ مین کردو۔

رنبیر سنگھ۔ نہین جی۔ مجال ہی بول سکین۔ افسر ساتھ ہونگے۔ کوئی لوٹ پڑی ہے۔ یہ بھی نواب کی فوج ہوئی کہ جدھر نکل گئی ستھراؤ کردیا۔ تم لوگ پردہ تھوڑا تھوڑا اُٹھاکے دیکھو۔ یہ کیفیت کبھی نہ دیکھی ہوگی۔

کملا۔ تم جانو۔ ہمکو تو ڈر معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔

اتنے مین رسالے کے گھوڑے دکھائی دیے۔ کامنی اور کملا بی نے پردے مین سے دیکھنا شروع کیا۔ گھوڑے سب سرنگ یکرنگ۔ سوارون کے گال صاف داڑھیان ایک سرے سے ندارد۔ سب ران پٹری حمائے چست و چالاک بیش بہا ہتھیارون کی چمک اور آواز اور وردیون کی شان عجب لطف دکھاتی تھی۔ کامنی اور کملا بی نے واقعی یہ سمان کبھی نہین دیکھا تھا۔ جب انھون نے دیکھا کہ سوار برابر چلے جاتے ہین کوئی کسی سے بولتا چالتا مزاحم نہین ہوتا تو بے جھجک پردہ ہٹاکر

دیکھنے لگین۔ سوارون کو رتھ ایک نئی چیز تھی۔ رتھ اور بیلون اور رتھ کی اندر کی پریون کو شوق سے دیکھتے جاتے تھے کیونکہ کامنی اور کملا پر تو انتہا کا جوبن تھا ہی مگر ہنیا بھی ستم ڈھاتی تھی۔ سوارون کے بعد تو پنچا نہ آیا۔ بڑے بڑے گران ڈیل خوشرو جوان۔ گاڑیون کی گھڑگھڑاہٹ سے کان پڑی آواز نہین سُنائی دیتی تھی۔ سب کے بعد بڑی بڑی ڈولیان آئین۔ جن پر زخمی گورے لڑائی مین لادے جاتے ہین۔ انگریزی فوجی باجے کی آواز بڑی خوش آیند تھی۔ جب فوج نکل گئی تو کملا اور کامنی باتین کرنے لگین۔

کامنی۔ بس اسی طرح دوسری طرف کی فوج آتی ہوگی۔ کیسے کیسے جوان رن کے میدان مین جوجتے ہونگے۔ بس ننھی سی گولی کام تمام کر دیتی ہوگی۔

کملا۔ جسوقت گولہ چلتا ہوگا تو کیا جانے کیا کیا بچارے سوچتے ہونگے۔

رنبیر سنگھ۔ کچھ نہین۔ اسوقت سوائے آگے بڑھنے اور مارنے کے اور کچھ نہین سوجھتا

کملا۔ ایسا مست سوار ہوجاتا ہے۔

کامنی۔ کیا جانے انمین کون کون راٹھور بیدون کے پوت ہونگے جنکی زندگی اور روٹیون کا دارمدار انھین پر ہوگا۔ کون کون انمین سے اپنی نئی بیاہی ہوئی دورن کی دولہن کو اس امید پر چھوڑ آئے ہونگے کہ ہندوستان سے بلا لینگے اور کون کون یہان سے زندہ جاے کون نہ جاے۔

رنبیر سنگھ۔ جہان لڑائی چھڑ جاے وہان بھیجدیے جائین اور جانا پڑے سپاہی کی جان ہر دم ہتیلی پر۔ لڑائیون کے جو نقشے ولایت کے تصویردار اخبارون مین طبع ہوتے ہین اُنکے دیکھنے سے رنج ہوتا ہے کہ کیسے کیسے گلبدن خوشرو جوان دم کے دم مین دم توڑتے ہین۔ دیکھو مین بھی جلد رسالداری لیتا ہون۔

کامنی (ٹھنڈی سانس لیکر) چھتری کا تو دھرم ہی یہ ہے۔

کملا۔ ہان پھر یہ تو ہے ہی۔ راجپوت کی جان تلوار ہے۔

رنبیر سنگھ۔ ہمارے نانا نے کیسا نام کیا تھا۔ کابل مین آجتک اُنکی دھاک

بندھی ہے۔ چھتریون مین وہ اور سکھون مین گرو گوبند۔ اور کشمیری پنڈتون مین نندرام۔ جسنے اپنا سکہ تک چلایا تھا۔ ع۔ سکہ زد در کابلستان نندرام۔ چھتری لاکھ گیا گذرا ہو پھر چھتری ہے۔

اتنے مین گولے کی آواز آئی۔ دھنّا۔ پھر آواز آئی۔ تھوڑی دیر مین گولیون کی بارش چلنے لگی۔ کملا اور ہنسیا ڈرین۔ رنبیر سنگھ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہین کا دھاوا ہے۔ لی ہوئی لڑائی ہے مگر جاڑے کی فصل تو ہے نہین۔ کیا جانے کیا بات ہے

کملا۔ تم تو چار بجے چلنے کو کہتے تھے۔ ابھی سے کیون اٹھ کھڑے ہوئے۔

رنبیر سنگھ۔ ہم سمجھے تھے بڑی گرمی ہوگی۔

ہنسیا۔ بھیّا کوئی ڈر تو نہین ہے۔ ادھر گولی دولی تو نہ آئیگی۔

رنبیر سنگھ۔ دیوانی ہوئی ہے۔ وہ تو پہونچے ہونگے دو کوس اب۔

دو گھنٹے کے بعد پھر وہی فوج ملی۔ ایکی تو بچانہ آدھا سڑک پر تھا آدھا اور جانب وہان سے ذرا دور۔ اور سوار بھی منتشر تھے۔ انمین سے ہو کے جو رکھہ نکلا تو عورتون کو ذرا خوف معلوم ہوا کہ کہین کوئی گورا ہاتھ نہ ڈالدے۔ کملا نے کہا بھیّا ان بھوتون بندرون مین سے کہان چلتے ہو۔ کہین کوئی ہاتھ نہ ڈالدے۔ ہاتھ گلے کا نہ نکالے۔ موئے ہوش تو ہوتے ہی ہین۔ رنبیر سنگھ نے کہا اگر یہ خوف ہوتا تو ہین کوئی سڑی تھا کہ جو کھم کی جگہ عورتون کو لیکے آتا۔ ذرا ترچھی نظر سے کوئی دیکھے تو ٹھٹا سا سر کاٹ لون۔ چھتری نہین کوئی انیے بنیے ہین کیا۔

کملا۔ (ہنسکر) راجپوت کی رگ جوش مین آگئی۔ تم اکیلے کیا نبالو۔

رنبیر سنگھ۔ جو اکیلے دکیلے کا خیال کرے وہ چھتری نہین۔ چھتری وہ جو باگ سے کچھار مین جاکے لڑے۔ ہمارے نانا پیدل بنڈیلے کا شکار کرتے تھے۔ ہم اُن کے نواسے ہین۔

کملا۔ ہان بنڈیلے کا شکار تو پیدل کرتے تھے۔

رنبیر سنگھ۔ اس فوج کو دیکھکر جی بھر بھرآتا ہے کہ جنگی وردی ہم بھی پہنے ہوتے

خدا نے چاہا تو وہ دن بھی آیا چاہتا ہے - اسوقت ایسا جوش ہو کہ جی چاہتا ہے کسی سے چھیڑ کے لڑ پڑون -

کاننی - (مسکراتی ہوئی) وحشت ہے -

اسپر کاننی اور کملاپتی اور سنیا اور خود رنبیر سنگھ ہنس پڑے - اتنے مین دور سے گولے کی آواز آئی - اور ادھر سے بھی گولہ دغا - تو ساتھ کے سپاہی نے کہا گولہ بجے لاگ رہجور - اسی جھیل کے پاس ہماری دگلے والی پلٹن سے اور چرکھاری والے جمین دار (زمیندار) کے ناتی سے گولہ چلا تھا (وہنی ران دکھا کر) یہ گولی ہمارے لگی تھی - یہ وہی بھوم ہے - گردھار سنگھ چکلہ دار کھیر آباد (خیر آباد) سے اور پنڈت دیبے رام کاشمیری چکلہ دار - دو چکلہ دار بھیجے گئے تھے - ہم بھی سپاہیون مین تھے - وہ جو سامنے اترا لگ اونچا اونچا ٹیلا ہے وہین گڑھی تھی - اٹاری پر سے گرد دیکھکر اسنے گولہ برسایا - دیبے رام کے ساتھ کدار ناتھ کاشمیری تھے وہ آگ برستے ہی مین بھاند پڑے اور راجا بھاگ گیا یہ وہی جگہ ہے - آج کتنی برسون بعد یہان سپاہی دیکھے -

رنبیر سنگھ - تو یہان گڑھی تھی - ہمکو اب تک نہین معلوم تھا -

سپاہی - کئی لڑائیان ہوئین سرکار یہان -

رنبیر سنگھ - بھلا تمھاری دگلے والی پلٹن اس فوج کا مقابلہ کر سکتی -

سپاہی - ہجور توڑے دار بندوک کا انکے رفل کی کون برابری اتنا تو رکھا ن ایسی توپ کہان تھین - ہان تلوار کی لڑائی کھلے میدان مین ہو تو یہ ایک نہ ٹھہرے - آڑ مین جا کے رکھا کی (خاکی) وردی پہن کے دائین دائین جھونک دیا ستھراؤ کر دیا - کھلے میدان مین تلوار سوت کے آئین تو جانین اور یون سپاہی تو ہین ہی - طلب اچھی پاتے ہین - گوشت بھر پیٹ ملتا ہے - جورو بچون کو کھانا کپڑا ملتا ہے - رم شراب پینے کو سندر جھولداری رہنے کو -

جھیل جب ایک گولی کے ٹپے پر رہگئی - تو رنبیر سنگھ نے اپنے دیلر گھوڑے کو کڑکڑا دیا فوج سے رتھہ دور نکل آیا تھا - کملاپتی نے کہا یہ ہمکو اکیلا چھوڑ کے کہان گھوڑا دوڑا کے چلدیے

بوڑھے سپاہی نے کہا ہوجی کچھ چنتا نہین ہے - گاؤن سامنے ہے کوئی ڈیڑھ گھنٹے کی راہ پر - سامنے گولی بھر کے ٹپے پر جھیل سرکاری ہے اور گورے تو دور ہین - کوئی ڈر کی بات نہین - کوئی آدھے گھنٹے سے کم مین جھیل کی طرف سے گولی کی آواز آئی - سپاہی نے کہا یہ سرکار نے بندوق چلائی - بڑی چڑیان اس جھیل پر ملتی ہین - مرگابی اور پرکیا اور ہریل - کبوتر - کرکرا اور جنگلی مرغی - اتنے مین دوسری گولی چلی - رتھ بان کو کامنی نے حکم دیا بھیکم تیز چلو - اسنے بیلون کو سنکار دیا - ناگوری بیل - عربی گھوڑون کے سے سریع السیر - چلے تو چشم زدن مین جھیل پر تھے - چھکڑا پیچھے رہگیا - سپاہی بھی گرتا پڑتا پہونچا - انھون نے دیکھا کہ رنبیر سنگھ شکار کھیل رہا ہے - تھوڑی دیر مین دو کبوتر اور پانچ مرغابیان اور بارہ چھے لاد کے آدمی چلے - رتھ اور چھکڑا اور کہار سب جھیل کے پاس ایک باغ مین گئے - اسمین املاک بھی تھی دو دالان نیچے اور ایک بڑا اور ایک چھوٹا کمرا اوپر - دونون کچھ انگریزی کچھ ہندوستانی فشن کے سجے ہوئے - ہر شے قرینے کے ساتھ اور کمرون کے سامنے ایک خوشنما برآمدہ - یہان سے جھیل بڑا لطف دکھاتی تھی - کامنی اور کملا نے کھانا کھایا - ادھر رنبیر سنگھ نے چار چھون کا کباب برہمن سے پکوایا اور کھانا کھاکے اسی برآمدے پر کرسیان بچھوائین اور خود بھی بیٹھا اور بی بی اور بہن کو بھی بٹھایا کہ اتنے مین وہی فوج قرینے کے ساتھ ڈل کوچ کرتی ہوئی جالے لگی - اس بلندی سے فوج کا صف بستہ ہوکر آب رواں کیطرف سے جانا اور دردیون کی آن بان اور ولایتی ہتھیارون کا چمکنا اور گھوڑون کی شان اور بھی لطف مزید دکھاتی تھی اور ان دونون کو اچھا موقع ملا کہ بلا قید پردہ بے حجاب و برافگندہ نقاب اس جماعت کو دیکھین - اپنا باغ - اپنا گھر - اپنا علاقہ - اپنا گانون - آدمی نوکر - چاکر - سپاہی - عورتین - باورچی - باورچن - مہریان سب موجود - پانچ بجے کے قریب رنبیر سنگھ مچھلیون کے شکار کو چلے - کملا اور کامنی برآمدے سے میدان اور جھیل اور باغ اور جنگل کی سیر کر رہی تھین - یارن تلسا ہنسیا - برہمنی وغیرہ کے علاوہ گانون کی دو کاچھین اور ایک گڈن بھی اپنے مالک

کو دیکھنے آئین کہ اتنے مین زینے سے آواز آئی (واہ رانی صاحب ہمکو چھوڑ کے چلی آئین - بندگی) سب کو حیرت ہوئی - ارے زینب کی مان تم یہان کہان - اُسنے پھر بندگی کر کے ہنستے ہوئے کہا - اے میرا وہان کب جی لگتا بھلا - ہم جو کوئی آٹھ بجے گئے تو سُنا وہ باغ گئین بس وہین سے اِکا کیا - راہ مین سوے گورے ملے - دم ہی تو فنا ہو گیا - جب وہ نکل گئے بہیر تب چلے - لے اِکے والے کو ڈیڑھ روپیہ دیدو - کامنی اسکے جانے سے بڑی خوش ہوئی - کہا ہم نے تو ایک جگہ رتھہ روکھہ کھول دیا تھا - مگر پھر صلاح ہوئی کہ چلے بھی چلو - اُسنے پوچھا گورون کی پلٹن ہی تھی -

کامنی - دو دفعہ - ابھی تو اِدھر سے پلٹن گئی -

زینب - گولنداز بھی تھے - بڑا رسالہ تھا -

کملا - اَے بھُج کے بھُج بنے ہوئے تھے -

ہنسیا - ایک بار تو ہم اُنکے بیچ سے آئے -

زینب - ہم تو اکیلے پن کے سبب سے بہت ڈرے - اِن ہوشونکا اعتبار کیا - جنگلی تو ہین ہی -

کملا - بولے بالے تو کچھ نہین - مگر ہان گھورتے ہوئے گئے -

کامنی - نہین - رتھہ کو زیادہ تر دیکھتے تھے -

زینب - وردیان کتی اچھی تھین - ساز سامان سے لیس - مین تو پندرہ دن پلٹن مین رہ چکی ہون - زینب کے ابا وہان اسپتال مین کمپونڈر رہتے تھے نا -

کملا - (مسکرا کر) خیر - مین تو کچھ اور ہی سمجھی تھی -

زینب - اوئی - تم کیا سمجھی تھین بہنیا کہ کوئی گورا دُورا ہمکو اُڑا لیگیا - منہ جلا دن پکڑ کے سوئے گا - چھاؤنی مین اُنسے کوئی نہین ڈرتا -

اتنے مین کملا نے کہا اے تلسا لوا یہ سارس ہین نا - تلسا نے کہا ہان بٹیا - سارس کی جوڑی ہے - پوچھا کیا پالو ہے گدن نے کہا (نا ہین) پلاؤ ہیان جنگل مان کہان کامنی اور کملا بیتی نے غور سے دیکھا - کہا میان بی بی ہین - نر کون ہے اِنمین - زینب کی مان

نے کہا اُدھر والا نر ہے - انمین ایک عجیب خاصیت ہو - جو ایک مرجائے تو دوسرا
پھٹیل رہتا ہے - پھر جوڑا نہ دکھائی دیگا - نر مرجاے تو مادہ اکیلی رہیگی اور مادہ مرجاے
تو نر ٹسر دن ٹون - اتی محبت اسکو اپنے جوڑے سے ہوتی ہے کہ پھر دوسرا نہین
ہونے پاتا - اسی سے شکاری لوگ اسپر گولی نہین چلاتے اور ہنس کے جوڑے
کا بھی یہی حال ہے - وہ بھی بس ایک ہی کے سر ہوتا ہے - اسکا بھی کوئی
شکار نہین کرتا - ترس آتا ہے - لوگ کہتے ہین کہ کسو جنگل مین ایک سارس کو کوئی
بیرحم نے گولی سے مار ڈالا - تو دوسرے نے جو مادہ تھی اس کے سوگ مین
گھانس پھوس پیڑون کی لکڑی جمع کرکے اُسکی لاش کو تپایا اور چوپخ مین آگ لاکے اُس
ڈھیر کو جلایا اور جب شعلے نکلنے لگے تو آپ بھی اُسی مین جل مری - کسلا کو بڑا تعجب ہوا
کہا یہ تو ستی ہوگئی - واہ وا - یہ جانورون تک مین اتی محبت ہوتی ہے - کچھ ٹھکانا ہی
کاسنی اُس جوڑے کو غور سے دیکھا کی کہ تھوڑی دیر مین ایک جوڑا اور دکھائی دیا - اور
پھر ایک تیسرا جوڑا جھیل کے پاس دیکھا - دیر تک سارس اور ہنس کی باتین رہین
تا سانے کہا یہ تو ہم نے اپنی آنکھون دیکھا ہے کہ چکوا چکوی کا جوڑا رات کو بچھڑا رہتا ہی
دریاؤ ہو - ندی ہو - جھیل ہو - نر پانی کے ادھر - مادہ اُدھر - چکوا اِدھر سے بولتا ہی
چکوی اُدھر سے - رات بھر سوال جواب رہتے ہین - اور لوگ تو کانون کی سنی کہتے ہین
کہ چکوا چکوی کہانیان کہتے ہین کہ رات کہین ختم ہو تو بچھڑے ہوئے ملین - زینب
کی ماں نے کہا دیکھو ان جانورون مین اپنے جوڑے سے ایسا پیار ہوتا ہے اور
آدمیون کو دیکھو کہ میان بی بی جان کے دشمن ہو جاتے ہین - زہر کھلا دین - کنوین
مین ڈھکیل دین - لوگون کو لگا دین کہ مار ڈالو - عمر بھر ایک دوسرے کی صورت
نہ دیکھین اور ان جانورون کو دیکھو کہ جوڑا جاتا رہا تو بس دنیا سے کچھ مطلب نہین -
دن بھر چگا چرا کھایا پیا رات کو سو رہے - یہان ستر ستر کرتی ہین اور رات دن
کی دانتا کلکل الگ - کاسنی نے کہا جب جوڑا مر جاتا ہوگا تو کیسی بپتا پڑتی ہوگی بس
انکی زندگی ہی تلخ ہوگئی - جو ایسون کا شکار کرے اُس سے بڑھ کے بیرحم کوئی نہین

ایک تو شکار ہی کرنا کون اچھی بات ہے مگر مرد کب مانتے ہین - دوسرے ایسے بیچارے جانورون کا شکار کرنا تو بڑی ہی بے رحمی کی بات ہے -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ بندوق کی آواز آئی نما ئے کہا بھیا تو مچھلی کے شکار کو گئے ہین یہ بندوق کہان سے چلی - معلوم ہوا کہ ایک سائی نکلی ہے اُسکا شکار ہوا - پھر خبر آئی کہ سائی زخمی ہوکے بھاگ گئی -

زینب کی ماں دو تین عورتون کو ساتھ لیکر باغ دیکھنے گئی تو تنہائی مین نند بھاوجون مین یون چہل ہونے لگی -

کملا - ارے خوب یاد آیا - مین آج سوؤنگی کہان -

کامنی - یہ کیون - اسی برآمدے مین ہم تم اس بڑے پلنگ پر سوئینگے - اسمین تو پلٹن کی پلٹن سما جاے -

کملا - چلو بس اوپر کے دل سے باتین نہ بناؤ (مسکراکر) بہت جھوٹھ نہ بولو -

کامنی - اور سنو - اچھا پھر کہان سوؤگی - ہم کو اکیلا چھوڑ دوگی -

کملا - اے کیون بناتی ہو - بڑی دہان سے دو بن کے آئی ہین - ہم تم کو اکیلا چھوڑ دینگے کہ تم رسیان توڑا کر بھاگو گی -

کامنی - (کھلکھلاکر) تم کو یہ ہو کیا گیا اسوقت - ہمکو تو شرم آتی ہے اب ہم ایسے بیحیا ہو گئے کہ تمکو چھوڑ کے چلے جائینگے -

کملا - یہ تو پریشر ہی نے کہا ہے - تمھاری جوڑی سلامت رہے -

کامنی - چلوے چکوی کیا کرتے ہین - کیا انکی رات نہین کٹتی -

کملا - ہان - اچھی بات تو ہے - ادھر سے تم کہانی کہو وہ ہون ہون کرین - پھر تم ہون ہون کرو - وہ کہانی کہین -

کامنی - مین تمھارا مطلب سمجھ گئی - اچھا آج سفارش کرونگی کہ نندوئی کو بلا دیا جاے کہونگی بہن اکیلی ہین - بہنوئی کو بھی بلا لو -

کملا - آپ معاف کیجیے - ہم لوگ اب پرانے ہو گئے -

کامنی - اُفوہ - بڑا بیخ ہے اسکا (ہنسکر) بڑی ٹھنڈی سانس بھری -

کملا - یہ زینب کی ماں کہان دھم سے پہونچ گئی -

کامنی - اسکو ہمارے بغیر چین کہان - بڑی نیک عورت ہے - اور بے عذر - کسی کام مین بند نہین - اسی کو بھجوا کے نندوئی کو بلوالین -

کملا - چلو باتین نہ بناؤ - دعائین مانگ رہی ہوگی کہ کہین رات جلد آئے - ہمارے بھائی کو بہت چھیڑا نہ کیا کرو -

کامنی - ہم تمھاری باتون سے صاف سمجھ گئے کہ سفارش چاہتی ہو - دھیان لڑکے سے اُنھین کیطرف ہے - اب آج تو رات کسی طرح کاٹو - کل ہم نہ بلوادین تو ہمارا

کملا - (ہنسکر) آج شام دیر مین ہوگی -

زینب - کیون دیر مین ہوگی شام - واہ - تم اکیلی ہو اس سے شام دیر مین ہو

کامنی - جب سے تم گئی ہو تب سے یہ ہمکو چھیڑ رہی ہین کہ شام آج دیر مین ہوگی -

اتنے مین رنبیر سنگھ آئے - این! - زینب کی ماں یہان کہان - اُسنے کہا جہان راجا وہان پرجا - جہان سرکار وہان لونڈی - بہن سے پوچھا کھانے کو یہان کیا پکا ہے اُسنے کہا - چاول روٹی - گوبھی اور آلو کی بھجیا - سرسون کا ساگ - ماش کی دال - آلو کا بھرتا - مرغابی - اور چیتے - کل بکرا ضرور مارا جاے - رنبیر سنگھ نے کوٹھے پر سے آواز دی - ذرا دریافت تو کرو نیچے کیا پکا ہے - آدمی نے کہا سرکار - مچھری (مچھلی) تلی جات ہے اور گرم گرم کباب - جب کھانا پک گیا تو نیچے کا کھانا بھی رنبیر سنگھ نے منگوالیا اور ہوسکی کے ساتھ پہلے کباب اور مچھلی کھائی - پھر دوسرے کمرے مین جاکے روٹی اور مرغابی اور چیتے اور تھوڑا سا ساگ کھایا اور کیتھے کی چٹنی اُسی وقت بنوائی - ادھر کامنی اور کملا چوکے مین کھانے بیٹھین - رنبیر سنگھ کو کھانے پینے کا بہت بچار نہ تھا کہ چوکے ہی مین کھائین اور کپڑے ضرور اُتارین - بزرگون کے سامنے لحاظ کے سبب سے کبھی ظاہرداری کرنی پڑتی تھی - ورنہ آزادی کا خیال زیادہ تھا اور صحبت بھی زیادہ تر اسی خیال کے لوگون سے تھی - کوئی آٹھ بجے کے وقت جب

مالک اور نوکر سب نے کھانے سے فراغت پائی تو کملا پتی نے کہا معلوم ہوتا ہے ان سارسون کی جوڑی اسی باغ مین رہتی ہے۔ ایک نہا رہا ہے۔ کچھ چگ رہا ہے۔ اچھی طرح دکھائی نہین دیتا۔ کامنی نے غور کرکے دیکھا۔ کہا ایک اُدھر والا ایک ہی ٹانگ سے کھڑا ہے۔ اسپر زینب بولی سرکار ایک باورچی اپنے آقا کے لیے ایک دن مرغی پکا کے لیگیا۔ تو اسمین ایک ہی ٹانگ۔ دوسری ٹانگ باورچی چکھ گیا۔ باورچی چور تو ہوتے ہی ہین۔ پوچھا ارے اسکی دوسری ٹانگ کہان ہے۔ باورچی بولا سرکار سنا نہین مرغی کی ایک ہی ٹانگ۔ دوسری ٹانگ تو اسکے ہوتی ہی نہین۔ آقا نے جھلا کے باورچی کو ساتھ لیا اور گھورے کے پاس جا کے کہا لے ایک ٹانگ کی مرغی ہمین دکھا تو دے) اتفاق سے ایک مرغی اُسوقت ایک ہی ٹانگ سے کھڑی تھی۔ باورچی نے کہا یہ دیکھیے یہ ایک ٹانگ کی مرغی کھڑی ہے۔ آقا نے لکڑی سے ذرا ہش جو کیا تو مرغی دونون ٹانگون سے بھاگی۔ اُسنے کہا دیکھ وہ دونون ٹانگین موجود ہین۔ ذرا سے ہش کر دینے مین دونون ٹانگین دکھائی دین کہ نہین۔ باورچی بولا تو سرکار کو جب یہ ترکیب معلوم تھی تو دسترخوان پر ہش کیون نہ کر دیا۔ دوسری ٹانگ بھی ہو جاتی۔ مجھے تو پکاتے وقت یہ ترکیب معلوم نہ تھی۔ نہین مین بھی ہش کر دیتا دوسری ٹانگ بھی پکجاتی۔ ذرا سے ہش کر دینے مین میرا کیا نقصان تھا۔ کامنی اور کملا پتی اور ہنسیا بہت ہی ہنسین اور رنبیر سنگھ نے بھی داد دی کہ باورچی بڑا حاضر جواب تھا۔ ٹانگ کی ٹانگ چٹ کر گیا۔ اور پھر مرغی کی ایک ہی ٹانگ قایم رکھی۔ اچھا لطیفہ ہوا۔ ایک شخص اپنے پڑوسی کی بکری حلال کرکے چکھ گئے۔ اُنکے دوست نے کہا یار چکھنے کو تو تم چکھ گئے مگر پڑوسی حشر کے دن بکری کی گواہی اللہ میان کے سامنے دلوائیگا کہ یہی چور اسکے حلال کرکے کھا گئے۔ انھون نے کہا آپ تو پاگل ہین جب کہ پڑوسی شکایت کریگا مین کان پکڑ کے بکری اُسکے حوالے کرونگا کہ لو اپنی بکری اور کیا کسی کی جان لوگے۔ اس لطیفے پر بھی قہقہہ پڑا۔

زینب۔ اے ہان اپنی مرغی بڑی نہو تو پرائے کھر انڈے کیون دے

رنبیر سنگھ۔ اور کیا۔ یہ تو بتاؤ۔ تم لوگون نے مچھلی بھی کھائی۔
کملا۔ ہان کھائی۔ اب آج ہم اپنے ہاتھ سے پکائینگے۔ اب سردی کے دن آئے مچھلی کی بہار ہے۔
زینب۔ ایک طرح دیکھو تو سردی تو شروع ہو جانی چاہیے تھی۔ دو دن سے سوئی تو نہین چلی ہے۔ نہین تو دس بجے رات تک گرم ہوا برسون تک چلی۔
رنبیر سنگھ۔ ہان موسم مین دُلائی کی سردی ہو جاتی تھی۔
کامنی۔ کل کیا جانے کا ہیکا شکار ہو گا۔
رنبیر سنگھ۔ ہم تو اسی جھیل پر کھیلینگے اور شکاریون کو ہرن کے شکار کو بھیج دینگے سب شام کو کباب پکین۔
کامنی۔ تیتر اور چیے اور فاختہ اور ہریل سب سے ہرن اچھا۔ ایک کی جان جائے تو دس آدمیون کا پیٹ تو بھرے۔
کملا۔ ہان ہے تو ایسا ہی اور مٹھی بھر کے جانور مارے تو کیا۔ کیا بڈی اور کیا بڈی کا شوربا۔ بکری کی جان گئی اور کھانے والے کو مزہ نہ آیا۔
رنبیر سنگھ۔ ہریل اور چیے اور فاختے کا گوشت خوب ہوتا ہے۔
زینب۔ اور تیتر کا گوشت را جا کیسا ہوتا ہے۔
رنبیر سنگھ۔ بہت اچھا۔ خصوصاً کالے تیتر کا۔
کامنی نے بیان سے بڑا اصرار کیا کہ کل جسطرح ہو۔ ہرن کا گوشت ضرور پکے بہت دن سے نہین کھایا ہے۔ کوئی سال بھر ہوا ہو گا۔ رنبیر سنگھ نے کہا آج سے مہینا بھر تک کھاؤ۔ تم نے پہلے کیون نہ کہا۔ ہم کل سے ہرن کا گوشت پاٹ دینگے۔ یہ کون مشکل بات ہے کوئی گیارہ بجے کے قریب سب نے آرام کیا اور کھلے میدان اور جنگل بیابان کی ہوا نے وہ لطف دکھایا کہ گویا گھوڑے بیچ کے سوئے تھے۔ رنبیر سنگھ شکاریون کو لیکر چار بجے سے تارون کی چھانون مین شکار کھیلنے گئے۔ سب سامان صید افگنی ہمراہ تھا۔

شام کو رنبیر سنگھ شکار سے واپس آئے - دو ہرن اور کئی مرغابیان اور طرح طرح کے جانور ساتھ - کئی قسم کا گوشت پکا - ہرن کے کباب کامنی نے بڑے ذائقے کے ساتھ کھائے اور دو تین دن تاردن کی چھاؤنون مین شہر روانہ ہوئے - دو دن یہان رہکر کملاپتی اپنی سسرال گئین -

فصل تیرھوین

بوسہ بازی پر تکرار
بگاڑ بھی نہین انکا بناؤ سے خالی
نہ جاؤ عاشق و معشوق کی لڑائی پر

عاشق اور معشوق کے لفظ کی ان اردو گو شاعرون نے ایسی مٹی پلید کی کہ اب لوگ بُرے معنون پر اسکو استعمال کرتے ہین - حالانکہ ان دو لفظون سے بڑھ کے پیارا اور کوئی لفظ ساری دنیا مین نہین ہے - اب یہ فرمایئے کہ کامنی اور رنبیر سنگھ مین عاشق کون ہے اور معشوق کون - آپ کہیے گا رنبیر سنگھ عاشق اور کامنی معشوق ہم کہتے ہین یہ غلط ہے - دونون عاشق اور دونون معشوق - کامنی رنبیر سنگھ پر جان دیتی تھی یا نہین - بیشک - رنبیر سنگھ کے نام پر عاشق تھی - رنبیر سنگھ کو تہ دل سے کامنی کا عشق تھا یا نہین - ضرور تھا - اس سے کوئی انکار ہی نہین کر سکتا کہ اس درجے کا عشق کسی کو کم ہوگا - کامنی کی ایک ایک ادا پر انکی جان جاتی تھی - ہر ایک چھب دل کو لبھاتی تھی - پس کامنی رنبیر سنگھ کی عاشق اور رنبیر سنگھ کامنی کی عاشق رنبیر سنگھ کامنی کے معشوق اور کامنی رنبیر سنگھ کی معشوقہ - دونون عاشق اور دونون معشوق ہوئے یا نہین - جس وضع - جس قطع جس لباس جس پوشاک مین کامنی ہوتی تھی رنبیر سنگھ کو اسکی صورت دیکھتے ہی گویا قارون کا خزانہ ملجاتا تھا اور رنبیر سنگھ کی رفتار گفتار دستار کامنی کو ہر حالت مین مرغوب تھی - ایک روز کامنی نکھر کے کوٹھے پر ہنسیا سے باتین کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ کیا جانے

کہان چلے گئے اسوقت جی نہین لگتا وہ ہوتے تو ان کے خالی دیکھنے ہی سے طبیعت بہل جاتی اگر اسوقت آجائین تو جان مین جان آجائے۔ ہنسیا نے کہا آتے ہی ہونگے۔ انھین تمھارے بغیر کب چین آئیگا۔ کہین یارون دوستون مین بیٹھ گئے ہونگے اتنے مین گھوڑے کی ٹاپون کی آواز آئی اور ہنسیا نے کہا وہ آگئے۔ کامنی کی باچھین کھل گئین۔ رنبیر سنگھ سیدھے کوٹھے پر آئے۔ ہنسیا سے کہا سائیس سے جاکے ہمارا ریشمی رومال لے آ۔ ہنسیا کا جانا تھا کہ کامنی کو لپٹ کر چوم کے کہا تمھارے بغیر دم بھر چین نہین آتا۔ کھانا کھاکر جب تخلیہ ہوا تو یون گفتگو ہوئی۔

کامنی۔ اسوقت جی نہین لگتا۔ آؤ نقش کھیلین

رنبیر۔ ہم کہنے کو ہی کو تھے۔

ک۔ مگر تم تو بے ایمانی کرنے لگتے ہو۔

ر۔ بجا۔ ہم بے ایمانی کرتے ہین کہ تم۔

ک۔ ہم بدبد کے کھیلین گے۔

ر۔ بسم اللہ۔ یہان کب بند ہین۔

ک۔ گھی کہان گیا کھچڑی مین۔

ر۔ گھی دھی مین نہین جانتا۔ اور کھچڑی اور دانے دار گھی رہنے دو۔ ہم تو بوسہ بدتے ہین۔ دس دس بوسے۔

ک۔ واہ۔ بڑے ہوشیار۔ ہر طرح اپنی ہی جیت۔

ر۔ یہ کاہے سے۔ اگر ہم جیتین تو ہم تمھارے پیارے پیارے گالون کے بوسے لین۔ تم جیتو تو تم اپنے ہونٹھون سے ہمارے گورے گورے چوم لو۔

ک۔ اخاہ۔ بڑے گورے۔ اچھا منظور۔

نقش کھیلنے لگے۔ کامنی تین بار جیتین اور تینون بار مسکرا کر مسکرا کر میان کو چوما۔

ر۔ ہمکو شرم آتی ہے کہ ہم مرد ہو کے عورت سے نقش مین ہار جائین۔

ک۔ چلو بس اب بناؤ نہ بہت۔

ر۔ تم کو گنجفہ بھی بیار کرتا ہے۔
ک۔ اسمین کیا شک ہے۔
ر۔ تم عورتون مین ایسی ہو جیسے پتون مین یہ پتّا (پان کی بیڑا دکھا کر)
ک۔ (مسکرا کر) مجھے بھی سب بی بیون مین پان ہی کی بیڑا اچھی معلوم ہوتی ہے۔
ر۔ حسن کے ساتھ باکین لیے ہے نا۔
چوتھی بار رنبیر سنگھ نے نقش مین بے ایمانی کی۔ اُنکا قاعدہ تھا کہ شطرنج چوسر گنجفہ کھیلا چاہے جسکے ساتھ کھیلین اسمین بے ایمانی ضرور کرتے تھے اور بد بد کے کبھی نہین کھیلے تھے۔ نقش مین انھون نے یہ بے ایمانی کی کہ اپنے پتون مین سے ایک پتا پھینک دیا اور کہا اکیس کا نقش۔ کامنی اُنکی گھاتون سے واقف تھی۔ اُسنے دیکھ لیا اور کہا (وہ پتّا پھینکا۔ مین نے دیکھ لیا۔ بڑے بے ایمان ہو)۔ رنبیر نے کہا ہم کچھ نہین جانتے ہمارا اکیس کا نقش ہے۔ یہ کہکر بوسے لینے ہی کو تھے کہ کامنی زن سے وہ پوری یہ بھی پیچھے دوڑے۔ مگر اُسنے دروازے بند کر لیے۔ عورتین جو گھر مین نوکر تھین اُنکو میان بی بی کے خلوت خانے سے کیا کام۔ مگر ہنسیا دارون سے دیکھ رہی تھی۔ اُسنے اپنی ہمجولی روھیا سے یون باتین کین۔
ہ۔ دیکھتی ہو کیا چھلی چھلیا ہو رہی ہے۔ میان بی بی مین
روھیا۔ پھر اسکے دن ہی ہین۔ مگر رام نے یہ جوڑی اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔
ہ۔ میان تو پلنگ پر لیٹے۔ بی بی ابھی روٹھی ہوئی ہین۔
ر۔ اے روٹھنا منانا کیسا۔ میان بی بی کی لڑائی جیسے ساون بھادون کی جھڑی۔
ہ۔ آج بڑی ٹھنڈک ہے۔
ر۔ جبھی تو یہ چھلی چھلیا کی اُمنگ ہے۔
اب سنیے کہ رن بیر سنگھ ایک پلنگ پر لیٹے اور کامنی نے کمرے کے دروازے بند کر لیے اور اُنکے اُنکے سوال جواب ہونے لگے۔
ک۔ جب دیکھو بے ایمانی۔

ر۔ جھوٹے کی ایسی تیسی

ک ۔ بیش باد۔

ر۔ لے اب دروازہ تو کھولو۔

ک ۔ (مسکرا کر) ہم بے ایمانون سے بات نہین کرتے۔

ر۔ اچھا کنیل کو جانے دو۔ یون بوسہ دو۔ لے آؤ۔

ک ۔ ناہرگز نہین۔ جب تمکو دو ایک دن بوسے کو ترساؤنگی تب یہ پتے اُڑا دینا اور بے ایمانی کرنا چھوڑ دوگے۔

ر۔ اچھا اب ایسی بات نہوگی۔ مین صدقے دروازہ کھولو۔

ک ۔ (ٹہنا کر) ہزار بار سمجھایا کہ صدقے کا لفظ نہ کہا کرو۔ مجھے برا معلوم ہوتا ہے مین البتہ تمپر سے واری ہو جاؤن تو بات ہے۔

ر۔ اچھا اب اسی بات پر بوسہ دیدو۔

ک ۔ یہ نہونے کا۔ ہمین بھی ضد آگئی۔

رنبیر سنگھ نے دوسرے کمرے مین جاکر ایک پرچے پر لکھا ؎

مین صدقے اور تم پر واری پیاری

ہمین دس بوسے از بہر خدا دو

یہ لکھکر سنہیا کو دیا اور کہا جاکے دیدے۔ یہ کہکر ایک کمرے کے اندر سے ہوکر چھت پر مسہری پر لیٹے۔ چھت اونچی۔ دیوارین نیچی۔ خانہ باغ کا پورا پورا لطف مسہری پر سے آتا تھا۔ مسہری بہت قیمتی اور اتنی بڑی کہ تین آدمی آرام سے آرام کرین۔ فرش ستھرا صاف شفاف سفید۔ چھت پر دس شمکون سے جھاڑ کا وکیا ہوا۔ چاندنی کے نیچے مسہری پر پھول۔ اور چنگیرون مین بیلے چمبیلی کے ہار۔ پانی سے تر بتر۔ چاندنی خوب نکھری ہوئی۔ کوری صراحیان بالو کی بنی ہوئین۔ فلٹر کے پانی سے لبریز۔ انمین اصغر علی کی دکان کا کیوڑا پڑا ہوا۔ سفید صاف کپڑا الٹا ہوا سرہانے کے پاس رکھی ہوئین ایک چھوٹی اور خوشنما نیز پر ایک خوبصورت سے کنٹر مین بادہ گلگون مصفا

جوہر۔ اور قیمتی قیمتی کٹ گلاس۔ اور برف۔ یہ سامان مہیا۔ خاصدان عمدہ قرینے سے رکھا ہوا۔ تنباکو کی گولیان سونے کی سی آب وتاب۔ کتھا کیوڑے سے بسا ہوا۔ چونا صاف کیا ہوا۔ چھوٹی الائچی چوگھڑے کی۔

اب ادھر کا حال سنیے کہ ہنسیا رقعہ لیکر گئی۔ کہا سرکار کھولیے۔ چٹھی لیکے آئی ہون۔ کامنی نے پوچھا سچ بتانا کوئی اور تو ساتھ نہین ہے۔ اسنے کہا جی نہین اور کوئی نہین ہے۔ کہا اگر اور کوئی ہوا تو مار ہی ڈالونگی۔ یہ کہکر دروازہ کھولدیا اور رقعہ پڑھا تو پھڑک گئی اور کچھ دیر بعد جواب یون لکھا ؎

ہمین ضد ہے کہ ہم بوسہ نہ دینگے
کبھی ہرگز نہ تم سے کچھ بدینگے

ہنسیا نے جاکے رنبیر سنگھ کو جواب مین یہ پرچہ دیا تو پڑھکر ہنسکر ائی اور دل مین بہت ہی خوش ہوئی اور سوچنے لگی کہ نہ دینگے اور بدینگے کتنا اچھا قافیہ ہے اسکا جواب یون لکھا۔

تمھین ضد ہے کہ مین بوسہ نہ دونگی
اگر ہم آپ سے لیلین تو کیا دو

کامنی نے بھی جواب منظوم بھیجا۔

پرائے مال پر للچی نہ ایسی
بڑی وہ بنکے آئے ہو جو خوش وا

اسکا جواب

کبھی اب تک نہ کی ضد ہم سے لیکن
لپٹ جاؤ گلے سے آکے جھٹ پٹ

زمانی بات تم نے آج جانی
حسینون کی ہو تم سرتاج جانی

پڑھکر کامنی دروازے بند کرکے دبے پانون اُس چھت پر آئی۔ جہان رنبیر سنگھ لیٹے تھے اور دبے پانون جاکر بوسہ لیا۔

ر۔ اب کیون آئین وہ ضد کہان گئی۔

ک ۔(ایک اور بوسہ لیکر) ضد کیسی۔

ر۔ ضد کا ہیکی تھی۔

ک ۔ ضد یہ تھی کہ نقش کا بوسہ ہم نہ دینگے۔نقش کی جو بوسے ہم سے مانگوگے تو ہم نہ لینے دینگے اور یون ہم چاہے اپنی خوشی سے ہزارون بوسے تمھارے لین اور تم ہمارے لو۔بس یہی ضد ہے۔

ر۔ روٹھہ بہت جلد جاتی ہو۔

ک۔ تمھاری ناک

اس گفتگو کے بعد رنبیر سنگھ نے ایک خادمہ کو پکارا اور برف کے دو ٹکڑے مانگے۔ خود جام شراب برف ڈال کر پیا اور بی بی کو صراحی کے پانی مین برف ڈال کر پلایا۔ جب خادمہ رخصت ہوئی تو رنبیر سنگھ نے کہا ہم دونون کو اسوقت یہ کیا ہو گیا تھا۔ ذرا سی بات پر روٹھہ گئے۔ بھئی واہ اور یہ نہ سمجھے کہ ہم نے بوسہ لیا تو کیا اور تم نے لیا تو کیا۔تم کو یہ ضد کہ ہم ہی جیت مین رہین۔اگر تم جیت مین رہین تو اپنے پیارے پیارے ہونٹھون سے ہمین چومتین۔کوئی پوچھے اسمین ہمارا کونسا ہرج تھا۔پری چھم بی بی کمسن کم عمر۔نوجوان نوخیز خوبرو عنبر بو اگر رات بھر چوما کرے تو خوشی کی بات ہے یا لڑائی کی۔ایسی نصیب تو کسی کے ہون کہ بی بی اور ایسی بی بی لپٹ لپٹ کے چومے۔ہائے اس سے بڑھ کے اور خوش طالعی کیا ہوگی۔کوئی ہم سے پوچھے ارے بیوقوف اسمین تیرا ہرج ہی کیا تھا۔کوئی اور ہوتا تو وہ تو ہارتا ہی جاتا۔مگر ضد بات کی بات۔اب تم اپنی عقلمندی کو دیکھو کہ مین ہارتا تو فائدہ تمھارا ہوتا۔اور مین جیتا تو تمھارا کونسا نقصان تھا۔مین جیتتا تو مین تم کو چومتا اور تم جیتین تو تم مجھے چومتین۔مگر بس ایک دفعہ ہی روٹھین تو ؎

ان تلون تیل ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

لیکن ؎

نباؤ بھی نہین انکا بگاڑ سے خالی
نہ جاؤ عاشق و معشوق کی لڑائی پر

روٹھنا عین نخرہ ہے۔

ک۔ پہلے تو مین سمجھی کہ تم ہنسیا کو سمجھا بجھا کے لائے ہو۔ مین نے اوسکو تسین دین اور جب خوب یقین ہوگیا کہ وہ اکیلی ہی آئی ہے تب مین نے دروازہ کھول دیا۔ اُسنے وہ پرچہ مجھے دیا۔ پڑھتے ہی مین پھڑک گئی ؎

تمھین ضد ہے کہ مین بوسہ نہ دونگی اگر ہم آپ سے لیلین تو کیا دو

ر۔ یہ کوئی بہت عمدہ شعر نہین ہے۔ اگر ایک بات اسمین ایسی پیدا ہوئی ہے کہ مزا دیجاتی ہے۔ اگر پرانے فشن کے کسی شاعر کے سامنے یہ پڑھو تو وہ اسکو پسند نہ کرے۔

ک۔ اجی وہ پسند کرے یا نہ کرے۔ ہمکو تو پسند ہے بس پڑھتے ہی مین غوش ہوگئی۔ پھڑک اُٹھی۔ تمھاری انھین باتون پر میری جان تم پہ جاتی ہے۔ پہ میں جانتا ہے کہ یہ شعر پڑھکر پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔

ر۔ روٹھے ہوئے کو منانا کوئی ہم سے سیکھ لے۔

ک۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے۔ اسکے تو ہم بھی قایل ہین۔

ر۔ اب یہ بتاؤ کہ آج کا روٹھنا منانا ہماری تمھاری دونون کی بیوقوفی تھی یا نہین۔

ک۔ نہین بیوقوفی نہین۔ یہ اِک ضد کی بات تھی۔ اور یون دیکھو تو وہ بات ہی کیا تھی دس دس بوسون کا جھگڑا۔ اب ہنسی آتی ہے۔ وہ تم نے لیے تو کیا مین نے لیے تو کیا اور میری اس بیوقوفی کو دیکھو کہ مین تم کو بوسے نہین دیتی کوئی پوچھے کیون۔ اِس سبب سے کہ تم نہین جیتے۔ مین جیتی۔ اسکے یہ معنی کہ بوسے مین لون

ر۔ (ہنسکر) کیا دل لگی کی بات ہے۔

ک ۔ (مسکرا کر) مجھے خود ہنسی آتی ہے ۔
ر ۔ یہ روٹھنا تھا را لونڈیا پن تھا ۔
ک ۔ (تنک کر) میرا لونڈیا پن تھا اور تمھارا لونڈیا پن نہین تھا ۔
ر ۔ مین جو تین دفعہ ہارا تو ذرا جھلا گیا ۔
ک ۔ یہ تم سے کہا کیونکر جاتا ہے ۔
ر ۔ یہ کیون ۔
ک ۔ تم ہارے تو تمھارا کیا بگڑا ۔ ارے مین نے تین دفعہ بوسے لیے تو تم ہار مین کا ہے مین رہے ۔
ر ۔ (گلے سے لگا کر) اپنے سر کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ مین خود یہ سوچتا تھا مگر اسوقت شیطان سر پر سوار تھا ۔ ہمارے اس گدھے پنے کو کوئی دیکھے کہ پریا جو رو چوم رہی ہے اور ہم لڑ رہے ہین کہ ہم جیتے ۔ ہم ہی بوسے لینگے ۔
ک ۔ (بہت ہنسکر) اور مین روٹھ گئی ۔ بقول تمھارے کوئی پوچھے کہ بیٹھین کس بات پر ۔
ر ۔ اور میرا اسوقت بے اختیار جی چاہتا تھا کہ بوسے لون ۔
ک ۔ اجی اب جانے بھی دو ۔ اس ذکر کو جانے ہی دو ۔ کچھ ہنسی آتی ہے کچھ رنج ہوتا ہے ۔
ر ۔ یہ دل لگی بھی عمر بھر یاد رہیگی ۔
ک ۔ اور مین نے تو جو بیوقوفی کی وہ کی یہ تمکو کیا سوجھی ۔
ر ۔ خدا کی قسم روٹھنے مین بھی وہ مزہ آتا ہے کہ دل ہی کچھ اسکے مزے خوب لوٹتا ہے ۔
ک ۔ ہے تو ایسا ہی ۔
ر ۔ ہمارے تمھارے گیند دھوکا نہین ہوا ۔
ک ۔ (مسکرا کر) کیا اب کوئی نئی لڑائی مول لینے کو جی چاہتا ہے ۔ ابھی پیٹ

نہین بھرا۔

ر۔ کتنی روٹھی ہوئی تھین کہ معلوم ہوتا تھا دو دن تک نہ بولینگی۔ ع۔

مین بھی دیکھون تو بڑے بات نہ کرنیوالے

ہے ذرا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی تو پلواؤ۔

ک۔ (گلاس مین صراحی سے پانی اُنڈیل کر) لو۔

ر۔ بے برف کے تو ہم پانی پیتے ہی نہین۔

کامنی نے ایک عورت کو بلایا۔ اُسنے برف کا پانی پلایا ایک تو یونہین پانی برف ہو رہا تھا اب اتنا ٹھنڈا ہو گیا کہ اگر کوئی اور پیالو دامون کا خدا ہی حافظ تھا مگر یہ اسکے عادی تھے۔ ڈیڑھ گلاس پی گئے آدھا گلاس جو بچا تھا وہ کامنی کو دیا مگر یہ دو گھونٹ سے زیادہ نہ پی سکین۔

ر۔ ہم کتنے خوش نصیب ہین۔ چاندنی رات کیسی نکھری ہوئی کہ واہ وا واہ۔ ادر ادھر بغل مین ایک چاند۔ اُس چاند سے کہین بڑھ کے جسپر نکھار ہے ادھر کامنی جسکو منو کامنی بھی کہتے ہین پھولی ہوئی۔ باغ کیا محل بھر جھک رہا ہے اور ادھر کامنی اصل کامنی کی زلف عنبر بار کی لپٹین آرہی ہین۔ باغ کے پھولون کی خوشبو کے علاوہ جو ئی بیلے چمبیلی کے پھول اور ہار جو پلنگ پر بچھے اور ادھر اُدھر رکھے ہوئے ہین۔ انکی خوشبو الگ مست کر رہی ہے۔ عجب بہار کی رات ہے۔ اسوقت چاہے کسی نے ہمکو کرورون روپے دیدیے۔ مین ایک بات اسوقت سوچتا ہون کہ جن بدنصیب عورتون کے پیارے میان جاتے رہتے ہین ان بیچارون کے دل پر کیا گذرتی ہوگی۔ ہماری صلاح تو یہی ہے کہ۔

رادی۔ رنبیر سنگھ ابھی پورا فقرہ کہنے بھی نہین پائے تھے کہ کامنی نے یون انکی بات کاٹی۔

ک۔ چلو بس چپ رہو۔ یہ تمکو کیا سوجھی۔ کہان ہنسی خوشی کی باتین کر رہے تھے کہان بیچ مین یہ بکنے لگے۔

ر۔ اچھا اب اور طرف دھیان کرو۔
ک۔ یہ تمکو سوجھی کیا۔
ر۔ چلو جانے دو۔
ک۔ کس خوشی اور آرام مین اسوقت لیٹے ہوئے تھے اور کیا تم نے طبیعت کو پریشان اور غمزہ کرکرا کردیا۔ (ٹھنڈی سانس بھرکر) کیا سوجھی!
ر۔ وہ گورون کی فوج یاد ہے۔ جسدن باغ جاتے تھے اُسدن دیکھی تھی
ک۔ ہم تو سنتے تھے کہ بڑے ہوش ہوتے ہین مگر اُنمین سے تو کوئی متنفس نہین۔ کان دبائے چلے گئے۔
ر۔ یہ انگریزی راج ہے۔ سونا اُچھالتے چلے جایئے۔ اندھیر نگری تھوڑا ہی ہے جب افسر ساتھ ہوتے ہین اور فوج جاتی ہے تو گورے سنک نہین سکتے۔ ہان اکیلے جب بلا افسر کے تین چار گورے شکار کھیلنے جاتے ہین۔ تب البتہ ذرا دانداچاتے ہین۔ سو وہ بھی کبھی کبھار۔
ک۔ تم نے کبھی کوئی لڑائی دیکھی ہے۔
ر۔ ہان مصنوعی جنگین دیکھی ہین۔
ک۔ ابھی تمھاری عمر ہی کیا ہے۔ تمکو تو مین جانتی ہون کوئی فوج مین بھرتی بھی نہ کرے۔
ر۔ واہ وا۔ کیون نہ بھرتی کرے۔ اب ایسے ننھے بھی نہین ہین۔ اور گورون مین تو ہم سے کہین چھوٹے چھوٹے بھرتی ہوتے ہین۔
ک۔ تم فوجی وردی مین بالکل انگریز معلوم ہونے لگو۔
ر۔ اور تم کو اگر ہمیون کی پوشاک پہنا دیجاے تو یہ معلوم ہو کہ کسی بڑے جلیل القدر انگریز کی مس بابا ہے۔
ک۔ (بہت ہنسکر) اب تو تم گالیان دینے لگے۔ نہین۔ سچ کہتی ہون۔ فوج کی وردی تم پر بہت سجے اور تلوار دلوار اور یہ اور وہ پورے صاحب بہادر معلوم

ہونے لگو۔

ر۔ خدا وہ دن تو دکھاے کہ ہم فوج مین بھرتی ہون کہین۔

ک۔ تم ایسے کو تو فوج مین نوکری نہ کرنی چاہیے۔

ر۔ یہ کاہے سے۔

ک۔ جسکو گھر مین کھانے بھر کو روٹیان ہون اُسکو جان جوکھم کی نوکری نہ کرنی چاہیے۔

ر۔ اور یہ جو بڑے بڑے کروڑپتی انگریز فوج مین بھرتی ہوتے ہین۔

ک۔ کروڑپتی تو کاہیکو ہوتے ہونگے۔

ر۔ ارل اور ڈیوک کے لڑکے۔ وہ وہ نوجوان جنکے پاس ساٹھ ساٹھ گھوڑے ہین اور جو ہزارون روپیے کی بازی ہار جاتے ہین اور اُف تک نہین کرتے۔

ک۔ پھر نوکری کیون کرتے ہین۔

ر۔ انکو بہادری کا شوق ہوتا ہے۔ نام پیدا کرنے کا ولولہ۔ قومی جوش۔ ملک پر سے جان قربان کرنے کا دلی خیال۔ کچھ روپیے کے لیے تھوڑا ہی سب نوکری کرتے ہین۔ وڈو ھائی سو کی ماہواری تنخواہ مین بھلا پچاس پچاس گھوڑے کوئی پال سکتا ہے۔ دو سو روپیے تنخواہ کے تو دس گھوڑون کے باندھنے مین صرف ہو جاتین اور ہار جیت کے ہزارہا الگ۔

ک۔ تو یہ نام کے واسطے فوج مین بھرتی ہوتے ہین۔ اپنے ملک پر سے گویا صدقے ہو جاتے ہین۔

ر۔ اور کیا ہمارے دل مین بڑا ولولہ پیدا ہوا ہے کہ کسی جنگ مین شریک ہون۔ اور چھوٹی نوکری کیا نہ چاہین۔ رسالہ داری دفعتہً ملا نہ چاہے۔ ہان اگر بہت بڑی سفارش ہو تو شاید سپاہ لڑ جاے۔ ورنہ محال ہے۔ قاعدے کے خلاف۔

ک۔ اگر تم فوج مین بھرتی ہو تو ہم کہان رہین۔

ر۔ جہان ہم رہین وہان تم رہو۔

فصل چودھوین

چاندی کے پایون کے تین بادی چور

رنبیر سنگہ نے اُٹھ کے جن شراب اور ادرک کی شراب (جنجر وائین) اور عرق لیمون لمن جوس (اود ملا کر ایک گلاس بنایا اور بہت سی برف اسمین ڈالی اور نصف گلاس پی کر بی بی کو دیا اور کہا ہمین کو روئے جو اسکو نہ پیے۔ کامنی دھک سے رہگئی سوچی کہ یہ آج انکو ہوا کیا آج تک کبھی اصرار نہین کیا تھا آج یہ قسما قسمی کیسی۔ مگر کرتے کیا۔ پیارے میان نے اتنی بڑی قسم دی تھی یہ اگر زہر بھی دیتے تو کامنی آب حیات سمجھ کر پی لیتی۔ مجبور رہی۔ فوراً گلاس لیکر آنکھون سے لگایا اور ایک گھونٹ پی کر کہا کہ جیسے کلیجے تک کو ٹھنڈا کر دیا۔ یون ہی ٹھنڈک کیا کم تھی اور اس نے تو باسکل ٹھنڈا ہی دیا۔ رنبیر سنگہ نے کہا تمھارے کلیجے کو تو ٹھنڈک پہونچی ہو مگر ہمارے کلیجے کا حال تو کہو کہ اسکو کتنی ٹھنڈک پہونچی کہ تمنے بلا عذر ہمارا کہنا مان لیا۔ کامنی نے جواب دیا یہ کون بڑی بات ہو اگر سنکھیا دو تو یہ امرت سمجھ کر آنکھ بند کرکے پی جاؤن۔ تمھارا کہنا کیون نہ بھلا یہ بھی کوئی بات ہو مگر ایک بات مجھے کہنی ہو وہ اسوقت نہ کہونگی پھر کہونگی رنبیر سنگہ نے پھر اصرار کیا کہ تم تو بس ایک گھونٹ پیکے راہ لیکین کوئی کڑوی چیز تو ہو نہین خوش ذائقہ شے ہو۔ ایسا شربت بھی کبھی نہ پیا ہوگا کامنی نے دو گھونٹ اور پیے باقی رنبیر سنگہ پی گیے اسکے بعد انہون نے برانڈی کا جام برف کے ساتھ لیا اور کامنی سے کہا جانی کون دیکھنے آتا ہو۔ ذرا سی پی لو اس سے کامنی نے انکار کیا مگر جب رنبیر سنگہ نے انتہا سے زیادہ اصرار کیا تو ہونٹھون کے پاس لائی یہ جب قاش لینے کو جھکی تو کامنی نے پھینکدی اور اسنے چار آنکھین ہوئین تو منھ بناکر کہا یہ چیز بری ہو۔ وہ پہلی چیز اچھی تھی۔ انہون نے کہا وہ شراب ہو یہ شراب ہو۔ وہ اور یہ اور اتنے مین کامنی بولی کیا اندھیر ہو کہ تین چور چاندی کا پلنگ چرائے لیے جاتے ہین۔

رنبیر۔ کیا (متحیر ہوکر) کیا کہا۔

کامنی۔ تین چور چاندی کا پلنگ چرائے لیے جاتے ہین۔

رنبیر۔ اب رنگ لائی گلہری۔

کامنی - تین چور ایک نہین ہوئے تین تین -
رنبیر (ہنسکر) ٹھنڈا پانی پیوگی -
کامنی - ارے وہ توسب کچھ ہوگا جی یہ موئے تین تین چور چاندی کے پایون کا پلنگ چُرائے لیے جاتے ہین اور کوئی منکتا تک نہین -
رنبیر - پکڑے جائینگے - اور پلنگ ہی کسکا -
کامنی - یا تو سورج نراین کا ہی یا شاید چاند کا پرشاد کا ہو -
رنبیر (بہت ہنسکر) بڑی دل لگی ہو رہی ہی - یا صاحب توسورج نراین کا پلنگ تین چور لیے جاتے ہین -
کامنی - چاندی کے پایونکا پلنگ -
رنبیر (ایک جام اور لیکر) چاندی کے پایونکا پلنگ کل ہم بھی نکلوائینگے -
کامنی - بڑا اندھیر ہو رہا ہی اور کوتوالی پاس -
رنبیر (مارے ہنسی کے لوٹے ہوئے) کوتوالی پاس اور چوری ہو جاوے اور اندھیری رنبیر سنگھ نے ہنسیا کو آواز دی - ہنسیا آئی - کہا آج ذرا بی بی صاحب کی کیفیت تو دیکھو - اتنے مین کامنی نے اِسکو مخاطب کرکے پھر وہی ہانک لگائی (ارے ہنسیا یہ آج کیا اندھیر ہو رہا ہی کہ تین چوٹے چاندی کے پایونکا پلنگ لیے جاتے ہین)
ہنسیا - کیا - کیا لیے جاتے ہین -
کامنی - تین چوٹے چاندی کے پایونکا پلنگ چُرائے لیے جاتے ہین
ہنسیا (مسکراکر) کیا بھنگ پی ہی -
کامنی - ارے دوانی تین چور اور ایک چاندی کے پایونکا پلنگ -
رنبیر (آہستہ سے) پوچھو کس کا پلنگ ہی -
ہنسیا - وہ پلنگ جو چور لے گیا کس کا ہی -
کامنی - مین تو جانتی ہون سورج نراین کا ہی یا چاند کا پرشاد کا -
رنبیر (آہستہ سے) پوچھو کہان سے چوری گیا -

کامنی۔ کہان سے کہان سے لگایا ہی۔ کوتوالی سے اور کہان سے۔
ہنسیا (ہنسکر) آج کچھ پی ہی ضرور۔
رنبیر۔ لو ہنسیا آج تم بھی پیو (پھول کے آبخورے مین برانڈی اُنڈیل کر) لو پی جاؤ آج کی معاف ہی۔
ہنسیا۔ میان یہ جان پڑتا ہی کہ جیسے بیکنٹھ مین بیٹھی ہون۔ کیسی مہکین چلی آتی ہین کہ واہ۔ اچھے اچھے راجہ بابوؤن کو یہ بات نصیب نہوگی۔
رنبیر۔ ہان صاحب تو یہ بڑا اندھیر ہو رہا ہی۔ پھر اب اسکا علاج۔
کامنی۔ تارون کی چھاؤن چھاؤن لیے جاتے ہین۔
رنبیر۔ دور کی سوجھ رہی ہی آج۔
کامنی۔ ستارون کی چھاؤن چھاؤن۔
ہنسیا۔ ہنستی ہوئی (کبھی کی عادت نہین ہی)۔
رنبیر۔ مگر سچ کہنا چاند مین اور انکی صورت مین کوئی فرق معلوم ہوتا ہی ہمکو تو نہین معلوم ہوتا۔ خدا جانتا ہی ہمسے بڑھکے خوش نصیب کوئی نہین ہی دور دور تک ایسی عورت نہوگی سراپا سانچے کا ڈھلا ہوا کپڑون سے نور چھن چھن کے برستا ہی۔ سر سے پاؤن نورانی۔ نور آگین۔ نور بار۔ ہمہ نور۔ نور اعلےٰ نور گردن فوارۂ نور۔ گلا نور کا۔ طبیعت نور کی پائی سچ ہی کہ۔ ع۔ آپ اللہ نے بنائی ہی تھوڑی دیر ہنسیا اُٹھ کے چلی گئی اور میان بی بی نے آرام کیا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چل رہے تھے۔ چاندنی نکھری ہوئی تھی۔ صبح کو منھ ہاتھ دھوکر کامنی خانہ باغ مین آئی اخبار پڑھ رہی تھی اور ہنسیا مولسری کے درخت مین جھولا جھولتی تھی کہ رنبیر سنگہ گھوڑے سے اُتری۔ اور وہ بھی باغ مین آئی۔ کامنی نے مسکراکر کہا ہوا کھا رہی ہی۔ یہ بھی مسکرائی اور آکے کامنی کے پاس بیٹھی اور ایک اخبار یہ بھی پڑھنے لگی پڑھتے پڑھتے ایکدفعہ ہی کہا ارے کامنی چوکنی ہوئی پوچھا۔ کیا پڑھا۔ خیریت تو ہی کچھ بولے نہین مگر دانتون کے تلے اُنگلی دبائی اور پھر غور سے پڑھکر زور سے بولے ارے رے رے۔ بڑا اندھیر ہوگیا، اب کامنی چلائی، ای تو کچھ کہوگے بھی بھلے مانس

ہمارا جی گھبراتا ہی رنبیر سنگھ نے پھر زور سے کہا ایسا اندھیر ہمنے سنا ہی نہین تھا اخبار والا لکھتا ہی کہ سورج نراین چاند کا پرشاد کا چاندی کے پایون کا والا پلنگ تین چور اُٹھا لیگئے یہ پڑھ کر زور سے ایک قہقہہ لگایا۔ کامنی دل مین سمجھ گئی مگر ہنسی کو ضبط کر کے تجاہل عارفانہ سے پوچھا کس کا پلنگ چوری گیا۔ انہون نے ہنستے ہوئے کہا سورج نراین چاند کا پرشاد کا پلنگ۔ کامنی بولی ہونگے کوئی مین تو ڈر گئی تھی کہ کیا جانے کیا لکھا ہی۔ اتنے مین ہنسیا بھی جھولے سے اُتر آئی اور سمجھ گئی کہ کل والی بات پر بنا رہے ہین خود بھی جا کے مسکرا کر پوچھا کیسا پلنگ چوری گیا سرکار انھون نے بتایا۔ چاندی کے پائے ہین اور سورج نراین کا پلنگ اس نے پوچھا اور ہے کون گیا سرکار۔ کہا تین چور۔ ایک نہین موئے تین تین چور۔ یہ فقرہ کہکر رنبیر سنگھ بہت ہنسے اور ہنسیا بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ کامنی بولی معلوم ہوتا ہی کوئی دلگی کی بات ہی۔ پلنگ کیا اور یہ چاندی کے پائے کیسے اور سورج نراین کون ہی اور وہ تین چور کون اور لکھا کہان ہی ذرا مین بھی دیکھون تو۔

رنبیر سنگھ کچھ یاد ہی۔ کل کی گفتگو یاد ہوگی۔

ہنسیا۔ پہلے تو مین سمجھی نہین کہ کیا کہتے ہین پھر تاڑ گئی۔

اتنے مین دھنو آگئین اور ان سب نے بات ٹالدی۔ میان بی بی کی بات دھنو کے کہنے کی نہین ہی۔ رنبیر سنگھ بھاوج سے دل لگی کرنے لگے کہ تمکو بڑا افسوس ہی بھائی کے بھائی کے عوض ہمکو کیون نہ بیاہ کے آئین اور مین سچ کہتا ہون کہ مجھسے تم سے دم بھر نہ بنتی۔ وہ بولی کچھ سڑی ہو گیا ہی لونڈے اب تو کچھ سُنے گا جورو کے سامنے چُندھا۔ بچون کی سی آنکھین — اسپر کامنی بھی ہنسی اور دھنو اور کامنی اور ہنسیا جھولا جھولنے لگین۔ آہستہ آہستہ گائین۔ جب دھنو رانی جھول کر گھر کے اندر گئین تو۔ رنبیر سنگھ نے پھر بنانا شروع کیا (اجی بی کامنی صاحب بی کمینا صاحب کہیئے وہ پلنگ کیا ہوا (مسکرا کر) یہ تمکو سوجھی کیا۔ اور بڑے اصرار کے ساتھ فرماتی تھین کہ تین چور۔ ایک نہین موے تین تین۔ اور کوتوالی کے پاس اور سورج نراین چاند کا پرشاد کون ہنسیا اور خود بدولت خوب ہنسے۔ کامنی نے قطعی انکار کیا کہ ہم جانتی ہی نہین ہمنے کہا ہی نہین۔ ہمین معلوم ہی نہین

تب رنبیر سنگھ نے رات کا حال سب کہہ سنایا کہ دس دس بار تم یہی کہو کہ ایک نہین ہوے تین تین چور۔ ایک نہین سوے تین تین چور۔ ہنسیا نے بھی تصدیق کی مگر کامنی انکار ہی کرتی گئی کہ مین نے کچھ نہین کہا۔

جب رنبیر سنگھ قسمین کھانے لگے کہ ضرور کہا تو کامنی نے ایک دفعہ ہی پلٹ کے کہا (اچھا کہا تو خوب کیا اور نہین کہا تو اب کہتے ہین اور سچ بھی یہی ہے کہ تین چور چاندی کے پایون کا پلنگ چرائے لیے جاتے ہین۔ جائیے اب پھر کہتے ہین (ہنسکر) آپ ہین کس پھیر مین میان صاحب) میان صاحب کے لفظ پر رنبیر سنگھ اور ہنسیا دونون کو بہت ہنسی آئی۔

رنبیر۔ اب تم بنتی ہو۔ جھیپ مٹاتی ہو۔ اچھی طرح یاد نہوگا۔

کامنی۔ مین سچ کہتی ہون تین چور پلنگ لیے جاتے تھے۔ چاہے بدلو۔

رنبیر۔ آئیے بدتے ہین۔ سو سو روپے۔ اچھا پچاس پچاس روپے۔

کامنی۔ پچاس پچاس روپے ہم نہین جانتے۔ ہم کوئی کنگال نہین ہین۔ ہم گانون گانون بدتے ہین۔ ایک ایک گانون بدو۔ مگر بے ایمانی کی سند نہین۔

رنبیر۔ جو کوئی جھیپتا ہے اور جھیپ کے پھر دوسرے کو بیوقوف بنا کے جھیپ مٹانا چاہتا ہے۔ اس سے ہم بہت ناراض ہو جاتے ہین۔ صریح جھیپے ہوئے ہین۔ مگر بن رہے ہین

کامنی۔ مین تم سے سچ کہتی ہون تم ہار جاؤگے۔ اچھا تو بدتے کیون نہین ہو۔

رنبیر۔ اچھا آؤ بدتے ہین۔ یون ہی سہی۔

کامنی۔ ہاتھ پر ہاتھ مارو۔

رنبیر۔ (ہاتھ پر ہاتھ مارکر) مین بھر لونگا بی بی صاحب۔

کامنی۔ مین بھی بھر لونگی میان صاحب۔

ہنسیا۔ بہت ہنسی۔ کہا یہ ہار جائینگی۔ تیتے مین آکے بدتو لیا ہے مگر ہاری دھری ہین اور یہ دیونگی نہین۔ رنبیر سنگھ نے کہا (کیا دیونگی نہین۔ کیا دل لگی ہے۔ مین ریورنہ اُتار لونگا) کامنی بولی (اور مین نالش کر دونگی۔ کامنی نے ہنسیا کو بھیجکر

دھنو رانی کو بلوایا۔ اور کہا گواہ رہنا۔ ایک شرط بدی گئی ہے۔ دھنو نے پوچھا (وہ کیا) اسنے کہا (پوچھو) رنبیر سنگھ نے پینے دینے کا ذکر تو نہین کیا مگر اور سب باتین کہدین دھنو بھی بہت ہنسی۔ پوچھا یہ تین چور اور پلنگ کوئی پہیلی ہے یا بھنگ پی ہے۔ کامنی نے کہا تم بھی بدلو۔ ہم نے تو ایک گانون بدلیا ہے۔ دھنو نے پھر چند سوال کیے اور کہا ہماری سمجھ مین تو کوئی پہیلی ہے۔ مگر ہان گواہ ہون۔ کامنی نے کہا اسکا فیصلہ تمھاری ہی راے پر ہے اگر تم نہ کہدو کہ کامنی کنور جیت گئی تو ہمارا زمہ۔ اسنے کہا اچھا یہ ہنسنا ما اب دیکھین ٹھاکر رنبیر سنگھ جیتتے ہین یا کامنی کنور ٹھکراین۔ اب یہ نہ معلوم ہوا کہ گانون کی شرح کیا ہے۔ کتنا بڑا گانون کیسا گانون کس آمدنی کا گانون۔ رنبیر سنگھ نے کہا چاہے جتنا بڑا ہو۔ مطلب تو جیتنے سے ہے۔ نام تو ہوگا کہ اتنی بڑی شرط جیتے ٹھاکر بل زور سنگھ کے لڑکے ٹھاکر رنبیر سنگھ رانا بہادر دھنو رانی ٹھکراین کے میان۔ وہ۔ تو یہ تو (گانون پر تھپڑ لگاکر) میان نہین دیور۔ چمڑے کی زبان تھی پھسل گئی۔ دھنو نے مسکراکر کہا یہ رسان رسان تھپڑ لگانے کی سند نہین۔ ہمارے ہاتھ ہون اور تمھارے گال رنبیر سنگھ بولے ہمارے گال ہون اور تمھارے ہونٹھ۔ اسنے مسکراکر کہا سنو بڑا آؤ۔ تھوڑی دیر پھر دھنو ٹھکراین نے جھولا جھولا اور چلی گئین۔ کامنی نے علیحدہ جاکر رنبیر سنگھ کو بلایا اور کہا دیکھو یہ بات پڑھے لکھے آدمی کی عقل کے خلاف ہے یا نا کہ ہندوستان کی بعض قومون مین بڑی بھاوج سے اسطرح کی دل لگی کرنا جایز ہے اور خالی خولی ہنسی دل لگی مین کوئی ہرج بھی ظاہر اسباب نہین معلوم ہوتا۔ دو گھڑی کی دل لگی ہے مگر گنوارپن ضرور ہے۔ احمد پنا ضرور ہے۔ چاہے شہر مین برابر رواج ہو اور ہے ہی مگر برابر رواج ہے۔ بڑی بھاوج کی تعظیم کرنی چاہیے۔ نہ یہ کہ ہمکو چوم لو ہمکو لپٹ جاو۔ ہمارے پاس سو رہو۔ بیحیائی کی بات ہے۔

رنبیر سنگھ بی بی کی تقریر غور سے سنتے رہے جب یہ کہ چکین تو انھون نے گلے لگا کے چوم لیا اور کہا تم نے اسوقت لاکھ روپے کی بات کہی۔ واقعی یہ بھل منسی کے خلاف ہے۔ ہماری بڑی بیوقوفی ہے۔ وجہ کیا۔ وجہ یہ کہ لڑکپن سے یہی سنتے آئے ہین اسی کے

عادی - اسی کے خوگر - اب آج سے نہ کہینگے - کامنی نے کہا وہان عقل کے تو یہی معنی ہین یہ کون دل لگی مین دل لگی ہے - جسکی تعظیم کرنی چاہیے اس سے کہتے ہین ہمکو لپٹ کے پیار کر تو ہماری جورو ہے - واہ وا - اپنے بھائی سے بھی کہوگے کہ ذرا اپنی جورو آج بھیجدینا - نہین کہوگے نا - مگر بھاوج سے کہوگے کہ (آ دل جانی کھٹولے پہ سورہ) اسپر رنبیر سنگھ کو بڑی ہنسی آئی - لوٹ لوٹ گئے - پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے - کہا حقیقت یون ہے کہ یہ بڑی بڑی رسم ہے -

الغرض جب رات آئی تو رنبیر سنگھ نے کہا (لے اب اپنا وعدہ پورا کیجیے اور گاون لائیے - وہ بولی - بجا - گاون لائیے کی اچھی کہی - اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے - اب دو دو گاون بدلو -

ر - اب تم نے بے ایمانی پر کمر باندھ لی -

ک - (آسمان کی طرف اشارہ کرکے) وہ سات ستارے ہین - چار پلنگ کی صورت تین کیے بعد دیگرے - وہ تینون چور ہوئے - اور پلنگ چاندی کے پایون کا ہے یا نہین - سورج نراین اور چاند کا پرشاد آسمان پر ہین یا نہین - السریان آسمان پر ہین یا نہین - کوتوالی پاس ہوئے یا نہین - بندگی - لے اب گاون لائیے -

ر - (شرماکر) لاحول ولاقوۃ - عربی مین انھین سبعہ سیارہ کہتے ہین - سنسکرت مین سپت رشی -

ک - مین نے تو جان بوجھ کے بار بار کہنا شروع کیا تھا جسمین تم کو پورا پورا یقین ہوجاے کہ مجھے تیز ہوگئی - مین نے تو وہ سب کی سب پھینک دی تھی - جون جون مین کہون کہ اس اندھیر کو دیکھو کہ تین چور ایک پلنگ کو اُٹھاے لیے جاتے ہین اُسقدر تم کو اور یقین ہوتا جاے - لے اب گاون لائیے - دوسرے دن دھنوٹھکرائن اور ہنسیا نے سنا تو بڑی دل لگی ہوئی لہذا رنبیر سنگھ کو وعدہ پورا کرنا پڑا گاون کا تو انکو ذرا بھی خیال نہ تھا کیونکہ گھی کہان گیا - کھچڑی مین گر ہار جانے کا بڑا افسوس تھا -

اب سنیے کہ دوسرے دن ایک ایسی بات ہوئی جسکا حال رنبیر سنگھ نے بی بی اور

ماں باپ کسی پر نہین ظاہر کیا تھا۔ صرف اپنے بڑے بھائی کو لکھا تھا۔ مدت سے انکی تمنا تھی کہ فوج مین بھرتی ہون۔ چنانچہ کئی بار انھون نے بی بی سے باتون باتون مین تذکرہ بھی کیا تھا۔ کئی جلیل القدر فوجی افسرون سے انسے ملاقات تھی اور چونکہ جوان خوبرو تھا۔ قدآور۔ قوی ہیکل۔ ہاتھ پانون خوبصورت۔ سڈول۔ فنون سپہ گری مین برق۔ شہسواری مین لاثانی۔ بڑی زبردست سفارش پہونچائی گئی اور انکے نام صیغۂ جنگی سے تار آیا کہ تم ۲۸ نمبر رسالے کے رسالہ دار مقرر ہوئے ایک ہفتے کے اندر حاضر ہو۔ انھون نے اب خوش خوش بی بی کو بھی اطلاع دی۔ دھنوٹھکرائن اور اپنی والدہ سے بھی کہا۔ باپ اور بھائی کو چٹھی لکھی اور اپنے مربی افسران فوجی کو بھی اطلاع دی۔ انکے ہان کی عورتین تو اسکی عادی ہی تھین۔ اُنکے نزدیک کوئی نئی بات نہ تھی مگر کامنی کو یہ خبر سنکر رنج ہوا کہ میان سے کچھ دن کے لیے جدائی ہونے والی ہے

فصل پندرھوین

نوچندی جمعرات

رنبیر سنگھ کی ماں کو ذرا بھی دل مین افسوس نہ تھا کہ لڑکا فوج مین بھرتی ہو کے جاتا ہے بلکہ بلاکر نصیحت کی کہ دیکھو بیٹا تمھارے باپ یہان اسوقت نہین ہین وہ تو لڑائی بھڑائی مین لڑتے رہے ہین مین عورت ذات ہون۔ مگر تمھاری تعلیم مین لاکھون ہی روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ چھتری کے دھرم کا خیال رکھنا۔ اسی سے ہمارا نام اور آبرو ہے۔ اسی سے ہماری عزت ہے اور اسی سے ہماری روٹیان چلتی ہین یہ نہین ہے تو ہم کوئی چیز نہین۔ اگر اسکا خیال نہ رکھا تو دودھ نہ بخشواؤنگی۔

انکے یارون دوستون کو اسکا تو رنج ضرور تھا کہ ایک دوست اور رنبیر سنگھ کا سا دوست صحبت سے جدا ہوتا ہے مگر اس بات کی بڑی خوشی تھی کہ رنبیر سنگھ نے فوج مین ایسا معزز عہدہ پایا جسکی انکو مدت سے آرزو تھی۔ ہان کامنی کو البتہ رنج تھا کہ رنبیر سنگھ سے جدائی ہوتی ہے۔ گو میان نے کہدیا تھا کہ مَیں (جہان کی جدائی

مین یہ تعینات ہوئے تھے) جاتے ہی بلوالونگا مگر اس صنیا بیس روز کی جدائی بھی اسکو شاق تھی۔ شب کو تخلیے مین میان بی بی مین یہ باتین ہوئین۔
رنبیر۔ جب سے یہ خبر تم نے سنی ہے تب سے جیسے تم خوش نہین ہو۔
کامنی۔ مین نے تو آف تک نہین کی۔
رنبیر۔ مگر تمھاری قطع بات چیت چہرے سے صاف ظاہر ہے۔
کامنی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ میان کی جدائی کس بی بی کو شاق نہ گذریگی۔
رنبیر۔ جدائی کیسی۔ موکی چھاونی قدم بھر پر ہے۔ جا کے کوئی عمدہ کوٹھی پسند کرکے تم کو بلوالونگا۔
کامنی۔ اچھا تو مین کچھ کہتی تھوڑا ہی ہون۔
رنبیر۔ چلو کل تمھین نوچندی جمعرات کی سیر دکھائین رستم نگر کی چڑھائی پر ایک مکان مول لیا ہے وہان سے بیجو لر سیر دیکھنا چھتین پڑی ہوئی ہین۔
کامنی۔ جیسا کہو۔ مگر میرے سر پر ہاتھ رکھو جلد بلالوگے اور جو دو چار دن اچھی کوٹھی نہ ملی۔
رنبیر۔ تم یہ اسقدر اصرار کیون کرتی ہو۔ مجھے تو خود ہی اسکا خیال ہے۔ تم گو یہان کبھی کملا پتی کبھی راج دلاری کبھی اپنی کسی بہن کبھی کسی بھاوج سے دل بہلاؤگی مین تو وہان بالکل اجنبی ہونگا۔ ہر دم تم یاد آؤگی۔ تمھارے بغیر دم بھر چین نہ آئیگا۔ اب ہمین ہنسی خوشی جانے دو۔ چلو کل تمکو نوچندی دکھلائین۔ بہن کو بھی بلالینگے۔ زینب کی ماں کو بھی لیلین گے
رنبیر سنگھ دوسرے روز اپنی روانگی کی تیاری کرنے لگے۔ اور بی بی کے ذرا دل بہلانے کے لیے چار بجے گاڑی پر سوار ہوکر رستم نگر مین لائے کملا پتی اور زینب کی ماں بھی تھین۔ مکان مین بٹھاکر خود کسی دوست سے ملنے گئے اور کہہ گئے کہ ابھی آتا ہون۔ ان لوگون نے جو دیکھا تو وہ بھیڑ بھڑکا کہ واہ۔
کامنی۔ اے یہ تو میلا ہے

زینب - بڑی بھیڑ ہین ہوتی ہین -
کملا - وہ ہاتھی آتا ہے -
زینب - ابھی ہاتھی شہر مین ہین - اِکّا دُکّا ہونگے -
کامنی - مُوکی چھاؤنی تو دور نہین ہے -
کملا - اے یہ کیا بودی بُزدلی عورتون کی طرح کانپی جاتی ہو -
زینب - اجی ہان وہ بات ہی کون ہے -
کامنی - جب سے سنا ہے پریمیشر جانتا ہے میرا جی ٹھکانے نہین -
کملا - دل کو ڈھارس دو - مرد سب کے باہر جاتے ہین -
اب لوگون کی جماعت اور آمد و رفت زیادہ ہونی لگی - نوچندی جمعرات کی کیفیت عجب لطف انگیز تھی -
کامنی - یہ کیفیت تو ہم نے آج تک دیکھی ہی نہ تھی -
کملا - بڑی بھیڑ ہوتی ہے - اب یہ ہجوم کب تک رہیگا -
زینب (کان مین) بس کوئی بارہ بجے ایک بجے تک (کامنی سے) تم تو گئی ہو - جب ننھّی سی تھین کئی دفعہ تمھارے نانا تمکو لے گئے تھے -
کامنی - ڈولی پر ڈولی اور پینس پر پینس چلی جاتی ہے - کتنی گھبیان گاڑیان اِکّے گئے -
زینب - اس شہر کی رتھ کی نوچندی ملکون ملکون مشہور ہے -
اتنے مین رنبیر سنگھ کا گھوڑا دور سے دکھائی دیا - مشکی ویلر - جوان - کاٹھی اور ساز نیا اور قیمتی - اسپر رنبیر سنگھ کا سا خوشرو جوان رعنا پٹری جمائے سوار -
کملا - لو بھیّا آئے -
زینب - یہ البتہ رئیس معلوم ہوتے ہین کس شان سے بیٹھے ہین -
کملا - تینون بھائی اچھے ہین مگر انکی بات ہی اور ہے -
زینب - دشمنون کی آنکھون مین خاک - اور تو نہین جانتی - اتنے مرد ادھر سے گئے ایک تو پاتا نہین ہے - ایک لقات ابھی گئے نہ تھے - جی چاہتا تھا - دو دھولین

مار کے گھوڑا چھین لون - اور سائیسون مین نوکر رکھلون -

کملا - اور مجھا کسطرح تھا - کمر ٹیڑھی - آنکھون مین دم -

زینب - بھیا جہان جا کے کھڑے ہو جائین یہ معلوم ہو کوئی بڑا سردار آتا ہے -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ رنبیر سنگھ کھٹ کھٹ کرتے ہوئے کوٹھے پر آئے -

کملا - آئے رانا رنبیر سنگھ بہادر آئے -

زینب - ابھی تمھاری ہی تعریفین ہو رہی تھین کہ اتنے مرد اسوقت ادھر سے گئے کوئی تمھاری جوتی کی پھٹ پھٹ کو بھی نہین پہونچتا -

رنبیر - ہین ہی ہم ایسے (مسکرا کر) مگر جیسے ہم ہین ویسی ہم نے جورو نہین پائی -

کامنی - کہتے ہوئے شرم نہین آتی -

ر - جیسے ہم نے شادی کی جیسے چاند سورج کو گہن لگتا ہے - ویسے ہی ہمکو گہن لگا - کہان یہ ہمارا سورج کا سا چہرہ اور کہان بی بی صاحب -

کامنی - اپنے منہ میان مٹھو نہ بنو بہت -

زینب - یہ تو بہت دھرمی ہے صاحب - بی بی تو ایسی چاند سی ملی ہے جسکا جواب نہین دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہو جاے - اللہ جانتا ہے چاند مین داغ ہے انمین داغ نہین -

کامنی - بہت خوشامد نہ کیا کرو -

کملا - یہ نوچندی تو ہم نے اس دھوم کی آج ہی دیکھی - ہر نوچندی کو آیا کرینگے -

رنبیر - ضرور آیا کرو - سیر کی سیر دیکھو - دل کا دل بہلاؤ -

کملا - نوچندی جمعرات پیرون کی کرامات سنتے تھے مگر آج آنکھون سے دیکھی -

رنبیر - گاڑی پر تم دونون بیٹھ لو - اور زینب کی ماں کو ساتھ لیلیا کرو - یہان آدمی نوکر چاکر موجود ہی ہین -

کامنی - نوچندی جمعرات - سب جمعراتون کی رانی -

رنبیر - یہ وہی شل ہوئی - اننتا غاری

زینب - تم لوگون مین سب برتون سے سہل اور فریدار بہت اننت چودس کا برت

ہوتا ہے نمک کے سوا اور جو چاہے وہ کھاؤ۔ اور چاہے جتنی بار کھاؤ۔ دودھ بالائی شکر پراٹھے۔ ایک مولویصاحب نے بھی جو کبھی لالہ کے ہان نوکر تھے برت رکھا تاکہ مزے سے مالپوتیان اُڑائین۔ ترال کھانے مین آئے۔ ایک نمک سال بھر مین ایکدن نہ ملا نہ سہی برت رکھا۔ دن بھر سنہ چلاتے رہے۔ مال مفت دل بیرحم۔ پھر مفت راچہ گفت غرضکہ مولوی صاحب ریشہ خطمی ہوگئے۔ بڑے خوش۔ عقیدہ جمگیا کہ ہندؤن کا ہر تہوار مزیدار ہے کھانے پینے کی بڑی بہار ہے۔ اب روز دعائین مانگنے لگے کہ اللہ کرے جلد ہندؤن کا کوئی تہوار آئے تو موہن بھوگ کھانے مین آئے۔ انکی دعا خدا نے قبول کی۔ اور اہل ہنود کا وہ تہوار آیا جسکو شیوبرت کہتے ہین۔ مولوی صاحب نے بڑی خوشی سے برت رکھا سات بجگئے۔ آٹھ بجگئے۔ نو بجگئے۔ دس بجگئے۔ اب مولوی صاحب کی کوئی فکر نہین لیتا۔ جب انکی آنتین قل ہوالله پڑھنے لگین تو بہت جھلائے۔ شاگردون سے کہا بھئی آج کوئی پرسان حال ہی نہین۔ نہ بالائی نہ مٹھائی نہ میوے۔ یہ ماجرا کیا ہے۔ شاگردون کو بڑی ہنسی آئی۔ کہا مولوی صاحب آج کھانا کہان۔ آج تو برت ہے اور برت بھی نرجل۔ پوچھا نرجل کیا معنی۔ انھون نے کہا نرجل کے یہ معنی کہ پانی تک نہ پیے۔ کھانا درکنار۔ کھانے کا تو آج کوئی ذکر ہی نہین ہے۔ مولوی صاحب نے سر پیٹ لیا کہ برفی اور لڈو اور بالائی اور قند و نبات اور لوزیات تو خیر۔ وہ روزمرہ کا معمولی کھانا دال روٹی بھی ندارد ہے۔

کامنی۔ ہم کو سب دنون سے اچھا انکی سالگرہ کا دن معلوم ہوتا ہے۔ مگر اب نوچندی جمعرات کو بھی ہم سالگرہ ہی کے دن کے برابر سمجھینگے۔ آج طبیعت بڑی خوش ہوئی۔ جیسے لاکھون روپے ملگئے۔

رنبیر۔ کیا جانے سالگرہ کے دن اتنی خوشی لوگ کیون کرتے ہین۔

کامنی۔ اور خوشی نہ کرنے کا کیا سبب۔

رنبیر۔ یہ کہ زندگی کا ایک برس اور کم ہوگیا۔

کامنی۔ واہ۔ یہ خوشی سالگرہ کے دن کیا کم ہوتی ہے کہ ایک برس اور پرمیشر نے دکھایا چاہے تم جو کہو ہم تو اب ہر نوچندی کو آئینگے اور ہر نوچندی کو ہماری طرف سے خوشی روزہ

ہوا کرے گا۔

رنبیر۔ ازین چہ بہتر۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ ہر مہینے مین ایک دن تمھارے ہی مہمان سہی۔

کامنی۔ تعجب یہ ہے کہ تم نے آج تک اسکا ذکر بھی نہین کیا۔ کہ رجب کی نوچندی کیا چیز ہے۔

رنبیر۔ لکھنؤ کی نوچندی جمعرات خصوصاً رجب کی نوچندی دور دور مشہور ہے۔ مگر ناف شہر مین اسکا لطف ہے اور یہان ان گلی کوچون سے طبیعت گھبراتی ہے۔ اور اسکے ساتھ ایک بات اور بھی ہے۔ بے پردگی کا بھی کسی قدر خیال ہے۔

کامنی۔ ہان یہ ایک نئی بات ہے۔ ادھر تو اتنی انگریزیت کہ کھانا بھی انگریزی اور پینا بھی انگریزی اور گھوڑے کی سواری بھی انگریزی۔ اور شطرنج مین بھی انگریزی چالین اور ادھر بے پردگی بھی انگریزی اور ادھر پردے کا یہ خیال۔ اسکے کیا معنی۔ جسکے ایسے خیالات ہون وہ پردے کا اتنا خیال کیون رکھے۔

کملا۔ یہی مین بھی کہتی ہون۔

رنبیر۔ تم بھی یہی کہتی ہو اور یہ بھی یہی کہتی ہین مگر تم دونون انصاف سے کہو کہ جب باغ ہمارے ساتھ جاتی ہو تو وہان ہم پردے کا کونسا ایسا خیال رکھتے ہین۔ جب گانون مین ہوتی ہو تو وہان کیا پردہ ہوتا ہے۔ اب رہا شہر۔ یہان یہ بات ہے کہ جتنے ہمارے یار دوست ہین۔ عزیز ہین۔ جان پہچان ہین۔ اُن سب کے ہان پردہ ہوتا ہے۔ ہم خواہ مخواہ نکو کیون بنین۔

کامنی۔ (چڑ کے ساتھ) جو کسی کی بی بی بدقطع یا کانی ٹُلّو ہو تو خیر۔ اور جسکی بی بی چاند کا ٹکڑا ہو وہ کیون شرمائے۔

اس فقرے پر سب ہنس دیے اور رنبیر سنگھ بھی بہت ہنسے۔ ان دونون میان بی بیون مین یہ نوک جھونک ہوا کرتی تھی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم تم سے خوبصورت ہین اور یہ کہتی تھین کہ ہم تم سے کہین زیادہ حسین ہین اور لطف یہ کہ اپنی بی بی کی ایک ایک ادا پر انکی جان جاتی

تھی اور وہ اپنی جان تک اِن پر سے صدقے کرنے کو تیار تھین - یک جان دو قالب -
دونون عاشق اور دونون معشوق - اور اس چہل اور نوک جھونک کے سنی بھی یہی تھے کہ ایک
دوسرے کے حسن کی تعریف کرین ورنہ ظاہر ہے کہ جس میان کو بی بی کی اسقدر محبت ہوگی اسکی
بی بی اگر حسین نہ بھی ہو تو بھی وہ بی بی سے یہ نہ کہے گا کہ تم بدقطع ہو کہ مبادا اسکا دل دیکھے
رنبیر سنگھ جو اپنی بی بی سے کہتے تھے کہ ہم ایسے خوبرو جوان کو تم ایسی بی بی کا ملنا ایسا ہو
جیسے چاند مین گہن تو یہ سمجھ کے کہتے تھے کہ بی بی برا نہ مانینگی کیونکہ وہ ماہرو ماہ وش بھلا یہ
کب سمجھ سکتی کہ مجھے کوئی سچ مچ بدقطع سمجھے گا وہ خوب جانتی تھی کہ میان میرے ایک ایک
ادا پر ریجھے ہوئے ہین - اور رنبیر سنگھ بھی روز دیکھتے اور تجربہ کرتے تھے کہ کامنی اپنی جان
سے زیادہ انکو عزیز رکھتی تھی -

کامنی دوہری دوہری چقون مین سے سیر دیکھ رہی تھین کہ ایک فقیر اُدھر سے یہ کہتا ہوا
نکلا کہ بابا جو چنے شاہ کو آج پیٹ بھر پلاؤ کھلا دے گا اسکی منو کامنا پوری ہو جائیگی - آج نوچندی جمعرات
پیرون کی کرامات ہے - بھائی ہندو مسلمانون آج ثواب کمانے کا دن ہے - یہ نوچندی
جمعرات ہے - لیلۃ القدر کے بعد سب راتون کی سردار - اور بابا ہی دیالیا کام بھی آتا ہے
یہی کچھ رہجاتا ہے -

کامنی - ہمارے شہر کے فقیرون کی صدا بھی عجب صدا ہوتی ہے - منو کامنا بھی کہتے ہین
لیلۃ القدر بھی کہتے ہین -

زینب - اور جسکو دیکھو وہ جنا شاہ - یہ نام سب کو پسند ہے -

کملا - ہان یہ میرے دل کی بات کہی -

رنبیر سنگھ - اسمین کوئی شک نہین کہ یہان کئی جنے شاہ ہین -

کامنی - نوچندی جمعرات کو اِن فقیرون کو بھی بہت کچھ مل جاتا ہوگا - کہ شک لوگ
نہ دیتے ہونگے -

زینب - پھولون کے ہار گجرے بڈھی کنگن - مٹھائی روٹی کباب ساری دنیا کی شے
ہوتی ہے - ساقی فقط حقے کے دم پلانے مین مہینا بھر کا خرچ پیدا کر لیتے ہین - تنبولی - گاڑی

والے۔ یہ وہ۔ تھوڑی دیر اچھی بھیڑ ہو جاتی ہے۔ کیا نوچندی جمعرات کا نام نہیں سنا۔

کامنی۔ نام تو سنا مگر اتنی بھیڑ اور یہ دھوم دھام نہیں دیکھی تھی۔

کملا۔ خاصا میلا ہے۔

زینب۔ یہاں یہ تو ہے ہی۔

کامنی۔ نوچندی جمعرات اور پیروں کی کرامات۔

شب کو کوئی دس بجے تک یہ قافلہ یہیں رہا۔ اسکے بعد گھر گئے۔ چار روز رنبیر سنگھ نے کامنی کو بہت ڈھارس دی۔ ماں کے پاس گھنٹا دو گھنٹا روز بیٹھے احباب اور عزیزوں سے ملے۔ فوجی افسروں سے ملاقات کی۔ حکام ضلع سے ملے۔ سب سامان لیس کیا۔

جس شب کو تاروں کی چھاؤں میں روانہ ہونے کو تھے اُس شب کا حال کوئی کامنی کے دل سے پوچھے جیسے کوئی ایسی شے کسی کی کھو جاتی ہے۔ جسکے بغیر وہ ایک دم چین میں نہ رہ سکی۔ دل کو تسلی دیتی تھی مگر ذری دیر کے بعد قابو سے جاتا رہتا تھا۔ رنبیر سنگھ برابر غور سے دیکھ رہے تھے کہ کامنی آج بہت بیقرار ہے نہ وہ شوخی۔ نہ وہ پیار کی باتیں نہ وہ دلربائی کی گھاتیں۔ نہ وہ چہل۔ سمجھ گئے کہ خدا جانے دل میں کیا سوچتی ہے اور اس بیچاری کے دل پر کیا اثر ہے۔ آخرکار رہے نہ رہا گیا۔ اور سمجھانے لگے۔ مگر کامنی نے جو سکوت اختیار کیا تو کسی بات کا جواب نہ دیا۔ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر دل اسقدر اسنڈ آیا تھا کہ زبان سے کوئی لفظ نہیں نکلتا تھا۔ رنبیر سنگھ زیادہ چھیڑنا بھی نہیں چاہتے تھے کہ شاید اس نازنین نازپرورد کے دل نازک پر کوئی برا اثر پیدا کرے اور چلتے چلاتے دونوں کو اور بھی زیادہ رنج ہو۔

جب چار کا گجر بجا تو کامنی قریب تھا کہ روئے۔ مگر بیت ہی ضبط گریہ کیا کہ انکے سفر کے جانے کے وقت کوئی ایسی کارروائی نہ کرنی چاہیے کہ انکو اور بھی زیادہ قلق ہو۔ جب دربان نے باہر سے آواز دی تنبا بڑا سرکار سے کہدو ٹھاکر رنبھیر سنگھ

اور تحصیلدار صاحب اور ٹھاکر اندر بکرم سنگھ آئے ہین۔ گجر بج گیا تو کامنی سمجھ گئی کہ اب۔ ع۔ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔ اب اسکا دل اور بھی بے قابو ہو گیا۔ اب نہ بات کرنے کا موقع رہا نہ کچھ کہنے کا نہ سننے کا۔ کیونکہ اگر رنبیر سنگھ ہی کا معاملہ ہوتا تو ممکن تھا کہ دو ایک روز نہ جانے دیتی۔ مگر اب تو گیان سنگھ اور بلبھدر سنگھ اور اندر بکرم سنگھ دروازے پر آ گئے۔ دل مین سوچی کہ بلبھدر سنگھ اور گیان سنگھ تو خیر آئے ہی تھے یہ بھائی کو کیا سوجھی کہ میری اور اپنے مان کی جدائی کے باعث ہوئے۔ رنبیر سنگھ کامنی کے دل کا سب حال سمجھتے تھے اب یہ وہ موقع تھا کہ دونون کے دل بھرے ہوئے۔ آنکھین پرنم۔ مگر دونون ضابط۔ رنبیر سنگھ نے گلے لگا کر ایک بوسہ لیا اور بہت ہی آہستہ سے بوسے کا جواب دے کر کامنی نے پتھر کلیجے پر رکھکر کہا (خطون کو نہ ترسانا) نہ ترسانا کہنے کو تھی مگر صرف (تر) کا لفظ کہنے پائی تھی (سانا) منہ سے نہ نکل سکا اور اسقدر آنسو آنکھون مین بھر آئے کہ تمام دنیا تیرہ و تار نظر آتی تھی۔

اتنے مین دربان نے پھر آواز دی۔ رنبیر سنگھ نے سنی مگر کامنی اسقدر محو اور از خود رفتہ تھی کہ ایکی دفعہ دربان کی آواز نہ سن سکی اور رنبیر سنگھ روانہ ہوئے مگر قدم اٹھانا محال تھا۔ دو قدم چلے اور پیچھے پھر کے دیکھا تو کامنی بت بنی ہوئی کھڑی ہے اور دوپٹے کے آنچل سے آنسو پونچھ رہی ہے مگر آنسو ہین کہ امنڈے ہی چلے آتے ہین کوئی انتہا ہی نہین۔ دل کا عجب حال تھا۔ مان سے ملے۔ انھون نے دعائین دین۔ بھاوج بہن غریب سب رونے لگے۔ انھون نے کہا مین باہر سے ابھی آتا ہون یہ باہر گئے۔ دوستون سے کہا ارے یار ابھی ایک گھنٹا ہے مین ابھی آیا۔

اب ادھر کامنی کا حال سنیے کہ ہنسیا نے منہ دھلایا اور رومال سے آنسو پونچھے تو کیا دیکھتی ہے کہ رنبیر سنگھ غائب۔ ارے کیا چلے گئے! ہائے ان آنسوون سے پریشر سمجھے کہ مجھے ایک دفعہ نظر بھر کے دیکھنے بھی نہ دیا۔ لوہے کی

دیوار تنگئے۔ رنبیر سنگھ کا دل تو بھرا ہوا تھا ہی اور خصوصاً جب کامنی کی بے بسی دیکھی تھی کہ انکو پوچھ رہی ہے اور وہ مثل سیل اُمنڈتے چلے آتے ہین اور انکو اسقدر بھی وقت نہین کہ جا کے اس پری پیکر کے آنسو تو پونچھے۔ گھبرا کہہ ہی گئے تھے کہ مین ابھی باہر سے آتا ہون سیدھے جیت پر گئے اور کامنی کو علیحدہ لیجاکر کہا (لے اب ذرا سنبھل تو لو آج کا سفر ہمکو گران نہ گذرے کامنی کو اس سے بہتر نعمت اور کیا مل سکتی تھی۔ جی خوش ہوگیا۔ سمجھی تھی کہ جلدی کے سبب سے چلدیے اور مین اشکون کی روانی کے باعث سے آنکھ بھر کر دیکھ نہ سکی۔ اب جو اپنے جانجان کو پایا تو گلے سے لگا لیا اور کہا اگر اب روؤن تو سزا دینا ہنسی خوشی جاؤ اور ہمین جلد بلاؤ۔

ماں اور بھاوج اور بہن سے پھر رخصت ہوکر اور پان کھاکر رنبیر سنگھ سوکی جھاؤنی تشریف لے گئے۔

فصل سولھوین

رن کی زین

رنبیر سنگھ روز ایک خط بھیجتے تھے اور کبھی کبھی تار بھی آتا تھا۔ کامنی بھی روز خط لکھتی تھین۔ انکی ساس اور بھاوج اور کملاپتی سب سے خط کتابت تھی اور اکثر خطون مین انھون نے لکھا کہ کامنی اور کملاپتی دونون کو بلا لینگے۔ دونون خوش تھین۔ مگر یہ معلوم تھا کہ کوئی اچھی کوٹھی نہین ملی ہے ڈھونڈھ رہے ہین ملتے ہی بلا لینگے۔

ایک روز کامنی خط پڑھ رہی تھی کہ رنبیر سنگھ کے کئی خط آئے جنمین ایک خط کامنی کے نام بھی تھا۔ کامنی نے حسب معمول خوش خوش خط کھولا جسمین مختصر طور پر لکھا تھا۔ میرے پیارے جانی۔ آج مین نے چوطرفہ کوٹھی ڈھونڈھی کہ کوئی دلکش بنگلہ یا خوش نما کوٹھی کسی فرح بخش مقام پر چھاونی کے پاس ملے تو کرایہ پر لون اور تمکو فوراً بلاؤن کیونکہ اب دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے۔ یون تو کئی

بنگلے اور کوٹھیان خالی ہین مگر ایک نہایت ہی خوشنما بنگلہ دریا کے کنارے ایسا اچھا ملا ہے کہ جسکا جواب نہین ایک ہفتے مین خالی ہو جائیگا۔ فوراً تار دونگا تمکو خود آکے لے آونگا۔ دو دن کی تعطیل لے لونگا۔ اسمین شک نہین کہ ہمارے تمھارے جدائی بہت جلد ہوئی اور یہہ تھوڑے دن کی جدائی بھی کھل گئی۔

کامنی کو گویا کروڑون روپے ملگئے۔ میان سے سُنے کی بڑی خوشی ہوئی۔ کملاپتی کو فوراً بلوایا اور خوشی خوشی خط سُنایا۔ اسنے کہا مین بھی اُن سے پوچھ کر چلونگی۔ یقین تو ہے کہ مان لین۔ کامنی کو میان کی جدائی بڑی شاق گذری تھی مگر اس خط کے آنے سے دل کو ذرا ذرا ڈھارس ہوئی۔ کملاپتی سے دیر تک باتین کرتی رہی۔ دونون انتہا کی خوش تھین۔

دوسرے دن سویرے ایک کوے نے چھت کی منڈیر پر بیٹھکر کاون کاون جو شروع کی تو کملاپتی نے کہا آج آج بھائی کا خط بلوے کا آئے تو دو دن ملائی کھلاؤن۔ اتفاق سے اسی وقت ڈاکیا خط لایا اور مہری نے نیچے جاکر خط لیا اور کامنی کو دیا۔ پڑھا تو یہہ لکھا تھا۔

میری پیاری جانی۔ آج اس خط مین جو مین بڑی محبت سے تمکو لکھ رہا ہون معمول کے خلاف ایک بات یہہ ہے کہ اسکو مین نے تمہید سے شروع کیا ہے۔ میان بی بی کے خط مین تمہید کیسی مگر اس خط مین تمہید کی بڑی ضرورت ہے۔ اور وہ تمہید یہہ ہے کہ جو نسبت پھول کو خوشبو سے۔ عورت کو جوبن سے۔ امیر کو سخاوت سے۔ درویش کو قناعت سے گھر گرہست کو پارسائی سے۔ آنکھ کو نور سے۔ بادشاہ کو عدل سے۔ وزیر کو خیر خواہی سے۔ شیر کو پنجے سے۔ مل کو سرور سے۔ حسینون کو غرور حسن سے۔ موتی کو آب سے۔ دن کو آفتاب سے۔ مشک کو بو سے۔ نافے کو آہو سے۔ سینے کو موتی سے۔ باغ کو گل سے۔ صراحی کو قلقل سے۔ بہشت کو کوثر سے۔ کان کو گوہر سے۔ فلک کو اختر سے۔ درخت کو ثمر سے۔ دعا کو اثر سے ہے وہی نسبت چھتری کو جنگ سے ہے۔ جو راجپوت

لڑائی سے ڈرے وہ شیر ہے جس کے پنجہ نہین - صدف ہے مگر بے گہر -
درخت ہے مگر بے ثمر - یعنے بیکار چیز ہے - جس آنکھ مین نور نہین وہ آنکھ کیا -
جس شراب مین سرور نہین وہ شراب کیا - راجپوت کا دہرم یہی ہے کہ رن کے
میدان مین جائے - تلوار کے منہ مرے اور اگر زندہ آئے تو بھی نیک نام ہو
مگر دشمن کو پیٹھ نہ دکھائے - برہمن جل سور چھتری رن سور - اس سب کا مطلب
یہہ ہے کہ آج میرا کلیجا باغ باغ ہے - ایسی خوش خبری سُنی مین آئی کہ خط لکھ رہا
ہون اور میری باچھین کھلی جاتی ہین - جو بات مین لڑکپن سے چاہتا تھا وہ پوری
ہوئی - دل کی آرزو بر آئی - اسوقت طبیعت نوجوان معشوقون کے مزاج کیطرح
بل کر رہی ہے -

لڑکپن سے میرے دل کی تمنا تھی کہ مین کسی لڑائی مین شریک ہون کیونکہ جس راجپوت
کے بدن پر گولی کا نشان یا تلوار کا زخم نہو وہ پورا پورا چھتری نہین معلوم ہوتا - چھتری
کی بڑی بڑائی یہہ ہے کہ رن کے میدان مین زخمی ہو - مورچے اور دھاوے سے جو
بے زخم کھائے آئے وہ چھتری نہین - جتنے زخم اُتنے گویا تمغے ملگئے - یہہ آرزو مدت
کے بعد آج پوری ہونے والی ہے - اب جو اللہ کی دین ہو - اور جو اُسکی مرضی ہو
اور اصل چھتری کی یہہ بھی ایک پہچان ہے کہ اُسکے گھر کی عورتین اُس روز جشن
کرین اور خوش روزہ منائین جس روز گھر سے مرد جدھ کو جائے - اگلے وقتون
مین یونانیون مین یہہ قاعدہ تھا کہ جب اسپارٹا شہر سے کوئی لڑکا فوج مین بھرتی
ہو کر جنگ کے میدان مین جاتا تھا تو ماں لڑکے کو رخصت کرتے وقت کہتی تھی
کہ یہہ ڈھال جو ساتھ لئے جاتا ہے یا تو اسکے ساتھ آنا - یا اسپر آنا - مطلب یہہ کہ یا تو
فتح کر کے مع ڈھال کے آنا - یا تیری لاش اس ڈھال پر لد کے آئے -

جب تو اسپارٹا والے شیر نر پیدا ہوتے تھے - سکھون کی مان لڑکون سے
کہدیا کرتی تھین کہ بیٹا اگر مورچے سے بھاگ کے آؤ گے تو دودھ نہ بخشاؤنگی
بہادرون کی عورتین بھی بہادر ہوتی ہین - باپ بیٹے دونون دھاوے مین شریک ہین

لڑکے کو گولی لگی اور گرا۔ باپ نے دیکھا کہ جوان بیٹا چل بسا۔ بہو بیوہ ہوگئی۔ ہان کا ایک ہی لڑکا وہ جاتا رہا۔ اب نام لیوا پانی دیوا کوئی نہین ہے۔ گھر کا چراغ گل ہوگیا مگر واہ رے بہادر اُف تک نہ کی۔ اسی تیور اور اُسی ٹھاٹھ سے لڑتا رہا جب لڑائی ختم ہوئی تو بیٹے کی بے کفن لاش کے پاس گیا اور لاش کو جو خون سے بھری ہوئی تھی کلیجے سے لگا کر کہا بیٹا جس طرح تمنے سرکار کے نمک کا حق ادا کر دیا اور یہہ نام کیا کہ رن مین گولی اور تلوار کھائے پڑے ہو اسی طرح خدا کرے ہم بھی تلوار کے منھ مرین تمھارے دادا کی روح اس وقت خوش کہ پوتے نے سپاہیون کی عزت رکھ لی۔ فوج کا کرنیل یہہ دیکھکر اس بوڑھے جمعدار سے جب ہی خوش ہوا اور کہا [بچے سو باپ ایسے ہی ہوتے ہین] جس جس نے یہہ حال دیکھا کہ بیٹے کی لاش کو کلیجے سے لگا کر اسکے جیالے پن کی تعریف کرتا ہے اُسکو رونا آنے لگا کہ نہ لاش پر آنسو گراتا ہے نہ رنج کرتا ہے کہ گھر بھر مین ایک لڑکا اور وہ عین جوانی مین مر گیا بلکہ اسکے برعکس اسکی جیوٹ بیٹے کی تعریف کرتا ہے اور دعا مانگتا ہی کہ مین بھی اسی طرح تلوار کے منھ مرون۔ اسکے لیئے بڑا دل بڑا جگر چاہیئے۔

آج صبح کو جو مین بستر سے اُٹھا تو طبیعت روز سے زیادہ بشاش پائی۔ اور ابھی یہہ خبر آئی کہ ہمارا رسالہ سمندر پار لڑائی مین شریک ہونے کو تیار رہے جس وقت حکم آئے فوراً روانہ ہو جائے۔ اسوقت سے یہہ دعا مانگ رہا ہون کہ حکم تو خدا کرے فوراً آئے۔ مگر اتنی مہلت ملے کہ تمکو دیکھ لون۔ ع۔ اتنی فرصت دے کہ جی لین کل سے تک آزاد ہم۔ اگر تمکو ایک نظر بھی دیکھ کر گلے سے لگا لون اور بے لطف رخصت ہون تو سمجھون کہ لروون ملگئے۔ ور۔ خوش خوش جاؤنگا اور بے دیکھے بھی خوش خوش جاؤنگا۔ کیونکہ جنگ مین جانے کی جو خوشی ہے میرا دل جانتا ہے یا مین جانتا ہون۔ ہان اسکے ساتھ ہی اگر ہندوستان سے روانہ ہونے کے قبل تمکو نظر بھر کے دیکھ لون تو سمجھون کہ بڑا خوش نصیب ہون فوج کے کرنیل سے آج سب دریافت کر کے آج ہی رات کو یا کل صبح کل حال مفصل لکھونگا اور اگر الگیان

لی بھی رخصت ملی جسکی امید نہین تو رسیان تو رایہو نچونگا۔
اس وقت دو قسم کے خیالات میرے دل مین آتے جاتے ہین۔ ایک یہہ کہ میرا دل
بشاش ہے۔ کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا ہے اور اُس گھڑی کو دلی خوشی سے بُلا رہا ہون
جب مین جہاز پر سوار ہونگا اور ہم اور ہماری فوج کے لوگ بڑی خوشی سے نعرے
بلند کرینگے۔ اور ایک طرف تم یاد آتی ہو کہ تمکو دیکھ لیتا جب سے یہہ خبر آئی ہے
یہی دو خیال دل مین ہین کہ تم سب کو دیکھون اور بس جنگ جنگ۔ گولون کی
آواز کان مین آئی۔ کہین غنیم سے ٹڈھ بھیڑ ہو جاے۔ تو دل کا ولولہ نکلے اور بس
دوسرا خیال وہی ہے کہ ایک دفعہ تمکو گلے سے لگا کر چومون اور والدہ سے رخصت
ہون۔ بھائی بھاوج بہن بہنوئی احباب اعزا سے ملون اور جہاز پر سوار ہو کر یہہ
جاوہ جا۔
تم اسکا کچھ خیال نہ کرنا۔ یہہ تو ہمارے تمھارے خاندان مین ہوتی ہی آتی ہے
اسکا کون اندیشہ ہے۔ ابھی تک یہہ بھی نہین معلوم ہے کہ ہمکو کہان جانا ہوگا۔
مگر یہہ معلوم ہوگیا ہے کہ سمندر پار جانا ہوگا۔ سمندر کی لڑائی نہین ہے اور نہ
ہندوستان مین جنگ ہوگی۔ چاہے کہین ہو۔ جب لڑنے ہی کو چلے تو جیسے لنکا
ویسے کابل۔ ویسے ہندوستان۔ سب یکسان۔
مین مفصل حال کل تک لکھونگا ابھی صرف اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ کسی جنگ پر
جانا ہوگا اور وہ لڑائی سمندر پار ہوگی۔ جس دم حکم آئے فوراً روانگی کے لیے سب
تیار رہین۔ ہماری فوج مین اسکا بڑا جوش ہے۔ ادنی سے اعلی تک کے دل مین
انتہا سے زیادہ جوش و خروش۔ سب تلے ہوئے کہ ادھر حکم پاین اور
اُدھر روانہ ہون۔ اس رسالے کی بڑی تعریف ہے۔ کئی لڑائیان فتح کر کے آیا
ہے۔ ہمارے رسالے مین اکثر افسر نوجوان ہین۔ اور اکثر ایسے بھی ہین جو کبھی جنگ
مین شریک نہین ہوئے ہین مین بھی انہین نوآموزون مین ہون۔
دیکھون اس خط کا جواب تم کیا بھیجتی ہو۔ اپنے باپ دادا بھائی اور نانا اور میرے
دہال اور ننہال کے لوگون نے جو جو کارروائیان رن کے میدان مین کی ہین انکو

یاد کرو۔ بس مین نے کل ہی ایک کوٹھی کرایہ پر لی تھی اور تمکو تار بھیجنے کو تھا کہ چلی آؤ کہ ادھر یہ خبر آئی۔ جناب والدہ کے نام علٰحدہ خط بھیجا ہے۔ کملا پتی کو بلا کے سمجھا دینا۔ تمھاری یاد میرے پیاری جانی کبھی نہین بھولتی۔ رنبیر سنگھ

یہ خط کیا آیا کہ گولا آیا۔ کامنی کی رنگت پڑھتے پڑھتے فق ہوگئی۔ اور چہرہ پر بڑی اداسی چھائی کملا پتی فوراً سمجھ گئی کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔ کامنی نے دوبارہ خط پڑھا اور ریلنگ تھی پر لیٹ کر تلسا سے پانی مانگا۔ کملا کے ہاتھون کے توتے اڑ گئے مگر سکوت مین رہی۔ جب دو چار منٹ مین دل کو ذرا سکون ہوا تو کہا لو بہن بپتا کا ہو گیا۔ سوچے کیا تھے ہوا کیا۔ کل وہ خط آیا جی خوش ہو گیا۔ دعا مانگی کہ جلد آئین اور ساتھ لیجائین ہم تم دونون خوش خوش رہتے تھے۔ آج کچھ اور ہی گل کھلا۔ حکم آیا کہ سمندر پار لڑائی پر جانے کو تیار رہو۔ کملا اور کامنی دونون نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کئی منٹ تک چپ رہین۔ اسکے بعد کامنی نے جا بجا خط سنایا۔ اور کبھی کامنی نے کملا پتی کو ڈھاڈھ دی کبھی کملا پتی نے کامنی کو۔

کامنی نے کئی بار خط کا جواب لکھنا چاہا مگر سطر دو سطر لکھ کر چاک کر ڈالا۔ مرضی کے موافق دیر تک نہ لکھ سکی۔ آخر کار دل کو ذرا ڈھارس دیکر مختصر جواب یون بھیجا۔

تیرے کلیجے سے زیادہ پیارے جانی۔

مشکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے
صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہے

پرسون جو تمھارا خط آیا فوا سنے وہ کام کیا جو سانپ کاٹے ہوے کے ساتھ تریاق کرتا ہے۔ جان بلب کو جلا لیا۔ آج جو خط آیا اُسنے وہ کام کیا جو شراب جہاز کے پیاسون کے ساتھ کرتا ہے کہ مارے پیاس کے جان ہونٹھون پر آنے کے بعد ایک دفعہ دیکھا کہ وہ سامنے دریا لہرین مار رہا ہے۔ دوڑے تو جسکو دریا کا پانی سمجھے تھے وہ ریگستان نظر آیا۔ کچھ اور لکھتی مگر دل اسقدر اُمڈا آتا ہے کہ کچھ لکھ نہین سکتی۔

پرمیشر وہ دن جلد دکھائے کہ ہم مین تم مین بچھائی ہو۔ ع بچھڑے ہوے پھر ملین خدایا جلد جلد۔ تار بھیجا کرو تمھاری کملاپتی بھی کل سے آئی ہین۔ کل سے اسوقت تک حوسیان منائی تھین آج یہہ خط آیا۔ خیر جو پرمیشر کی مرضی۔ وہ کون دن ہوگا کہ جسطرح تمنے بیٹھہ دکھائی تھی اسی طرح منہ دکھاؤ۔ تمھاری پیاری کامنی۔ چھ روز کے بعد تار آیا کہ مین آج جہاز پر سوار ہوتا ہون سب خیریت ہے کل اور ایک تار بھیجونگا۔ انکے گھر مین تو سب کو معلوم ہی ہوگیا تھا کہ رن کے سیدا مین جاتے ہین اب روانگی کا تار بھی آگیا۔ دوسرے روز تار آیا کہ ہم خیریت بیرم مین داخل ہوے۔ یہان کی قوم کے لوگون نے ایک برٹش جہاز پر گولیان چلائی تھین۔ انھین سے جنگ ہی مفصل حال پھر لکھونگا) اسکے بعد ایک اور تار آیا (تھارے دو تار پہونچے خیریت معلوم ہونے سے تسلی ہوئی۔ آج غنیم سے اور ہم سے جنگ ہوئی۔ انکے ستر زخمی ہوئے۔ ہمارے باون۔ انکے سات ہلاک ہوئے۔ ہمارے پانچ۔ انکی جماعت زیادہ ہے) اس تار کے آنے سے ذرا فکر پیدا ہوئی۔ گھر بھر کو تردد ہوا۔ اندر بکرم سنگھ بلوائے گئے کامنی کی ساس نے کہا بیٹا تمھاری بہن کے تو کیا جانے کیا پڑھا تم تو پڑھو۔ اندر بکرم نے پڑھکر ہی سنایا اور دیر تک باتین ہوتی رہین اور یہ خبر دور دور تک مشہور ہوئی۔ گمان سنگھ اور بلبھدر سنگھ نے بھی سُنی۔ پہلے اندر بکرم سنگھ کے پاس گئے۔ سنا اٹھا کر بل زور سنگھ کے مکان پر گئے ہین۔ یہان آکے۔ اندر سے بلوایا تار پڑھا سب کی یہی راے ہوئی کہ مقابلہ بیدھب ہے۔ ستر اور باون ادھر اُدھر کے مجروح۔ اور سات اور پانچ ادھر اُدھر کے مقتول۔ معلوم ہوتا ہے وہ بھی لڑنے والے ہین۔ اندر بکرم سنگھ نے بہن اور اسکی ساس اور بھاوج اور بہن کو تسلی دی کہ گھبرانے کی کون بات ہے جنگ مین تو یہ ہوا ہی کرتا ہے۔ دھنو گھکر این اور کملاپتی اور رنبیر سنگھ کی ماں اور کئی اور عورتین دیر تک یہی باتین کیا کین اور کھانا کھا کر اپنی اپنی جگہ پر سوئین۔

صبح کو اُٹھکر اندر بکرم سنگھ دوڑے آئے اور کہا مین نے خواب دیکھا کہ رنبیر سنگھ بڑی شان

فوجی وردی پہنے تنے لگائے سرپٹ دوڑائے چلے جاتے ہین - مجھے دیکھکر گھوڑے کو روک لیا - مین نے کہا ارے یار یہ تنے اسقدر جلد کہان سے لگے - ہنسکر کہنے چار لڑائیان سرکین اسکے جلدو مین ملے ہین -

عورتین ضعیف الاعتقاد تو ہوتی ہی ہین سب کو یقین آگیا - ایک ہفتے کے بعد تار آیا کہ ہم بخیریت جنگ کے میدان مین ہین اور غنیم بھاگتے جاتے ہین گھر مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے - اسکے دو دن بعد پھر تار آیا اور اندر کرم سنگھ کے نام خط بھی آیا - بڑا لمبا چوڑا خط جسمین بجملہ اور باتون کے یہ بھی لکھا تھا کہ ہم سے اور ایک کپتان سے روز بحث ہوتی ہے - یہ ہمارا دلی دوست ہوگیا ہے - آج کا مکالمہ لکھتا ہون - بلبھدر سنگھ کو اور اپنی بہن کو یہ خط دکھا دینا -

کپتان - یورپین کے مقابلے مین کوئی اہل وحقیقت ہندوستانی کی نہین ہے -

رنبیر - چہ گفتی دلیلش بیار -

کپتان - ہمارے گورون اور اپنے ٹٹنگون کا مقابلہ کیجیے -

رنبیر - جی تو اس بھروسے بھی نہ رہیے گا ایک ٹٹنگا دو گورون کو لڑا دے -

کپتان (ہنسکر) بجا -

رنبیر - ہندی بڑے سورما ہوتے ہین - سکھون کو دیکھیے - تمام دنیا مین کسی قوم کی فوج سے دب کے نہ رہینگے - گورکھا پلٹن سے بہتر پلٹن ہو ہی نہین سکتی - ہم چھتری لوگ تلوار کے سُنہ مرنا ایسا سمجھتے ہین جیسے مُردہ جی اُٹھا - ہندی ایسے گئے گذرے نہین ہین کہ مُردے سے بدتر سمجھے جائین - بُندیلکھنڈیے کیا کسی قوم سے کم ہین - بیسواڑے کے برہمنون کا ساری خدائی مین نام ہے -

کپتان (ہنسکر) ہم یہ نہین کہتے کہ ہندی کمزور یا بودے ہوتے ہین ہمارا منشا یہ ہے کہ وقت پر جو پھرتی ہمارا گورا میدان جنگ مین دکھائیگا وہ ہندی سپاہی نہین دکھا سکتا سکھون کے ہم قایل ہین گورکھا پلٹن بیشک تعریف کے قابل ہے - راجپوتون کی شجاعت اور بہادری مین کوئی فرق نہین - مگر ہم بھر ہم ہی ہین

رنبیر۔ کل وہ بڈھا کیا کہتا تھا۔
کپتان۔ ہم نے اچھی طرح سُنا نہین۔
رنبیر۔ کہتا تھا کہ اس ٹاپو کو آج تک کسی نے فتح نہین کیا۔ صرف ایک دفعہ یہ ٹاپو زیر ہوا تھا دور گور کھا اور چھتر لون نے فتح کیا تھا۔ ٹاپو کے باشندے محکوم رہنے کے عادی نہین تھے۔ پہلے پہل اُنکو بہت کھلا اور ضعیف الاعتقاد لوگ چھتر لون اور گورکھون کو دیوتا سمجھنے لگے۔ کہتا تھا کہ سات دن تک لاکھون آدمیون نے مقابلہ کیا اور ادھر صرف دو جہاز۔ ایک پر تین سو راجپوت ایک پر دھائی سو گورکھا مگر ایسا مقابلہ کیا کہ غنیم کے دانت کھٹے ہو ہو گئے۔ جزیرے کے باشندے جان پر کھیل کھیل گئے مگر چھتر لون اور گورکھا ئی پلٹن کا لوہا مان مان گئے۔
کپتان۔ چلین والا کی لڑائی مین انگریزون نے کیا کیا۔
رنبیر۔ بڑی بہادری کی اسمین کوئی شک نہین۔
کپتان۔ یورپ کی کُل قومین بہادر ہین۔
رنبیر۔ ہمارے نزدیک تو مانٹی نیگرو سے بڑھ کے کوئی یورپ کی قوم جری نہین ہے۔
کپتان۔ جری تو افغان بھی ہین مگر ہوش۔ اجڈ۔ اور انکی حرکتین گولی مارنے کے قابل۔ روس نے ہزار ہا تر کی قید کیے مگر سب کو چھوڑ دیا۔ عثمان پاشا نے جو چٹھی قید خانے سے لکھی تھی وہ پڑھنے کے لایق ہے۔ لکھا تھا کہ مگھر مین مجھے کبھی ایسا آرام نہین ملا۔ جیسا اس قید خانے مین ہے اور الجیریا والون کی کارروائی کو دیکھو کہ ہمارے ایک کپتان کو کابلیون نے قید کیا اور جب بھاگنے لگے۔ تب اس بیچارے کو قتل کر ڈالا۔ یہ جہالت اور سفاکی ہے یا نہین۔
اسکے چھ روز بعد خط آیا کہ اب غنیم نے پیشتر کی نسبت مخالفت پر زیادہ کمر باندھی ہے اور انکی جماعت بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہ خط بھی اپنی بہن کو ضرور دکھا دینا۔ انکے نام معصل خط الگ بھیجونگا۔ اندر بکرم سنگھ نے بہن کو یہ خط بھی دیدیا۔ اسکے پڑھتے ہی رنگ فق ہو گیا۔ شب کو نیند نہ آئی۔

کامنی نے لاکھہ لاکھہ جتن کیے کہ ذرا آنکھہ لگ جاے تھوڑی دیر نیند آئے۔ مگر پلک تک نہ جھپکی نیند تو درکنار برابر کروٹین بدلا کی کبھی اِس کروٹ لیٹی کبھی اون کروٹ سوئی۔ نیند کا نام نہین۔ اور نیند آے کیونکر۔ دل توٹھکانے تہا ہی نہین۔ محبت بُری چیز ہوتی ہے ایک دم چین نہین۔ قلب کی عجب کیفیت تھی۔ دل اُمنڈا آتا تھا۔ تلسا بارن چپکے چپکے یہ حال دیکہہ رہی تھی۔ سمجھ گئی کہ اس نارا ور اس خط نے یہ گل کہلایا ہے اس بیقراری اور بیچینی کا یہی سبب ہے۔ اتنے مین کامنی نے جلد جلد کروٹین بدلین اور آہستہ آہستہ کراہنے لگی سہ

کباب سیخ ہین ہم کروٹین ہر سو بدلتے ہین
جو جلتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین

تلسا سے اب نہ رہا گیا۔ بچپن سے پالا پرورسا تھا اور اوسکے ماں باپ کے نمک سے گھر بہرا پلا تہا۔ سارے کنبے کی پرورش ہوتی تہی۔ ان کی سی ماں تہی۔ یہ بہی گھبلا کے اُٹھ بیٹھی۔ کامنی سمجھتی تہی کہ رات زیادہ بھیگی ہے۔ بچہ بلا پہر قریب ہے تلسا سوگئی ہوگی مگر اوسکے اوٹھ بیٹھنے سے دل کو ذرا ڈھارس ہوئی کہ کوئی بات کرنے والا تو ہے۔ اسکی طرف مخاطب ہوکر کہا۔

کہانی مجھے کوئی جھٹ پٹ سنا
مین واری گئی تیری اچھی بوا
اُچٹ جاتی ہے نیند آئی ہوئی
اُداسی سی ہے دل پہ چھائی ہوئی
سدھارے پیا گھر سے مُنہ موڑ کر
اکیلا مجھے بن مین یان چھوڑ کر
اِدھر وہ گئے رن کے میدان مین
تڑپتی ہون مین یان بیابان مین
جو سونے کا لقمہ بہی کوئی کھلاے
پیا بن مجھے نیند کیونکر کے آے
مگر کیا کرین اُنکا ہے کیا قصور
کہ ہے چھتری کا دھرم یہ ضرور
کہ موڑے نہ مُنہ منہ سے تلوار کے
چڑھے مُنہ وہ تلوار کی دھار کے
نہ بہاگے کبھی رن کے میدان سے
عزیز آبرو کو رکھے جان سے
جو لاکھون مین جائے سروہی کو سوت
وہی چھتری ہے وہی۔ اجپوت
یہ سب سچ مگر دل کو مین کیا کرون
کہان تک بوا ٹھنڈی سانسین بھرون

نہین چین آتا مجھے اک ذری
ٹھکانے نہین ہے طبیعت میری

پیا پیارے سے منزلون دور ہون
جو پر ہوتے اڑ جاتی - مجبور ہون

پتا میرے سلیمان کا لا دو کوئی
مجھے اُسکا کھڑا دکھا دو کوئی

مین سوتی ہون یان پھولون کی سیج پر
وہان اور رن کا میدان ہے محشر

مین ترمال کھاؤن یہان واہ وا
اور اک دن کے فاقے سے ہون اُن پیا

وہ میدان پٹ پٹ وہ دھوپ اور رہ جنگ
وہ گولے وہ پتھرے وہ توپ اور تفنگ

وہ رن بھوم صورت دکھانے لگی
وہ نادن کی آواز آنے لگی

لڑائی کا ایسا بندھا کچھ خیال
سمجھتی ہون ہر شے کو تلوار ڈھال

ڈری جاتی ہون بن پیا کیا کرون
مین ہون بھولی باری بوا کیا کرون

بلم کو جو لاے کوئی ڈھونڈھکر
نہ بھولون یہ احسان مین عمر بھر

تلسا بارن نے سمجھایا کہ بٹیا نیند کا دھیان کرو۔ دل کو ڈھارس دو سجھلو منہ دھو ڈالو۔ دو گھونٹ ٹھنڈا پانی پی لو۔ آنکھ لگ جاے۔ اب پچھلا پہر ہے کوئل بارم بار کوک رہی ہے۔ کامنی نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا بوا کوئل ہی کے کوکنے سے تو کلیجے کو کوئی اور بھی موسے لیتا ہے۔ رہ رہ کے ہوک اٹھتی ہے۔ اسی نے تو اور بھی بے چین کر دیا۔

آ عندلیب مل کے کرین آہ و زاریان
تو ہائے گل پکار مین چلاون ہائے دل

اور نیند ہی موقوف آجاتی تو یہ سارا رونا کاہے کا تھا۔ دل کو بہتیرا ڈھارس دیتی ہون مگر جب دل ہی مانے۔ ہاتھون نہیں۔ بلیون اُچھلتا ہے۔ ذری قابو مین نہین پاتی۔ دل سادو ست جان کا دشمن ہو گیا۔ بغلی گھونسا اسی کو کہتے ہین۔ ابھی پورے چھ مہینے بھی نہین ہوے کہ بیاہ ہوا تھا اور اتنی جلد جدائی ہوئی اور منزلون کی راہ سمندر کا ملے کرنا۔ لڑائی کا میدان۔ جدھ کا سامان پوری سال پھر بھی ایک جگہ نہ رہ سکے۔ تفرقہ ہو گیا ؎

کھلتی ہی مثل لالہ ہوی مبتلاے داغ
اٹھتے ہی باغ دھر مین ہمنے اُٹھاے داغ

اور یہ نے اسی لیے چرمدی اور منت کر کر کے کہا تھا کہ مجھے بھی ساتھ لیتے چلو جدائی بڑی کٹھن بلا ہے۔ وہ کالی ناگن ہے جسکے کاٹے کا منتر نہین۔ پانی بھی نہ مانگے۔ لہر چہ مطلبی اور بس۔ جدائی کا لفظ سنتی تھی مگر اب اپنے ہی اوپر بیتی۔

پیتم جو مین جانتی کہ پیت کیے دکھ ہوے
نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پیت کرے نا کوے
اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را
نمی کردم بدل روشن چراغ آشنائی را

ہاے دل کو کیونکر سمجھاؤن وہ کیا جدا ہوئے کہ دل کا چین۔ قلب کی راحت۔ جگر کا سرور۔ آنکھون کا نور سب ساتھ لے گئے۔ دل کا چین لیگئے اور ایک بیچین دل چھوڑ گئے وہ آپ بیچارہ بیچین ہے چین کیونکر لینے دے۔ یہان بھی محبت بنا ہی کہ مجھے اکیلا نہ چھوڑا۔ درد دکھ کا ایک ساتھی رکھ گئے۔ ہاے بوا میرے دل کا حال میرا پرمیشر ہی جانتا ہے۔ جانے کو تو گئے مگر مجھے کہین کا نہ رکھا۔ یہ اتنے دن جدائی کے صدمے کون سہیگا صدمے سہنے کو دل بھی تو چاہیے۔ ؎

لیتے گئے وہ راحت وصبر و قرار دل — اجڑا پڑا ہوا ہے ہمارا دیار دل
کھویا بس ایک آہ نے صبر و قرار دل — جی بھر کے بھر یار مین نکلا بخار دل
یہ ضعف ہے زبان تک آنا محال ہے — مین کسطرح سناؤن تمھین حال زار دل
کیسا ہوا ہے آپ سے باہر فراق مین — دل پر کسی طرح نہ رہا اختیار دل

مجھے پورا پورا یقین ہے کہ اگر وہ میرے دل کے سچے سچے حال سے واقف ہوجائین تو سیدھے چلے آئین اس طرح مجھے کبھی نہ تڑپا ئین۔ یہ سب اس دل کے کرتوت ہین اُس بیچارے کی کون خطا۔ اسکو کوئی کیا کہے۔

پس پس کے پھنسا دل مرا خود اپنی خطا سے
رفتار کی پاپوش سے زلفون کی بلا سے

تلسا نے منہ دھولایا اور آدھا گلاس ٹھنڈے پانی کا پلا کر کہا۔ بٹیا تمنے یہ کیا بات کہی

اس سے یہ ساری پھپنی ہے۔ نہین تو کسکا دولھا دن رات عمر بھر پانون سے پانون باندھ کے رہتا ہے۔ ہمارے ہی پروس مین ایک پاروتی رہتی ہے آوسکے دو لڑکے دونون رسالے مین نوکر ہین۔ ایک کمپو مین ہے ایک موکی چھاؤنی مین۔ بڑا لڑکا تین برس کے بعد آیا چھٹی لے کے۔ یہان دو مہینے رہ کے چلا گیا۔ تمھاری نئی نئی بات ہوئی ہے اس سے تمکو کھلتا ہے اور کھلا ہی چاہے۔ اُن دونون کی دولھن گھر مین بیٹھی ہین۔ کیا کرین بچاری سپاہی کی جورو اجھڑے ہوے دولھا کا کب تک دُکھ کرے۔ ان دونون کو تو دو دو برس ڈیڑھ ڈیڑھ برس اکیلے رہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ تم گھبراؤ نہ بٹیا۔ دیکھو تار آیا چھٹی بھی آئی۔ سب حال احوال آیا کرے گا۔ تمھارے پھوپھا کتنے دن تلک لڑائی مین رہے۔ کابل گئے اور سمندر پار گئے اور کلکتے گئے اور کہان کہان گئے۔ کہان کہان رہے۔ تیس اور چھ برس پلٹن ہی مین نوکری کی۔ کن کن چڑھائیون پر گئے اور پڑھیر کو بچانا تھا گولیان پھولون کی برکھا ہوگئین۔ جب اسکی دیا ہوتی ہے تو سانپ کے مُنہ مین اُنگلی ڈالو تو سانپ نہ کاٹے اور چار دن کی بچھڑون کی کون بات ہے۔ بہت سے گئے بہت سے چلے آئے۔ اب اِدھر دھیان نہ کرو۔ سونے کا دھیان کرو۔ کامنی نے پھلک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا تلسا بُوا ہنسیا سے کہو ذری پانی اور پلاوے۔ تلسا کی نواسی ہنسا نے برف کا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پلایا کامنی پلنگڑی پر لیٹی ہنسیا نے ہولے ہولے چنّی کی دل کو ذرا ذرا سکون ہوا آنکھ لگ گئی ع

نیند سچ ہے کہ جھونکے نیند کے سونی پہ آتے ہین

جب کامنی نے اتنی پریشانی اور حیرانی کے بعد آرام کیا تو ہنسیا تھوڑی دیر کے بعد پلنگڑی سے اُتری اور ہلکی دُلائی اوڑھادی اور اپنی نانی سے کہا نانی یہ دولہن کو آج کیا ہوا نیند جو سب کے باہر جاتے ہین۔ انھون نے کوئی سپنا دیکھا ہے یہ اتی بیاکل کاہے کو ہین۔ بات کرتے پھوٹ پھوٹ کے رونا آتا تھا۔ مین تو ڈر گئی کہ دیا رام یہ کیا ہو رہا ہے۔ لڑائی پر گئے گئے۔ بچارے دن جاتے ہین۔ اور راتے کون ڈھیر سے دن ہو گئے۔ اے ابھی آج ہی تو تار آیا اور ابھی سے ان دُکھیا کی یہ گت

ہوگئی) تلسا نے کہا لڑکی ابھی جمعا جما (جمعہ) آٹھ دن ہوئے پیدا ہوئے کو۔ تم یہ باتین کیسا جانو۔ دل کا ملجانا اپدر وڈھاتا ہی۔ اور پھر ابھی چھ مہینے بھی تو نہین ہوئے جس دن سے تجھ نرمی پھیری اُسدن سے الگ نہین ہوے۔ ہنس کی سی جوڑی۔ جہان یہ وہان وہ یون تو دو ڈھاد دلھن کو اپس مین پیار ہوتا ہی ہی انکی سی پریم دیکھی نہ سنی۔ جہان ایک کا پسینا گرے وہان دوسرا لہو گرانے کو تیار اور پہلا پہلا واسطہ۔ ابھی انکو بہت کھیلے گا۔ یون جو کوئی کہین جاے تو آدمی کو بہت نہ کھلے اور یہ تو سمندر پار پردیس جانا ہی۔ سنا وہان گھوڑ مونہے آدمی ہوتے ہین دریا سمندر جھیل کے اندر رہتے ہین کہین سمندر کا اور نہ چھور۔ تھاہ تو ملتی ہی نہین۔ کہین پہاڑ سے اگبوٹ ٹکرایا تو بھیون نے ہلگر مچایا کہ بھیا کشتی ڈوبتی ہی جسکو جو کچھ دان پُن کرنا ہو کرو۔ گنگا میا روٹھی ہوئی بڑے گرد ھدھ مین ہین۔ اور مسافرون نے اٹھنی چونی ڈونی پیسا جسکی جو سمائی ہوئی وہ اُسنے سمندر مین پھینکدیا۔ جو کوئی پاپی اگبوٹ مین ہوا تو ڈوب گیا۔ نہین تو پن آڑے آیا۔ بڑے بوڑھون کا دیا لیا کام آیا۔

ہنسیا نے جو یہ ڈراونی باتین سنین تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھر تھر کانپنے لگی۔ کہا دیا گھوڑے کے منہ کے آدمی!!! اے وہ موے کیسے ہوتے ہونگے۔ مین دیکھون تو وہی جاؤن۔ نانی یہ تو بچیا نے اچنبھا نکیا۔ کل کی دلھن دکھیا کو گھر مین چھوڑ کے سمندر پار چلے گئے۔ مین بھی کہون یہ اتنا کاہے کو کڑھتی ہین یہ کہان جانتی تھی کہ یہ بچوگ ہی اب تو جیسے میرے ہاتھون کے بھی توتے اُڑ گئے۔ دیا رے دیا۔ کہان ساگر کہان مجدھ کہان بارہ برس کی دولھن دکھیا کڑھ رہی ہی۔ بڑے کٹھن سے نیند آئی۔ جیسے جل کو مچھلی ڈھونڈھتی ہی ویسے تڑپ رہی تھین۔ اب جو تمنے سمجھایا تو میری سمجھ مین آیا کوئی جتن ایسا ہو کہ جلدی لوٹ آئین۔

آتنے مین کامنی نے سوتے سوتے کہا بھیا بھیا دیکھو دیکھو دیکھو بس دیکھو کے لفظ تک زبان سے نکلا تھا کہ تلسا نے کہا ای بٹیا اب سو رہو۔ کامنی کروٹ لیکر پھر سو رہی۔ اسکو خواب مین ڈراتے ہوئے دیکھکر ہنسیا پلنگڑی پر گئی اور آہستہ آہستہ

بدن دبانے لگی جب کامنی اچھی طرح سوگئی تو پھر پلنگ سے اُتر کر ہنسیا نے نانی سے کہا (دو ملن کچھ سپنا دیکھ رہی ہین) اُسنے کہا جاکے نیچے سے کسی کو بلالے - اسطرح نہ چلانا کر یہ جاگ اٹھین - آسانی سے جگا کے بُلا لا - ہنسیا جاکے ایک مہری کو بُلا لائی - تلسا نے کہا (بہنی تم اور ہنسیا تنک جاگت رہو - جب سے وہ چٹھی چپائی آئی ہے دو ملن بہت بیاکل ہین - نیند نہین آتی تھی - بہت تنتو تھمبو کر کے سُلایا بدن دابا - پانی برف کا پلایا جب جاکے نیند آئی - اب بھی سپنے مین بڑا رہی تھین - ہنسیا اور مہری جاگتی رہین - تلسا رات بھر کی جاگی تھی سو رہی - پو پھٹنے کے وقت ہنسیا کی آنکھ لگ گئی - مہری کھونٹا بنی ہوئی بیٹھی رہی - تلسا اور خط کے آنے سے گھر بھر کو رنج اور درد تھا - اتنے مین کامنی نے کروٹ بدلی اور لیٹے ہی لیٹے انگڑائی لی اور کٹورا سی آنکھین کھول دین - نارائن کا نام لیکر اُٹھ بیٹھی ویسے ہی تلسا بھی کا بلا سے اُٹھی اور ہنسیا کو جگایا مگر وہ نوخیز - بارہ تیرہ برس کی عمر - رات کی جاگی ہوئی - کروٹ بدل کے سو رہی - تلسا نے پھر جگایا - مہری بولی سونے دو بہن - رات بھر کی جاگی ہے - ابھی ابھی تو آنکھ لگی ہے - وہ مثل نہین ہے - لڑکپن کھیل مین کھویا جوانی نیند بھر سویا بڑھاپا دیکھکر رویا سمجھ نادان پردیسی - کامنی نے آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا - (رہے میری ٹھاکر جی مہراج مین تمھارے کوئی روپ چرنون کو جو پھولون سے بھی ادھک کومل ہین ہردے مین رکھتی ہون - تمھارا چرن چھوکر دوسرا کوئی دھیان کرنے یوگ نہین ہے - جو کوئی اِن چرنون کو یاد و دھیان سمرن کرتا ہے وہ بھاگوان ہو کر اُسکو کسی دیوتا و دیبتا دنش و پشو پنچھی آدک کشو کا بھی نہین رہتا تمھارے چرنون کے پرتاب سے من میرا کام کرودھ - موہ - لوبھ مین کرودھ ادھرم کی جڑ ہے نہین پھنستا - گنگا و جمنا و نربدا و سرستی سب تیرتھ تمھارے چرنون مین رہکر چرن تمھارا سب دُکھ اپنے بھگتون کا دور کر دیتا ہے - جس سے تمھارے چرنون کا دھیان کرتی ہون اُس سمے سب منورتھ میرے پورن ہو کر کوئی اچھیا باقی نہین رہتی - مین آپ کو اپنتی دیالن وناس کرنے والا سب جگت کا جان کر ڈنڈوت کرتی ہون) یہ کہکر اپنے ہاتھ دیکھے اور ہاتھون کو چوم کر ناز و ادا کے ساتھ پلنگڑی سے اُٹھی - مہریان پیتل کے کلسے مین کنوین سے تازہ تازہ پانی بھر لائین

کامنی نے منہ ہاتھ دھوکر اشنان کئے اور کہتی گئی (ہر گنگے ہر گنگے بھاگیرتی پاپ کاٹے گی گومتی - رام رام کہے گا سدا سکھی رہیگا) نہا دھوکر صاف ستھرے کپڑے پہنے - پاندرا اوڑھی مہریون نے پوجا کا سامان لیا - بیل پتر - پھول - چندن - اچھت - رتن دیپ - نویدیہ - مہرلون کو ساتھ لے کر مندر گئی - مہادیو کو پھل چڑھایا - ٹیکا لگایا - پھول اچھت بیل پتر دودھ بھانگ دھتورا چڑھایا - آرتی کی - اتنے مین مندر مین آرتی ہونے لگی - گھنٹا اور شنکھ بجنے لگا - کامنی نے دعا مانگی کہ (ہے گوری ناتھ میرا سہاگ تم بنائے رکھو میرے کا چتر چڑھاؤنگی - لڑائی جیت کے اچھی طرح گھر آئین جس طرح بیٹھ دکھائی ہی اسطرح منھ دکھائین) کامنی نے تین بار پرکیرما (طواف) کی اور گھر کی راہ لی - عورت خوبصورت تو تھی ہی اور کیسی خوبصورت - لاکھون مین ایک - آنکھون مین وہ موہنی کہ جسنے دیکھا وہ جیسا خفتہ کہ اٹھا کہ واہ کیا نارائن کی مایا ہی - کیسی کیسی مٹی کی مورتین بنائی ہین - خیر مندر رہو چاہے مسجد چاہے بھٹی چاہے جوا خانہ - چاہے سادھ سنت کی سنگت - اچھے برے سب کہین ہوتے ہین - اس مندر مین ایک کمسن آدمی جسکا سرن لال نام تھا ایک اپنے ہی سے شہدے کو ساتھ لیکر آیا تھا - کامنی کو جوان اور خوبرو دیکھکر پیچھے ہولیا اور موقع پاکر آوازہ کسا (آج یہان سناٹا تھا کوئی عورت گھورنے کو نہ ملی - مگر اب گھورا گھاری کا موقع ہے - چلو تڑکے تڑکے بہنی ہوگئی ہم بوڑھی مہری تمسا سنتے ہی آگ ہوگئی کہا (پوت کسکو گھورتے ہو - مین دادی کے برابر - یہ (بہنیا کی طرف دکھاکر) تمھاری لڑکی - یہ (کامنی کی جانب اشارہ کرکے) تمھاری چھوٹی بہن کے برابر - ان مین کسکو گھورتا ہی) سرن لال گوگر کا تھا مگر بہت شرمایا اور جیسا شہدون کا قاعدہ ہی جھینپ یون مٹائی کہ (آہے آہے آہے - جو جگدیسے) کہتا ہوا چلا گیا جیسین لوگ سمجھین کہ بڑا پوجا دھاری ہی یہ نہ کوئی سمجھے کہ شہدا ہی مندر مین عورتون کو چھیڑتا ہے اولے لینے کے دینے پڑین - مندر سے ذلیل ہوکر نکالے جائین کیونکہ مندر والے اور مندر کے جانیوالے یہ لچا پن جائز نہین رکھتے اور عورتون کو عموماً ماں بہن سمجھتے ہین اور یون تو نیک اندر ہے - اس سے دنیا خالی نہین -

کامنی کو اس بدمعاش کا آوازہ کسنا بڑا برا معلوم ہوا - تلسا نے کہا یہ موا ہتیارا ایک نہ ایک دن نکالا جاے گا - داڑھی جار - کامنی بولی بوا یہ ایسا پاپی ہی کہ مندر تک مین کھوٹ کی باتین نہین بھولتا کیا جانے اسکے کوئی مان بہن ہی کہ نہین - تلسا نے کہا کہ دیو جانے - رانڈ کا سانڈ بنا گھومتا ہی موا - تلسا اور کامنی دونون کو برا معلوم ہوا مگر ہنسیا کے دل مین اس نوجوان گورے چٹے لونڈے کی ایک ایک ادا کھب گئی - سوچنے لگی کہ شکل صورت اچھی ہی - ہاتھ پانون خوبصورت نک سک سے درست - کیا برا ہی - پیار کا تیر کلیجے کے پار ہو گیا - ؎

ہم تو دم آپ ہی کا بھرتے ہین	ای مسیحا تمھین پہ مرتے ہین
خضر نظرون مین کب ٹھہرتے ہین	پانی چاہ و ذقن کا بھرتے ہین
الحذر کیا غضب کی چتون ہے	بے چھری آپ ذبح کرتے ہین
بانکپن سے مٹایئے چل کر	سرد گلشن بہت برستے ہین
ٹھوکرون سے جلاتے ہین مردے	انھین چالون پہ لوگ مرتے ہین

گھر مین آکر ساس کو پاے لاگن کی اسنے دعا دی ٹھنڈھی سہاگن رہو سکھ کرو - ساس سے جدا ہو کر کوٹھے پر گئی اور تلسا سے کہا (بوا رات ہمنے سپنا دیکھا کہ جیسے ایک پٹ پٹ میدان ہی) اسکے آگے اور کچھ کہنے کو تھی کہ تلسا نے کہا دلہن دن کو سپنے کا حال کہنے سے مسافر راہ بھٹک جاتے ہین - کامنی خاموش ہو رہی تھوڑی دیر مین اسکی نند رنبیر سنگھ کے چچا کی لڑکی کملا پتی آئی - یہ کامنی کی ہمجولی تھی - آتے ہی پہلے چچی سے ملی - پوچھا بھیا کی کوئی چٹھی آئی سب حال سنکر پوچھا چھوٹی بھوجی کہان ہین - دھنو نے کہا کوٹھے پر - کملا پتی کوٹھے پر گئی - نند بھاوج ملین -

کملا - بھوجی کچھ اداس سی دکھتی ہو - بڑی دبلی ہو گئی ہو - تلسا بوا کیا اپنی دولھن کا کھاے کا نا ہین دیتی ہو -

تلسا - بٹیا تم سمجھاؤ - گل کے کانٹا ہوے گئین - باہر ادھر اودھر سب کے مرد جات ہین - کیا ایک اکیلے یہی گئے -

کملا - بھوجی یہ کون بات ہی - تو چھتری کی گھر ایسے جنم لیا - سر سے کھیلو منہ سے بولو - چھتری وہ جبکی تمہاری پوت سے کہے کہ بیٹا رن مین پیری کو پیٹھ ند کھانا باپ دادا کا نام نہ ڈبونا - جو تم اُداس رہوگی بھوجی تو ہم چلے جائینگے -

کامنی - رات سپنا دیکھا کہ جیسے رن بھوم مین تمہارے بھائی سرنگ گھوڑے پر سوار ہین اور کیا جانی کہ سو گھوڑے اُسی رنگ کے اور ہین سب پر انسرا در سوار اور بہت سے انگریزا در گورے اور ایک دفعہ ہی بگل بجا اور گولے چلنے لگے دن دن دن دن - اور کیا دیکھتی ہون کہ ایک سوار بھالے مین ایک سر لٹکائے ہوئے گھوڑا دوڑاتا چلا آتا ہی - یہ کٹا ہوا بھیانک سر دیکھکر مین ڈر گئی تو اُنھون نے اپنا گھوڑا آگے بڑھاکر مجھسے کہا (تم اس جدھ مین کہان پہونچین یہان یم دوت (ملک الموت) کی عملداری ہی - فرشتون کے پر جلتے ہین ایک ننھی سی سر سون برابر گولی جان لے لیتی ہی تم پرمیشر کی راہ پر مجھے چھوڑ دو اور اس گولون اور اور گولیون کی بر کھا سے بچو - مین نے تمکو یاد کیا اور جٹھانی سے کچھ کہا جو اچھی طرح یاد نہین ہی کہ بس آنکھ کھلگئی اور کلیجا ہلیون اُچھلنے لگا اور سوچی کہ اس پریم کو دیکھو کہ سپنے مین بھی مجھے نہ بھولے - جب مجھے اُنکا یم دوت کہنا یاد آتا ہی تو آٹھ آٹھ آنسو روتی ہون - دل قابو سے باہر ہو جاتا ہے

شب فرقت مین سنبھالے رہین احباب نہین
دے دے ٹیکے گا اُٹھا کر دل بیتاب نہین

کملا - پنے کا کون ٹھکانا - کبھی کچھ کبھی کچھ - مگر دل کی بڑی کچی ہو - تنک ڈھارس دو

کامنی (مسکراکر) ایک دن ہمارے منہ سے بھی تنک کی لفظ نکلگئی تو بہت ہنسے کہا باپ مان نے اتنا پڑھایا لکھایا اور گنواری بولی ابھی تک نہ گئی - یہ تنک کہان سے سیکھا - مینا توتے کو پڑھا پڑھا کے کہان تک آدمی بناؤگے -

کملا - میری زبان بھی بھیا نے ٹوک ٹوک کے درست کی - ان پر جاعورتون سے بولنے مین پھر دھیان نہین رہتا -

کامنی - تمہارے آنے سے ذری دو گھڑی دل بہلا - اب مین تین چار دن نجانے دونگی - یہین رہو - ہان رات کو جو نندوئی راجہ نہ یاد آئین - اسکا ہمارے پاس کوئی علاج نہین ہی -

کملا - مین تو پوچھ کے آئی ہون - ساس سے پوچھ لیا ہی تین چار دن چھوڑکہو اٹھوارے بھر رہون - بے پوچھے پکی بوڑھی کیے تھوڑا ہی آئی ہون - تم اتنا کڑھو نہین بھوجی یہ تو ہوتا ہی آیا ہی - مرد لوگ باہر جاتے ہی آتے رہتے ہین - لڑائی پر جاتے ہی ہین -

کامنی - جو کل بھی خیر صلاح کا خط آگیا تو امان سے پوچھ کے دوپہر باغ مین خوش روزہ کرین گے -

کملا - وہ گھنٹا بجا - ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ چھٹی آئے گی - نہ آئے تو بھی کہنا - ایلو وہ کوا بولا - جو چھٹی آجاے کہ وہ آتے ہین تو سونے سے تیری چونچ سنڑھا دون دودھ بھات کھلاؤن - بھر بھر تھاری - اڑ جا رستا دے -

ادھر یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر دوپہر کی توپ دغی - دھنتا - دونون ایک دم سے بول اُٹھین دجہ کالی کی تم تلسا بولی شگون پر شگون ہوتا جاتا ہے - گھنٹا بجا کاگا بولا - توپ چلی - کل نو بجے کے ادھر ہی تو آتی ہی -

کملا - تمہارے منھ مین گھی شکر بوا -

کامنی - کہین آئے تو جان مین جان آجاے -

کملا - پھر ہنسی خوشی ضرور باغ چلین وہین سندر پکوان پکے ہنسی دل لگی رہے شام کو لوٹ آئین بس -

اتنے مین ایک بوڑھی برہمنی آئی اور اُسنے بھی کامنی کو سمجھانا شروع کیا -

برہمنی - سب اچھی طرح ہین - دولھن منھ اُترا سا ہی -

کملا - بھیا جو باہر گئے تو کھانا پینا چھوڑ دیا -

برہمنی - واہ کو باہر جاوت نا ہین - ایک بھی گئے - بڑے بڑے بڑے ہاتھ مین دولھن

ہان لڑائی ہی - ہو - وہ مثل نا ہین کہت ہین کہ کا دگولا باجت ہی تون پھر پھر گولا ہی ہی
اور جاے کا کو نا ہین جادت ہی - جہ کی جہان بدی ہوے - تم پھکر نہ کرو
دولہن سندر رہو جن کرو - آنند سے رہو - ملکہ بکٹوریا کا بڑا اکبال ہی کو ئو کا بال
نہ بانکا ہوئی -

کملا - آج چھٹی بھی آئی تا رہی آیا کہ خیریت ہی -

برہمنی چلو بس چھٹی بھئی

کامنی - تلسا بوا ہنیسا سے کہو دیکھے کھانے مین کیا کسر ہی - آج بڑی دیر ہو گئی
رسوئیا آیا نہین - نہ کملا بھیجا کہ پکی کر لیتے -

تلسا - دولھن ہنیسا نا ہین ہی موسی کے گھر آج گئی ہی -

کامنی - تم دیکھو جاسا کے یہ ہمسے بے پوچھے کیون چلی گئی - آنے تو دو -

کملا - یہ بری بات ہی آدمی پوچھ لے چلا جاے - اور جو کوئی کام آس سے ہوتا -
یہ بھی کوئی بات ہی بھلا -

کامنی - آنے دو ہم سمجھ لینگے - یہ آج نئی بات ہوئی کبھی بے پوچھے نہین جاتی
تھی - آج کہین نانی سے کسی بات پر لڑکے تو نہین گئی -

تلسا - نہین -

کملا - نیچے ہوگی - ذرا آواز دے لے -

تلسا - اے مہری - ہنیسا نیچے ہے ؟

مہری - نا ہین -

کامنی - دیکھو باغ مین ہوگی - جلد جاؤ -

باران - سرکار وہان بھی نا ہین ہے -

کامنی - تلسا کیا تم سے پوچھ کے گئی ہے -

تلسا - نہین - آکل سے جانتی ہون موسی کے گھر گئی ہوگی -

کامنی - چھٹی آجاے تو جان مین جاے - آتی ہی ہوگی تم اسوقت اچھی آگئین -

مین جو آج مندر گئی تو وہان ایک پاپی نے آوازہ کسا ایسا بُرا معلوم ہوا کہ جی چاہا آنکھون کو تلوے کے نیچے مل ڈالون جو کہین گھر کے مرد سن لین تو جیتا نہ چھوڑین - سوا پاپی -

کملا - تھا کون -

کامنی - سنتی ہون کوئی سرن ہے -

تلسا - مین نے بھی منہ پکڑ کے کاٹ ہی ڈالا -

کامنی - تلسا نے کہا پوت کسکو گھورتے ہو - مین اما کے برابر

تلسا - ہنسیا کو دکھایا کہ یہ لڑکی کے برابر -

کملا - کیا گھورتا تھا -

کامنی - اے پاس آکے سوا کہنے لگا اب اسوقت بنی ہوئی ایک صورت اب کہین گھورنے کو ملی - بس چلتا تو زہر دیدیتی -

کملا - پاپی کم بخت -

کامنی - ایسون کو ضرور سزا ہونی چاہیے جسمین پھر جرات نہو کہ کسو کی بہو بیٹی پر آوازہ کسین - جو کہین اپنے چھوٹے دیور سے کہدون تو مار ہی ڈالے - مگر ہمارا دل تو صاف ہے - یا ہم جانتے ہین یا پرمیشر - اورون سے کوئی مطلب نہین - مگر اس سوے پاپی کو جو کوئی پیٹ دے تو مین خوش ہوون -

کملا - اسپر ازغیبی گولا نہ آئے تو سہی -

تلسا - جانے دو بٹیا - جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا -

مہری - یہ ہے کون داڑھی جار -

تلسا - وہ سوا سرن - اسکی ٹکٹی بکلہ -

کامنی - مگر تلسا نے خوب کچا کیا - پھر بس چپکے سے بھاگ ہی گیا ہنسیا کہتی تھی کہ چھپا ہوا تھا - مین نے تو دیکھا بھی نہین کہ سوا کون تھا کون نہین تھا - اب نام سنا ہے - اس سے بدلا لینا چاہیے - ایسے لوگون پر خدا کی مار -

کملا۔ اسی سے تو مرد لوگ ہم لوگون کو ایسی جگہ جانے نہین دیتے کہ سبا دا کوئی آوازہ کسے۔ وہ تو سب جانتے ہین نا۔

کانسی۔ اجی انکی جہالت ہے۔ ہر قوم کی عورتین اپنی اپنی مذہبی رسم ادا کرتی ہین کوئی کہین جاتی ہے کوئی کہین۔ جو نیک ہین۔ انکو کسی کا ڈر نہین ہے۔ اگر کوئی گھورے تو انکی آنکھ پر مشیر پھوڑ دیگا۔ ہمارا کیا بگڑیگا۔ اور یون تو جو عورتین بد ہین انکو چاہے سات پردون مین بھی رکھو تو کیا ہوتا ہے۔ جنکے ہان پردے کا بڑا خیال ہے انکے یہان کیا ہوتا ہے۔ پردہ دل کا چاہیے۔ مگر ہان اب یہ بھی نہین کہ رات کو مندرون مین جائے یا اور قومون کی طرح ڈولی بہانے سے منگوائی اور خالا جان یا پھوپھی آا کے مکان کا بہانہ کرکے پہونچی کیا جانے کہان۔ زینب کی ماں ہم سے سب کچھ چکی ہے۔ نیک اندر بد سب کہین پاؤگے۔

اتنے مین اندر بکرم سنگھ بہت خوش خوش آئے اور کہا کہ لو مبارک رنبیر سنگھ کا میدان جنگ سے تار آیا کہ مجھے صاحب کمانڈر انچیف نے وکٹوریا کراس کا تمغا دیا۔ اب میرے نام کے ساتھ وی سی لکھا جائیگا۔ ایک لڑائی مین مین نے اپنے کرنل کی جان بچائی اور غنیم کو ایک ایسے مورچے سے ہٹا دیا جس سے وہ ہماری کل فوج کو پس پا کر سکتے تھے۔

گھر بھر مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ گجراج سنگھ اور انکا بڑا لڑکا اودے اندر بکرم سنگھ اور بل زور سنگھ اور بلبھدر سنگھ اور گمان سنگھ اور ہرنام سنگھ اور کرک جنگ سنگھ اور کھڑک سنگھ۔ بیدھڑک سنگھ۔ آلا اودھن سنگھ۔ ارجن سنگھ نے فرمایش کی کہ بھئی مٹھائی منگواؤ۔

بلبھدر۔ ضرور منگوائیے۔

مانسنگھ۔ ہمارے چپراسی کو بھیجو کہ کانے کی برفی اور دنیا کے دہے بڑے لائے۔

بلبھدر۔ انکا نام بھی لکھ لینا۔ برفی اور دہے بڑے کا تال میل کتنا اچھا ہے۔

خونخوار۔ یہ کیسے کیسے چھتری ہو بھئی۔ ذرا سی خبر سنی۔ چلیے مٹھائی کی فرمائشین ہونے لگین۔ مٹھائی کیسی۔

گمانسنگھ۔ وکٹوریا کراس ملنے کی خوشی ہوئی۔

خونخوار۔ کوئی خوشی نہین ہوئی۔ نہ خوشی ہوئی نہ رنج ہوا۔ کیا خواجہ سرا کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے؟ چھتری رنسور ہوتے ہی ہین۔ کرنل کی جان بچائی تو کون بڑا کمال کیا۔

گمانسنگھ (مسکراکر) پرانے اجدین کی بو نہین جاتی۔؟

ملبھدر۔ اجی تو آپ مٹھائی منگوائیے۔ عمدہ پنج میل۔ ہم سب کھائینگے۔ بس ایک آپ کو خونخوار سنگھ نہ ملے۔

گمانسنگھ۔ ہان بس میرے دل کی بات کہی۔

ملبھدر۔ انکے نزدیک تو کوئی خوشی کی بات ہوئی نہین۔ وکٹوریا کراس ملا ملا۔ ملنا نہ ملنا یکسان ہے۔ مگر ہمارا کلیجا گز بھر کا ہو گیا۔

خونخوار۔ ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش تم کیا جانو۔ رن بھوم کبھی آنکھون دیکھی ہو۔

گجراج۔ ارے صاحب تو آپ بیچ مین بھانجی کیون مارتے ہین۔ آپ نہ کھائیے گا۔ چلو بس چھٹی ہوئی۔ معلوم ہے کہ آپ بہت بڑے ٹھاکر ہین۔

ملبھدر۔ واقعی رنبیر نے بڑا نام کیا۔

گمانسنگھ۔ ٹھاکر رنبیر سنگھ دی جے۔

اتنے مین صاحب جج کی چٹھی بل زور سنگھ کے نام آئی کہ اخبار مین بصیغۂ تار برقی مین نے پڑھا کہ آپ کے لڑکے رنبیر سنگھ کو وکٹوریا کراس کا خطاب ملا۔ مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ سپوت رنبیر نے ایسا نام اور خاندان کا نام روشن کیا۔ گجراج سنگھ کو مبارکباد لکھدیجے۔

گمان کیجیے۔ اتنا بڑا جج وہ مبارکباد کا خط بھیجتا ہے اور ٹھاکر خونخوار سنگھ کے نزدیک کوئی بات ہی نہین۔

گمانسنگھ۔ جی ہان۔
خونخوار۔ اجی یہ جج کیا جانین۔ سو لیلین لوگون کو جنگ سے کون بحث۔
گمانسنگھ۔ عقل تو ہے۔ نیک بد مین تمیز تو کر سکتے ہین۔
خونخوار۔ آپ بھی تو تحصیلدار ہین۔ بنیون کی طرح روپیہ وصول کیا کیجیے۔
گمانسنگھ۔ ہم بنیے ہین؟ یہ کہیے۔ اجی ہم مجسٹریٹ ہین۔ جسدن کہو جا لان کردون صبح بہ داری دوبہ داری رکھی رہے۔ آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاے۔
بلبھدر۔ مجسٹریٹ چون کا برا۔
خونخوار۔ اجی بنیے ہین۔
گمانسنگھ۔ (ہنسکر) بنیے ہین۔ بھیجدون ایک مذکوری۔ ایک ادنی سا مذکوری اگر نہ گرفتار کر لاے تو ہمارا ذمہ۔
خونخوار۔ بھٹا سا سر اڑا دون۔ از کوری مذکوری کا۔
بلبھدر۔ کیون نہین چھتری ہو۔ ہاتھی لاکھ لٹے گا کہا تک لٹے گا۔
الغرض گجراج سنگھ نے پانچ روپیے کی سٹھائی منگوائی اور اندر باہر یان دہان سب نے کھائی۔ اندر بکرم سنگھ نے کامنی کو تار دیدیا اور جج صاحب نے جو خط بھیجا تھا وہ بھی دیا۔ کامنی سے زیادہ خوشی کسکو ہوتی۔ کملا تپی کو فوراً بلوایا۔ زینب کی ماں بھی خبر سنکر دوڑی آئی۔
زینب۔ بی بی مبارک۔ شیرینی کھلوایئے۔
کملا۔ تم کو بھی مبارک۔
کامنی۔ تم نے کہان سنا۔
زینب۔ پکڑ بلوے سٹھائی گئی تھی۔ میکے مین آپ کے۔ وہان سنا تو مین دوڑی آئی شیورانی بی بی بڑی خوش ہین۔
کملا۔ خوشی کی تو بات ہی ہے۔
کامنی۔ ایک خوشخبری تو سنی۔

زینب ۔ خدا اچھا ہی اچھا کریگا۔ یونہین روز اچھی اچھی خبرین آیا کرینگی۔
کملا۔ کل جمعرات ہے۔ کل زینب کی مان عمدہ خوشبودار کھٹیان بنوا کے تلسا بو
کے ہاتھ شیدی درد کے طاق پر لیجانا۔ ہم نے منت مانی تھی۔
زینب ۔ مین سر شام آجاؤنگی۔ ہار پھول گجرے بھی منگوا رکھیے گا۔
کامنی ۔ (مسکرا کر) کیا سمجھ ہے۔ اپنی اپنی سمجھ۔
کملا۔ اچھا تم اپنی سمجھ رہنے دو۔
کامنی نے رنبیر سنگھ کا تار اور جج صاحب کا خط کئی بار پڑھا۔
زینب ۔ گولی گولا الہ نے چلا تو پھولون کی برکھا معلوم ہونے لگے۔
کملا۔ پرمیشر کرے تمھاری دعا قبول ہو۔
زینب ۔ خطاب کیا ملا۔
کامنی ۔ کٹوریا کراس۔
زینب ۔ نہین ۔ ہم نے تو کچھ اور سنا ہے۔
کامنی ۔ وی سی ۔ وہ اسکے یہی معنی ہین۔
زینب ۔ یہ رسالدارون کو ملتا ہے ۔؟
کامنی ۔ جو کوئی ہو۔ جو بہادری کا کام کرے۔
کملا۔ چاہے کسے باشد۔
کامنی ۔ کوئی ہو۔
اس خطاب کے ملنے سے گھر بھر کیا شہر بھر مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ کیونکہ رنبیر سنگھ ایسا ہر دل عزیز اور خوشرو جوان تھا اور سب سے جھک کے ملتا تھا اور فوجی وردی اسپر ایسی سجتی تھی کہ جو دیکھتا تھا عاشق ہو جاتا تھا۔

ھنسیا

ہنسیا عشق کے تیر سے ایسی گھایل ہوگئی کہ ایکدم بھی سرن لال کے بغیر چین نہ آیا۔ مندر مین جاتے سے آنکھ تری تو تیر کلیجے کے پار ہوگیا۔ ملسا یعنی اپنی نانی سے پوچھا نہ گچھا۔ فوراً اپنی گوئیان گلبیا مہری کے پاس گئی یہ اسکی ہمجولی اور دکھ درد کی شریک تھی۔ اُسنے کہا آج کیا جاتی دنیا دیکھی۔ کدھر سے سورج نکلا ہے۔ یہ کہان بھول پڑین۔ مین تو سمجھتی تھی کہ دولہن نے اپنے گھر ڈال لیا۔ وہ بولی اے بہنی ہم سے اُنسے تو اب نہین بنتی۔ جبتک بنا دسکی تباہی اب نہین بنتی اور نانی اس بڑھاپے مین ایسی چڑچڑی ہوگئی ہے کہ اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات۔ اس گھر سے میرا کلیجا پک گیا۔ اب مین نے ایک ٹھکانے کی نوکری ٹھہرائی ہے وہ جو سرن لال مین انکی لڑکی ہے۔ تحل تو ہم سے ہوگی نہین۔ برتن رگڑے نہ جائینگے اُنکے یہان کام ہی یہ ہوگا کہ لڑکے کو کھلائے اور اوپر کا کام کرے۔ تین روپیہ مہینا اور کھانا اور کپڑا۔ گلبیا سرن لال کا نام سنکر مسکرائی کہا بہنی جو سرن کے یہان دن بھی ٹک جاؤ تو مین جریمانہ دینے کو تیار ہون۔ وہ بڑا نٹ کھٹ لونڈا ہے۔ تین روپے کا مہینا اور کھانا کپڑا کیسا تمھاری عمر کی لونڈیا کو تو وہ چاندی کے گہنے سے گوندلی کی طرح لاد دے۔ اُسکا اعتبار نہ کرنا۔ لے دے کے اپنا مطلب نکال کے سب چھین لیتا ہے۔ اور بدنامی بڑی۔ تو نے اُسکا نام لیا اور مین کھٹک گئی۔ مین یہ باپڑ بیل چکی ہون۔ پھلیا مالن اسکی کٹنی ہے۔ اُسکو بھیج کے مجھے بلوایا۔ گھر مین عورتون مین گئی کام کرنے لگی۔ مجھسے ایکدن کہا مہری ہماری کوٹھری مین نہانے کا پانی تو رکھ دے کوٹھری اسطرح سے بنائی ہے کہ باہر سے رستا ہے مین کیا جانون کہ اسکے دل مین پاپ ہے مین گگرا لیکے گئی تو کوٹھری بڑی لمبی سی چیٹ۔ کہا مہری بوا۔ دھر پرے جا کے گگرا رکھنا۔ بوا سُنکر مین چونکنی ہوئی کہ مین چھوٹی عمر کی عورت مجھے بوا کیون کہا اور جب مین نے دیکھا کہ پیچھے پیچھے چلا آتا ہے تو اور بھی کھٹکی اب مین ڈری کہ یہ مرد۔ مین عورت۔ اکیلی زنانہ مکان دور۔ رام۔ میری لاج رکھ لینا۔ جیسے ہی گگرا چوکی پر رکھا اے بس میری بہیان پکڑلی۔ مین نے ہاتھ جھٹک کے کہا اے واہ لالہ۔ چلو ہٹو بس بس لگا چروری کرنے۔ کہ جوڑنے۔ ہوتے ہوتے پانون پر گر پڑا۔ کہنے لگا مہری قسم ہے آنا دونگا کہ تمکو رکھنے کو جگہ نہ ملیگی۔ اور یہان سوائے ہمارے اور تمھارے اور کون دیکھتا ہے۔ مین نے کہا لالہ اوپر والا تو دیکھتا ہے۔ لے بس

اب جانے دو۔ نہین گھر مین عورتین کہینگی کہ یہ کیا کرنے لگی اور تمکو کسی کا ہے کی ہے لالہ۔ گھر کی کیا بُری ہین سیکڑون سے بڑھی ہوئی اور کتنی بچاری نیک۔ ہم پر جا لوگون پر کیون ریجھتے ہو۔ نہ شکل نہ صورت۔ نہ لتا کپڑا گت کا۔ اتنے مین کسی نے پکارا تو جلدی سے باہر چلا گیا۔ اور مین بھی بھاگی۔ جان چھوڑ کے بھاگ آئی جو مرد آیا تھا اُسنے سرن لالہ کو اور مجھکو آگے پیچھے نکلتے دیکھا تو مسکرایا۔ مین تو کٹ گئی کہ وہ کیا جانے کیا سمجھا ہوگا اب گھر مین جو گھسی تو سرن کی عورت بڑی تیز ہوئی۔ گرم ہوکے کہا کیون ری تو ابھی تک وہان کیا کر رہی تھی۔ لالہ کے پاؤن باتی تھی کہ چپی کرتی تھی مین اور بھی مرگئی کہ کر تو ڈر۔ نہ کر تو رام کے کوپ سے ڈر۔ چار آنے پیسے مجھے دیے کہ جا کے سیر بھر سُتر کی پھلیان لے آ۔ اُن دنون مین نئی نئی چلی تھین۔ سیرے آنسو بھر آئے مین نے کہا بہو مین نوکری نہ کرونگی۔ لالہ کی نیت اچھی نہین ہے۔ مین بدنامی نہین چاہتی مجھے وہان گھیر لیا تھا۔ رام نے میری لاج رکھی۔ لالہ کی بھاوج بھی سنتی تھی۔ وہ مسکرائین کہا اسکو کیا ہوگیا ہے۔ بارہ برس کی جورو۔ نکیلی سُندر گھر مین ہے اور یہ اِدھر اُدھر باہر نون منہ نون کہان یون کوڈ ھونڈھتا پھرتا ہے۔ لالہ کو بُلا کے بھاوج نے بہت ڈانٹا کہ تیرا سا شہدا ہمارے کُنبے مین اور کوئی نہین ہے۔ ارے تجھے ذرا لاج نہین بے غیرت۔ یہ کل کی آئی ہوئی مہری آج نوکری چھوڑے دیتی ہے دس گھر مین جا کے کیا رسوا کریگی۔ تیری بارہ برس کی پری بنی ہوئی جورو اور تو اہری مہری کو پکڑتے پھرتا ہے۔ شرم نگوڑی بھون کھائی۔ گرہستون کے یہ کام نہین ہین۔ ذرا ذرا سی بہوین جوان جوان بیٹیان انمین تو ہر دنگا کرتا ہے۔ گھر بدنام ہو جائیگا تو کوئی لڑکا لڑکی نہ بیاہ لیجائیگا۔ چپ چاپ سُنتا رہا۔ سُنکے کہا بھوجی یہ جھوٹ بولتی ہے یہ تو آپ مجھ سے چوری کرتی تھی جب مین نے نہانا تو یہ آگ آکے لگائی۔ بس اتنا سُننا تھا بہنی کہ دیہہ جرا اُٹھی اور سیرے مُنہ سے بے سمجھے بوجھے نکل گیا (داڑھی جار) بس یہ سُنکر اُسکی بھاوج نے اسکی طرف دیکھکر کہا۔ (تھوہ ہے!! اُچلّو بھر پانی مین ڈوب مرنے کی بات ہے۔ یہ ٹکے کی مہری داڑھی جار بنا ہے۔ اور ہم سُنین اور سنین نہ تو کیا کرین۔ جو تو ایسا نہوتا تو اسکی مجال تھی کہ یہ کہتی۔ مُنہ نہ اسکا جھلس دیتے۔ مین چپ سُنتی گئی مگر پھر اُس دن سے اُنکے گھر نہ گئی کہ کون اپنی آبرو کھوائے۔

ہنسیا نے جو یہ تقریر سُنی تو دل مین اور خوش ہوئی اور سوچی کہ گلبیا تو سرن ہے کہ ایسا موقع ہاتھ سے دیا۔ یہ موقع گھڑی گھڑی تھوڑا ہی ہاتھ لگتے ہین۔ ٹھان لی کہ بھلیا مالن سے مل کے مطلب نکالے گلبیا سے کہا بہنی لونڈا تو نٹ کھٹ ہے یہ تو معلوم ہوا مگر اپنا دل صاف ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے کیا اُسکے پاس کوئی توپ لگی ہے۔ ہان منتر جنتر سے ہمارا دل پھیر کے مطلب نکالے تو وہ اور بات ہے۔ گلبیا نے کہا تیرے پاس کہان سے پیغام آیا۔ اری دوانی دہان ڈھول کے اندر پول ہے۔ نہ دیگا نہ دلائیگا۔ ٹھائی خوں بھائین ٹھائین ہے پچھتائیگی ہنسیا۔ یاد رکھ میرا کہنا تیری نیت ڈانوان دوں معلوم ہوتی ہے۔ یہ جبکہ تو نے اُسکو دیکھا ہے کہ نہین اُسنے کل سرگذشت کہہ سُنائی اور کہا کہ چاہے کوئی مجھے ڈبیا مین بند کرے چاہے سات پردون مین رکھے مین اُس سے ضرور ملونگی۔ میری اُسپر جان جاتی ہے۔ مین نے مردون مین ایسا نہین دیکھا۔ چاند مین میل ہمین میل نہین۔ مجھے کسی ترکیب سے اُس تک پہونچا دو۔ مین تیری لونڈی ہو جاؤن بہنی مجھے وہ باجرے کی روٹی ایک وقت کھانیکو دے۔ مین اُسکی لونڈی بنکے رہونگی۔ اور کہین کا مہین بھوگ نہین اچھا۔ اُسکے یہان کا سوکھا کورا سونے کا کورا معلوم ہوگا۔ مین تو دیکھتے ہی اپنو اپنے آپے سے جاتی رہی۔ جی چاہتا تھا وہین لپٹ جاؤن تو بڑی بدنصیب ہے کہ بھری تھالی کو دھکا دیا آئی ہوئی لچھمی کو لوٹا دیا۔ گلبیا نے کہا جو تو اتنا رجھی ہے تو آج ہی سہی وہ تو دن رات اُس فکر ہی مین رہتا ہے اور تیری سی لونڈیا کو تو وہ چھوتے ہی کلیجے سے لگا لے۔ اب تجھکو روکنا مشکل ہے پچھتائیگی۔ دیکھ لینا روتے نہ بنے گی ہنسیا بولی روتی کوئی اور ہونگی۔ مین راج کرونگی۔ اُسکا مسالے کہان۔ میری تو جان اُسپر جاتی ہے بہنی۔ کوئی اُپاے ایسا کرو کہ کام بنجائے گلبیا نے کہا یہ تو کوئی ایسی مشکل بات نہین ہے۔ سیدھی بھلیا مالن کے پاس چلی جا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہنسیا اپنی گوئیان سے رخصت ہوئی اور سیدھی مالن کے گھر پہونچی۔ مالن تو اس پھیر مین رہتی ہی تھی۔ نند بھاوج ساس لڑکی داماد سب اُسکے اس کٹنا پے کی حرکتون سے نالاں تھے اس بارہ تیرہ برس والی چھوکری کو اپنے یہان دیکھا تو بڑی خوش ہوئی۔ بڑے آدر بھاو سے بٹھایا۔ کہا بیٹیا آج کہان بھول پڑین۔ تلسا اُمان کیسی ہین۔ اُسنے کہا چچی کچھ نہ پوچھو نانی کو تو بڑھاپس لگا ہے۔ ابھی سسرے سے گونا آیا ہی نہین اور کہتی ہے تو چلی جا۔ مالن نے

تعجب مین آکر کہا ایسی بھاروپر گئی لڑکی کو نکالے دیتی ہے ایسا بھی کہین ہوتا ہے۔ ہنسیا بولی ہمکو چچی کہین نوکر رکھا دیتین تو ہم ایسی نانی کی صورت نہ دیکھتے آوہ سیر آٹے سے لگا دو۔ مالن کی باچھین کھل گئین دل مین بڑی خوش ہوئی کہ مارلیا ہے۔ چل کے ڈالی لگا دونگی ہنسیا کی تسلی کی کہ گھبرانے کی کوئی بات نہین مین ابھی ابھی نوکر رکھا دونگی جیسی اسکی لڑکی ویسی سیری۔ یہ کہکر چادر اوڑھی اور پھولون اور ہارون کی ٹوکری لیکر چلی۔ پاون کی اُنگلیون کے بچھوے اور رانوٹ کی آواز آتی تھی راہ مین کہا سرن لالہ کے گھر مین نوکری ہے۔ چل کے اپنا پکا پوڑھا کرے۔ بڑے دینے والے ہین۔ ایسی نوکری پھر نہ ملیگی۔ سرن لالہ کے تو نام پر یہ اُدھار کھاے ہوئے تھی۔ جیسے قارون کا خزانہ ملگیا۔ مالن کو بہت دعائین دین اور کہا جو نوکر ہوگئی تو عمر بھر جس مانونگی۔ بس چلتے ہی رکھا دو۔ جو انکا جی چاہے وہ دین۔ مالن نے پوچھا تیرا دولھا کہان ہے۔ وہ بولی کون جانے کہان ہے۔ جانے جیتا ہے کہ سرگے گیا اور ہوئے بھی تو کیا۔ بیاہ پرین دس برس کی تھی وہ سا توین مین تھا۔ اب مین تیرھوین مین ہون وہ دس برس کا ہے۔ سیان ہمارے جھلوا جھلت ہین ہم ہی جھلاون ہارے۔ میرے کس کام کا۔

چھوٹ بلم بڑ نار رسک رسیلی مدھ بھری　　کوست گود پسار ساس سسر پت ات کو
پیا میرا چھوٹا۔ مین چنچل سیانی　　بھٹی پڑتی ہے میری کوئیان جوانی
سبھون کی تو گودی مین للنا براجین
ہمارے پیا بال۔ للنا براجین

ملے جبکو ہم عمر پیتم وہ سکھیان　　کریں رات دن چین سے رنگ رلیان
بچھاتی ہین سیج اپنی چن چن کے کلیان　　بتاتی ہین پی سنگ مل مل کے رتیان
پہ دن کے انگنا ہمارے پیارے
پپیہا بجاوت پھرین آم کارے

ڈرت سیج پر رات کا ہمرے سیان　　جو پکڑون تو بھاگین چھوڑا کر کے بیان
چھٹکتے نہین بھول کر ہمرے ارمان　　یہ کیسی بپت ہم پہ ڈالی گسیان
ہمارے پیا ہوا کے ڈر سے بھاگین

اُٹھیں سوتے سوتے تو روتے وہ جاگیں

نہیں بالے بالم کا کچھ دوش سجنی ہری بدھ ماتا پتا کی بوڑھوتی
سسر ساس کی مت بھی سب بھرشٹ کردی کچھ انجام کی انکھ مطلق نہ سوجھی
انھیں اپنے مطلب نے اندھا بنایا
جو ہم سی کا بالک سے بندھن بندھایا

اتنے مین زینب کی مان ان دونون کو لی آری بٹیا تم یہان اتے وقت پھلیا کے ساتھ کہان جاتی ہو۔ کہین اسکے پھیر مین نہ پڑنا۔ اسکے کانے کا منتر نہین ہے۔ اور تمھارے سن کی چھوکری تو اسکے بڑے ڈھب کی ہے۔ اللہ تمکو بچاے۔ یہ تم کسکے پھندے مین پھنسی ہو۔ مین تو دیکھو پیٹھ پیچھے نہین کہتی۔ انکے منہ در منہ کہتی ہون۔ تمھاری نانی کہان ہے۔ چلو دولھن کے پاس ہمارے ساتھ۔ پھلیا نے زہر خندہ کرکے کہا تم ہمارے پھندے سے بچی رہنا۔ ایسا نہو کہ تمکو بھی پھانس لون۔ اسنے کہا ہمکو تم بچاری کیا کھاکے پھانسوگی ہان اس لونڈیا کو خوب ڈھب پر لے آئی ہو۔ اسکا خدا ہی حافظ ہے۔ اب اسکا بچنا مشکل ہے اری دوانی ہوئی ہے۔ چل گھر چل۔ ہنسیا نے تنک کر کہا اے ہٹو بھی واہ ڈگر بجار مین (جس کا پلوا کمبخت ہو) زینب کی مان نے سمجھا سمجھو کے اپنی راہ لی۔ اتنے مین راستے مین گلبیا ملی۔ زینب کی مان نے کہا اے گلبیا۔ تمھاری گوسیان تو گئی گذرین۔ دونون جہان سے گئی گذری۔ دین کی رہی نہ دنیا کی۔ ابھی ابھی مین نے پھلیا مالن کے ساتھ دیکھا۔ رسان رسان کچھ گاتی جاتی تھی۔ مین نے ٹوکا بلکن پھلیا کو برا بھی معلوم ہوا۔ معلوم ہوا تو ہووے۔ ہنسیا اسکے پیٹون مین کہان سے آئی۔ نہ تو دولھن کے میکے مین ہم نے اسکو کبھی دیکھا نہ سسرال مین۔ گھری پھنسی۔ تم بھی سمجھانا۔ گلبیا نے یہ تو مان معان نہین کہا کہ یہ سارے کانٹے سیدھے ہی بوئے ہین۔ پھلیا کا مین نے ہی نام بتایا بلکہ ظاہرا افسوس کیا اور کہا اب پھلیا کوئی کنی تو ہے ہی نہین کہ اُس سے ڈرہو اور یون جیکا باپ اُسکا باپ جو جیسا کریگا ویسا پائیگا۔ زینب کی مان رسوخیت جتانے کے لیے کامنی کی سسرال گئی۔ کامنی کی خدا آنکھ لگ گئی تھی ایک بارن بیٹھی پانون دبا رہی تھی۔ کہ ایک پلنگ پر چوڑی والی سے

چوریاں پہن رہی تھی جب چوڑیاں پہن کے چوڑی والی کو سلام کیا تو زینب کی مان نے کہا بیٹا
خیر صلاح - بہت دنون بعد دیکھا - اچھی تو رہین - اور سب خیریت کیا دولہن آرام مین ہین کملا
نے کہا ہان ذرا انکھ لگ گئی ہے - تم نے تو زینب کی مان ہمارے یہان آنا ہی چھوڑ دیا
اسنے کہا اب کبھو دن آؤنگی - کملا نے پان دیا - اتنے مین کامنی نے کروٹ لیکے کہا کیا
زینب کی مان ہین - سلام بولا - اسنے کہا جیتی رہو - دودھون نہاؤ پوتون پھلو - اللہ سکھ دیکھیا
نصیب کرے - راج کرو - یہان وہان دونون جگہ خوش رہو - دن کو تو دولہن کبھی سوتی نہ
تھین - کامنی پلنگ سے اٹھ بیٹھی اور رات کے جاگنے کا حال بیان کیا - تلسا سامنے آئی
تو اسنے پوچھا کہان سے آتی ہو - زینب کی مان نے کہا گھر ہی سے آتی ہون - آج ہنسیا نہین
دکھائی دی - کیا کہین گئی ہے سسرے تو نہین گئی - تلسا بولی بڑی دیر سے دیکھا نہین - کیا جانے
کہان گئی - کامنی نے کہا ہمکو اسکی طرف سے فکر ہوگئی وہ تو سوائے اپنی مان یا کسی اور
عورت کے کبھی بازار بھی اکیلی نہین جاتی تھی - آج کیا جانے کیا ہوا اور کوئی لڑائی جھگڑے
کی بات بھی نہین ہوئی گئی تو کہان گئی - زینب کی مان نے کہا تم نے بھی تو جوان
لڑکی ذرا سے بچے کو حوالے کردی - مین نے تو یہی سنا کہ میان بالک ہے - تلسا جھلا کر بولی
کچھ سٹرن ہوگئی ہو - بامیس تیئیس برس کا مرد ہے کیا دودھ پیتا بچہ ہے - رنگون دیس گیا تھا اب
چھٹی آئی ہے کہ آتا ہوگا - زینب کی مان نے کہا بھئی ہم سے تو بے کہے نہین رہا جاتا - ہم
ابھی بڑے حضور کی ڈیوڑھی سے گھر جاتے تھے اسی راستے مین کیا دیکھتی ہون کہ ہنسیا
چلی آتی ہے اور پیچھے پیچھے پھلیا مالن - اس سے شکایت کرتی آتی تھی کہ نانی نے اور بس
کے لڑکے سے ہماری بھونری پھر دادی اور وہ ہنسیا کو کہین لیے جاتی تھی - میرے
پانون تلے سے مٹی نکل گئی کہ ادئی یہ کیا ہو رہا ہے - ارے مین نے کہا بیٹا کہان اتنے
وقت - کہین اس پھلیا کے چکر مین نہ آجانا اے وہ اور مالن دونون تلے مل کے الٹی
پلٹی سنانی شروع کی - جو مین ذری ٹھہری رہون تو ٹیٹوا ہی لیلے - یہ اچھی بات نہین
ہے - وہ سوئی بڑی کٹنی ہے - وہ جو ہندو کا لونڈا نیا بگڑا ہے سرن لالہ - اسی کی بیان
لیکے جاتی ہے ہنسیا کو دباؤ -

کامنی - یہ گل کھلا - وہ تو آج سویرے سمکو ملا تھا یہ ہنسیا کو کیا ہو گیا - یہ تو ایسی تھی نہین اور یہ بھلا کون ہے -

کملا - مالن ہے - پہلے ہمارے یہان آتی جاتی تھی - اب جیسے میرے دیور نے للکارا کہ خبردار یہان آئی دہلیز کے باہر قدم رکھا تو ٹانگین کاٹ ڈالون گا - تب سے نہین آئی وہ مشہور کٹنی ہے -

زینب کی ماں - ہان میرا تو جانا ہے - اور وہ نگوڑا سارن دن رات اسی فکر مین رہتا ہے بارہ برس کی جوان خوبصورت جورو کو چھوڑ کے چاریون کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے سوا رانڈ کا سانڈ - مجھسے بھی ایک دن کہا تھا کہ زینب کو بہت دن سے نہین دیکھا - ہم نے کہا جوان لڑکی ہم بوڑھی عورتون کی طرح سے ماری ماری نہین پھرتی ہین - بدذات آدمی کہنے لگا بہت دن سے دیکھا نہین ہمنے اپنے دل مین کہا تیرے پاس کیا آگ لگانے آتی -

تلسا - دیا یہ کیا سن رہی ہون ہنسیا وہان ہو نچی -

کامنی - رنجیت کو کسی بہانے بھیجو کہ چپکے سنے خبر لاے ہنسیا کہان ہے -

زینب کی ماں اور بارن نے بوڑھے سپاہی رنجیت کو سمجھا بجھا کر روانہ کیا اور ادھر باہم یون مکالمہ ہونے لگا -

کامنی - جیسے ابتک یقین نہین آتا - یہ ہنسیا کو کیا ہو گیا -

تلسا - (زینب کی ماں سے) تم اپنی آنکھن دیکھیو را ہے -

زینب - ایلو اور سنو - اے ہم سے باتین ہی جو ہوئین -

کملا - اور دن دوپہر سے یہ کیا ہوا - بس وہ بھلیا پھانس لیگئی -

کامنی - یہ بھلیا کون ہے -

تلسا - (دبیا مالی کی عورت - وہ ادھیڑ سی مالن جو تال پہ ملی تھی -

کامنی - ارے وہ دیبی مالی کی جورو - وہ کٹنی ہے - دور کر کم بختن کو - منہ سے تو نہین معلوم ہوتی ہے سچ کہتے ہین سونا جانے کسے آدمی جانے جیسے -

کملا - یہ ہنسیا کو کہان سے ملگئے اور یہ اسنے آتی ہی ٹوٹہیا نکیوکر آسمان مین تھگلی لگائی - نہ ایسی بدکار عورتون کا ساتھ نہنگ سمجھ مین نہین آتا -

بارن - عورت کا بگڑتے دیر نہین - اور سدھرتے دیر نہین -

تلسا بچہ سنکر بہت کے رونے لگی - کامنی اور کملا اور زینب کی مان نے سمجھایا - بارن نے منہ دھلایا اس نوڑھوتی وقت اسنے وہ بات سنی کہ مر جانے کے برابر ہے - کامنی نے سمجھایا کہ ابھی آنے تو دو - دیکھو تو کہتی کیا ہے - اب تو یہ چاہیے کہ کسی طرح بالکل ہاتھ سے نہ جاتی رہو ایسا نہ ہو کہ عمر بھر بے بس ہو جاؤ - بہت ڈانٹنا ڈپٹنا نہین - ایک بات کا خیال رہے کہ یہ اب اس طور پر چپکے سے باہر نہ نکل سکے اور ہماری بڑھیا کو نہ معلوم ہو - تیسری شرم کی بات ہے وہ اپنے دلمین سوچیگی کہ واہ اچھا سنگ رہا تھا ہم - پہرے والون سے کہدینگے کہ جب یہ باہر جانے لگے فوراً روک دین - کملا تلسی اور بارن نے اس رائے سے اتفاق کیا مگر زینب کی مان اور تلسا کی صلاح یہ تھی کہ اسکو اسکی سسرال بھیجدین جبمین اسکی روکتے کی بھی رہے اور وہان سرن لالہ اور بھلیا مالن ہونگی اور اپنے مرد کے پاس رہیگی اور ہم بھی اسطرح سے جلینگے - جسکا مال ہے اسکے پاس رہے - کامنی نے کہا ہم سوچتے تھے کہ اسکے دولھے کو بھی بیان بلا لینگے - باغ کا کام اسکے سپرد کر دینگے - مزے سے دونون میان بی بی یہین رہا کرینگے - مگر اسنے تو وہ گل کھلایا کہ اب اسکے رکھنے کی جرات نہین ہو سکتی - وہ تو جیسی ہے خیر مگر اسمین اپنی ہی بدنامی ہے - کملا بتی نے کہا خالی خولی بدنامی ہی نہین اسطرح کی عورتین اپنی بالکن کو کلنگ کا ٹیکا لگاتی ہین - جہان جائیگی وہان کہے گی کہ بی بی کو بھی ٹھیک کر دونگی - دولہن سے بھی تمھاری تعریف کرونگی - یہ وہ اسی طرح انٹ کی سنٹ اڑا کر سارے شہر مین بدنام کر دیتی ہین -

اب سنیے کہ جو سپاہی ہنسیا کی تلاش مین بھیجا گیا تھا وہ واپس آیا - کہا ہنسیا اپنی گویان گلبیا کے گھر سے کہین گئی ہے گلبیا کو معلوم نہین ہے کہ کہان گئی ہے - زینب کی مان نے کہا معلوم ہوتا ہے گلبیا حرامزادی کو بھی اس بھید کی خبر ہے - دیکھو ہم باتون باتون مین جان لینگے کہ یہ ہو کیا رہا ہے یہ ایکا ایکی ہنسیا کی کایا پلٹ کیا ہو گئی مین جہانیان جہان گشت ہون اڑتی

چڑیا کے پر گن لون - ہو اس مردار گلبیا کا پھیر فرور - مین نے جو کہا کہ سنیسا کو آج پھلیا کٹنی کے ساتھ دیکھا تو گلبیا بڑی تنکی سے کہنے لگی - کٹنی وہ کہان سے ہوگئی - کسکا کٹنا پایا - مین نے کہا وہ کٹنی - اُس سوئی کا باپ کٹنا - مین تو سُنہ درسُنہ اس سے کہ چکی ہون تو کا ہیکو آتا تیکھی ہوتی ہے اب سنا کہ پہلے گلبیا کے پاس ہو آئی تھی - ضرور ہے مگر ایک بات ہو گلبیا جسکا نام ہے وہ بد نہین ہے دیکھو اسکا بیٹھ بچھا ہے -

کامنی - سپاہی سے پوچھو تجھ سے کیسے کہا کہ گلبیا کے یہان گئی تھی -

بارن - اُس سے گلبیا نے آپ کہا کہ آئی ہتی - مل ملی گئی -

کملا - یہ نہین بتایا کہ کہان گئی - کس کے ساتھ گئی - کیا کہہ کے گئی -

بارن سپاہی کہتا ہے - یہ کچھ نہین بتایا اور چلی گئی -

کملا - کہو پھر جا کے دریافت کرے اور گلبیا کو اپنے ساتھ لے آئے -

بارن - دولہن سپاہی روٹی کھات ہو - کھا لے تو جائے -

زینب (کی مان) اس کوئی ترکیب سے اسکو سسرے بھیجدو - وہان کوئی بدوضعی کا کام کرے گی تو ماری جائیگی -

کامنی - اسکے مرد کو بلوا لینگے اور اسکے سپرد کر دینگے کہ تو جان تیرا کام جانے جوان عورت کو یون چھوڑنا اچھا نہین -

زینب - اے بی بی ابھی کونسی ایسی جوان ہوگئی - کہان کی جوانی ایسی پھٹ پڑی بارہ برس کی عمر نگوڑی کون جوانی کی عمر ہے کھتریون کا جیون مین ابھی بارہ برس کی کنواری بیٹھی ہین کیا مجال کہ ذرا راہ سے بے راہ ہون آنکھون مین حیا شرم - عورتون تک سے اچھی طرح بات نہین کرتین - ہم نے چودہ چودہ پندرہ پندرہ برس کی لڑکیان دیکھی ہین جو مرد کی صورت سے واقف نہین مگر ساتھ آبرو کے رہتی ہین - ذرا سی لونڈیا اور دیدے کی اسقدر صفائی - کاجگ اسی کا نام ہے

آدھر تو یہ ہنڈیا پک رہی تھی - اب اُدھر کا حال سُنیئے کہ سرن لالہ نے باغ مین ایک مختصر سی ضیافت کی بھی تیاری تھی - جسمین اپنے یارون دوستون کو لیکر بیٹھتے تھے اس باغ کا ایک بڑا پھاٹک

بازار کی طرف تھا اور دو دروازے تھے ایک دروازے پر درزنین بیٹھکر سلائی کا کام کرتی تھین اور دوسرا دروازہ جو دھرگلی کے اندر تھا اُسکا نام چور دروازہ تھا اسطرف سے سرن لالہ کی دلبستگی کا سامان مہیّا ہوتا تھا یعنی بدکار بدوضع عورتین اسی طرف سے آتی جاتی تھین اور کوئی کانون کان خبر نہین ہوتا تھا۔ گلی کا واسطہ۔ وہان رستہ بھی بہت نہین چلتا تھا اسی چور دروازے سے پھلیا مالن ہنسیا کو لیکر باغ مین داخل ہوئین اور آتے ہی دروازے مین کنڈی لگادی۔ سرن لالہ گلگشت باغ مین مصروف تھے ایک بہت باریک کلکتے والی قیمتی دھوتی کو ئی پندرہ روپے جوڑے کی سفید بگلے کے پر کی سی سیاہ حاشیہ۔ اور ململ کا ہلکا صندلی رنگا ہوا کُرتا دو روپیے سلائی کا بخیہ کیا ہوا۔ بال بھونرا سے کالے۔ اُنہین حنا کا تیل چھوٹے گندھی کی دُکان کا سولہ روپیے سیر والا پڑا ہوا۔ دہنے ہاتھ کی چھگلیا مین ہیرے کی قیمتی انگوٹھی۔ پانوٗن مین پانچ روپیے والا بوٹ۔ کان مین ناگیسر کے عطر کی پھُریری۔ مُنہ مین خوشبودار پان۔ بائین ہاتھ مین مہندی لگی ہوئی۔ اِس شان سے یہ رنگیلا جوان خانہ باغ مین ٹہل رہا تھا۔ پھُلیا کو دیکھکر خوش ہوا۔ پوچھا کہو دُالی والی بھی لائی ہو۔ کہ خالی خولی صورت دکھانے آئی ہو۔ پھلیا بولی۔ کہین ہم مالنین خالی ہاتھ بھی آتی ہین اور پھر ایسی سرکارون مین۔ وہ ڈالی لائی ہون کہ بھوک پیاس بند ہو جاے۔ ناگپور کے رنگترے اور سلہٹ کے کولے بھول جاؤ۔

سرن۔ اُترے ہوئے تو نہین ہین۔

پھُلیا۔ ای ابھی اچھی طرح گدرائے بھی نہین ہین۔

سرن۔ اچھا پھر ڈالی کہان ہی۔

پھلیا۔ کہین الگ بیٹھو۔ یہان ٹھیک نہین ہے۔

سرن۔ ابھی بندوبست کیے دیتا ہون۔ سپاہی تم پھاٹک بند کردو۔ صرف کھڑکی کھلی رہے۔ اور درزنون کی طرف کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔ جو کوئی آئے اُسکو ٹال دو یا اطلاع ہو جاے۔

سپاہی نے حکم کی تعمیل کی اور پھلیا نے اشارے سے ہنسیا کو بُلایا۔ ہنسیا شرماتی لجاتی مولسری کے درخت سے جسکے سایے کے نیچے وہ کھڑی تھی آئی۔ سرن لالہ نے جو اسکی اُٹھتی جوانی

اور پیاری پیاری صورت اور گورے گورے گال اور نکینی اور سینے کے تھوڑے تھوڑے اُبھار کو دیکھا تو باچھین کھلگئین - کوٹھی کے اندر مسہری پر جا کے بیٹھا اور دہین ان دونون کو بلایا ہنسیا دری کے فرش پر بیٹھ گئی سرن نے ہاتھ پکڑ کر مسہری پر اپنے پاس بٹھالیا - پھلیا فرش پر بیٹھ گئی سرن نے ہاتھ پکڑ لیا

سرن - یہ تو بڑی شرمیلی ہین -

پھلیا - یہ باتین کیا جانے - ابھی بچہ ہے -

سرن - کیا بات ہی نہین کرنا جانتین - زبان ہی یا نہین -

پھلیا - بولو بٹیا - لالہ سے کھل کے باتین کرو - اب نہین تھوڑی دیر مین بولوگی - اور پھر پھر بولوگی - ہمارے سامنے بولو تو ہمارا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوجاے کہ ہماری بچی نے ہمارے سامنے بات چیت کی -

سرن - اچھا زبان ہی دکھادو -

پھلیا - دکھادے بیٹی - دکھادو پوت -

ہنسیا - کوا لیگیا -

سرن اور پھلیا دونون ہنس پڑے -

سرن - چھوکری [illegible] معلوم ہوتی ہے -

پھلیا - پہلا پہل واسطہ ہی شرماتی ہی - کبھی مرد کی صورت تو دیکھی نہین - ڈرتی ہے رہنے سہنے سے شرم دور ہوجائیگی -

سرن - عطر ملوگی

پھلیا - اے ہے عطر پر تو جان دیتی ہی - دن رات عطر - پھولون کے ہار - گجرے کنگن - پھول - پھلیل

اپنے خدمتگار مہین لال کو سرن لالہ نے بلایا - یہ بھی [illegible] نکین تھا - ہنسیا کو لالہ کی نقل مین دیکھکر ذرا مسکرایا - لالہ نے کہا عطر کی صندوقچی جو باہر ہے وہ لے آؤ - وہ لے آیا - پھلیا نے کہا مہین لال اتنے بڑے لوڈر ہوے آدمی نہ بنے - مسلمان سچ کہتے ہین کہ ناؤ اور گھوڑا مدار

(خدمتگار) مسلمان ہونا چاہیے - مندر پونگا سندر ناری بھی ہے - اسپر ننگے پانون آیا سب ستیاناس سرن لالہ بھی خفا ہوئے - بڑا بدتمیز ہے تو - روز بروز گدھا ہوتا جاتا ہے دری کو صاف کر - مہین نے جھاڑو سے پانون کے نقش مٹا دیے - اور خاصدان سے پہلے ہنسیا - پھر لالہ - پھر پھلیا کو گلوریان دین - بسا ہوا کتھا - لسا ہوا چونا - الائچی - پان سفید عمدہ دساوری - کرارے - خوش ذائقہ - اسکے بعد سرن نے صندوقچی کھولکر عطر روح خس دس روپیہ تولہ والا ہنسیا کے کپڑون مین ملا - اور رفتہ رفتہ کرتی کے اندر ہاتھ ڈالکر عطر ملنا شروع کیا - ہنسیا ذرا سکڑنے لگی تو پھلیا نے دانت بتائی - ای عطر لگانے دے چھوکری - محلہ بھر مہک گیا - کٹنا مہکوا ہے - بس ریاست کے یہی معنی ہین کہ کھائے اور کھلائے - اچھا پہنے اچھا کھائے - چین کرے اور جورکھ کے مرگئے - ٹیان سی جان نکل گئی تو روپیہ اور اینٹین سب ایک ہین - سرن نے کہا ہنسیا اگر ہماری سی ہوکر رہو تو اسی باغ مین مکان بنوادون - دو چارپائیان ایک مسہری پانچ چھ مونڈھے دو کرسیان لے دون ایک بیٹھنے کا کمرا سجا دون کاٹ دری قسالین تصویرین ایک سونے کا کمرا - کھانا پکانے کے لیے عورت رکھدون ایک باورچی کو ہو - دن رات رہے - سویرے دال چاول روٹی سالن - ترکاری کھاؤ شام کو پوری کچوری بھجیا - دودھ دہی شکر - چٹنی - اچار - مٹھائی کھاؤ - دارو پیو شراب چاہے دن رات پیا کرو - کچھ پروا نہین - اسکے سوا گہنا بنوادون - چاندی کے چھکے - کرن پھول - بالی - چمپا کلی - چوریان ٹیک کی - چاندی کے کڑے سب بنوادون - اور اگر بھل منسی سے رہو تو گاؤن گرادون تمھارے نام ہوجائین - پہننے کو جو چیز پسند ہو پہنو - ساری - بنارس کا شال - کامدانی کے دوپٹے - ڈھاکہ کی ململ - کسی چیز کو ترسو گی نہین - چین کروگی -

اتنے مین گھڑگھڑاتی ہوئی گاڑی کی آواز آئی اور یہ معلوم ہوا کہ جیسے گاڑی باغ کے اندر آگئی - پھلیا نے بھاگنے کی کوشش کی - ہنسیا نے بھی مسہری سے نیچے قدم رکھا مگر سرن نے ان دونون کو ڈانٹکر کہا بیٹھو - یہان پرندہ پر نہین مار سکتا ویسے ہی مہین لال دوڑتا ہوا آیا -

سرن - کیون کیون خیریت تو ہے - کیا ہوا کون ہے -

مہین سہ کار بڑے لالہ آگئے۔ پھاٹک کی کھڑکی سے اندر آکے پوچھتے ہین کہ کہان ہین۔

سرن لاحول ولاقوۃ! یہ بڈھا کہان سے آگیا۔

مہین کیا کہین ہم لوگ۔ یہ کوٹھی تو سب بند ہے۔

سرن عین کریال مین غلہ لگایا۔ کسدو ورزش کر رہے ہین۔ پھلیا تم اور ہنسیا ذرا اس آڑ مین ادھر کے کمرے کے پردے کی طرف کھڑی ہو جاؤ۔ مہین لال دروازہ کھولدو اور لالہ سے کہو چلیے بلاتے ہین۔

بڑے لالہ ادھر سے چلے سرن لالہ ادھر سے۔ انھون نے کہا سرن بھیا میں سے دس ہزار روپیہ لے کے دو سپاہی ساتھ لیو اور اسی گاڑی پر سٹیشن چلے جاؤ۔ ریل کے جانے کو ابھی گھنٹا بھر ہے۔ کانپور کا ٹکٹ لیو۔ وہان پر میشری داس ہینگامل کی دوکان پر جا کے دس ہزار کا جو حساب ہم نے لکھدیا ہے لو۔ نیپال کے رانا آتے ہین۔ ستاون کا ہے۔ ان کو دو طرح کے تھان ہزار دن کے چاہین۔ بیاہ کے لیے۔ بیس ہزار تک کے ملین لے لو۔ دونے ہو جائینگے۔ یہ کپڑا۔ کھلو۔ بمبی۔ کانپور کسی منڈی تک مین نہین ہے ہم ٹوہ لگا چکے ہین۔ کپو مین بس پرمیشری داس ہینگامل کی دوکان پر ہے۔ کل ہی لدائے لاؤ۔ سرن لالہ اور ہی فکر مین تھے۔ انکو ہنسیا کی چاہ تھی۔ ٹالنے کو کہدیا کہ لالہ اب کل پر رکھو اس وقت کب کپڑے پہنونگا کب جاؤنگا۔ بڑے لالہ بولے۔ ہیر پھیر کرو تو ہین تیس چالیس ہزار پر پانی پھر جائیگا۔ ایک جوڑا کپڑا لیلو۔ لحاف دوشالہ رکھ لو۔ موتی کا جوڑا رکھ لو مجھے سے گنگا جی ہنا دو۔ مال لو۔ چلے آؤ۔ سرن نے پھر ٹالا۔ ہمارا دل اچھی نہین ہے۔ باپ نے کہا ڈیوڑھی درجے کا ٹکٹ لے لو۔ سرن نے ضد و کشمکش کی۔ دل کشی مجبور ہوئے۔ کوٹھی مین آن کے مہین لال سے کہا ڈیوڑھے درجے مین کا ٹکٹ لینے کا حکم ہے۔ ایک جوڑا رکھ لو۔ ہنسیا کو دو روپیہ اور پھلیا کو ایک دے کر روانہ کیا۔ کہا ہنسیا ہمکو بھولنا نہین۔ ہم کل ہی آجائینگے۔ اسوقت از غیبی گولہ لگا۔ اس بوڑھے کو دولت بڑھانے کا بڑا حرص ہے۔ ہنسیا اور پھلیا رخصت ہوئین۔ تو جانے کے وقت ہنسیا نے کہا یہ جو

تلاؤ ہے اسکی دو چار لال لال مچھلیان پکڑ دو۔ سرن نے دوسرے آدمی کو حکم دیا کہ لال مچھلیان تالاب مین سے نکالنے مین دیر ہوگی۔ وہ اچاری جسمین لال اور ابلق مچھلیان ہین انکو دیدو۔ ہنسیا خوش خوش مچھلیون کی اچاری لے کے چلی۔

پھلیا مالن اپنی نئی چیلی ہنسیا کو باغ کے اُسی چور دروازے کی راہ سے لیگئی۔ راستے مین دونون خوش کہ اچھا کیا مارا۔ ہنسیا نے دو روپیے نقد پائے اور ایک روپیے کی اچاری ملی اور آٹھ آٹھ آنے والی دس مچھلیان۔ آٹھ روپیے یہ ہوئے اور عطر اور خاطرداری الگ۔ چھوٹی امت کی عورت۔ ایسے اسیر کی صحبت مین جو اسقدر خاطر ہوئی تو دماغ آسمان پر پہونچ گئے۔

پھلیا۔ سچ کہنا کیسا اچھا سبھاؤ اور کیا مجاز ہے۔

ہنسیا۔ بڑا دینے والا ہے۔ اس سے بہت کچھ ملیگا۔

پ۔ یہ داڑھی جار بڑھوا کہان سے آئے گوا۔ مرے کہین جلدی سے کیسا مجا کھویا۔ کہان سے آیا۔

ہ۔ کیا کہین۔ گھڑ گھڑ گھڑ گھڑ کرتا ہوا۔ ہوا بھد بھد۔

پ۔ سرن لالہ کو بھی رنج ہوا۔ کرتے کیا۔ جانا پڑا۔

ہ۔ بھلا آجائینگے کل تلک کہ دو چار دن بعد۔

پ۔ بٹیا بچ کھیت آئین۔ رسیان تڑا کے آئین۔ دل کی لگی بُری ہوتی ہے۔

ہ۔ تو سکان نبا دینگے کہ جھوٹ موٹ۔

پ۔ کچھ سرن ہے۔ ارے ایک سکان کیا۔ دل لجائے تو کوٹھیان بنوا دین۔ کمی کیا ہے۔

ہ۔ ہان بڑا دیناوالا معلوم ہوتا ہے۔

پ۔ ہمین نہ بھول جانا۔ احسان ماننا۔

ہ۔ دیکھ لینا دیدی۔ چاندی کی دیوارین اُٹھوا دون۔ گھر تمہارا بھر دون تو سہی۔

یہ مزے مزے کی باتین کرتی ہوئی ہنسیا پھلیا کے ساتھ اُسی کے گھر تک آئی وہان ایک عورت بروٹھے مین بیٹھی تھی اُسنے کہا مالن ہم تو دیر سے آسرا لگائے بیٹھی ہین۔ بی بی نے بُلایا ہے

بچے کو بخار آیا۔ اسپر حکیم نے دستون کی دوا دی۔ اب جو دیکھا تو چیچکین نکلی ہین۔

ہنسیا۔ کیا مسلمانون کے گھر بھی جاتی ہو۔

عورت۔ کا ہے۔ کا وہ مسلمان کے جان ہی نا ہین ہوت ہے۔

ہنسیا۔ نہین۔ مین نے اس سے پوچھا کہ مسلمان تو مانتے نہین۔

مالن۔ اب سب مانتے ہین۔ ہماری مجھانی کئی برس سے مسلمانون کے یہان ہے اب کل تو نہین پرسون مجھسے ملنا اور وہان کسی کو چھوانہ بھی نہ دینا۔

ہنسیا خصت ہوکر اپنی سرکار گئی۔ کامنی اور کملا بیٹی اور تلسا اور بارن اور زینب کی مان نے غور کر کے دیکھا۔

زینب کی مان۔ جیسے کوئی پڑوس مین عطر لگاتا ہے

بارن۔ (مسکراکر) بھل مہکت ہے۔

کملا۔ ہنسیا لال لال مچھلیان کہان سے لائین۔

ہنسیا۔ بکاؤ ہین بی بی۔ دو روپیے کو سب دیتا ہے۔

زینب کی مان۔ انکو کیا کروگی بٹیا۔

بارن۔ (مسکراکر) بھونج کے کہتی ہین

ہنسیا۔ (شرماکر) پالونگی۔

کملا۔ دام دے دیے۔

ہ۔ دکھانے لائی ہون۔

ک۔ کون بیچتا ہے۔

ہ۔ میری ایک گویان۔

ک۔ کیا نام ہے۔

ہ۔ رمیا۔

ک۔ کون لوگ ہے۔

ہ۔ کاچھن ہے

سنہیا - پھلیا نے چلتی بر یا پانی کے دھوکے پلا دی تھی -
کامنی - یہ کل کھلا - اچھا پھر لے کے کہان گئی اور عطر کہان ملا -
ہ - سرن لالہ کے پاس - وہان پڑیا دینے گئی تھی - مین بھی یون ہی چلی گئی -
ک - اچھا تو اسمین عیب کونسا ہے - وہان اسنے عطر ملا ہوگا -
ہ - ہان - بس اور کوئی بات بھی ہم سے نہین کی - پھکیا نے یہ مچھلیان لا کے ہمکو دین ہم نے لیلین -
ک - کچھ اسنے تجھ سے ہنسی دل لگی کی -
ہ - نہین - یہ کہا کہ تم ہمارے گھر مین نوکری کرلو - مین نے کہا صاحب مین اپنی سرکار کو چھوڑ کے کہین کیونکر جا سکتی ہون -
اتنے مین تلسا آئی - کہا دولہن اُس سوے سرن لالہ کا باپ نہ آے جاے تو یہ چھوکری ہاتھ سے گئی تھی - اور وہ پھلیا تو اسی مین اپنی حجبانی کھو بیٹھی - وہی اسکو بھی لے گئی تھی - سرن کا باپ آگیا اسنے سرن کو کہیں بھیجدیا تب بلا ٹلی - نہین یہ تو باپ دادے کے نام پر پانی پھیر چکی تھی - اب تم جانو تمھارا کام جانے - اس سے ہاتھ دھویا - اس کے مرد کو آدمی بھیجے دیتی ہون وہ چاہے نکال دے چاہے لیجاے - مین اب اسکی صورت نہین دیکھونگی - مرے ہوے اور جیتے سب کا اسنے نام بدکیا - زینب نے تلسا کو سمجھایا کہ اب اسکی روک تھام کرو - لڑکی ہے کم سن نادان ہے پھلیا کے ساتھ چلی گئی - چلو اب جانے دو - اب جو سنہیا تم ایسی بری صحبت مین جاؤ گی - تو تم جانوگی - بس اتنا یاد رکھو -
شب کو کامنی سے سنہیا نے کہا - دولہن وہ تو گھر بنا دینے کو کہتا ہے - اور گہنا بنا دیتا ہے گاؤن گراون میرے نام لکھے دیتا ہے مجھے دو در دپے دیے - عطر ملا - مچھلیان دین اور بڑے لالہ جو نہ آتے تو ہمکو کاہیکو جانے دیتا - کیا کرون بس نہین ہے - یہ بات مجھے اپنے مرد سے کہان ملیگی - وہان چکی پیسنا - موٹا کھانا - مجوری (مزدوری) کرنا اور چنا دنا - سڑا جو - یہ عطر وہان کہان اور لال لال مچھلیان کہان اور یہ سکھ کہان - کامنی نے کہا یہ سب دو دن کی باتین ہین - اتنے مین زینب کی ماں جو کملا پتی کے بال گوندھ رہی تھی آئی اور

سنہیا - پھلیا نے چلتی بریا پانی کے دھوکے پلا دی تھی -
کامنی - یہ گل کھلا - اچھا پھر لے کے کہان گئی اور عطر کہان ملا -
ہ - سرن لالہ کے پاس - وہان پڑیا دینے گئی تھی - مین بھی یون ہی چلی گئی -
ک - اچھا تو اسمین عیب کونسا ہے - وہان اسنے عطر ملا ہوگا -
ہ - ہان - بس اور کوئی بات بھی ہم سے نہین کی - پھکیا نے یہ مچھلیان لاکے ہمکو دین ہم نے لیلین -
ک - کچھ اسنے تجھ سے ہنسی دل لگی کی -
ہ - نہین - یہ کہا کہ تم ہمارے گھر مین نوکری کرلو - مین نے کہا صاحب مین اپنی سرکار کو چھوڑ کے کہین کیونکر جا سکتی ہون -
اتنے مین تلسا آئی - کہا دولہن اُس سوے سرن لالہ کا باپ نہ آسے جاے تو یہ چھوکری ہاتھ سے گئی تھی - اور وہ پھلیا تو اسی مین اپنی حجبانی کھو بیٹھی - وہی اسکو بھی لے گئی تھی - سرن کا باپ آگیا اسنے سرن کو کہیں بھیجدیا تب بلا ٹلی - نہین یہ تو باپ دادے کے نام پر پانی پھیر چکی تھی - اب تم جانو تمھارا کام جانے - اس سے ہاتھ دھویا - اس کے مرد کو آدمی بھیجے دیتی ہون وہ چاہے نکال دے چاہے لیجاے - مین اب اسکی صورت نہین دیکھونگی - مرے ہوے اور جیتے سب کا اسنے نام بد کیا - زینب نے تلسا کو سمجھایا کہ اب اسکی روک تھام کرو - لڑکی ہے کم سن نادان ہے پھلیا کے ساتھ چلی گئی - چلو اب جانے دو - اب جو سنہیا تم ایسی بری صحبت مین جاؤ گی - تو تم جانوگی - بس اتنا یاد رکھو -
شب کو کامنی سے سنہیا نے کہا - دولہن وہ تو گھر بنا دینے کو کہتا ہے - اور گہنا بنا دیتا ہے گاؤن گراؤن سیرے نام لکھے دیتا ہے - مجھے دو روپے دیے - عطر ملا - مچھلیان دین اور بڑے لالہ جو نہ آتے تو ہمکو کاہیکو جانے دیتا - کیا کرون بس نہین ہے - یہ بات مجھے اپنے مرد سے کہان ملیگی - وہان چکی پیسنا - موٹا کھانا - مجوری (مزدوری) کرنا اور چنا دنا - سڑا جو - یہ عطر وہان کہان اور لال لال مچھلیان کہان اور یہ سکھ کہان - کامنی نے کہا یہ سب دو دن کی باتین ہین - اتنے مین زینب کی ماں جو کملا پتی کے بال گوندھ رہی تھی آئی اور

اُسکے بعد کملا بھی آئی - کامنی نے ان دونون سے کہا کہ اسنے تو اسپر جادو کر دیا - یہ تو کہتی ہے کہ وہ مکان بنوادے گا اور گہنے سے لادے گا اور علاقہ اسکے نام لکھ دے گا اور یہ رانی بنکے سکھ کرے گی - یہان کے پاس کیا کرونگی جاکے - وہان ناج کوٹنے پیسنے کے سوا اور کیا ہی اور کھانے کو جو اور ٹہرا - یہان بڑا سکھ ہوگا - گاؤن ملے گا - زینب کی مان نے کہا گھر کی پکی باسی ساگ - کملا بولی (چار جوتیان وہان لینگی - کہتیا) کامنی نے کہا نہیں اس خیال خام سے درگذر - ایسے مرد بھلا کسکے ہوتے ہین - جنے اپنی بیاہتا بی بی کا خیال نہ رکھا وہ کسکا خیال رکھیگا - جس نے بیاہتا جورو کی موجودگی مین ادھ اُدھر کی بازاری عورتون سے دل لگایا اُسکا اعتبار کیا - ہردیگی چمچا - وہ بیاہتا بی بی جو عمر بھر جیتے جی جدا نہین ہوسکتی - جو مرد کا آدھانگ ہے - جسکا پچاسون سیکڑون مرد عورت کے سامنے ہاتھ پکڑا اور دیبی دیوتا کو درمیان مین دے کر کہا یہ ہماری اور ہم اسکے - جبتک اسکی ہماری زندگی ہے کسی اور عورت کو بدنگاہ سے نہ دیکھون گا جب اُسی کا نہوا تو تمھارا کیا ہوگا - تمھاری ایسی کیا جانے کتنی آئین اور چلی گئین - دو دن تم کو بھی دس پانچ روپے دیدیگا - بس نکال باہر کرے گا - یہ تو شیوہ ہی اُسکا ہے - تجھکو خوبصورت اور نمکین دیکھا اور ابھی نئی جوانی تیری ہے - بس رجھ گیا یہ چار دن کی چاندنی ہے پھر وہی اُجالا پاک - دس پندرہ روپیہ ملے یا دو چار لال مچھلیان دے کے پھسلا دیا تو کیا عمر بھر کو گئی گذری - کوئی ٹکے کو نہ پوچھے گا - پھر پچھتاے بھی نہ بنے گی - سب مین سُبکی ہوگی - ایسے مرد بھلا کسی کے ہوئے ہین - اور جو تو یہ سمجھی ہوئی ہے کہ مکان بنادے گا اور گہنا بنادے گا اور عمر بھر کی روٹیان دے گا یہ السراسر خیر صلاح ہے - سب سُنا ہوا ہے - ہاے یہ تجھے کیا ہوگیا - اب تیری سمجھ ہی مین نہین آتا - گئی گذری - سچ کہتی ہون ساری آبرو خاک مین ملجائیگی اور عمر بھر ایسی مصیبت مین رہیگی - کہ ساری عمر روتی کرتی روتے نہ بنے گی - یہ بتا کہ تجھ مین کون بات ہی کہ اُسکی بیاہتا جورو مین نہین ہے - کیسی گوری چٹی - خوبصورت - کم سن - سو دو سو مین ایک - جب اُسکا ہوکے نہ رہا - تو تو تو کی عورت تجھکو کیا سمجھے گا - چار دن مین اسطرح نکالدے گا جیسے دودھ مین سے مکھی کو نکالدیتے ہین - بس ٹھوکرین کھایا کرنا - مچھلیا نے تجھکو تباہ کردیا -

زینب کی ماں نے بھی بہت سمجھایا کہ اری دیکھ کس محبت سے تجھکو سمجھا رہی ہین سب جیسے کوئی بہن کو سمجھاتی ہے - یہ پڑھی لکھی رانیان ہین - ہم پنچ قوم مورکھ جاہل ہین - جو اونچ نیچ یہ سمجھین یہ سمجھینگی ہم نہین جان سکتے ہم اندھے لوگ ہین - یہ کتابین پڑھتی ہین - اور جو تیرے مقسوم مین یہی بدی ہے کہ گلی گلی ٹھوکرین کھائے تو کوئی کیا کر سکتا ہے - تو جان تیرا کام جانے -

کامنی - بہو بیٹیان نکل جاتی ہین تو کوئی کیا کر لیتا ہے - آپ ذلیل اور خوار ہوتی ہین کسی کا کیا جاتا ہے -

زینب - جی ہان - یہ تو مہری کی لڑکی کہاری ہے -

کامنی - ہم نے ایسے بدکام مین کسی کو پنپتے نہ دیکھا - سب کا انجام تباہی ہے - دیکھنے مین آیا زینب بھیک مانگتے دیکھا - بھیک بھی نہین ملتی -

کامنی - بھیک بھی نہین ملتی - اور جبتک اپنی چار دیواری مین ساتھ عزت آبرو کے رہے تب تک سب کی نظرون مین نیک سمجھی جاتی ہے - سوٹا جھوٹا کھاے اور چین سے رہے

زینب - اب ہنسیا نہ اُس کے پاس جانا - اب تک جو بدنامی ہوئی سو ہوئی اب بھی عزت آبرو نہین گئی ہے -

کامنی نے پھر سمجھایا -

ہنسیا تجھکو یہ ہوا کیا ہے	سامنے تیرے بیسوا کیا ہے
ننھے سے سن مین اسقدر بے باک	نہین معلوم یہ بلا کیا ہے
پھلیا مالن کے گھر تو جاتی ہے	وہ بچوڑا سرن موا کیا ہے
خود ترا مرد ہے ابھی کم سن	گورا چٹا بھی ہے برا کیا ہے
پیار کی ہے یہ پہلی بسم اللہ	ابتدا یہ تو انتہا کیا ہے
جز غم و رنج و درد و بدنامی	اور اسمین اری دھرا کیا ہے
منہ پہ عورت نے پھیری جب لوئی	پھر اُسے ننگ اور حیا کیا ہے
چھوڑ دے گا وہ دو ہی دن مین تجھے	مگر اِس خبط کی دوا کیا ہے
عمر بھر کون ساتھ دیتا ہے	موا دو دن کا آشنا کیا ہے

سیکڑون گھر سرن نے گھا لیے ہین	ارک بلا ہے وہ مُردوا کیا ہے
اپنی سسرال کیون نہین جاتی	اسمین نقصان موئی ترا کیا ہے
جب کسی کی بھی ہوکے تو نہ رہی	آشنائی مین پھر مزا کیا ہے
غیب کا حال کیا کوئی جانے	تیری پیشانی پر لکھا کیا ہے
بادی رست بن اب بھی ہوش مین آ	اری اس عشق مین رکھا کیا ہے

ہنسیا تنک کے دوسرے کوٹھے پر مچھلیان لے کے چلی گئی۔ زینب کی مان نے کامنی سے چپکے سے کہا (دولہن اب یہ رد کے سے نہین رُک سکیگی۔ انگریزی عملداری ہے پاؤن مین بیڑی ڈال نہین سکتے۔ قید کر نہین سکتے۔ یہ بالکل اسکے بس مین ہوگئی۔ بیتور تو اسکے دیکھو ذرا) کامنی نے کہا جیسا کریگی ویسا پائیگی۔ مگر کتنی جلد بدل گئی۔ سرن نے جادو ہی کردیا۔ رویگی کملا نے کہا تھوڑے ہی دن مین بھیک مانگنے لگیگی۔

زینب۔ اے آخر ہم بھی تو کسو زمانے مین بارہ برس تیرہ برس کی تھین۔ مرد کیصورت دیکھکر دم نکلتا تھا۔

کملا۔ ایسی تو یہ بھی نہین۔ کیا چٹ پٹ کایا پلٹ ہوگئی۔ ایسی چھوکری کا کوئی اعتبار نہین۔ یہ تو بہو بیٹیون کو بدنام کردے۔

کامنی۔ زینب کی مان۔ تم کو دیکھکر کچھ چھجکی یا نہین۔

زینب۔ ذرا نہین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھلیا مالن سے لاکھون برس کی ملاقات ہے۔

کامنی نے کہا اور کیسی تنک کے چلدی کہ جیسے کوئی ہماری برابر والی ہے۔ شراب بھی پی اور لال مچھلیان بھی لائی اور کیسی خوش خوش کیسی اٹھلاتی ہوئی آئی کہ گو یا جنگ جیت کے آئی تھی۔ یہ لونڈیا ہاتھ سے گئی۔ تھوڑی دیر مین کامنی نے ایک مہری کو حکم دیا کہ جا کے سنہیا کو بلا تو لا۔ اسنے آکے کہا سرکار چوطرفہ ڈھونڈھ آئی کہین پتا ہی نہین چلتا۔ اور باہر سب کہین ڈھونڈھا۔ جانے کہان چلی گئی۔ کملا بی نے کہا اچھا پھر جا کے تلاش کر۔ باہر جا کے پوچھ۔ مالیون سے دریافت کر۔ کسی نہ کسی سے پتا لگ جائیگا۔

وہ پھر گئی اور واپس آکر کہا۔ سرکار کنوئین مین بانس ڈال دیے مگر کہین پتا ہی نہین جانے دھرتی کھاے گئی آسمان کھاے گیا۔

اب سب کو تشویس ہوئی۔ پھر ڈھنڈھوایا۔ مگر مفقود الخبر۔ پھلیا مالن کے گھر ایک آدمی کو بھیجا کہ بہانے سے جا کے پھول اور پوڑیا مانگ لاے وہ وہان سے بیرنگ واپس آیا۔ کہا پھلیا گھر مین نہین ہے۔ ارے! کسی کو یقین ہوگیا کہ پھلیا کے ساتھ پھر سرن کے پاس چلی گئی ہوگئی مگر تھوڑے ہی عرصے مین نیچے سے ایک مہری نے آ کے کہا ہنسیا انگور کی ٹٹی کے نیچے سو رہی ہے دو چار عورتین جا کے جگا لائین۔ معلوم ہوا نشہ تیز ہوگیا ہے مچھلیان باہر کے تالاب مین پھینک دین۔ مصلحت اسوقت یہی تھی کہ سر پر پانی ڈالا جاے۔ اسکے بعد برف کا پانی ذرا پلایا اور سلایا۔

تیسرے دن ہنسیا کا پھر پتا نہ تھا۔ گو سب نے ملکر اسکی لے دے کی اور بہت کچھ سمجھایا بجھایا مگر اسکا دل ایسا بے قابو ہوگیا تھا کہ نہ رہا گیا۔ سوچی کہ آج تیسرا دن ہے۔ لالہ آ گئے ہونگے۔ اسطرح گئی جیسے تیر کمان سے یا گولا توپ سے۔ دل سے پھلیا مالن کے گھر پہونچی۔ پھلیا دیکھتے ہی پھڑک گئی۔ گلے سے لگا لیا۔ کہا تجھکو تو مین ڈھونڈھتی تھی۔ ایک خوشخبری سناؤن۔ وہ آ گئے۔ آدمی بھیج چکے ہین کہ اس پری کو لیکر آؤ جو مچھلیان لیگئی اور مچھیان دیگئی تھی۔ آدمی دوڑا آیا۔ ابھی ابھی دوڑا آیا تھا کہ کہا ہے جلدی لے کے آ۔ لالہ بے چین ہین۔

ہنسیا۔ دل کو دل سے راہ ہے بھی۔

پھلیا۔ اب تو بڑی بڑی سٹلین یاد کرلی ہین۔ واہ ری ہنسیا۔

ہنسیا۔ ایسا نہو ہوا کھانے چلے گئے ہون۔

پھلیا۔ اے نہین راستا دیکھ رہا ہوگا۔

خدا خدا کرکے یہ دونون پہونچین سرن لالہ کے ہان ایک جوان عورت جھولے پر

ہوا ابر یہ جوبن نکھرا گلشن اُتر دکھن کجلی بن
بجلی کی چمک ہے گل کی مہک ہے دل کی لپک ہے یہ ساون
مورون کی وہ کوکین رندنہ چوکین خون تھوکین دل ہوگن
پھولون پہ بلبل سرو پہ صلصل عشقہ و سنبل سن بھاون
کوئل کی صدائین ٹھنڈی ہوائین دی گھٹائین سن بھائین
وہ نور کی نہرین نہرون کی لہرین نظرین نہ ٹھہرین بیجائین
بجلی کے جگر نور قمر کو سوج گہر کو تڑپائین
سبزی کی لہک پر گل کی مہک پر حورین فلک پر شرمائین
وہ رندون کے میلے ستونکے ریلے میلے ٹھیلے البیلے
وہ اونچی دوکانین نیچی تانین کہتی ہین جانین دل لیلے
وہ ناز کا لہنا گرد کا رہنا بنکے یہ کہنا غم جھیلے
وہ گال گل تر صدقے ہو جن پر لب کے مکر بوسے
حیران ہین مالی جانہین خالی ایسی جمائی ہریالی
گو چھینٹ بھی جھکی ہے پر رکی ہے ایسی جھکی ہے ہر ڈالی

اس عورت کا نام گورا تھا۔

ہنسیا۔ [جھجک کر] کوئی عورت بیٹھی ہے۔

پھلیا۔ بیٹھی رہنے دے ہمارا کیا کرے گی۔

ہ۔ شاید لحاظ کرتے ہون۔

پ۔ کون! سرن؟ وہ اپنے باپ کا تو لحاظ کرنے والا نہین۔

ہ۔ ہمکو شرم آتی ہے۔

پ۔ واہ۔ ناچنے چلین گھونگٹ کاڑھ کے۔ اری یہ بھی کوئی ایسی ہی ہوگی یہ کسی پر بند نہین ہے

ہ۔ یہ ہم سے جلیگی۔

پ۔ جلا کرے۔

اتنے مین سرن لالہ پھلیا مالن کے پاس آئے دیکھا تو ہنسیا بھی موجود ہے دل خوش ہو گیا

ہنسیا کو لپٹا کر پوچھا سچ کہنا۔ ہرچرا کہنہیں۔ گورا نے کہا کیا کہنا ہے۔ ارے تو بھی کنہیا بنا ہوا ہے۔ اچھا ہم اب کل آئینگے۔ بس جانے دو۔ ہنسیا اور پھلیا نے اصرار کیا کہ بیٹھو چلی جانا۔ وہ تاڑ گئی کہ اب اگر زیادہ بیٹھونگا تو سرن کے خلاف ہوگا۔ کہا ایک کام ہے۔ پھر ملونگا۔ ایک جام اور پی کر روانہ باشد۔ بارہ بجے ہنسیا رخصت ہوئی۔ پھلیا اسکو ساتھ لیجا کے دیوڑھی پر پہونچا آئی۔ یہان کنوؤن مین بانس ڈالے گئے مگر ہنسیا کہان۔ ایک بجے کے قریب یہ پہونچین۔ سب جاگتے تھے۔ اوپر گئی تو تلسا جل مری۔ کامنی کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ کملا غور سے دیکھنے لگی۔ اخاہ! یہ لباس یہ عطر کی بو باس۔ کامنی نشے مین تو تھی ہی انہون نے جو دم دیا تو قبول دی کہ سرن کے ہان گئی تھی۔ اسوقت تو انہین سے کوئی نہ بولی مگر سویرے کامنی نے آڑے ہاتھون لیا بہت ہی خفا ہوئین۔

مرے پاس سے دور ہو ہنسیا +	یہ کیا اپنا منہ کالا تو نے کیا
پیرون سے بھی تو کہین بڑھ گئی	سرن لال کے داؤن پر چڑھ گئی
اری بادری اسکو کیا تیری پیت	مثل ہی کہ جوگی ہوی کسکے میت
مین سختون جلی خوب سمجھا چکی	کیا جیسا ویسا تو خود پا چکی
مین کہتی تھی تیرا کدھر دھیان ہی	اری ہتیارن وہ شیطان ہی
نہ پھسلانے مین اسکے آ ہنسیا	نہ اسمین دیا ہی نہ اسمین بھیا
یہ بدنام لونڈا سرن لال ہی	بڑا دشٹ ہی اور چنڈال ہی
مگر تو نے کھائی کلیجے پہ چوٹ	جوانی پہ اسکی ہوئی لوٹ پوٹ
محبت کا اسکے لگی بھرنے دم	بنانے لگی اسکو اپنا بلم
نہ مانا مرا تو نے کہنا ذرا	اری بھون کھائی نگوڑی حیا
کھلے بندھون رہنے لگی اسکے پاس	ہوا دونون جہانمین ہوئی تیرا ناس
ڈبویا ہے ماں باپ کے نام کو	پڑے ٹپکی اس ایسے بدنام کو
نہ دیکھونگی صورت تری عمر بھر	نہ آنا کبھی آج سے میرے گھر

ترے ہاتھ کا پانی تک ہے حرام	بہو بیٹی مین کیسا تُریا کا کام
مرے پاس سے دور ہو دور ہو	سرن لال کے جا کے گھر مونکو رو
جو ہوتا مجھے میرا تھوڑا بھی پیار	سرن لال کو کیون بناتی بھتار
نہ کیون دل مین اسکا مری خار ہو	مری مہری اور ایسی بدکار ہو
مری مہری اور شرم کو بھون کھائے	مری مہری اور غیر کے پاس جائے
مری مہری اور کٹنیون سے ہو میل	مری مہری اور اتنا دیدہ دلیل
مری مہری اور ایسی چربانک ہو	مری مہری اور ایسی بے باک ہو
مری مہری مانے نہ کہنا مرا	مری مہری اور اسقدر بے حیا
مین اس ایسی کو اپنی مہری بناؤن	مین اس ایسی تیسی کو لو کا لگاؤن
بس اب دور ہو سامنے سے مرے	مجھے گن نہین بھاتے ہرگز ترے

بہت لے دے کرکے کامنی نے ہنسیا کو گھر سے نکال دیا۔ تلسا ہنسیا کی جانی دشمن اور خون کی پیاسی ہوگئی تھی خود چاہتی تھی کہ ہنسیا کو نکال باہر کرے۔ ایک دم اسکے گھر مین رہنے کی روادار نہ تھی۔ کملاپتی اور گھر کی سب مہریان اور بارنین اور عورتین اسکے دم بھر رہنے کی بھی خلاف تھین۔ ہنسیا بہت روئی۔ کہا مجھپر کسی نے جادو کردیا مجھے معلوم نہین تھا کہ مین کہان جاتی ہون اور وہان کون تھا اور کیا ہوا اور مین کیونکر اور کسکے ساتھ آئی اور شراب پی یا نہین پی۔ مین بالکل بے بس تھی مجھے معاف کیجے۔ اسطرح پر اس مکارہ نے تقریر کی کہ سب کو پورا پورا یقین ہوگیا۔ کہ جادو کیا گیا مگر کامنی جادو کی قایل نہ تھی۔ وہ سمجھی کہ شراب پلاکر کسی نے اسکو ایک۔ چلد مین الو بنایا سب کی صلاح سے راے قرار پائی کہ باغ کی ایک کوٹھری مین یہ رہے اور ثابت کرے کہ اسکے مزاج مین بدی نہین ہے تب تو اسکا قصور معاف کیا جائیگا۔ ورنہ گھر مین نہ آنے پائیگی۔

فصل اٹھارہوین

باغ مین آدمی نہ آدم زاد
سرن اور کامنی حور نژاد

ایک روز کامنی نہا دھو کر پوجا کر کے سفید بگلے کے پر سے کپڑے پہنے۔ ململ کی ساری جسپر کٹاؤ کا ہلکا کام کیا ہوا تھا۔ آب روان کی محرم۔ شریتی کی سفید کرتی استینون دار۔ بھین کٹاؤ کی بیل بنی ہوئی ہو چندن کی کھڑاؤن زیب پا۔ چھت پر بیٹھی مثنوی پڑھ رہی تھی۔ بدلی کے سبب سے سورج کی کرنین چھپی ہوئی تھین۔ اتنے مین ایک گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی آئی اور دروازے پر ٹھہری۔ کامنی نے کہا تلسا دیکھو تو کون آیا ہی۔ ادھر پردہ گرایا گیا اور ایک ادھیڑ عورت کوئی چالیس برس کے سن کی اُتری۔ مہری ہمراہ۔ سیدی چھت پر آئین۔ کامنی نے کہا یہ کیا جاتی دنیا دیکھی۔ کل کدھر سے سورج نکلا۔ کہان بھول پڑین۔ کملاپتی کو پکارا اور کہا ذرا یہان آؤ۔ دیکھو تو کون آیا ہی۔ کملاپتی اٹھلاتی ہوئی کمرے کے باہر آئی تو مسکرا کر کہا۔ اخاہ! آگو! ابسن آئی ہین۔ آج کیا جاتی ہوئی دنیا دیکھی۔ کامنی نے کہا یہی ہمنے بھی کہا تھا۔ گو رافوق البھڑک کپڑے پہنے ہوے آئی تھین جنمین ذرا ذرا گنوارپن کی بھی بو آتی تھی۔ اور جو اس خاندان کی عورتون مین عرصے سے ترک ہو گئی تھی۔ اب کامنی کی سسرال اور میکے دونون مین سادی وضع کا زیادہ تر رواج اور جو چاہتا اور انکے مردون کو جو انگریزی خوان تھے سادگی زیادہ تر پسند تھی۔ بنت اور گوکھرو اور کرن اور جمپا اور لچکا اور پٹھا انکا کم رواج تھا۔ گورا نے پوچھا دکامنی کیا تم روز بلا ناغہ پوجا کرتی ہو اور نہاتی ہو۔ ہم سے تو آج اس سردی مین کبھی نہ نہایا جاے۔ اور پوجا بھی سردی کے سبب سے نہین بنتی اور اس سے فائدہ ہی کیا۔ مسلمان عورتین کہتی ہین مَن مین فرید لبل مین انیٹین۔ یہ سچ ہی۔ من چنگا تو کٹھوتی مین گنگا۔

مالا لکڑ ٹھا کر پتھر سب تیرتے ہین پانی
کہت کبیر سنو بھئی سنتو چارون بید کہانی

دلکی صفائی چاہیے۔ کامنی نے یہ سنکر یون جواب دیا دل کی صفائی تو مقدم ہی ہی۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہو مگر جسم کی صفائی کے لیئے نہانے دھونے پوجا کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہی ہو۔ اور جسم کی صفائی سے دلکی صفائی کو بھی مدد ملتی ہو۔ اسمین کون برائی ہو کہ تڑکے تڑکے سو کے اُٹھے۔ صبح کی ہوا کھاے۔ اور سویرے سویرے نہاے۔ گرمیون مین تڑکے کا نہانا اکسیر ہو۔ سردی کے دنون مین گرم پانی سے نہانے سے بدن گرم رہتا ہو اور طبیعت ہلکی ہو جاتی ہو۔ ہر روز کا نہانا بڑی نعمت ہو۔ تندرستی کے لیے عمدہ کا نہانا اکسیر کی خاصیت رکھتا ہی۔ اگر سردی مین روز روز نہ نہاے تو دوسرے دن تو ضرور ہی نہاے۔ اور گرم پانی سے سردیون مین نہانے سے آدمی چاق ہو جاتا ہی۔

انگریزون کے کل کام حکمت سے ہوتے ہین - وہ روز بارون ماس نہاتے ہین - ہندوستان ہی مین نہین ولایت مین بھی جہان کشمیر کی سی سردی ہوتی ہی اور برف گرتی ہی یہ لوگ روز نہاتے ہین - دیکھو کیسے تندرست رہتے ہین - اب یورپ کا حال سنو - نہا دھو کے ایک پاک صاف ستھری جگہ بیٹھے وہان پھول بہت سے رکھے ہوے ہین - خوشبو کی خوشبو آتی ہی اور دیکھنے مین بھی بھلے معلوم ہوتے ہین طرح طرح کی خوشبو - اور طرح طرح کے رنگ - آنکھون کو بھی لطف آتا ہی اور سونگھنے سے دماغ کو بھی قوت ہوتی ہی - اب چندن رگڑا گیا اسکی خوشبو اور بھی لے اڑی - جیسے سونے پر سہاگا - اسکے بعد گوگل کی خوشبو سے مکان بھر مہک گیا - دیا دور ہو گئی - اب گھی اور کافور کی بتی جلائی - اسکی خوشبو آئی - ہندو دن مین گوگل مسلمانون مین لوبان جلانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی - وبائی بیماریان پاس پھٹکنے نہین پاتین اور پھولون کے انبار اور سرخ سبز نیلے پیلے رنگون اور قسم قسم کی خوشبو سے دماغ کو بڑی تقویت ہوتی ہی اور دن بھر چین سے گزرتی ہی - اب سنو کہ بعض آدمی دن چڑھے سو کے اٹھتے ہین اور جب اٹھتے ہین تو طبیعت پریشان ہوتی ہی - گرمی کے دن ہین - دھوپ بستر پر آگئی اور وہ دھوپ ہی مین پڑے ہین - اٹھے تو دھوپ دیکھکر سائے مین جاکے پڑ گئے - مہینا مہینا بھر نہاتے نہین - بدن پر میل طبیعت بھاری - سر پر بھل مہینون کنگھی پاسین سے ملا نہین گیا - خوشبو برسون سے ناک تک نہین پہونچی - اب بتاؤ کتنا فرق ہو گیا - زمین آسمان کا فرق ہی یا نہین - ہم تو اگر ایک دن بھی نہ نہائین اور پھولون اور گوگل اور عطر کی خوشبو نہو تو طبیعت پریشان ہو جاے - دم بھر چین نہ آے)

گورا نے یہ تقریر سنکر انکی بڑی تعریف کی کہ (کامنی تم تو اس قابل ہو کہ کہین کی رانی مہارانی ہو جاؤ - کئی ملکون اور بڑے سے بڑے راج کا بندوبست کر لو - کئی آدمیون نے ہم سے کہا کہ اس شہر مین دو جنے اس قابل ہین کہ بادشاہ وزیر کر دیے جائین - عورتون مین کامنی رانی اور مردون مین سرن لالہ)

سرن لالہ کا نام سنکر کامنی کے کان کھڑے ہوے اور جو تقریر کر رہی تھی اور جو طبیعت کے خیالات تھے وہ اور جانب بدل گئے - گورا نے جو اسکے چہرے کی رنگت بدلی پائی تو اور بھی چھیڑنا کہنے لگی (ابھی کل ہی کی بات ہی کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ بہن جو کامنی اور سرن کا جوڑا ہوتا تو اہو ہو کیا اچھی بات ہوتی - بس چاند سورج کی جوڑی بنجاتی - دونون کے گورے گورے گال -

سیاہ سیاہ بال - دونون مل مل کے چین کرتے) اب تو کامنی سے نہ رہا گیا - بولی (بہن تمکو ایسی بات نہ کرنا چاہیے - جسکی شادی ہوگئی اُسکو یہ کہنا کہ فلانے کے ساتھ جوڑا لگا یا جاتا ہے ٹھیک کے ساتھ لگا یا جاتا یہ کون بات ہے بھلا) گورا نے کہا اری دیوانی تو نے سرن کو دیکھا ہی نہین ہے جبھی بڑھ بڑھ کے باتین بنا تی ہو - جو کہین ایک دفعہ دیکھے اور پھر پیار نہ کرنے لگے تو جھک کے سلام کرون اچھا یہ بتاؤ کہ تجھے تم کیسا سمجھتی ہو - کبھی کوئی بات میرے خلاف سُنی - کوئی بدی کی بات - کوئی بُری راہ چلتے دیکھا ہی سے میری کسی طرح کی شکایت سُنی - کبھی میان نے ڈانٹا دیا یا کہ تو غیر مرد سے کیون ہنستی بولتی تھی اسکا جواب دو) کامنی نے کہا ہمنے تمھاری کوئی بدچلنی نہین سُنی - کبھی کوئی بات تمھارے خلاف سننے مین نہین آئی مجھے جھوٹ بولنے سے کیا غرض) اسکے بعد کملا پتی سے پوچھا کہ اب بتاؤ تمنے تو مجھے گمراہ چلتے نہین دیکھا - اُسنے مسکرا کر کہا ہمنے اُڑتی سی خبر پائی تھی کہ گورا کسی جاٹ کے ساتھ نکل گئین - اس چالیس بیالیس برس کے سن مین یہ ننھ کا لا کیا - بوڑھے مُنھ مُہاسے لوگ دیکھین تماشے - اسپر سب نے زور سے قہقہہ لگا یا - اور گورا نے مسکرا کر کہا دل لگی نہ کرو جو پوچھین وہ بتاؤ - کملا بولی یہ واہیات بات پوچھنا ہی بیہودگی ہے - گھر گرستون سے یہ سوال ہی کرنا فضول ہے - اپنا میان کیا بُرا ہے جسکے ساتھ عمر بھر کاٹنی ہے - کہین بھلے مانسون کی عورتین پرائے مردون پر بُری نظر ڈالتی ہین اور یون تو نیک اندر بد اور بد اندر نیک سب قومون مین ہین -

گورا نے کہا اچھا اب تو تم دونون جانتی ہو کہ مین نے اتنی عمر مین کبھی کوئی بات ایسی نہین کی جس سے آبرو مین بٹا لگتا - پھر کیا سبب ہے کہ مین سرن لالہ کی اتنی تعریف کرتی ہون اور مین صاف صاف کہتی ہون کہ مین اُسپر رجھی ہوئی ہون - ہمنے اپنے میان تک سے کہدیا اور مین سچ کہتی ہون کہ میری اسپر جان جاتی ہے - مین دعا مانگتی ہون کہ اور زیادہ نہین - بس ایک دن ایک پلنگ پر مین اور وہ ہون - اور مین ہزارون ہی مچھیان لون اور اسپر سے نچھاور ہو جاؤن اور وہ خوب سر سے لپٹا کر دل کھول کے مجھے پیار کرے - بس - بدی کے پاس مین نہین پھٹکتی - ہان خالی خولی پیار کرنے کو تو ضرور جی چاہتا ہے) یہ کہکر گورا نے دو ایک یار سسکیان بھرین اور کامنی نے ایسی تقریر کی کہ [ہم بھی دیکھتے -

حضرات ناظرین یہ وہ کامنی ہین جنکو سرن لالہ کے نام سے نفرت تھی - جو سرن کو ہمیشہ

کوسا کرتی تھین اور جب سرن لال کا نام آتا تھا تو بُرائی کے لفظ زبان پر لاتی تھین - یہ وہی کامنی ہین جو اُس دن سے سرن کی دشمن ہوگئی تھین جس دن سے اُسنے مندر مین انپر آواز اکسا تھا اور گھورا تھا - یہ وہی کامنی ہین جو تلسا کی بھوکری ہنیا کو سمجھاتی تھین کہ اسکے بھرّون مین نہ آنا - یہ وہی کامنی ہین جنکے نصیحت بھرے ہوے شعر آپ کو یاد ہونگے -

ہنسیا تجھکو یہ ہوا کیا ہی | سامنے تیرے بیسوا کیا ہی
سنتے ہے سرن مین اسقدر بیباک | نہین معلوم یہ بلا کیا ہی
پھلیا مالن کے گھر تو جاتی ہی | وہ سرن بھیا موا کیا ہی
سیکڑون گھر سرن نے گھیرے ہین | اک بلا ہی وہ مردوا کیا ہی
چھوڑ دیگا وہ دوہی دن تجھے | مگر اس خبط کی دوا کیا ہی
عمر بھر کون ساتھ دیتا ہی | موا دو دن کا آشنا کیا ہی

باکولی مت بن اب بھی ہوش مین آ
اری اس عشق مین رکھا کیا ہی

یہ وہی کامنی ہین جو سرن سے بدتر کسی کو نہین سمجھتی تھین اور اب وہی کامنی فرماتی ہین کہ (ہم بھی دیکھتے) کتنا جامع لفظ ہی عشق کا دفتر کا دفتر ہی - اس شوق کو تو ملاحظہ فرمائیے کہ (ہم بھی دیکھتے) اور یہ کلمہ کسکی زبان سے نکلا ہی - بی کامنی کی زبان سے - الحمد اللہ! یہ سب گورا کی جادو بھری تقریر کا اثر ہی کہ کامنی تک کی زبان سے کہوالیا (ہم بھی دیکھتے) گورا کی باچھین کھل گئین - یہ کیون ؟ اسکا سبب ناظرین کو خود ہی معلوم ہو جائیگا -

گورا - کیا تمنے سرن لال کو کبھی نہین دیکھا -

کامنی - دیکھا تو ہی مگر دور سے - اچھی طرح نہین دیکھا - ہی گورا -

راوی - (ہی گورا چٹا) کہنے کو تھین مگر (گور) تک کہکے خاموش ہوگئین - سچ ہی -

خوف سے لیتے نہین نام کہ سُنلے نہ کوئی | چپکے چپکے تھین ہم یاد کیا کرتے ہین

گھدا - تمنے ہمارے پیارے معشوق کو دیکھا ہی کملا بتی -

کملا - ہان دیکھا ہی - اس سے تو کوئی انکار ہی نہین کر سکتا کہ ہزار دو ہزار مین ایک ہی - ایسی

صورت پائی ہو کہ واہ - مگر ہمکو تمکو - کیا -

کامنی - ہمکو تمکو کی گفتگو نہین - بات یہ ہو کہ انھون نے تو اُسکو آسمان پر چڑھا دیا ہو -

گورا - (سسکیان بھر کے) اپنی آنکھون کی قسم کھا کے کہتی ہون کہ جو اِس دم دیکھ پاؤن تو چھت سے کود کے لپٹ جاؤن اور جب تک ہزارون مچھیان نہ لے لون نہ چھوڑون - پرمیشر نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہو - زینب نے ایک دن راستے مین دیکھ لیا تو قسمین کھا کے کہنے لگی کہ (بو میرا بے اختیار جی چاہا کہ صدقے ہو جاؤن -)

کامنی - موہنی اسی کا نام ہو - چھپی ہنسیا رکھی ہوئی ہو

گورا - ہنسیا گھوڑی کا ہے مین ہو - وہ کون ہو جسکو یہ تمنا نہین کہ دو گال اُس سے ہنس بول لے اور مجھ ایسی کو تو وہ خیال مین بھی نہین لاتا - وہ تم ایسی ڈھونڈھتا ہو - اور وہ کیا ڈھونڈھتا ہو عورتین خود اُسکو ڈھونڈھتی ہین - لانبا قد - سرپڑا سر دار کا - ابھی یہان کھڑا ہو جاے بازار بھر مین سب سے دو مٹھی اونچا -

کامنی - اُس دن مندر مین دیکھا تھا مگر وہی کنکھیون سے - اور مجھے اُسکا گھورنا اُسوقت جیسے تیر سا لگتا تھا -

گورا - کہتی ہون نا - کہ مین نے آج تک ایسی صورت ہی نہین دیکھی - اور تمھارا تو نام لیا اور ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا - کہتا ہو (چاہے سرا لاکھ روپیہ صرف ہو جاے مگر ایک دفعہ کامنی کو گلے سے لگا لون اور ہاتھ جوڑ کے بس اتنا کہنے پاؤن کہ جانی پیاری ہماری جوانی اور جان کی کیون دشمن ہوئی ہو - ہمنے کوئی قصور نہین کیا - بس اتنے گنہگار ضرور ہین کہ تم پر مرتے ہین اگر مرنے والے کا جلانا گناہ نہو تو جلا لو - ورنہ ایک دفعہ ہی مار ڈالو - ع - اپنے عاشق پر ترس کھانا ستمگر چاہیے) وہ دور سے دیکھنے کا مشتاق ہو - یہ تو وہ خوب جانتا ہو کہ تم اُسکے ہتھے نہ چڑھو گی - اچھا تو پھر دور ہی سے ذرا مکھڑا دکھا دو - اسمین نہ کوئی ہرج ہو نہ بدی - مفت کا احسان - اور مین لڑکے کی قسم کھا کے کہتی ہون کہ جہان تمھارا ذکر ہوا اور بس ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا - ایک دن تو رونے لگا - رونا ضبط نہ کر سکا - جان جانا سُنا کرتے تھے مگر اب اپنی آنکھون دیکھا -

کامنی۔ (ہنسکر) اے ہٹو بھی۔ ہم مین ایسی کونسی بات ہی۔ جب وہ لاکھون صرف کرسکتا ہی تو ہمسے کہین ابھی اُسکے غلامون کو ملسکتی ہین۔

گورا۔ یہ ہم نہ مانینگے۔ تم مین وہ بات ہی کہ لاکھون نہین کرورون صرف کرنے سے میسر نہین آسکتی اچھا اگر ایک دن آنکھ بھر کے دور سے تمھین دیکھ لے تو کیا ہرج ہی۔ ہمین اُسپر بڑا ترس آتا ہی۔ بس تمھارا نام سنتے ہی اُسکے دل پر عجب طرح کا اثر ہوتا ہی اور جو کہین اندھیرے اُجالے اُسکو ملجاؤ تو جانتی ہون اپنی جان دے دے گلے سے لپٹے تو شاید دو دن تک نہ چھوڑے۔ شادی مرگ ہو جاے۔

کامنی۔ اے ہی۔ دو دن تک! مین تو مرہی جاؤن۔ اے ہان دو دن تک جب مرُدے گلے۔

راوی۔ کامنی نے یہ فقرہ آدھا کہا تھا کہ چپ ہو رہی۔ گورا نے جو دیکھا کہ اب یہ اسقدر بڑھنے لگی اور کھلی کھلی باتین کرنے لگی تو سمجھ گیا کہ طبیعت بدلی پہلے تو خاموش ہو رہی اور دل مین بہت بُرا مانا۔ اسکے بعد بگڑی۔ اب سنتے سنتے یہانتک نوبت پہونچی کہ ہنس ہنس کے اور چہا چہا کے باتین کرنے لگی۔ گورا نے کہا۔ کامنی مین جانتی ہون کہ جو محبت اُسکو تم سے ہی اُسکا دسوان حصہ بھی مجنون کو لیلی کی نہ تھی۔ نل کو دمن کا یہ دلی پیار نہ تھا جو اُسکو تمھارا ہی۔ وہ کہتا ہی مجھے سچا پیار ہی جیسا بھائی کو بہن کا ہوتا ہی۔ بس اب چاہے مار ڈالو چاہے چلا لو۔ کامنی نے کہا گورا پن وہ کچھ سڑی ہو گیا ہی۔ پاگل ہو گیا ہی۔ خود گورا چٹا خوبصورت۔ جورو پری پرستان کی پری۔ مین نے دیکھی ہی پھر وہ مجھپر کیون اتنا ریجھا ہوا ہی۔ اُسنے جواب دیا۔ کامنی ہنسنے مانا کہ اُسکی عورت بڑی فضول صورت ہی۔ اور سچ مچ کی پری ہی ہی۔ مگر سچ کہتی ہون کہ اُسکی صورت تمھارے تلوون کو بھی نہین پہونچتی ہی۔ کہان تم کہان وہ۔ زمین آسمان کا فرق ہی۔ اور اسکو بھی جانے دو۔ دل کا آنا اور موت کا آنا ایک ہی۔ پرمیشر نہ کرے کہ کسی کا دل کسی پر آے۔ ہمارے پڑوس مین ایک ڈومنی رہتی ہی۔ بہت جوان ہی۔ اور بڑی نمکین اور خوبصورت اور بڑی چلبلی۔ پڑوس کے ایک لونڈے کی اُسپر جان جاتی تھی ایک تحصیلدار کا لڑکا۔ اُسنے برس بھر تک کوشش کی کچھ مطلب نہ نکلا۔ ڈومنی کی چھوکری

روز اُسکے عشق کا چرچا سُنا کرتی تھی کہ جان دیتا ہی۔ راتون کو رویا کرتا ہی۔ دن رات بیچین رہتا ہی کھانا پینا حرام ہوگیا ہی۔ ہوتے ہوتے ایک دن اُسکو ترس آیا۔ اور کہا بُلا بھی لو۔ برسون سے جان دیتا ہی۔ اب مجھے اسپر رحم آگیا۔ بلا بھی لو۔ لوگون نے جاکے اُسکو خوشخبری دی اور کہا چلو تمھاری رتی بلند ہوگئی۔ سنتے ہی مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمایا۔ پہلے تو یقین نہ آیا۔ کہا یار و فقیرون سے دل لگی اچھی نہین ہوتی۔ ہم تو زندگی سے بیزار ہین اور تم لوگون کو چھیڑ مچھاڑ کی سوجھتی ہی۔ قسمین کھائین کہ وہ بُلا رہی ہی مگر یہ تو مجنون ہو رہا تھا یقین نہ آیا۔ لوگون نے جاکے اُس سے کہا کہ اُسکو ہمارے کہنے کا یقین نہین آتا۔ کہا اچھا مین خود چلتی ہون۔ یہ کہکر خوب بنی ٹھنی اور نکھر کے پازیب کو چھپھاتی اور اکڑتی اٹھلاتی چلی۔ اور کہا ہم اپنے دیوانے کو آپ چلکے خوش کر دینگے۔ چھم چھم کی آواز سے سمجھا کہ دل لگی بازون نے کسی بازاری عورت کو دل لگی دیکھنے کو بھیجا ہی مگر جیسے ہی اس قتالہ عالم نے مکان کے اندر قدم رکھا اور دونون کی چار آنکھین ہوئین فوراً لپٹ گیا اور زور سے ایک چیخ مار کر دم نکل گیا۔ شادی مرگ ہوگیا۔

کامنی۔ ارے! ہی ہی۔ مفت مین بیچارے کی جان گئی۔ لینا ایک نہ دینا دو۔

گورا۔ اجی تو سرن کا حال بھی یہی ہونا ہی۔ وہ بچیگا نہین۔

کامنی۔ تو ہمکو تو اب ڈر معلوم ہوتا ہی۔ جو مین ملی اور اُسکے دشمنون کا دم نکل گیا تو اُس بیچارے کی جان گئی اور ہماری رسوائی ہوئی۔

گورا اس تقریر سے تاڑ گئی کہ مطلب حاصل ہوجائیگا۔ مار لیا ہی۔ رفتہ رفتہ ہمارے ڈھرّے پر آتی جاتی ہی۔ معلوم ہوتا ہی یہ اس بات پہ راضی تھی کہ سرن سے ملے مگر ڈر یہ ہی کہ ایسا نہو کہین شادی مرگ ہوجاے اور اُسکی جان جاے اور مین رسوا ہون۔ جو یہ ڈر نکال دیا جاے تو راہ پر آنا آسان بات ہی۔ کہا ڈرو بھی اُسکو ملنے کی امید ہی۔ تحصیلدار کے لڑکے کی طرح اسقدر جنون نہین ہوگیا ہی کہ جان دے ڈالے۔ ہان جو دیر ہوگی تو یہی سڑی ہوجائیگا۔ ہماری صلاح یہ ہی کہ تم مل لو۔ اور اُسکی جوانی پر ترس کھاؤ اور اُسکی جوان عورت کی جان بچاؤ۔ نہین تو دو جانین جائینگی اور تمھارا کوئی فائدہ نہوگا۔ اور کوئی بدی کی بات نہین

ذرا صورت دکھادو بدنصیب کو۔ اگر ایسا ہی دل اُمنڈ آیا تو بہت کریگا۔ بہت کریگا چوم لیگا۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہی۔ ایک دو دفعہ تم چوم لینا۔ دو چار دفعہ وہ چوم لیگا چھٹی ہوئی۔ کوئی کا نون کان سنیگا بھی نہین۔ اور مین مرتو جاؤنگی نہین۔ جو کوئی نیکی بدی ہوئی تو تین تو موجود ہونگی۔ پہلے تو یہ ہونا نہین۔ اور جو جی للچایا اُسکا تو مین ڈانٹ دونگی کہ سرن خبردار۔ یہ کیا بات ہی۔ چوا چاٹی تک رہو بس کیا مجال کہ ذرا آگے بڑھ سکے مین تمھاری دشمن تو ہون نہین۔ چاہتی فقط اتنا ہون کہ اُسکی جان بچے اور اُسکی جورو بچاری رنڈا پا نہ بھگتے۔ اس لفظ کا سننا تھا کہ کامنی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا گورا بہن تمنے آج مارہی ڈالا مین سوچتی ہون کہ جب اُسکی یہ کیفیت ہو تو ہم سے بڑھ کے پتھر کا دل کسی کا نہین جو ہم اُسکو اپنی صورت دیکھنے کو ترسائین۔ مگر ایسا ہو کہ ہاتھ پکڑتے ہی پہونچا پکڑے۔ یہ رنڈا پے کا لفظ جو تمنے اُس بچارے کی بی بی کی نسبت کہا اس سے جیسے ایک تیر سا کلیجہ مین لگا۔ پرمیشر تمھارے سرن لالہ کو ہزار برس کی عمر دے اور اُسکی جورو سدا سہاگن رہے۔ گورا نے ہنسکر کہا تمھارے سرن کی اچھی کہی۔ تمھارا سرن لالہ ہو کہ ہمارا۔ تمھارا نام سُنکر سسکیان بھرتا ہی یا میرا نام سُنکر مجھ بوڑھیا کو لیکر کیا کریگا۔ بیس بائیس چوبیس برس سے زیادہ عمر کی عورت سے تو بات ہی نہین کرتا۔ وہ تو بچا کھا ڈھونڈھتا ہی۔ تم ایسی کو۔

اسپر کامنی اور کملا پتی دونون مسکرائین۔ کامنی نے کہا گو عمر مین ذرا یون ہی سی بڑی ہو مگر نمکینی ابھی نہین گئی ہی۔ ادا وہی ہی۔ بانکپن وہی ہی۔ گورا بولی ایک دن کوئی دو برس ہوے میرے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بڑا چنچل ہی۔ کامنی نے ہنسکر کہا۔ اب کھلتی چلین گورا بی بی۔

گورا۔ ہمارے دل مین بدی نہین ہی۔ دل کی صفائی سے کہدیا۔

کامنی۔ ہان ہان مین کیا جانتی نہین ہون۔

گورا۔ جس دن تم سے اُس سے دو دو باتین ہونگی اُسکا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوجائیگا یہ سمجھ لو کہ جان مین جان آجائیگی۔ جیسے سوکھے کھیت پر دو نگڑا برس گیا۔

کامنی۔ تمسے اُس سے کب کی ملاقات ہی۔

گورا۔ جب سے مین نے اُسکو دیکھا ہو تب سے ہزار جان سے عاشق ہون۔ بے دیکھے ذرا چین نہین آتا جو چار دن نہ دیکھون تو بیتاب ہو جاتی ہون۔

کامنی۔ یہ موہنی آنکھون مین ہے؟ کیونکر دیکھین

گورا۔ مین کیا مرگئی ہون۔ مین تو دکھاؤنگی۔

کامنی۔ میری اچھی گورا بہن۔ دکھا دو۔

گورا۔ اے میرا ذمہ ہے۔ ایو اچھی آئین۔ یہ تو اُسپر احسان ہے۔

کامنی۔ مگر اس خوبصورتی سے ملاقات ہو کہ کوئی کانون کان نہ سُنے۔ چپ چپاتے اور ایک بات اور یاد رہے۔ جو منے چاٹنے کی سند نہین ہے۔ بس دور دور الگ الگ۔

گورا۔ ارے وہ دن تو آنے دو۔ جو اپنے آپ نہ لپٹ جاؤ تو کہنا گورا جھوٹی نکلی۔ ایک دفعہ دیکھ تو لو۔ سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا۔ مین تو کہتی ہون کوئی عورت ایسی نہین جو اُسکی صورت دیکھکے ریجھ نہ جاے۔ کلکتے کی مہین دھوتی۔ بڑی قیمتی۔ شربتی کا باریک کرتا۔ سونے کے بٹن لگے ہوئے۔ قیمتی سفید ٹوپی۔ دوپٹہ۔ عطر مین ڈوبا ہوا۔ ہاتھون مین مہندی اکثر لگاتا ہی اور بڑی خاطر کا آدمی ہی۔ باپ کی بات کو ٹالتا نہین۔ ماں کی آنکھون کا تارا۔ گھر بھر کا پیارا۔

کامنی۔ ایسے کو تو کلیجے سے لگاے اور وہ ایک مچھی لے تو ہم دس لین۔ کب دیکھینگے اب اشتیاق بڑھتا جاتا ہے

گورا۔ اچھا تم ہی کوئی دن مقرر کر دو۔

کامنی۔ مین یہ سوچتی ہون کہ جو شخص اپنے اوپر جان دے اور نام سنتے ہی پریشان ہو جاے اور دعائین مانگے کہ کہین جلد ملاقات ہو اُسکو ترسانا کس مذہب مین جایز ہے۔ ہان بدی کی بات کا دل مین دھیان نہ لاے۔ پرمیشر کے سامنے بھی سرخرو اور آدمیون کے سامنے بھی ہم اُس سے اچھی طرح ملینگے۔ باتین کرینگی۔ اپنے ہاتھ سے پان لگا کے دونگی۔ خوشبو دار پان۔ چھوٹی الایچی پڑی ہوئی۔ لبسا ہوا کتھا۔ چلتے وقت اگر چوما چاٹی بھی ہو تو خیر۔ مگر بھلمنسی کے ساتھ۔

گورا۔ بس بس۔ یہی تو ہم بھی چاہتے ہین۔ اسکا جی بھی خوش ہو جاے اور تمکو کوئی برا بھی

نہ کہہ سکے۔ اور دو کی جانین بھی بچ جائین۔

کامنی۔ دیکھین کیسا ہی تمنے تو بڑی تعریف کی ہی۔ جی چاہتا ہی اسی وقت دیکھتی۔ پر لگا کے دیکھہ آتی۔ شوق بڑھتا جاتا ہے۔

گورا۔ تمھاری ساس کا ڈر ہی۔ نہین اسوقت بھی دیکھہ سکتی ہو۔

کامنی۔ اب کل رات پر رکھو۔ جسمین کوئی فضیحتا نہو۔

گورا۔ تم چلوگی کہ ہم اُسکو عورت بنا کے لے آئین۔

کامنی۔ مین خود چلونگی۔ سو بہانے ہین۔ تم کل سویرے آؤ تو مین تم کو جگہ دکھا دون۔ ایک باغ ہی۔ بس وہین تم رات کو اُسکو لے آنا۔ اور چلی جانا۔ تمھارے سامنے بات چیت کرتے ہوے مین جھیپونگی۔ وہان دو عورتین نوکر ہونگی اور وہ اور مین۔

گورا۔ [بہت خوش ہوکر] بس بنگئی بات۔ چلو بس۔

کامنی۔ ہے نہ صلاح کی بات۔ چپ چپاتے کارروائی ہو جائیگی اور جو وہ ویسا نہ نکلا جیسا تمنے کہا تھا تو عمر بھر صورت نہ دیکھونگی دیکھو ہمین ذلیل نہ کرنا۔

گورا۔ مجھے کچھ تمسے دشمنی ہی۔ واہ۔ مگر ہان چیز دیکھنے کے قابل ہی۔

کامنی۔ دیکھا چاہیے۔ لانبا قد ہے کہ نہین۔ مجھے ٹھگنا آدمی پسند نہین ہے۔

گورا۔ ٹھگنا نہین ہے۔ مین کہتی ہون پچاس ساٹھ آدمی کھڑے ہو جائین۔ سب سے اونچا ہو۔ اور گال سرخ سفید۔ لال انگارا سے۔ ہونٹھ۔ جیسے بیر ہوتی ہے۔

کامنی۔ اور میرے اوپر اتنا ریجھ ہوا۔ کیا جانے تم کیا کہتی ہو۔ کیا اُسکو اور نہین ملسکتی ہین۔

گورا۔ مل تو سکتی ہین ہزار۔ مگر تمھاری سی کہان ملے۔ اور اتنا دل بھی تو کسی پر نہین آیا ہے۔ اگر تمکو ہزارواں حصّہ بھی اُسکی محبت کا جو تم سے ہی معلوم ہو جاے تو کبھی نہ چھوڑو۔ اب کل ہی معلوم ہو جائیگا۔ کل کچھ دور تھوڑا ہی ہے۔ اچھا تو مین کل روٹی دوپٹا رکھا کے آجاؤنگی۔

گورا ان سب سے رخصت ہوکر ڈولی پر سوار ہوئی اور سیدھی سرن لالہ کی بنیا گئی۔

اور چور دروازے کی راہ سے داخل ہوئی - چور دروازہ اُس دروازہ کا نام تھا جہان سے
اُس بدمعاش کے پاس کٹنان - بدکار عورتین - بدوضع لوگ اور اسی قسم کے آدمی
جایا کرتے تھے - گورا نے اُسکے آدمی سے پوچھا کہ لالہ کہان ہین - اسنے مسکراکر کہا ایک چڑیا آئی ہی
ابھی بھڑکتی ہی - لاسا کیا لگا کے پھانسنا چاہتے ہین گورا نے کہا ارے اسکو دن رات سوا
عورتون کے بلانے کے اور بھی کوئی کام ہی اسنے کہا انکے کام یہ یہین ایک عورتون
کو بلانا - دوسرے شراب پینا اور پلانا تیسرے ناد عا مانگنا کہ بڑے لالہ انکے باپ مرجائین - گورا نے
کہا وہ کب مرنے والا ہی - وہ مرجاے تو ہم سب چین ہی نہ کرین - بڈھا آب حیات پی آیا ہی - اتنے
مین سرن نے جو گورا کی آواز سُنی تو پکارا - یہان آؤ یہان آؤ - کہو کیا خبر لائین - بٹیا کہ بیٹی
گورا بولی وہ کنیا راسی کوئی اور ہوتے ہونگے - لو مبارک کامنی رانی کل تمھاری بغل مین
ہونگی - چین لکھتا ہی - یہ خوشخبری سنکر سرن لالہ اچھل پڑے - کہا جھوٹی ہو - ہمارے خوش
کرنے کو کہتی ہو - دیکھو مایوس نہ کرنا - گورا بگڑ گئی تم تو سٹری ہو - ارے کل بغل مین بیٹھی ہوگی
نہ بیٹھی ہو تو ناک کاٹ لینا - سرن نے اسکا بہت شکریہ ادا کیا اور گورا نے کہا لے اسی
بات پر آن کے لپٹ تو جا سرن نے باون سے اشارہ کیا گورا نے ادھر اُدھر دیکھا تو سرن کی
آرام چوکی کے پاس ایک جوان عورت سگڑی سگڑائی بیٹھی پائی - دھک سے رہگئی - ع
کاٹو تو لہو نہین بدن مین - کمرے کے سب دروازے بند تھے - اندھیرے مین کچھ دکھائی نہ دیا اور
یہ روشنی مین سے آتی بھی تھی - سرن نے جو گورا کی پریشانی دیکھی تو سمجھ گیا کہ اس عورت کو
دیکھکر جھجھکی - دوسرے کمرے مین لیگیا اور کہا تم گھبراؤ نہین مین اس سے کہدونگا کہ دلی کی عورت
ہے اور اسکو یہان چھوڑ کر اُس سے جا کر کہا یہ عورت دلی سے آئی ہے - تم بالکل اس سے
خوف کرتی ہو وہ تنک کر بولی - اے دُور ہو - جھوٹے زمانے بھر کے لپاٹیے ہم سے اُڑتا ہی
یہ وہ سندنی ہی گورا جسکا نام ہی - کڑھی ہوئی دھوتیان ساریان کرتیان بیچتی ہی - ہم اسکی قبر تک
سے واقف ہین - جبھی تو مین نے دُلائی سے منہ لپیٹ لیا گورا یہ سب سُن رہی تھی - سرن لالہ کو یہ
نہین معلوم تھا کہ گورا سُن رہی ہی - اُس سے جا کے کہا تو مین کہا یا کہ یہ دلی کی رہنے والی ہی وہ تمکو کیا جانے
بھلا گورا جلی بھنی تو بیٹھی ہی ہوئی تھی اور بھی آگ بھبوکا ہوگئی - کہا تجھے دوانی ہوئی ہی سب سُن رہی تھی ایسی مردار نے

سیرانام تک بتا دیا اور تو آن کے چپکے دیتا ہی۔ تاکہ مین دیہ والی نہین ہون کسی بڑے گھر کی نہین ہون کارڑھنے کا پیشہ کرتی ہون مگر گھر گرھستون مین تو جاتی ہون۔ کوئی بوا کہتی ہی۔ کوئی اماکہتی ہی۔ کوئی بہن۔ کوئی بھابی۔ جو یہ بات کھلجاے تو مین کہین منھ دکھانے کے قابل نہ رہون۔ سرن نے تسلی دی کہ ہم اسکو سمجھا دینگے مگر اب تم سچ سچ بتا دو کہ کیا گفتگو ہوئی۔

گورا۔ گفتگو یہ ہوئی کہ تم سولہوان آنے کے مالک ہو۔ یا بچون گھی مین جان جو کھم تھی۔ مین ڈرتی کانپتی تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ بہت سنبھل کے اور سمجھ بوجھ کے مین نے چھیڑا کہ اس نہانے دھونے پوجا پاٹ سے کیا ہوتا ہے۔ دل صاف ہونا چاہیے۔ وہ بولی ان یہ تو ٹھیک ہے مگر روز کے نہانے سے آدمی تندرست رہتا ہی۔ بدن صاف رہتا ہی۔ بیماریان پاس پھٹکنے نہین پاتین۔ پوجا مین پھولون اور گوگل اور کافور کی خوشبو سے آدمی چاق رہتا ہے۔ چندن کتنی اچھی چیز ہے۔ مین نے کہا کامنی تم کہین کی بادشاہ وزیر ہوتین تو خوب ہوتا۔ سب یہی کہتے ہین کہ یہان بادشاہ وزیر کے قابل دو آدمی ہین۔ عورتون مین کامنی اور مردون مین سرن لالہ۔

سرن۔ (گورا کو زور سے لپٹا کر) کیا سوجھ بوجھ ہے پیاری۔ بس تمہیرے صدقے ہو جاے کیا اچھی سوجھی ہے۔ ٹھہرو مین اس عورت کو رخصت کر دون تو پھر نڈر ہو کے باتین کرین۔

سرن لالہ نے چپکے سے اپنے آدمی سے کہا کہ اس عورت کو دو روپیہ دے کر رخصت کرو۔ کہو لالہ کی طبیعت اچھی نہین ہے۔ کل بات چیت ہوگی۔ اسنے دو روپے دے کر رخصت کیا۔ اب گورا نے بے تکلفی سے کہنا شروع کیا۔

گورا۔ جیسے ہی تمھارا نام سنا چہرے کی رنگت بدلگئی۔ کچھ بولی نہ چالی۔ پھر مین نے کہا وہ تو اس قابل ہی کہ تمھارا اسکا جوڑا ہوتا مگر نہوا۔ اسپر بہت بگڑی۔ برا بھلا کہا اور اپنی ساس سے ——

سرن۔ (پیشانی ٹھوک کر) ارے! کہدیا؟

گورا۔ جاتی تھی۔ مین قدمون پر گر پڑی۔ بڑی چرودی کی۔ کسی طرح نہین مانتی تھی

تو مین نے ایک عورت سے جو اسکی نوکر ہے کہا کہ انکو سمجھاؤ۔ اس سے دو اشرفیان ٹھہرین اسنے الگ لیجا کے سمجھایا جب جا کے جان بچی۔ ہوتے ہوتے مین نے پھر ٹٹولا۔ مگر وہی ٹھرک تھی۔ پھر مین نے باتون باتون مین تمھاری تعریف کرنی شروع کی۔ کہ ایسا ہے اور ایسا ہے۔ اور مین نے کہا کہ خالی اُسکا ذکر کرنے مین کونسا ہرج ہے۔ نام لینے سے تو دھنس نہین پڑیگا۔ دنیا کی باتون مین سے ایک بات یہ بھی ہے۔ جب مین نے کہنا شروع کیا کہ اسکی جان جاتی ہے۔ اُسکی جوانی پر رحم کرو سوہ جان تمھارے فراق مین دیدیگا اور اُسکی جوان جورو ابھی بچہ ہے وہ رانڈ ہو جائیگی اور دو خون تمپر ہونگے تو کہا [پھر آخر بتاؤ مین کیا کرون] مین نے کہا بس دور سے ذرا جھلکی دکھا دو۔ وہ آنکھ بھر کے تمکو دیکھ لے۔ اسپر بڑی خرابی کے بعد راضی ہو گئی۔

سرن۔ [مارے خوشی کے اچھل پڑا] سچ کہو؟ اہو ہو ہو! [اور بھی خوش ہو کر] لکھو کھا روپیہ ہمین مل گئے۔ تم سلامت رہو۔ جان ڈالدی۔

گورا۔ جب مین نے تمھاری بہت تعریف کی تو کہان تو نام سنتے ہی لگ بھگ جاتا تھا۔ کہان ایک دفعہ ہی سسکی بھر کے کہا [ہم بھی دیکھتے]

سرن۔ [بہت ہی اُچھل کے] ارے یہ مین خواب دیکھتا ہون یا سچ مچ ہے۔ گورا اگر مین بھلے مانس کا ہون تو تمھارا عمر بھر غلام رہونگا۔

گورا۔ کل مین سویرے جاؤنگی اور سب پکی پڑھی کر کے آؤنگی۔ جگہ دیکھ آؤنگی اور تم کو لیچلونگی۔

سرن۔ تمھارے منہ مین گھی شکر۔

گورا۔ ابھی اتنی ٹھرک باقی ہے کہ پہلے کہنے لگی کہ بس دور دور سے باتین کرونگی پھر کہا اچھا ایک دفعہ چوم بھی لے تو کوئی ہرج نہین ہے۔ جب وہ ہمپر جان ہی دیتا ہے تو مین اتنا پتھر کا دل کیون کرون۔

سرن۔ [انتہا سے زیادہ خوش ہو کر] سچ کہو!! مار لیا ہے۔ کہین کل کی شام جلد آئے۔ رات کاٹے نہ کٹیگی۔

گورا۔ لے ذراسی پلواؤ تو۔

سرن ۔ ابھی لو۔ کوئی ہے ۔ اس کمرے مین گلاس اور بوتل اور سب سامان رکھو۔ اگر رات بھر جیتے رہے اور شادی مرگ نہوگیا تو کل رات کو کامنی کے ساتھ ڈھال رہے ہونگے جان تک نکال کے قدمون پر رکھ دونگا اور یہ تو مجھکو پورا پورا یقین ہے کہ ادھر مجھے دیکھا اور اُدھر ریجھ گئی۔

گورا ۔ مین تو یہ کہہ آئی ۔ کہنے لگی اسکی جورو تو خود لاکھ دو لاکھ مین ایک ہے تو وہ کیون مجھپر اتنا ریجھا ہوا ہے۔

سرن ۔ پھر تم نے کیا جواب دیا۔

گورا۔ مین نے کہا یہ سچ ہے اُسکی جورو لاکھ دو لاکھ مین ایک ضرور ہے مگر جو بات تم مین ہے وہ اُسمین کہان ۔ زمین آسمان کا فرق ہے ۔ اور تم پر اُسکا دل آیا ہوا ہے ۔ جان دیتا ہے ۔ روتا ہے اور اگر تم اُسکو نہ ملین تو اسمین شک ہی نہین کہ اُسکی جان جائیگی۔

سرن ۔ تم نے وہ کام کیا جو کسی سے بھی نہوتا۔ بے دام کا غلام کر لیا۔ کل کی شام ہوگی ۔ ہوگی بھی یا ہووے ہی گی نہین ۔ جان نکال کے قدمون پر نہ رکھدون تو جبھی کہنا۔

سرن لالہ اور گورا ولایتی شراب پی رہے تھے گرگ کھا رہے تھے ۔ اور دونون بہت ہی خوش تھے ۔ سرن تو اس سبب سے کہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئیگی ۔ وہ نوجوان پری جو کردون مین ایک ہے ۔ وہ کامنی جسکی خدائی بھر مین دھوم ہے اور گورا کی خوشی کا یہ سبب تھا کہ ایسی کارگذاری کی ۔ کامنی سی باکباز یار سا ۔ کامنی سی حور ۔ کامنی سی جوان عورت کو جسکے قدم دھو دھوکے پینے کی اچھے اچھے شہزادے تمنا رکھتے ۔ دُھرے پر لے آئی اور یہ بھی کچھ کم خوشی کی بات نہ تھی کہ سرن اسکی اس کارگزاری سے خوش تھا ہر روز دن ہی دنے نکلیگا ۔ یہ دونون کھا پی ہی رہے تھے کہ مرزا صاحب اور ثمر آئے ۔

ثمر ۔ اخاہ ۔ بی گورا صاحب بھی بیٹھی ہین ۔ کہیے کیا نقشے ہین ۔ آج تو واللہ غضب کا جوبن ہے

اور سرن لالہ کی تو دھوم ہے - کانے سر کی ایک نہ چھوڑی -
مرزا - کہیا ہین اپنے وقت کے - واہ رے سرن لالہ واللہ تیری بھی دھوم ہی - جب دیکھو نئی
زن نو کن اے دوست در ہر بہار کہ تقویم پارینہ ناید بکار
گورا - اب پارسی نہ بکو بہت -
مرزا - قسم خدا کی تم پر اب تک وہ جوبن ہی کہ سترہ اٹھارہ برس کی معلوم ہوتی ہو کیا کاٹھی ہے -
گورا - ہان - اور تم ایسے چار پیدا ہو چکے -
اس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا - سب لوٹ لوٹ گئے - مرزا نے کہا (لے بھئی سرن لالہ اب انکو سنبھالو - اب ہم بھی پھبتیان کہنے لگینگے - تمھاری یہ معشوق ہین اس سے ہم نے سمجھا دیا - ہم بھی کہینگے اب (سرن نے کہا) کہین اس بھروسے بھی نہ رہیے گا - آپ ایک کہینگے تو یہ سو کہینگی - گورا بولی - (ہزار - ہم بند ہونے والون مین نہین ہین) ثمر نے کہا (اجی تمھارے دشمن بند ہون - تم ہزارون کو بند کردو - تمھارے سامنے کوئی زبان کھول سکتا ہے بھلا - کیا مجال - یہ کیا شے ہین اور مین کیا چیز ہون اور سرن کس کھیت کی سولی ہین - تم حاضر جواب لوگ ہو صاحب) گورا نے کہا (آج برسون بعد یہ ایک قدر دان ملی - اے تم سلامت رہو ہمارے قدر کرنے والے - مگر یہ چپ چاپ بیٹھنا کیا معنی - جام چلے) سرن نے ان دونون کو بھی جام دیے - اور اب جام پر جام چلنے لگا -
آخر کار وہ دونون پی پلا کے رخصت ہوئے اور صبح کو گورا سنہ ہاتھہ دھو کے کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو کر کوئی دس بجے کے قریب کامنی کے پاس آئی - کامنی نے کہا مجھے رات کو نیند نہین آئی اور خواب مین دیکھا کہ سرن لالہ سامنے کھڑا ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہے کہ میری جان تجھپر جاتی ہے - اگر مار ڈالنا ہے تو ویسا کہدو اور اگر یہ منظور ہے کہ مین کچھ دن زندہ رہون تو ذرا گلے سے لگا لو - بس اسنے گلے سے لپٹ کے بوسے لئے ہی تھے

کہ چوکیدار کمبخت نے غل مچایا [جاگتے کھنکھارتے رہیو] بس آنکھ کھل گئی جو میرا بس چلتا تو کھڑے کھڑے چنوا دیتی مگر بے بسی تھی بڑا رنج ہوا کہ ہائے گھڑی دو گھڑی اور کیون نہ لپٹائے رہا۔ خواب ہی سہی۔ گورا بولی کیون گھبراتی ہو۔ اب تھوڑی دیر اور ہے۔ گیارہ بجا ہی چاہتے ہین۔ آدھا دن اور ہے۔ پھر تو تم اور سرن ایک جگہ ہو دین ہی گے۔ وہ بھی رات بھر تڑپتا رہا۔ گھڑی گھڑی چوکیدار سے پوچھے [کیا بجا ہوگا] رات آنکھون مین کٹی۔ کبھی ادھر کروٹ بدلے کبھی اُدھر۔ میری نیند بھی حرام کردی۔ مین دلاسا دیتی جاتی تھی کہ گھبراؤ نہین۔ اتنی بھی بے چینی نہین چاہیے۔ ذرا سبر ہو۔ مگر وہان نیند کہان۔ جون جون رات بھیگتی تھی۔ اشتیاق بڑھتا جاتا تھا۔ سویرے گجر دم تڑکے ذری میری آنکھ لگی تھی کہ مجھے جگایا۔ آنکھ جو کھلتی ہے تو دیکھتی ہون کہ پائینتے بیٹھا ہوا پانون دبا رہا ہے۔ مین نے کہا کیون کانٹون مین گھسیٹتا ہے۔ ہاتھ جوڑے کہ اب جلدی جاؤ۔ مین سوچی کہ جسکے ہان جاؤنگی وہ کیا کہے گا۔ ایک تم نے نہ کچھ کہا مگر اور سب گھر مین کیا کہتے کہ ابھی کل ہوگئی ہے اور تڑکا نہین ہونے پایا کہ آج پھر موجود ہوئی۔ مین نے ٹال دیا۔ اچھا کیا نا۔ کامنی ہنسی اور اپنی خوشی ظاہر کی کہ وعدے کی سچی نکلین بلکہ اگر اور سویرے آئی ہوتین تو اور تسلی ہوتی ہم نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا اُتریگا اسمین فرق نہ پڑے گا۔ دیکھین تو ہے کیسا [اسکے بعد کامنی نے تلسا اور زینب کی مان کو بلایا اور گورا کو انکے ساتھ کیا اور کہا ان دونون کو جگہ معلوم ہے جسطرح یہ کہین اسطرح تم سرن لالہ کو شام کو لانا۔ چراغ جلے کے بعد مگر باغ کی جو املاک ہے اسمین ذرا ہولے ہولے بولنا۔ یہ بتاؤ کہ پی کے سرن لالہ تک تو نہین جاؤ گے کہ غل غپاڑا مچے اور مفت کا فضیحتا بیٹھے بٹھائے ہو۔ ہماری اور اُنکی دونون کی آبرو جائے گورا نے سمجھایا کہ ہمارا ذمہ ہے۔ اگر وہ چون بھی کرے تو جو جو کی سزا وہ ہماری سزا خاطر جمع رکھو۔ خبنا کہینگے اُتنا ہی ہوگا۔ بال بھر فرق نہ پڑیگا مارے دیکھ ہی لوگی۔ یہ کہکر گورا رخصت ہوئی اور زینب کی مان اور تلسا اسکے ساتھ ہولین۔

حضرات ناظرین۔ ممکن نہین کہ آپ لوگون کو انتہا کی حیرت نہوئی ہو کہ کامنی اور یہ بیحیائی! سچ ہے عورت کا کوئی اعتبار نہین رہے تو آپ سے۔ نہین تو اُسکے باپ سے

حیرت ہو گی کہ یہ وہی کامنی ہو جو اپنی جدائی کے صدمے سے رانون کو چونک پڑتی تھی یہ وہی کامنی ہو جسنے میان کو یاد کر کے بڑی حسرت کے ساتھ کہا تھا۔

کہانی مجھے کوئی جھٹ پٹ سُنا | مین واری گئی میری ابھی بوا
اُچٹ جاتی ہو نیند آئی ہوئی | اُداسی سی ہو دل پہ چھائی ہوئی
سدھارے پیارا گھر سے مُنھ موڑ کر | اکیلا مجھے بن مین یان چھوڑ کر
نہین چین آتا مجھے اک فری | ٹھکانے نہین ہو طبیعت مری

یہ وہی کامنی ہو جسنے خواب مین دیکھا تھا کہ اُسکا میان رن کے میدان مین لڑ رہا ہو اور آنکھ کھلتے ہی تڑپ گئی اور اب وہی کامنی کہہ رہی ہو کہ سرن لالہ کو مین نے خواب مین دیکھا کہ گلے سے اُسنے لگایا مگر اسی وقت آنکھ کھل گئی اور افسوس کرنے لگی کہ ہائے سرن دو گھڑی کامل کیون نہ گلے سے لگائے رہا۔ یہ وہی کامنی ہو جسنے مندر مین تُلسا سے کہا تھا کہ (بوا۔ یہ ایسا پاپی ہو کہ مندر تک مین کھوٹ کی بات نہین بھولتا) اور اُسی سرن کی نسبت اب یہ تیاریان ہون تو تعجب کی بات ہو یا نہین۔ وزاہی سی دیر مین۔ ع۔ کدھر تھی طبیعت کدھر ہو گئی +

اب سنیے کہ شام کو زینب کی مان اور تُلسا کرایے کی گاڑی پر سرن لالہ اور گورا کو بٹھا کر ایک باغ مین لیگئین یکی سڑک سے اُتر کر یہ چارون اندھیرے مین باغ کی طرف چلے چلتے سرن نے کہا بھئی واللہ اچھی جگہ تجویز ی۔ بالکل بھیڑ۔ یہان تو کوئی کسی کو مار بھی ڈالے تو کانون کان خبر نہو۔ ایسی باتون کے لیے یہی جگہ مناسب ہو۔ اب یہان چاہے ناچو چاہے گاؤ بجاؤ۔ جو چاہو سو کرو۔ اب باغ کے اندر ایک گری ہوئی دیوار کی راہ سے کھائی پھاند کے داخل ہوے۔ تو سناٹا پڑا ہوا۔ اور اندر آے تو ایک عورت نے کہا (سرکار رسان رسان چلے آئین۔ خدا خدا کر کے باغ کی چھوٹی سی کوٹھی مین پہونچے۔ وہان بھی اندھیرا پڑا ہوا۔ اس عورت نے چپکے سے تُلسا سے کہا (چلو بلاتی ہین) زینب اور تُلسا دونون سرن اور گورا کو چھوڑ کر کامنی کے پاس گئین۔ وہان سے تُلسا نے آن کر کہا (چلو اس کمرے مین بلاتی ہین۔) یہ فقرہ سننا تھا کہ سرن کا گز بھر کا کلیجا ہو گیا۔ مارے خوشی کے آنسو ڈبڈبا آے۔ اُسنے دو دفعہ کامنی کو عمر بھر مین دیکھا تھا اور دونون دفعہ عشق کا تیر کلیجے کے پار ہو گیا تھا اور

واقعی کامنی کی ایک ایک ادا پر اُسکی جان جاتی تھی۔ اب اسکو مایوسی ہوگئی تھی کہ کامنی ہاتھ نہ آئیگی لیکن جب گورا نے آن کے کہا کہ لو مبارک۔ کامنی کو ہمراہ پرلے آئے تو جیسے مردہ جی اُٹھا۔ اور اب تو سرن نے اپنی آنکھون ہی دیکھ لیا اور کانون سُنا کہ دلہو بلاتی ہین، اب سنیے کہ تلسا نے کامنی کے پاس آکے سرن کے سامنے کہا کہ دلہنون نے زینب کی ماں کو مارے لحاظ کے ہٹا دیا اور اُس سے کہا کہ یہ مرد جھاڑ پھونک کرنے آیا ہوا اور کچھ پوچھا بھی کریگا تم دوسرے زینب کی ہی ذری دوسرے کمرے مین چلی جاؤ۔ اُسکو یون ٹالا۔ مجھ سے کچھ پردہ نہین ہے تمھارے سامنے کھلینگی نہین۔ جو تم بھی ذرا دیر کو باغ مین ٹہلو تو وہ بے شرم ہو کے ملین۔ سرن نے فوراً کہا۔ دگورا چلی جاؤ، وہ بولی (مین خود جاتی ہون۔ تمکو نئی دُلھن مبارک۔ چین کرو ہمکو نہ بھولنا) یہ کہکر گورا باہر چلی گئی اور مارے خوشی کے جامے مین پھولی نہ سمائی۔ سرن کو ساتھ لیکر تلسا نے ایک موم بتی روشن کی اور اتنی دیر مین یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ اس باغ اور کوٹھی مین روشنی ہوئی۔ سرن کی دلی خوشی کا حال لکھنے کی کوئی ضرورت نہین۔ تلسا اسکو ایک اور کمرے مین جہان گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا جو اُس روشنی کے سبب سے کم ہو گیا تھا لیگئی پہلی بات جو روشنی کے سبب سے سرن لالہ نے دیکھی یہ تھی کہ ایک کرسی پر دیوار کی طرف منھ کیے کامنی بصد ناز و انداز بیٹھی ہے شربتی کی گلابی رنگی ہوئی چادر جسپر کامدانی کا بھاری کام کیا ہوا تھا سر سے پانون تک اوڑھے عطر سے ڈوبی ہوئی جو تھی کی دُلھن بنی ہوئی بیٹھی تھی۔ جیسے ہی سرن نے اندر قدم رکھا اُسنے چادر سے اور بھی رُخ اونچا کو چھپا لیا اور اس چھپانے اور ہاتھ کے اُٹھانے مین جو چوڑیون کی آواز آئی تو اس آواز نے سرن کے کلیجے پر تیر کا کام کیا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا اور اس قدر بیقرار ہوا کہ بے اختیار جی چاہتا تھا کہ کامنی کو لپٹ جاے اور نہ لپٹے تو اپنے آپ کو اُسپر سے نچھاور تو ضرور کر دے مگر تلسا نے اشارہ کیا اور وہ بھی سوچا کہ معشوقون کو زیادہ چھیڑنا ٹھیک نہین ہے۔ ع۔ گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو۔ تلسا کے ساتھ ساتھ ایک اور کمرے کے اندر گیا۔ وہان بھی اندھیرا چھایا ہوا۔ اس بتی کی روشنی سے معلوم ہوا کہ ایک پلنگ بچھا ہوا ہے۔ بوتلین چنی ہوئی۔ گزگ کا سامان بھی ہے۔ پانی کی صراحیان بھی رکھی ہین شراب اور پانی پینے کے گلاس بھی ہین۔ روح کو بالیدگی ہوئی کہ جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہو گئی

ایک دفعہ سوچا کہ یا الٰہی یہ خواب ہے یا سچ مچ کامنی کی سیج بھیجی ہوئی ہے۔ تلسا نے اسکو پلنگ پر بٹھا کر
کہا دیر کیا بیٹھین ہین جاسکے اُنکے چھڑے اُتر واڈالون۔ کیونکہ ابھی ابھی چوڑیان بولی تھین۔ جو
چھڑے بھی بولینگے تو بڑا فضیحتا ہوگا۔ وہ ابھی ابھی آتی ہین اور مین جاکے روشنی کیے آتی ہون؛
تلسا کے جانے کے آدھ گھڑی کے بعد سرن لالہ کو کبھی کے کھڑکھڑانے کی آواز آئی چوکنا ہوے کہ یا
خدا یہ کیا آفت آئی۔ کامنی نے تو اتنا انتظام کیا کہ شہر سے دو رائین۔ گاڑی سڑک پر ٹھہری۔ یہان
پرندہ پر نہین مار سکتا۔ زینب کی مان اور گورا تک سے پردہ کیا۔ کہین ایسا نہو کہ یہ سب محنت
بیکار جاے اور کوئی غیر آدمی آن کے مزا کرکرا کردے۔ ہاے رے گاڑی رُک گئی اور دو ہی تین
منٹ مین کھڑکھڑاتی ہوئی چلی اور جب اسقدر دور نکل گئی کہ کھڑکھڑاہٹ کی آواز کان تک
نہ پہونچی تب اُنکی جان مین جان آئی۔ کہا چلو بڑی بلا سے چھٹکارا ملا۔ پھر ایک دفعہ سوچا کہ
کہین ایسا نہو کہ کامنی چلی گئی ہو۔ ہاے اگر ایسا ہوا تو اسی باغ مین مرجاونگا۔ یہین دم نکلیگا
معشوق تو ہی ہی۔ شاید دل مین آگئی ہو کہ یہ بُرا کام ہی۔ دل پر آگئی سوار ہوگئی ہو۔ اتنے
مین آواز آئی (چور چور) اور کئی آدمی دوڑ پڑے اور سرن لالہ کا تپ اُٹھے کہ غضب ہوگیا
ارے چور کمبخت کہان سے مرا پٹا آگیا سوچے کہ ایسا نہو کوئی اسس کوٹھی کو کھوسلے اور ہم
دھر لیے جائین۔ عشق اور کامنی دونون کو بھول گئے اور کانپنے لگے۔ کسی نے آن کے دروازے
پر ایک دو ہتڑ مارا بس اب تو انکی جان ہی پر بن گئی۔ آدھا خون خشک ہوگیا کہ اب دھر لیے گئے
آخر کار معلوم ہوا کہ کوئی انیمی ادنگ گیا تھا کسی مالی نے اس سے دل لگی کی وہ چونک اُٹھا
اور چور چور کرکے دوڑا اور مالی بھی اُسکے بلنے کے لیے پیچھے دوڑے۔ اب پھر جان مین جان
آئی۔ طرح طرح کے خیالات اُسکے دل مین جاگزین تھے کہ دفعتہً ایک قسم کی آواز نے اُسکو
از سر نو زندہ کردیا۔ وہ آواز کیا تھی۔ وہ چھڑون کی آواز تھی۔ سرن نار گئے کہ تلسا نے اب
کامنی رانی کے چھڑے باڑن سے نکالے۔ اب ہمارا معشوق نازسے آتا ہوگا عجب انداز سے
آتا ہوگا۔ گو اندھیرا گھٹا ٹوپ چھایا ہوا تھا مگر یہ آنکھین جما جما کے دیکھتے تھے ذرا دور کی
بھی آواز دھماکے کی آئی اور انکے کان کھڑے ہوے اور شوق کی آگ بھڑکی اور غون نے
اور بھی جوش کیا۔ ایک ایک منٹ ایک ایک برس کے برابر معلوم ہوتا تھا۔ اتنے مین

دروازے کے کھلنے کی آہستہ سے آواز آئی اور سرن لالہ کا کلیجا بلیون اچھلنے لگا۔ کامنی آنکر پلنگ پر متمکن ہوئین۔

حضرات ناظرین کامنی کے وہ خیالات یاد کیجیے۔ جب ہنسیا کو سمجھا رہی تھین کہ

ہنسیا مجھکو یہ ہوا کیا ہی سامنے تیرے یہ ہوا کیا ہی

اب یہ کہنے کا موقع ملا کامنی تجھکو یہ ہوا کیا ہی۔ الخ۔ اسی کامنی نے کہا تھا۔

(سیکڑون گھر سرن نے گھالے ہین اک بلا ہی وہ مردوا کیا ہی)

اب یہ خود انکو کیا ہو گیا۔ خود را فضیحت دو دیگرا را نصیحت۔؟

اب سنیے کہ ادھر کامنی نے پلنگ پر قدم رکھا اُدھر عطر کی خوشبو سے سرن لالہ کا دماغ طبلۂ عطار بنا اور جوش کی آگ بھڑکی اور انھون نے آدو کھا نہ تاؤ عین مستی مین آکر وہ مستی جو انسان کو اندھا کر دیتی ہی، ہاتھ بڑھایا۔ اندھیرے کے سبب سے ہاتھ پلنگ کی پٹی پر پڑا۔ سنبھل کر یہ آگے بڑھے اور چاہا کہ کامنی کو اپنے قریب گھسیٹین۔ کامنی جو سکڑی سکڑائی گردن جھکائے بڑی شرم اور حیا کے ساتھ جسمین بناوٹ زیادہ اصلیت کم تھی بیٹھی تھی اب اور بھی سکڑ گئی۔ انھون نے بازو پکڑکر یون تقریر کی۔

پیاری کامنی میری جانی پیاری۔ میرے ہزار دس ہزار بلکہ مجھ سے کہین بہتر تمپر بلکہ تمھاری ایڑی چوٹی پر صدقے۔ مدت سے تمھارا عاشق زار ہون۔ تمھاری محبت کے دام مین گرفتار ہون تمھاری جان سے دور تمپر مرتا ہون۔ آج ذرا جان مین جان آئی۔ گو اسوقت یہان اسقدر اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا تھا مگر جب سے تمنے اس کمرے کو روشن کیا کوٹھی بھر روشن ہو گئی۔ دوالی کی رات کو چوک مین اتنی روشنی نہین ہوتی جتنی تمھارے گورے گورے گالون سے اس کمرے مین ہو گئی ہی۔ یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوہ نور ہیرا کسی نے یہان لاکے رکھدیا۔ یا چاند کا ٹکڑا اس کمرے مین آگیا۔ میری جان تک حاضر ہی اگر بس چلتا تو کلیجا کاٹ کر تمکو کلیجے مین دھر لیتا۔ اب اتنی مہربانی میرے حال پر کی ہی تو ایک ذرا سی عنایت اور کرو مجھ اپنے غلام کو اپنا گورا گورا کھڑا چومنے دو۔ بس اسکے بعد اگر اور کوئی فرمائش کرون تو ابرو کے اشارے سے قتل کر ڈالو۔ اسوقت میرے دل کا عجب حال ہی۔ ایک تو تمھارے

عشق کی مستی دوسرے یہ مستی کہ تم سی اٹھتی جوانی والی پری بغل مین ہو ہم اور تم جب ایک پلنگ پر رات بھر اسے بیٹے ہوں تو بتا دل کیونکر قابو مین رہے۔ تیسرے تمھاری یہ چوٹی یہ کالی ناگن یہ دل ڈسنے والی سانپن اسکے عطر کی خوشبو اور بھی مست کیے دیتی ہو۔ ماتے ڈالتی ہو۔ یہ کہکر سرن لالہ نے بہت ہی مست ہوکر گلے لگا ہی لیا۔

حضرات ناظرین۔ دیکھیے کیا اندھیر ہو رہا ہو۔ رنبیر سنگھ رن کے میدان مین ہین اور وہان ہر دم و ہر لحظہ اپنی چاہتی بی بی کو دل سے یاد کیا کرتے ہین۔ اور اکثر بے چین ہو جاتے ہین کہ یا خدا وہ کون دن ہوگا کہ پیاری بی بی سے ہم اپنی بغل گرما رہے ہونگے اور یہان اُنکے ناموس کا شیشہ چکنا چور ہو رہا ہو۔ اب خدا جانے بات کیا ہو آگے چلکر اسکا حال معلوم ہوگا مگر بات بیڑھب ہو رہی تھی۔ باغ شہر سے کوسون دور۔ اپنا نیگانہ۔ سرن مرد بیگانہ ناسا بھی پاس نہین۔ گورا اور زینب پہلے ہی الگ کر دی گئین۔ کمرے مین ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت۔ دونون ایک پلنگ پر مست کا سامنا ہو۔ غیر پہلے تو سرن لالہ نے لجاجت کی بعد ازان ذرا ہاتھ بڑھایا۔ مگر آگ اور پھوس کا ساتھ کیا۔ جب نہ رہا گیا تو گلے لگا ہی لیا۔ کامنی جو اب تک دبکی بیٹھی ہوئی تھی اب اس سے بھی نہ رہا گیا اور اپنے آپ سرن کے گلے مین ہاتھ ڈال دیا۔ اندھا کیا مانگے دو آنکھین۔ اس چوتھی کی دولھن کا خود مست ہوکر اسکے گلے سے لپٹ جانا بس غضب ہی تو ہو گیا۔ سرن نے لپٹ کے مچیان لینی شروع کین اور ادھر کامنی نے انکو اور زور سے لپٹا یا سرن نے بھی زور سے لگایا مگر جون جون سرن لالہ مست ہو ہو کے لپٹاتے تھے کامنی اور زیادہ زور کرتی تھی یہان تک کہ کامنی کا زور غالب آگیا اور ایک دفعہ ہی کامنی نے جو چھاتے سے چھاتا بھڑکے اب زور کیا تو سرن پلنگ پر چت گرے اور کامنی اسی طرح لپٹائے ہوئے اوپر۔ ویسے ہی کامنی نے پھر سرن کو اٹھایا اور اس زور سے دبایا کہ سرن کی زبان سے دہائے مرا یہ کلمہ نکل گیا۔ اور کامنی نے انکو چت سے پٹ کرکے ہفتے گانٹھ لیے اور دو گھسے ایسے دیئے کہ سرن نے ایکی زور سے غل مچایا۔ ارے گورا دوڑ۔ مین مرتا ہون۔ گورا دوڑ۔ مگر کوئی جواب ہی نہین دیتا سرن نے پھر غل مچایا مگر بیکار۔ اب کامنی نے پنجابی سواری بھی گانٹھ لی۔ اور سرن سے کہا اب

جان گئی، اور کامنی نے ڈنڈے لگانے شروع کیے۔ ایک ایک ڈنڈے پر سرن کہتا تھا (ہاے)۔ (ارے کس بلا مین پھنسا)۔ (گورا۔ او گورا۔ ارے یہ کہان پھنسا دیا)۔ کسکی گورا اور کہان کی گورا۔ کوئی ہو تو بولے۔ اتنے مین کامنی نے اب انکو لپوٹے لگانے شروع کیے۔ اور مارے تھپڑون کے منھ لال کر دیا۔ اور پھر ڈنڈون پر ڈنڈے لگانے۔ اتنے مین ایک آدمی نے دروازہ کھولکر روشنی دکھائی اور سرن لالہ کفن پھاڑکے بولے (گورا) یہ کہکر اُس شخص پر جو نظر ڈالی جسکو یہ کامنی سمجھے ہوے تھے تو دیکھتے ہین ایک لڑنتا سیدی پہلوان تگڑا جوان اوپر چڑھا ہوا ہی۔ دم تو یون ہی فنا ہو گیا تھا اب رہا سہا اور بھی فنا ہو گیا روشنی تو گل ہو گئی اور سرن لالہ کو کھٹ پٹ کھڑ بھڑ کی آواز آنے لگی۔ انھون نے جی کڑا کرکے کہا ابے تم کون لوگ ہو اور ہماری جان کے کیون دشمن ہوے ہو۔ اسپر اس سیدی نے اور دبایا۔ اور کھڑ بھڑ کم ہو گیا۔ بعد ازان سیدی پلنگ سے اتر گیا اور کسی نے پلنگ کو زور سے پٹک دیا تو سرن لالہ گرے اور پلنگ کوئی باہر لیگیا۔ اب انھون نے بہت غل مچانا شروع کیا۔ اور انکو یہ معلوم ہوا کہ کل کوٹھی بند کر دی گئی۔ یہ امیر آدمی۔ پوتڑون کے رئیس۔ مکان کوٹھی باغ املاک۔ جاگیر۔ گانون۔ پرامیسری نوٹ۔ لکھو کھا نقد۔ جواہرات۔ زیور۔ آدمی نوکر چاکر مرد عورت خادم خادمہ۔ گھوڑے۔ ٹٹو۔ بگھیان۔ فرش فروش کل اسباب امارت اور سامان امیرانہ موجود۔ ہر وقت دو چار مصاحب پاس۔ کوچ مسہری دنگل کے رہنے والے دفعتہً اس مصیبت مین پڑ گئے کہ آدمی نہ آدم زاد۔ نوکر نہ چاکر ایک کوٹھی مین پڑے ہوے چوطرفہ سے بند۔ ہُو کا عالم۔ اُلو بھی نہین بولتے۔ پکارتے ہین تو کوئی جواب دینے والا بھی نہین کہین سے آواز بھی نہین آتی۔ نہ پلنگ نہ کرسی نہ بچھونا۔ سوجھتا ہی نہین کہ کہان ہین کہان نہین ہین۔ ٹٹول ٹٹول کے اِدھر اُدھر جانے لگے۔ بہت ہی بیقرار۔ طبیعت انتہا سے زیادہ پریشان۔ موت کا سا سناٹا۔ بہت ہی غل مچایا۔ آخر کار اپنی مصیبت پر اُسکو رونا آنے لگا۔ یا الٰہی مین کہان ہون۔ اور کس جرم مین اس سزا کو پہونچا۔ ہاے مین تو کہتا تھا کہ جانی تمھارے گورے گورے مکھڑے سے اس اندھیرے کمرے مین چاند اُتر آیا۔ دیکھتا ہون تو سیدی۔ مین بھی کہتا تھا کہ کامنی اور اس زور سے دے مارے۔ پلنگ تک

ملگیا۔نام کا سنی اور دُنر بیل۔ہڈیان پسلیان درد کرنے لگین۔ اور گردن کا تو خدا ہی حافظ ہو۔ وہ تو خیر جو ہوا وہ ہوا۔سب سے زیادہ مصیبت تو یہ ہو کہ اکیلا اندھیری کوٹھری مین بندہون قید تنہائی۔پوری قید تنہائی۔لاحول ولا قوۃ!!! اسکے بعد پھر غُل مچایا (خدا کے لیے جو کوئی ہماری آواز سُنے اگر ہندو ہو تو گنگا کی قسم اور مسلمان ہو تو قرآن کی قسم ہمارے اس گاڑھے وقت آرے آئے نہین تو ایک بیگناہ کی جان جائیگی۔اسمین بارہ کا گجر بجا۔سرن نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا یا خدا یہ آدھی رات کیونکر کٹیگی۔ہمارے کاٹے تو نہ کٹیگی۔اُف اکس بلا مین مبتلا ہوا۔اور سب سے بڑھ کر مصیبت یہ ہو کہ آدمی نہ آدم زاد۔اور کال کوٹھری کا سا سناٹا کاش اگر اسی کال کوٹھری مین دو چار اور بھی بیگناہ قید ہوتے تو خیر انسان کی صورت نہین اندھیرے مین دیکھنے مین آتی تو یہ تو تسلی ہوتی کہ کوئی باتین کرنے والا تو ہو۔اب تو ع۔سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا۔دیر تک کمال پریشانی اور سخت حیرانی مین کبھی بیٹھ جاتا تھا کبھی اِدھر اُدھر ٹٹول ٹٹول کے راستا ڈھونڈھتا تھا۔اندھیرے مین راستا کہان۔اِدھر ٹکر کھائی۔اُدھر ٹکر کھائی۔یہ گرا وہ گرا۔کبھی سر مین چوٹ لگی۔کبھی پانون مین۔اب اسقدر عاجز ہو گیا کہ زار زار رونے لگا۔اتنے مین ایک بجا۔اور اسنے ایک دروازہ پایا اور جان پر کھیل کر اُسکو خوب زور سے دھدھایا۔اِس آواز کو سُنکر ایک آدمی نے غُل مچایا (ارے کون ہو۔دروازہ توڑے ڈالتا ہو) اِنکی جان مین جان آئی کہ خدا کا شکر ہو انسان کی آواز تو سنائی دی۔کہا بھائی ہم ایک مصیبت زدہ ہین ہمپر رحم کرو اور دروازہ کھولدو۔اتنا سننا تھا کہ اُسنے اور بھی غُل مچایا دکھان صاحب۔ دکھان صاحب۔ارے دیبی مالی۔دیبی مالی ہو۔انھون نے آواز سُنی۔اِسکے جواب مین کسی نے کچھ کہا جو انکی سمجھ مین اچھی طرح نہ آیا مگر مردے سے زندہ ہو گئے کہ کہین دروازے توڑ کھلین۔بلا سے چوری بنالے جائین مگر قید تنہائی سے تو کہین نجات ملے۔اب انھون نے دو آدمیون کو باتین کرتے سُنا ایک نے کہا اِس کوٹھی مین کوئی بھوت ہو دوسرا بولا بھوت نہین تمھارا سر ہو۔اسپر یہ بول اُٹھے۔بھائی ہمکو بچالو۔تب تو دوسرا بولا ارے سچ تو کہتے ہو۔ابے تو کون ہو۔جواب دیا۔بھائی مین مصیبت زدہ ہون۔پوچھا

بولتا کہان سے ہو۔ سرن نے مارے گھبراہٹ کے کہا (منھ سے) وہ بولا منھ سے نہین تو اور کہان سے بولیگا۔ تو ہو کس جگہہ۔ کہا (کوٹھی مین بند ہون)۔ ان دونون کی راے ہوئی کہ کوئی آسیب ہی۔ خانصاحب کو جو کوٹھی کے دارو غہ تھے بلوایا۔ وہ پریشان ہوکر آے اور جب آسیب کا نام سُنا تو بہت جھلاے کہ ہم میٹھی نیند سو رہے تھے خواہ مخواہ دو بجے جگا دیا۔ آسیب کی ایسی تیسی۔ اُن دونون نے قسمین کھا کر کہا کہ اچھی طرح آسیب کی آواز آئی ہی۔ ارے آسیب بول۔ سرن نے کہا جناب خان صاحب مین آسیب نہین ہون۔ آدمی ہون۔ اب تو خان صاحب بھی چوکنا ہوے (این! مین تو تم لوگون کو لغو سمجھتا تھا مگر یہ تو ٹھیک نکلا پھر اب دروازے کھولو نا ایک نے کہا سرکار نہ کھولو۔ تڑکا ہونے دو دوسرے نے کہا۔ (صاحب مالیون کو بلوالو) مالی اور کل باغ والے بلوائے گئے۔ اور سیراغ آیا اور مشعل روشن کی گئی۔ اور دروازے کھولے گئے۔ کھولتے کھولتے جب انکے کمرے کا دروازہ پاس آیا تو کسی نے اینٹ ہاتھ مین لے لی۔ کسی نے چیلا۔ کسی نے لٹھ تانا۔ ایک مالی نے مہندی کاٹنے کی قینچی لے لی اور کہا لو ہے سے بھوت بھاگتا ہی۔ اب ڈرتے ڈرتے سرن لالہ بلکہ سرن بھوت کا دروازہ کھولا گیا۔ روشنی تیز تھی۔ دیکھا تو ایک نوجوان خوشرو آدمی۔ عمدہ لباس پہنے ہوئے عطر مین ڈوبا ہوا۔ (آپ کون) کہا حضور مین کیا عرض کرون کہ کون ہون مصیبت زدہ ہون۔ آپ لوگون نے میری جان بچائی ورنہ مین تو اس قید تنہائی مین مرہی گیا ہوتا۔ خان صاحب نے کہا (اگر آپ کسی مردے کی روح بہیئت انسانی ہین تو اسمین شک نہین کہ نفیس روح ہو۔ خبیث روح نہین ہو) اُسنے کہا جناب خان صاحب خدا گواہ ہی مجھے آپ نے زندہ کرلیا۔ اتنے مین ایک مالی نے انکو دیکھکر کہا (کیا سرن لالہ ہین۔ ارے لالہ تم کہان؟)

سرن۔ کون۔ پورن مالی۔ خیر کوئی پہچاننے والا تو ہی؟

پورن۔ ارے ہجور ہم تو باپ دادا سے نمک کھاے ہوے ہین۔

خان۔ پورن تم پہچانتے ہو انکو۔

پورن ہجور بیس برس تک نوکری کی ہی۔

خان۔ آپ یہان اس خالی کوٹھی مین آئے کہان سے۔ اور کیون آئے اور بند کیونکر ہوگئے یہ ماجرا کیا ہی۔ ہماری سمجھ مین کچھ نہین آتا۔ دو بجے رات کو آپ اس کوٹھی مین کہان سے بند ہوگئے۔

سرن لال نے خان صاحب کو علیحدہ لیجاکر کچھ کچھ حال بیان کیا اور کہا میرے ساتھ دغا کی گئی۔ اب آپ مہربانی کرکے ایک آدمی میرے ساتھ کیجیے مین ان سب کے لیے سو روپیے انعام کے دونگا۔ خان صاحب آدمی بھلے مانس تھے۔ کہا آپ رئیس کے لڑکے ہوکر اپنی یہ بیعزتی کرتے ہین قسم خدا کی مین اگر اسوقت جاہون تو کھڑے کھڑے آپ کو ذلیل کرڈالون۔ ساری عزت خاک مین ملجاے۔ آپ پرائے مکانون مین آکے بدتمیزی کرتے ہین۔ پھر آپ چاہے ہزارون صرف کیجیے۔ کیا ہوتا ہی بے خبر دار جو آپ کبھی ایسی بے ضابطگی کی۔ اور وہ سیدی کون ہی۔ یہ سب بے کیا معاملہ۔ آپ کی گردن سوجی ہوئی ہی۔ سرن نے کہا دشرم آتی ہی کہتے ہوے وہ پہلوان۔ مین بھبتی کیا حالون اُسنے ڈنڈے لگانے شروع کیے۔ تین بجے کے وقت سرن لال خان صاحب کے ٹٹو پر سوار ہوکر چلے اور پورن مالی اُنکے ہمراہ ہوا۔ راستے مین پورن نے اِنسے کہا دلالہ آج بچ رہیان کہان۔ ہم بچ سمجھے کہ بھوت ہی۔ جان نکس گئی۔ دکھیت ہون تو سرن لالہ رے! لالہ یہان کہان۔ دھکے سے رہ گئے۔ کہ بچ رہیان کہان آئے۔ سرن لالہ پورن کے ملنے سے خوش ہوے کہ پورن نے خان صاحب اور کل مالیون سے کہدیا کہ یہ کون شخص ہی کس لکھپتی کا لڑکا ہی اور اسکی کیا عزت ہی۔ ورنہ خان صاحب انکو بے ذلیل کیے ہوے بھلا کب جانے دیتے۔ اور کوئی وجہ بھی نہ تھی۔ کسی کے باغ اور مکان اور کوٹھی مین بغیر اسکی اجازت کے جانا اور پھر دو بجے رات کو بھوت بنکے غل مچانا بھلا یہ بھی کوئی بات ہی۔ مگر خان صاحب نے بڑی بھلمنسی کی۔ انکو یہ بھی افسوس تھا کہ پورن مالی نے ہمکو اس حالت مین دیکھا۔ راستے مین اپنے اوپر لعنتین کرتے جاتے تھے کہ یہ کیا حرکت سرزد ہوئی بُرے کام کا بُرا انجام ہی۔ دل ہی دل مین قسمین کھاتے جاتے تھے کہ اب کبھی

ایسے کام کے قریب نہ پھٹکینگے۔ اب سب آپے گھر سے آئے۔ پورن مالی ہر قدم پر نصیحت کرتا جاتا تھا اور اُسکی نصیحت اُنکو تیر کی طرح لگتی تھی۔ مگر چپ۔ خدا خدا کرکے پانچ بجے کے پہلے سرن لال مکان پر پہونچے۔ پھاٹک کھلا۔ اور آدمی نوکر چاکر سب دوڑ پڑے۔ چوکیدار نے کہا (سرکار بڑی دُھنڈ اس پڑی۔ بڑے لالہ نے کھانا نہین کھایا۔ آدمی دُوڑائے گئے۔ ہجو رکہین نہ ملے) ایک اور آدمی نے کہا (سرکار۔ ایسا نہ کیا کیجیے) یہ سیدھے کوٹھی مین آئے۔ وہان دیکھا لمپ روشن ہین۔ مرزا صاحب اور ثمر اور گورا اور لالہ گوپی چند بیٹھے ہین۔

ثمر۔ ارے یار کنہیا ہو واللہ۔

سرن (خدمتگار سے) ایک سو روپیہ پورن مالی کو دو اور ایک سپاہی کو ساتھ کرو کہ جہان یہ جاے یہ روپیہ لیجاے۔ فوراً اس حکم کی تعمیل کرو سا ور بوتل لاو۔ ہم بالکل مردہ ہین اسوقت۔

خدمتگار تو حکم کی تعمیل کے لیے گیا اور ادہر مرزا صاحب نے بوتل اُٹھاکر ایک گلاس مین خوب اُنڈیلی اور کہا سرن بس ایک سانس مین پی جاؤ۔ سرن تو واقعی مردہ تھے فوراً پی گئے اور پی کر کہا بھئی جان مین جان آئی خدا نے جان بچائی کس مردود کو یقین تھا کہ سویرا ہوگا۔

مرزا۔ لے اب مین جوتے سے خبر لیتا ہون۔

سرن۔ ڈبے مارین شاہ مدار۔ بھائی خدا ہر بھلے مانس کو اس مصیبت سے بچاے۔

ثمر۔ مصیبت! ہمنے تو گورا کی زبانی ایک خوشخبری سُنی تھی۔ اور تمھارے قسم سے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے کہ ہم خدا ہم ثواب۔

سرن لال نے ایک گلاس اور چڑھایا اور اپنی سرگذشت کہسنائی۔

سرگذشت بلاکشان نہ سنو

سنو میری داستان نہ سنو

کامنی کا نام نہین لیا اور نہ گورا نے کامنی کا ذکر کیا تھا - دونون نے یہی کہا کہ ایک ایسی عورت ہی جس سے بہتر حسن وجمال مین دوسری اس شہر مین نہین پیدا ہوئی - سرن کی داستان سُنکر سب کو رنج ہوا اور سرن نے آبدیدہ ہوکر اپنی گردن دکھائی جو ڈنڈون کے سبب سے سوج گئی تھی - اور جب اُسنے رو دیتے ہوے کہا کہ میرا سارا بدن درد کر رہا ہی - اور گالون پر زور زور سے لپڑ اور تھپڑ لگاے گئے تو سب کو کمال افسوس ہوا -

گوپی - بھئی مفصل حال کہو تو اُسکا بندوبست کیا جاے - یہ تو خراب بات ہوئی - ہمین واللہ سخت قلق ہی - لاحول ولا قوۃ !

مرزا - آخر سا تھ کون لیگیا تھا - اسکا پتا لگاے -

نمر - اب پتا وتا رہنے دیجیے - اور فضیحتا ہوجیگی - ساتھ تو گورا لیگئی تھی اور یہ کوئی دشمن نہین - مین جانتا ہون اُنکے ساتھ خود دغا کی گئی اور گورا کو کانون کان خبر نہین -

سرن - کوٹھی چوطرفہ سے بند - باغ سنسان - ہو کا عالم - آدمی کا نام نہین - اپنا نہ بیگانہ - جس کمرے مین ہم قید تنہائی مین تھے وہان اندھیرا گھپ پڑا ہوا تھا - جی گھبراتا تھا - کتے تک کی آواز نہین سُنی - دو دفعہ رویا - گورا کو بڑی حسرت سے پکارا مگر جواب ندارد -

گوپی - تم کو پہلے ہی روانہ کر دیا تھا گورا بی بی ؟

گورا - مجھ سے پہلے تو کہا کہ کمرے کے اندر نہ جاؤ - ہماری بی بی تمھارے روبرو اُنسے باتین کرنے مین شرمائینگی - مین کوٹھی کے باہر ہی کے کمرے مین رہی - تھوڑی دیر کے بعد مجھ سے اُسی عورت نے آکے کہا حکم ہی کہ تم گورا اور فلانی ڈھکی کو لیکر جاؤ - مین نے کہا مین ذرا مل تو لون - کہا کچھ سڑن ہوئی ہو - وہان اب پرندہ تو پر مار نہین سکتا - تمھاری ہماری کون کہے - مین سمجھی مطلب حاصل ہوگیا - خوش ہوکر گاڑی پر سوار ہوئی - سوچتی جاتی تھی کہ سرن لالہ سے آج انعام لونگی - اے یہ کیا معلوم تھا کہ اُنکے

دشمن اس تباہی مین پڑینگے - جو مین جانتی تو مرجاتی مگر وہان سے نہ ٹلتی - وہان اس بیچارے کا کیا حال ہوا ہوگا -

سرن - حال ؟ گورا کے سر کی قسم یہ کس مردود کو امید تھی کہ تڑکا ہوگا - پہلے تو لوگ مجھے بھوت سمجھے - مین نے کہا تھا نا ابھی جب دروازہ اور اپنی سرگذشت بیان کی تو دار وغہ نے آدمیون اور مالیون کو بہت ڈانٹا اتنی بڑی بات ہوگئی اور تمکو ذرا خبر نہین - اگر کوئی کسی کو قتل کرکے ڈالدے تو بھی تمکو خبر نہو - ہم اور مالک تو دھرے جائین -

مرزا - آخر کچھ تو حال معلوم ہونا چاہیے - یہ عورتون کا کام نہین ہے -

اتنے مین دربان نے کہا سرکار کوئی آیا ہے - اور سرکار کو بلاتا ہے - پوچھا کون ہے بھئی - جاکر دیکھا تو ہنسیا - دیکھتے ہی گلے سے لگایا اور وہ بھی لپٹ گئی - یہ تو ظاہر ہی ہے کہ اسکی اُسپر اور اسکی اسپر جان جاتی تھی - دونون عاشق ومعشوق اور معشوق وعاشق -

گورا - کون ہے - کوئی غیر تو نہین ہے - مین سامنا نہ کرونگی -

مرزا - ارے بھئی کون صاحب ہین -

سرن - صاحب نہین ہین - سماۃ ہین -

مرزا - کون سماۃ -

ہنسیا - تمھاری چھوٹی بہن -

مرزا - کون ہے بھئی -

ہنسیا - [سرن کے کان مین چپکے سے] مین تو دن ہی کو بھاگنے کو تھی مگر نہ آسکی - ایسا ہی بجوگ پڑگیا - مین تو رسیان توڑا کے آئی ہون اپنے بس کی بات ہوتی - مین بھلا وہان کب ٹھہرنے والی تھی - سب کے سب ہمارے دشمن ہوگئے ہین - اینٹی سے چیونٹی - ہونے دو - کو تو اسکے ہے

سرن - اچھا اب کچہری برخاست

مرزا - ارے ہنسیا آئی ہوگی - اب میرا یار کسکی سنتا ہے بھلا - اچھا بھئی رخصت - سب رخصت ہوئے

فصل انیسوین (سوتیاڈاہ)

ایک ہرے بھرے باغ مین ایک کم سن نازکبدن چھوکری ململ کا چمپئی رنگا ہوا دوپٹا جسپر شہابی افشان چھپکی ہوئی تھی اوڑھے۔ شربتی کی گلابی کرتی آستینون دار پہنے سرسی چسک بھری ہوئی اور ہری گوٹ لگی ہوئی۔ چنابٹی کا پٹری دار لہنگا چھپکاتی۔ کانون مین چاندی کے جھمکے اور کرن پھول۔ پانون مین کڑے چھڑے۔ ہاتھون مین چاندی کے کنگن اور بلوری چوریان۔ پورپور چھلے۔ ناک مین سونے کی جڑاؤ کیل۔ مہندی ہاتھون پانون مین رچی ہوئی۔ ایک روش مین چہل قدمی کر رہی ہے۔ دو عورتین ساتھ ہین۔ ایک پھلیا مالن۔ دوسری سنولیانامے عورت۔ اور روش کے سامنے ایک نوجوان ہندو کرسی پر دوسری کے درخت کے سایے مین بیٹھا ہے۔ نہایت خوبصورت آدمی باریک قیمتی دھوتی پہنے۔ سفید انگریزی شرٹ۔ سونے کے بٹن۔ دہنے ہاتھ مین مہندی لگی ہوئی سونے کی انگوٹھی ہیرے کا نگ۔ سر مین چمیلی کا تیل۔ کان مین عطر موتیا کا پھوہا۔ ناظرین خود ہی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ نازک اندام چھوکری کون ہے اور یہ کرسی پر کون شوقین بیٹھا ہے۔

اب سنئے کہ پھلیا مالن کا دل تو باغ باغ تھا۔ بات بات پر کھلی جاتی تھی کہ پانچون گھی مین ہین۔ سرن لالہ بھی خوش کہ پھلیا نے بڑی کارگذاری کی ایسی صورت دکھائی کہ لاکھون مین ایک۔ کم عمر۔ خوبرو۔ پری چہرہ۔ شوخ۔ تیز۔ صاف ستھری۔ اور ہنسنے بھی پھلیا کا دم بھرتی تھی کہ ایسے اسیر کے گھر پہونچایا جو مجھپر جان دیتا ہے۔ رانی بنی ہوئی ہون نہین تو اٹھتے جوتی بیٹھتے لات کا سامنا تھا۔ پھلیا کے دونون بیٹھے۔ دو دو دن تک گھر نہین جاتی تھی۔ ہر گھڑی چہل مذاق۔ دل لگی۔ کھانا پینا گانا بجانا۔ دن عید رات شب برات۔ بھلا یہ باتین چھوڑ کے کب کہین جانے والی تھی۔ مگر وہ دوسری عورت جو ساتھ تھی۔ وہ ہنسیا سے بہت جلتی تھی اور وجہ اُسکی یہ تھی کہ ہنسیا سے پہلے وہی سرن لالہ کی معشوقہ بڑی پیاری تھی اب ہنسیا کے جانے سے اسکی ہیقدری ہوگئی۔ کبھی کبھی صورت دکھانے اور کچھ مانگنے سونگتے چلی آتی تھی۔

سرن نے اِن سب کو بلا کر کہا تم لوگ کچھ گاؤ۔ ذرا دل بہلاؤ۔ انکے یار غالہ لہ

گلاب نے بھی یہی فرمایش کی اور مرزا ستیا بیگ نے ان دونون کی تائید کی ۔ ہنسیا بے تکلف تو تھی ہی ۔ چمک کے انکی کرسیون کے پاس آئی اور نیبو کی پتیان توڑ کر تان لگائی ۔

سونہ سے نہ ٹوٹے نیبوا کی ڈار بیدردی توڑ دے ۔

چھوٹے چھوٹے نیبوا بڑے رسیلے ۔ رسیلا ہی

سیرا یار ۔ بیدردی توڑ دے

خود کم سن اور حسین ۔ رنگین ادا ۔ دلربا اور اسپر پیارا پیارا گلا ۔ اور سُریلی آواز اور نیبو کی چھانون حسب حال ۔ گو ہنسیا کوئی گاین تو تھی ہی نہین مگر لوچ دار آواز نے مزہ دیا جوانی عجب چیز ہے ۔ ع ۔

گر نغمہ کند ورنہ کند دل بفریبد

مرزا ۔ تم تو اگر سکھائی جاؤ تو غضب ہی ڈھاؤ ۔ ابھی اس ننھی سی عمر مین یہ حال ہی ۔ بڑھ کے تو لاکھون کو قتل کروگی ۔

ہنسیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

ننھی نہ جانیو گجب کر ہیون سو ہے چھوٹی نہ جانیو گجب کر ہیون

اسپر ایک فرمایشی قہقہہ پڑا اور یہ دلربا ادا بہت ہی پسند آئی ۔ اب سنولیا سے فرمایش ہوئی کہ تم اپنا وزن دکھاؤ ۔ وہ تو جلی بھنی بیٹھی تھی ۔ تنک کر بولی (اسی کا وزن دیکھو ابھی نئی ہے ۔ جوان ہی ۔ ہم تو پرانے ہوئے) پھلیا بولی (پرانے ہی چاول تو اچھے ہوتے ہین ۔ نئے چاول کس کام کے) جب گلاب لالہ نے بہت ہی اصرار کیا تو اسنے ہنسیا کہاری کے شرمانے کو تھرک تھرک کر یون گانا شروع کیا ۔

سورا مستا کھروا جال بینے رے

رات کو مارے مچھری دن کو بینے جال | سورا مستا کھروا جال بینے رے
جال بینے رے ۔ جال بینے رے | سورا مستا کھروا جال بینے رے

کمر پہ ہاتھ رکھکر تھرک تھرک کر گاتی تھی (سورا مستا کھروا جال بینے رے ہنسیا بہت

جھپی - کٹ کٹ گئی - پھلیا بھی جل مری - کہا سنولیا تو مردون کا نام ہوتا ہی - انکا نام کسنے سنولیا رکھدیا - اسپر لالہ نے کہا یہ سوا مرد ہین - سوار کو گھوڑے پر سے اُتار لین سنولیا نے پھلیا کی طرف دیکھکر یون گانا شروع کیا -

بانکی رنگیلی رسیلی ملنیا - دیکھی ہے ہم نے نرالی یار
بیلا بھی بیچے چمیلی بھی بیچے - بیچے جو بنوا کی ڈالی یار -
گورے گورے ہاتھون مین جوہی کے کنگن کا نونین بھونکی تاری یار
بانکی رنگیلی رسیلی ملنیا دیکھی ہے ہم نے نرالی یار
نینون مین سینون مین جادو ہی وا کے - ہونٹھون پہ پانون کی لالی یار
جھوم جھوم جاتی جو بنوا کی باتی - گھوم گھوم دیتی ہے گالی یار
بانکی رنگیلی رسیلی ملنیا - دیکھی ہے ہم نے نرالی یار

اسکے گانے پر سب لٹو ہو گئے - مرزا نے کہا سنولیا تم تھیٹر مین نوکری کر لو - قسم خدا کی جسوقت نکھر کے اسٹیج پر آؤ - کٹاو کر دو - تماش بین پر تماش بین ٹوٹ پڑین تل رکھنے کی جگہ نہ ملے - ہزارون گاہک ہو جائین - اُسنے جواب دیا - اجی مرزا جی بے تھیٹر کے نوکری کیے کیا کم گاہک ہمارے ہین - مگر ہان جسکے پیچھے ہمیشہ گھر بار چھوڑا - بدنام ہوئے منہ کالا ہوا - جوانی کھوئی - وہی ہمکو بھول گیا - وہ اب ٹھمک بجاتا ہے - دودن مین مچھلیان مارے گا - ہم تو بس اُسی لکیر کے فقیر ہین - وہ چاہے ہر دیگی چچا بن جائے ، گلاب نے کہا (بڑی جلی کٹی ہو رہی ہین - مگر ٹھمک کی خوب ہوئی - مرزا نے بات تو اچھی کہی - ابھی جوان ہو - گورے گورے گال بھی ہین سیاہ سیاہ لمبے لمبے بال بھی ہین - جسدم پوڈر مل کے بن ٹھن کے تھیٹر مین آؤ گی - قیامت عالم بنجاؤ گی - ہم تو سرن کو والدہی صلاح دینگے کہ تھیٹر قایم کرین - ہنسیا اور سنولیا اور پھلیا اور وہ چھٹے ڈالی بلا تن یہ چار عورتین ہون - بس ہندوستان بھر کو لوٹ لو - ہنسیا بولی ہمکو تو کوئی لاکھ روپے بھی دے تو ہم نوکری کرین سنولیا نے کہا - اور تم نوکری نہ کرو تو وہان یہ کون گائے -

ساڑھے تین پیسے مچھری نہ بچون گی

ہنسیا کہاری تو تھی ہی مگر کہین کہین لوگ دھوکے سے اسکو بارن بھی کہتے تھے سنولیا اس سے جلی ہوئی تو تھی ہی ہر بات مین نیا تی اور کہار کی پھبتی کہتی تھی۔ پہلے تو سورا مستا کہروا جال بینے رہے کی پھبتی کہی تھی اب (ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچونگی) یہ پھبتی کہی اور دل لگی یہ کہ بی ہنسیا صاحب اب کہاری کے نام سے بگڑتی تھین۔ اسکو واقعی برا معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ ہمکو مہری اور کہاری کیون کہتے ہین اور جو جو اس سے جلی ہوئی تھین وہ اور جان بوجھ کے خواہ مخواہ چھیڑتی تھین۔

گلاب لالہ اور مرزا مستیا بیگ صاحب کو گو ہنسیا کی صورت پسند تھی اور دنیا مین ایسا کون ہے جسکو اس قتالہ عالم کی صورت زیبا پسند نہ آتی۔ ابھی بالکل نوعمر کمسن اور اسپر خوبصورت۔ اور بلا کی شوخ چنچل۔ مگر اسکے غرور اور بے تکی باتون اور سب کو برا بھلا کہہ بیٹھنے سے کوئی اس سے خوش نہ تھا۔ اور سب اسکو ذلیل کرنا چاہتے تھے

ہنسیا۔ آج ٹہرک بجے۔

مرزا۔ اصل بداز خطا خطا نہ کند۔

گلاب۔ (مسکراتی ہوئی) آچھین۔

مرزا۔ کیا رنیش کی شکایت ہے۔؟

گلاب (مسکراکر) جی ہان۔

مرزا۔ اسکا علاج کیجیے بندہ نواز

گلاب۔ اسکا علاج ٹہرک کی آواز

سرن۔ (ہنسکر) پھر ٹہرک بجوائیے نا۔ ہنسیا جانتی ہو۔

ہنسیا۔ (انگوٹھا دکھاکر) ہمارا جانے یہ۔

سنولیا۔ ٹہرک کے آگے شہنائی مات ہے۔ مگر راجہ مہراکون بنے گا۔ گا ئین گے ہم (ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچون گی)

سرن۔ پھر انتظار کسکا ہے۔

سنولیا نے تان لگاکر گایا۔ (ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچون گی۔

نا بیچونگی مین نا بیچون گی۔ ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچون گی۔
اسپر مرزا اور گلاب دونون ہنسے اور مرزا نے انگڑائی لیکر کہا۔ (کیا آج سے رمضان شریف
شروع ہین۔ ارے میان نہ حقہ نہ پانی نہ کوئی شے مست کرنیوالی یہ ماجرا کیا ہے) سرن
نے خدمتگار سے کہا۔ ارے مہین لال بھئی کھانا کھلانا تو درگذرا شراب تو پلاؤ۔ ورنہ
بندہ رخصت می شود اللہ نگہبان شماست۔ آج تعطیل کا دن خالی خولی جانا کیا معنی
سرن تو کنجوس ہوتا جاتا ہے۔ مرغی جون جون موٹی ہوتی جاتی ہے انڈا چھوڑا دیتی ہے
سرن نے حکم دیا فوراً چھوٹی میز لاؤ۔ میز آئی اسپر کپڑا۔ اسپر چھ چھوٹے چھوٹے گلاس
شیشے کے۔ اور ہوسکی کی بوتل سوڈا اور برف۔ ہنسیا اور پھلیا بھی کرسی پر بٹھائی گئین
سنولیا باغ مین ٹہلنے لگی۔ مرزا نے قسمین دے دے کر بلایا اور کرسی پر جگہ دی۔ سرن
نے سب سے پہلے گلاب کو جام دیا۔ انھون نے کہا بھئی پہلے ہنسیا پھر سنولیا۔ پھر ہم
لوگ۔ ہنسیا نے ان سے جام لیکر پی لیا اور کہا (ملاتی سے دیسی اچھی ہوتی ہے)
سنولیا نے مسکراکر کہا (جو دھوبی پیتے ہین وہ سب سے اچھی ہوتی ہی سرن مسکرائے
سنولیا کو جام دیا۔ اسنے لینے سے انکار کیا۔ سرن بولے (لو ہم انعام دیتے ہین) وہ بولی
مہربانی۔ ع۔ فقیر اپنی کملی ہی مین مست ہین۔ یہ کہکر یون گانے لگی۔

ہوتا ہے کوئی آن مین اب کام ہمارا — انعام مین دیجے ہمین گلفام ہمارا
اب چاہ سے یوسف کو نکلواؤ ہمارے — گھٹتا ہے اندھیرے مین دلارام ہمارا
آجاے اگر یار تو چھاتی سے لگالون — سینے مین طپان ہے دل ناکام ہمارا
اب وصل کے ٹوٹینگے مزے خلق مین بیخوف — آغاز سے بہتر ہوا انجام ہمارا
سنگوائیے شہزادے کو اب دیر نہ کیجے — نام آپ کا ہو خلق مین اور کام ہمارا

اللہ مدد گار ہے ہر حال مین اُستاد
کرسکتی ہے کیا گردش ایام ہمارا

یہ گاکر سرن لال کے ہاتھ سے جام لیا اور پی گئی۔ دور چلنے لگا۔ یکے بعد دیگرے اڑنے
لگی۔ شراب عمدہ۔ صاف قیمتی۔ چوکھی۔ برف کثرت سے۔ سوڈا موجود۔ پیر الطف دیا۔

مرزا۔ لے بھائی صاحب اب۔ ع۔ بندہ را شوق چارپائی شد۔
گ۔ بسم اللہ۔ دراز ہو جیے۔ مگر بے لطفی ہو جائیگی۔
مرزا۔ بھائی صاحب یہان تین مرد ہین اور تین عورتین۔ ہم اور تم اور سرن لال۔ تین مرد اور ہنسیا جان۔ اور بی سنولیا اور پھلیا۔ تین عورتین۔
گ۔ تقسیم تو اچھی کی۔ اب حضور کو سوجھنے لگی۔ دور کی کوڑی لانے لگے۔
ہنسیا۔ مرد تین کاہے سے ہین۔ مہین لال کو کیون نہین گنتے۔
گ۔ (سرن سے انگریزی مین) لیجیے بندہ نواز۔ اس لونڈیا کی تو اس لونڈے پر نظر پڑنے لگی۔ کچھ سمجھے بھی۔
سرن۔ خوب سمجھے۔ نہ سمجھنا کیا معنی جناب۔ آخر کار کہاری نا۔
مرزا۔ آگئی اپنی اصل پر۔ از خطا خطا نکند۔
ہنسیا۔ کچھ کھانے کو تو منگوایئے۔ گر ماگرم کباب ملتے تو خوب ہوتا۔
سرن۔ ہان ہان کباب کھاؤ۔ کوئی ہے۔ کہار کو بلاؤ (حکم دیا۔ گرماگرم کباب وغیرہ لاؤ)
کہار نے گرماگرم کباب اور پیاز کا اچار لاکے رکھدیا۔ مرزا صاحب اور سنولیا کو کیلے کے پتون پر ملا اور باقی سب نے ایک مین کھایا۔ اسپر مرزا صاحب نے انگریزی مین کہا یہ ہندوپن تو ہمکو اچھا نہین معلوم ہوتا۔ مہری اور مالن تو ساتھ کھائین اور ہم سے چھوت۔ آپ کی ایسی کی تیسی۔ سرن نے جواب دیا (یار اس مالن کے سبب سے پرہیز کیا ورنہ کون ضرورت تھی) مرزا نے اس بات پر جھلا کے پھلیا کو اپنے ہاتھون سے کباب کھلایا۔ اور بہت ہنسکر کہا وہ مارا۔ ہات تیرے گیدی کی۔ بڑے پاک مذہب کی پابند تھی۔ گلاب نے ہنسکر کہا

مچھریا بندیا لیگئی سور

ٹھاڑھی مین جمنا ہلورون۔ مچھریا بندیا لیگئی سور۔ جاے کہو سورے بارے بلم سے۔ جمنا مین جال ڈرا دین۔ مچھریا بندیا لیگئی سور۔ جاے کہو سورے چھوٹے دیور سے۔ جمنا مین

حنا مین بسی لگا وین - مجھریا بندیا لیگی ہور -

اتنے مین گلاب اور سرن لالہ اُٹھے اور باغ مین ٹہلنے لگے اور سرن نے گلی کی طرف کی کھڑکی کھولی تو دیکھا کنوئین پر پن بھریان پانی بھر رہی ہین ایک پن بھری جسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور بڑی نمکین وہ ایک عجیب ادا کے ساتھ کاسا (پیتل کا گگرا) لیکر مٹکتی ہوئی اسی طرف آئی جدھر یہ دونون کھڑے تھے - سرن نے آڑ مین سے ایک کنکری ماری - ٹھن کی آواز ہوتے ہی پن بھری نے پھر کے بڑے غور کے ساتھ دیکھا اور کہا (اڑھی جار - بے مروت - جھوٹا) سرن ہٹ کے مسکرانے لگا - گلاب نے کہا بھائی کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہے - تم نے ضرور اسکو دھوکا دیا ہے - جلی ہوئی ہے - اب مرزا اور وہ تینون عورتین بھی آئین اور گلاب نے یہ حال بیان کیا - پھلیا بولی ایکی جو ادھر سے نکلے تو مین بلا لون - سرن نے کہا نہ آئیگی جلی ہوئی ہے - پھلیا نے کہا واہ نہ آئے کی ایک ہی کہی - تم لوگ آڑ مین رہو - مین ابھی تو بھا نسے لاتی ہون -

تھوڑی دیر مین وہی پن بھری پانی بھرنے آئی - پھلیا نے کہا دولن اس کنوئین کا پانی میٹھا ہے کہ کھارو - اسنے مسکرا کر کہا میٹھ اور کھارو تو دیدی مین نہین جانتی - نہ بھی گا دن کی صورت دیکھی ہان آتا جانتی ہون کہ اس کنوئین کا جل سندھ میٹھا ہے -

پھلیا - تنک ہمرے پاس آؤ -

پن بھری مرد تو کوئی نہین ہے -

پھلیا - ناہین - مرد یہان کہان - مالی تک تو ہے نہین - سب مالنین ہی مالنین ہین - اری آؤ مالنون -

اس آواز پر ہنسیا اور سنولیا ہنستی ہوئی آئین - اور پن بھری باغ مین داخل ہوئی - لنوئین پر سے دو عورتون نے جو پانی بھر رہی تھین - بھانپ لیا - اور مرزا اور گلاب کو نے مین چھوڑ کے سرن لالہ ادھر آئے -

پن بھری - این ! تم تو دیدی بڑا سچ بولتی ہو - کہا کہ مرد کا نام نہین ہے - اب یہ ون نکل پڑا - واہ بوا واہ -

پھلیا نے سرن کو للکارا (ارے مردوے - یہ کیا اندھیر ہے - پرائی عورتون مین گھسا پڑتا ہے - جواب دیا (دیدی ہم بھی عورت ہین - بہ پن بھری ہماری بہن ہے - پن بھری بولی (ڈرا بیجیا مرد ہے - اسکے پھندے مین نہ پھنسنا - بڑا جل دینے والا ہے - پھلیا نے پوچھا اچھا سچ بتاؤ تم کو کیا جل دیا - میرے بس من ہے جو کہو ہو جائے - اسنے ہنسیا کو دیکھکر کہا (ارے اب یہ پھلنی ہے - یہ سرن لالہ ہے - اکیلا تو اس پھلواری مین نہ تہا ہی نہین - کنیا ہے - ہان جھوٹھا بڑا ہے - ایک کو سائی ایک کو بدھائی - سرن نے پن بھری کا گگرا چھین کے کہا (دلاری کل تم اس باغ مین مہندی توڑنے کے بہانے آنا کچھ کہنا ہے) اسنے کہا بس سن چکی ایکبار دھوکا کھایا - اب کیا بار بار دھوکا کہا ہی کھاؤنگی اتنے مین باہر سے آواز آئی (گھس گئی آج پھر پھلواری مین - اری بادری وہ بڑا دھوکے دھڑی کا آدمی ہے - معلوم ہوا کہ جو عورتین کنوئین پر پانی بھر رہی تھین اُن مین سے یہ ایک عورت ہے - سرن سے اس نے کسی زمانے مین ربط تھا - اُسکے بعد دلاری پسند آئی - اور آنے جانے لگی - اب سنیے کہ مرزا جی نے بھی اس آڑ مین سے گردن نکالی - کہا سرن لالہ نے یہان کی سب پن بھریون کو بس مین کر لیا ہے - پن بھری ذرا آڑ مین ہو گئی - اتنے مین لالہ گلاب سے بھی نہ رہا گیا - تڑپ کے نکل پڑے - کہا ہمکو سب دیکھتے ہین ہم کسی کو نہین دیکھتے -

پھلیا - بڑا اندھیر ہے - یہ مردوے کہان سے موے چلے آتے ہین -

گ - یہ کون بولا اور کدھر سے آواز آئی -

پن بھری - کیا اندھا ہے دکھائی تو دونون دیتے ہین -

گ - ارے ہم کا دنوندی آوت ہے -

پن بھری - ہان دونون بھوٹ گئی ہونگی -

گ - اور ہمکو موتیا بند کی بیماری ہے - دونون دیدے موجود مگر دیکھ نہین سکتے -

پن بھری - ناوئی - اچھی پھلواری لالہ نے بنائی جسمین سورد اس ہی سورد اس بھرے ہین - یہان سے بھاگنا چاہیے -

مرزا - ارے یار سرن والہ جو ڈھونڈھتا ہے پری ہی ڈھونڈھتا ہے - ایسی نکیلی سجیلی رنگیلی - کیا پیاری عورت ہے -

پن بھری - یہ تو سور داس تھا - دونون کونے ویران - اسکو کہان سے سوجھ گیا -

مرزا - بس عورت بھر دیکھ لیتا ہون -

پن - کس مہینے مین پھوٹی تھین - ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے - آنکھین تو بیل کی سی بڑی بڑی ہین - بڑے بڑے دیدے -

پھلیا - ہم کو تو اندھا نہین - کوئی مُرہا معلوم ہوتا ہے

پن - ارے تم سب مرہی ہو - (چلی گئی)

تھوڑی دیر کے بعد ایک اور جوان عورت باغ مین نظر آئی -

سرن - کون ہے - یہ کون عورت ہے - اَین - زبان ہی نہین -

عورت - کوا زبان لیگیا - تمھاری آنکھ نہین - ہمارے زبان نہین -

سرن اس باغ مین کیا کام ہے -

عورت - مہندی توڑنے -

سرن - مہندی لگا کے کسکو رجھاؤگی -

عورت - اپنے نکھٹو میان کو -

سرن - نکھٹو ہی نام کیا ہے - ذرا ہم بھی سُنین -

ع - اُسکا نام سرن لالہ ہی - بڑا نکھٹو ہے -

مرزا - (ہنسکر) واہ رے میرے کنھیا - جہان دیکھو تو ہی تو ہے -

گل - نام تو ہمارا گلاب ہے مگر سچ پوچھو تو گلزار اور باغ بہار یہی ہے پورا پورا کنھیا - دو باغ مین - دس کنوئین پر - چار مہندی توڑنے کے بہانے آتی ہین -

واہ رے اُستاد - والہ جین لکھتا ہے -

شام کے قریب شراب کے نشہ نے زور کیا - پھلیا تو لوٹ گئی - مرزا مست مگر ہوش مین گلاب کو بہت سرور تھا - سرن نے جان بوجھ کے کم پی تھی - ہنسیا دھت سنو لیا -

غین - سات بجے کے وقت کھانا کھایا سب نے ایک مین بیٹھ کے - کھانے مین پوری کچوری - گوبھی اور آلو کی بھجیا - شلجم کی بھجیا - تلی اردبان - دہی برے - بیگن کی بورانی - پاپڑ تلی ہوئی مونگ کی دال - بیسن کی پھلوری سیو - یہ چیزین تو گھر سے آئین اور باہر دو طرح کے کباب اور قورمہ پکا تھا - کھانے کے ساتھ دور بھی چلتا تھا - اتنے مین باغ سے کوٹھی مین آواز آئی -

کاہے نٹ کھٹوا گھیرے پنگھٹوا - پیارے بھرن دے نہ پنیارے
تم تو ہو گوکل کے بسیا جانے تھین سب دنیا رے
بہیاں مروڑین چڑیان موری توڑین - ابھی گڑھائی تھی ٹسکنیا رے
آئی تھی پنگھٹوا پہ گجریا - نینون مین تیرے موہنیا رے
ہے واکی چتون مین جادو - جنیا ہم سے لگائے لگنیا رے
تم تو سنولیا بارے کے چھلیا - چھیلا چھبیلے چکنیا رے

سرن - کون گا رہا ہے بھئی - اور پاس ہی ہے -

مہین لال - ہجور - وہ پن بھرنی ہے - دلاری - وہ سامنے کھڑی ہے -

سرن ارے یار بلا لین ؟

مرزا - نیکی اور پوچھ پوچھ - ضرور بلواؤ

گلاب - ایسی اچھی کاٹھی اور گورے گورے گال اور جوبن کا ابھار ہے - کہ واللہ اسکو تو گھر ہی ڈال لے -

مرزا - سو پچاس مین ایک ہو - سرن سے تو صاحب سلامت ضرور ہوئی ہوگی -

سرن - بھائی صاحب - ع - یہ فردین جتنی ہین انپر ہماری ہی نشانی ہو -

گلاب - بڑا بدکار آدمی ہے - اچھا بلاؤ پھر -

ہنسیا - اے نہین - یہان سب کو گھساتے پھروگے -

پھلیا - ہمکو بھی ایسی عورتون کا آنا کھلتا ہے -

مرزا - اپنے دل مین) کھلا ہی چاہے - وہ تم تو ہنسیا کے سوا اور کسی کا آنا پسند

نہ کروگی - بس وہ ہوا اور تم اور سرن لالہ -

مہین لال جا کے دلاری کو بلا ہی لایا -

سرن - آؤ آؤ - چلی آؤ - گویا کبھی اس باغ مین آئی ہی نہ تھی - آیئے -

دلاری - جب آئی تھی تب آئی تھی - اب تو نہین آئی - یہ (چھلیا کی جانب اشارہ کرکے تو ابھی تھوڑی دیر ہوئی بیہوش پڑی تھین -

سرن - ہم لوگون نے پانی کے چھینٹے دے کر جگایا -

مرزا - اب لے باتین تو پیچھے کیجیے گا - بی دلاری صاحب - پہلے ایک جام لیجیے - ہم سب سوار ہین آپ پیدل -

دلاری - (سرن سے) بہت نہ دینا - گھر جانا ہے -

سرن - بس یہی تو برا معلوم ہوتا ہے - آتے دیر نہین کہ بس جانے کی جلدی پڑ گئی پہلے کھاؤ پیو - پھر سمجھ لیا جائیگا -

دلاری نے انکی بات مان لی اور غٹ غٹ کرکے پی گئی - مرزا نے کہا اب وہی چیز سنایئے جو باغ مین سے آپ کہہ رہی تھین (کاہے نٹ کھٹوا انگیرے پنگھٹوا - پیارے بھرن دے نہ پنیارے - چھیلا چھبیلے چکنیارے) - دلاری کو پھر سرن لالہ نے ایک جام دیا اور وہ کھل کے گانے لگی (آئی تھی پنگھٹوا پہ گجریا مینون مین تیرے سونہیارے)

مرزا اور گلاب اور سرن لالہ نے بڑی تعریف کی -

مرزا - تم نے کیا نور کا گلا پایا ہے واللہ - اہو ہو ہو -

سرن - جی خوش ہو گیا - واللہ جی خوش ہو گیا -

سنولیا - گلا اچھا ہے اور آواز مین رس ہے -

گ - گانا بھی دل پہ کسقدر اثر کرتا ہے - کہ واہ - وہ - انکا گلا نور کا ہے -

ہنسیا - گلا بہت پسند ہے تم لوگون کو تو کاٹ کے رکھ لو -

چھلیا - اس سے اچھا تو بھٹیارین گاتی ہین -

دلاری - ہان بہنی - گاتی ہونگی - کوئی لڑائی کی بات تو ہے نہین -

ہنسیا - یہ لوگ خوشامدین جو چاہین کہین -
پھلیا - راجہ کی محفل مین سب نرکی ہوتے ہین
مرزا - راجہ تو سرن لال ہوئے اور خوشامد کرنے والے ہم اور گلاب لال - اور سنولیا اور
انی ہوئین بی ہنسیا صاحب اور وزارت کی مہر پھلیا کے [illegible] گئی - ہم تینون نرک مین جائینگے
پھلیا - اب یہ تم اپنے منہ سے کہو -
ہنسیا - خاد دودھ پوسہ یہ چڑھکے بولے -
سنولیا - اجی مرزا جی تمھین خاموش رہو -
دلاری - دو گھڑی ہنسنے بولنے کو آئے ہین - جلی کٹی سنانے کو نہین آئے ہین -
ہنسیا - جلی کٹی ہمارا دشمن کہے - ہماری جوتی کی نوک کو کیا پڑی ہے کہ کسی جوتی خورے
کے منہ لگین -
مرزا - (آہستہ سے) اب یہ بہت بڑھنے لگین -
گ - شما خاموش باشید - این کم ظرف است -
سنولیا - چپ رہ رزہ ہزو - کرنس کرنے سنو دنہ لڑگتے ہزو (چپ رہو کس کے
منہ لگتے ہو) -
ہنسیا - کہان سے یہ معت خورے جمع ہو جاتے ہین -
سنولیا - اچھا سرن لال ہم اب جائینگے -
دلاری - بیٹھو مین بھی چلتی ہون -
سرن - بیٹھو - جی - ابھی دلاری نے ذرا ہی سی تو ہے اور کھانا کچھ کھایا ہی نہین
کباب لاؤ - مہین لال - اور پوری ترکاری دلاری کے لیے -
ہنسیا - اور تھوڑا سا ماہر
سرن - (برافروختہ ہوکر) کیا کہا -
مرزا - ماہر منگواتی ہین - اور کیا کہا -
گ - (مرزا کے کان مین) تم کیون بولتے ہو - ناحق کو زبان ہلجاے - غصہ حرام

ہوتا ہے۔ مین اسی سبب سے نہین بولتا۔

ہنسیا۔ تم نے ایک بات کہی۔ ایک ہمنے کہی۔ ابھی سے اترائی جاتی ہین۔ مارے غمزے کے شکل چڑیلون کی نازپریون کا۔

سرن (پھلیا کے کان مین) اب ہنسیا بہت بے تکی ہوئی جاتی ہین۔ مرزا صاحب کو بُرا بھلا کہا۔ گلاب لالہ کو سخت سُست کہا یہ بڑی بُری بات ہے اُستاد سچ کہہ گیا ہی کہ ؎

سفلہ چو جاہ آمد دسیم وزرش سیلی خواہد بضرورت سرش
آن نہ شنیدی کہ فلاطون چہ گفت
مور ہمان بہ کہ بناشد پرش

پھلیا۔ سوتیا ڈاہ بُری چیز ہے۔

سرن۔ تو گلاب لالہ نے کیا کہا۔ اُو لنسے کون ڈاہ ہے۔

پھلیا۔ سوت کے گانے کی کیون تعریف کی۔

سرن۔ اب کوئی ہمارے ہان بات نہ کرے۔ یہ اچھی کہی۔

پھلیا۔ گلاب لالہ کہاری تو ہماری۔ ذرا ہی سے مین اترا چلی۔ اُسکی اوقات کتنی بس ذری ہی سے مین اُبل پڑی۔

سرن۔ بُری بات ہے ہمکو ذلیل ہونا پڑتا ہے۔ مرزا اتنا بڑا معزز آدمی۔ گلاب ہمارا دوست۔ یہ کہرہا۔ انکو گالیان دے تو بُرا معلوم ہوتا نہو۔

پھلیا۔ اب آج تو نہین کل سمجھا دونگی۔ کہ تجھے یہ کیا ہو گیا ہے۔ ذری سے مین ہی اُبل پڑی۔ ہاتھ پکڑکے نکال باہر کرونگی۔

مرزا۔ ارے یار تم تو اب سرگوشی کرنے لگے۔ اب ہم روانہ باشد۔

سرن۔ آج ہم کسی کو نہ جانے دینگے۔ رات کو یہین رہو۔

مرزا نے کہا بھائی صاحب اگر اور گالیان کھلوانی ہین تو بسم اللہ۔ اب تو اجازت ہی دیجیے ورنہ بڑی بے لطفی ہوجائے گی آپ کا مزہ بھی کرکرا ہو جائیگا۔ اور ہم بھی بے کیف ہوجائینگے لے اب برخاست

گپ شپ

جب مرزا وغیرہ چلے گئے تو سرن نے ہنسیا کو سمجھایا کہ ہمارے دوستون سے بگڑ نہ پڑا کرو۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔ سب معزز لوگ ہین عزت دار اور تم گالیان دینے لگتی ہو اگر انکی معشوقہ ہمین برا بھلا کہے تو کیا ہمکو اچھا معلوم ہو۔ کبھی نہ اچھا معلوم ہو۔ اسی طرح ان کو برا معلوم ہوتا ہے۔ مرزا خفا ہو کے چلے گئے نا۔ اور یہ کہہ کے گئے کہ اور گالیان کھلواؤ گے۔ پھلیا تک کو تمھاری یہ حرکت بری معلوم ہوئی اور ہوا ہی چاہے کہتی تھی کہ [مہری ہے نا۔ اپنی اصلیت پر آگئی ذرا ہی سے مین اتر چلی] بس اتنا سننا تھا کہ ہنسیا آگ ہو گئی اور جھلا کر کہا [پھلیا جو یہ کہے تو منہ مجھ پس دون] سرن نے دل مین کہا [معقول! اب مہری کہنے مین بگڑتی ہین۔ رانی کہین یا بیگم کہین یا ٹھکرائین یا مہراجن] وہ جھلا کے دوسرے کمرے مین چلی گئی روٹھ کے۔ اسی کے پاس والے کمرے مین مہین لال سو رہا تھا۔ پہلے تو سرن نے ٹالا اور خود بھی جھلا گیا مگر ایسی پری کی جدائی کیونکر گوارا ہو۔ جا کے سنایا ہاتھ جوڑے بوسے لیے۔ ہنسیا نے غصے کو دور کیا اور انکے پلنگ پر آئی۔ اور میان بی بی پھر ایک ہو گئے۔ عاشق معشوق کی ذرا سی تکرار بھی کوئی لڑائی مین لڑائی ہے۔ لاحول ولاقوۃ جیسے ساون بھادون کی جھڑی۔

سرن۔ ہم تو اس فکر مین ہین کہ تمکو سونے سے سر سے پانون تک مڑھ دین

ہنسیا۔ تمھاری بات کا اعتبار کیا۔

سرن۔ [چوم کر] مین اپنے قول کا دھنی ہون جو کہونگا وہ کرونگا۔

ہنسیا۔ ایسا نہو کہ دو دن مین چھوڑ دو کہ کہین کی نرہون
سرن۔ جانی یہ بھلے مانسون کا شیوہ نہین ہے۔ کوئی شہدا مقرر کیا ہے۔
ہنسیا۔ تمھارے لیے مین نے گھر بار چھوڑا ہے۔ یہ یاد رکھنا
سرن۔ ہم تمام دنیا تمھارے لیے چھوڑنے کو تیار ہین۔
ہنسیا۔ ایسا نہو کہ دو دن مین محبت بھولجاؤ تو مین کہین کی نرہون۔
سرن۔ (پیار کرکے) جانی جان تک حاضر ہے۔
ہنسیا۔ تم مردون کا کوئی اعتبار نہین۔
سرن۔ وہ مرد کوئی اور ہوتے ہونگے۔ ہم انمین نہین ہین۔ جس سے محبت ہوگئی اسکے لیے جان تک حاضر ہے۔ ایک ٹکڑا جگر کا بھی نکل جاے تو اُف تک نہ کرون۔ اول تو یہ بتاؤ کہ تمھاری محبت کم کیونکر ہوسکتی ہے۔ جوان اور جان کیسی کہ بالکل کم سن۔ بلکہ بالکل ہی کم سن۔ پھر وہ چیز جسکی ہم اور تمام دنیا کے مرد پسند کرتے ہین وہ تم مین موجود ہے۔ وہ کیا۔ نمکینی۔ پھیکا سلیم ہوا تو کیا۔ مین قسم کھاکے کہتا ہون کہ ایسی نمکین عورت مین نے نہین دیکھی۔ پھر اُبھار قیامت ڈھاتا ہے مارے ڈالتا ہے نمکینی کے ساتھ سرخ و سفید۔ گوری۔ چٹی۔ قد ایسا اچھا کہ واہ واہ۔ نہ ایسی لمبی کہ بیڈھب معلوم ہو۔ نہ پستہ قامت کہ ہمین پسند نہ آئے۔ ہاتھ پانون بہت ہی اچھے ہر طرح پیار کرنے کے قابل ہو۔ جی چاہتا ہے ہر دم لپٹائے رہون۔ گھڑی بھر بھی نہ چھوڑ دون۔ یہ تم کیونکر سمجھی ہو کہ میری محبت کم ہو جائیگی۔ تم سی جوان پریا کو کوئی چھوڑ سکتا ہے۔ شہر بھر مین ایک ایسی نہین جیسی تم ہو۔ ہزار دو ہزار مین منتخب سچ کہتا ہون کہ ایک ایک ادا پر میری جان جاتی ہے۔
ہنسیا۔ جو ایسی ہی محبت رہے ہمیشہ۔ دیکھ ہی لینگے۔
سرن۔ (چوم کر) اری جانی دیکھ لینا کہ ہم ایسے جوان مرد ہین۔ مگر ان مین ایک خوف ہے وہ یہ کہ کہین تم نہ کسی پر ریجھ جاؤ۔ ایسا نہو کہ کسی سے آنکھ لڑ جاے
ہنسیا۔ تمھارا سر۔

سرن - مہین لال سے تم کل ہنس رہی تھین -
ہنسیا - تمھارا سہ - مہین لال جاے چولھے کی جڑ مین -
سرن - نہین - تمھاری نظر اُس پر بیڈھب پڑتی ہے - ہم نے غور کر کے دیکھا تھا -
ہنسیا - مین مار بیٹھونگی - مہین لال کی ایسی کی تیسی -
سرن - اچھا ایمان سے بتاؤ کہ کبھی کسی پر تجھی بھی تھین - سچ سچ بتاؤ تھین اسی کی قسم ہے جسکو سب سے زیادہ پیار کرتی ہو -
ہنسیا - [تھپڑ لگاکر] پیار تجھ سے زیادہ اور کسکو کرتے ہین [گاتے ہوئے]

تھین پر جان دیتے ہین تمھین پر لسے مرتے ہین

سرن - اخاہ - یہ جوہر تو آج کھلے -
ہنسیا - [تن کر] ؎

تمھین پر جان دیتے ہین تمھین پر لسے مرتے ہین
ستم ایجاد کرتے ہین ستم ایجاد کرتے ہین

سرن - یہ کیے اچھا تمکو ہم گانا سکھائینگے -
ہنسیا - تم پہلے خود تو سیکھ لو -
سرن - ہم تھوڑا ہی سکھائینگے - کسی ڈومنی کو نوکر رکھدینگے - بس وہ سکھایا کریگی کوئی جوان سی عورت رکھ دینگے -
ہنسیا - [تھپڑ لگاکر] جوان عورت اگر کوٹھی مین قدم رکھے تو سر کٹوالون اور ہمین گانا سیکھ کے کرنا کیا ہے - ناچ مجرے تو جانا نہین ہے -
سرن - کیا ہرج ہے - ع -

روٹی تو کما کھاے کسی طور مچھندر

ہنسیا - ارے جی ہمین تم سے دینے والے کیا کم ہین - ہم نے تو سب گھر بار تمھارے نام پر تج دیا -

سرن - تمھارا مرد کہان ہے -
ہنسیا - ہو گا نگوڑا کہین -
سرن - ہے کتنا بڑا -
ہنسیا - کیا جانے موا کتنا بڑا ہے -
سرن - ہے کچھ خوبصورت - تمھارا سا ہے یا کالا کلوٹا ہے -
ہنسیا - نہین - لونڈا اچھا ہے - تم دیکھو تو پیار کرنے لگو -
سرن - تو پھر ملوالو -
ہنسیا - (تھپڑ لگا کر) کیون بچہ ہمارے ہوتے سوتے ساتھی یہ نیت - تم لوگون کا کوئی اعتبار نہین - مہین لال کا سا ہے -
سرن - ہان ! مین تو کہتا ہی تھا کہ مہین لال پر ریجھی ہوئی ہو - نکل گیا نہ زبان سے
ہنسیا - سڑی ہو خاصے بھلے چنگے -
سڑن - اب تو صاف صاف تم کہہ ہی چکین - اب چھپانے سے کیا ہوتا ہے نکل گیا منہ سے -
ہنسیا - پاگل ہو کون - ہم گوبر پر نہین گرا کرتے ہین - مہین لال ڈاڑھی جار کا ہے مین ہے - اسکو کیا مین لو کا لگاؤنگی - تم کیا بُرے ہو - لاکھون مین ایک - لے ذرا سی پلاؤ تو - آج کیا کنجوسی پر کمر باندھی ہے -
سرن - اجی درجن بھر پی جاو - یہ کون بات ہے -
سرن لالہ نے مہین لال کو بلایا - حکم دیا کہ ہوئسکی لاؤ - دو گلاس لاؤ - برف کا پانی بنا کر لاؤ - اور سیب اور انار لاؤ -
ہنسیا - اے گھر سے کباب منگواؤ - اچار منگواؤ -
سرن - اچھا لے اب صاف صاف ایمان سے بتا دو کہ تم اس اتنی عمر مین کس کس پر ریجھی ہو -
ہنسیا - (پی کر) کچھ سڑی ہو گئے ہو کیا - مین کیا جانون ریجھنا کس جنور کا نام ہے

گھر سے باہر تو نکلنے نہین پاتے تھے - یہ ریجھنا لئے پھرتے ہین - چور کہین کا -
سرن - [جام لیکر] بتاؤ تمھین قسم ہے -
ہنسیا - زاور پی کر] ارے کچھ سڑی ہوگیا ہے لونڈے - تیرے سوا اگر کسی کو دیکھا ہو
تو آنکھین پھوٹین - جو مین جانتی بھی ہوؤن کہ مرد کیسے کہتے ہین - مرد کیا ہوتا ہی
تم بن ناحق کو یہ باتین کرتے ہو - اور کیا تم نہین سمجھ سکتے - ننھے ہو - آنکھ اُٹھا کے
کسکو دیکھا ہو تو آنکھین پھوٹین -
سرن - یہ تو مین جانتا ہون مگر میرا مطلب یہ ہے کہ کسی پر کبھی جی آیا تھا -
ہنسیا - ایک لونڈا کسی مہنت کا تھا - لڑکا نہین تھا چلبلا تھا - مین نے ایسا لونڈا
آج تلک نہین دیکھا -
سرن - ہان - کیا بات تھی -
ہنسیا - بس موہنی تھی موہنی -
سرن - اگر وہ تم کو بھگا لیجاتا تو تم اسکے ساتھ جاتین یا نہین -
ہنسیا - لونڈی ہو کے جاتی -
سرن - عشق بھی کیا چیز ہے - بڑی بری بلا ہے - لونڈی ہو کے جاتی اور
بیٹیک جاتی - موہنی اصل موہنی -
ہنسیا - وہ اگر مجھے لکڑیون سے مارتا تو بھی مین نہ رکتی - مین نے کہا نا کہ ایسی صورت
دیکھی ہی نہین -
سرن - مہین لال کا سا تھا -
ہنسیا - ارے ہٹو بھی اسکی کون اصل حقیقت ہے -
سرن - تمھارے درد سے اچھا تھا -
ہنسیا - مین نے تو ایسا لونڈا دیکھا ہی نہین - لاکھون مین ایک -
سرن - اسنے بھی تمکو دیکھا اسکے گھر نوکری کرنے گئی تھی -
ہنسیا - اے مین اما کے ساتھ گئی تھی - دیکھتے ہی جی چاہا کہ اسکو چوم لون

یہان ایک مہرن چوری اور بھی تھی - گوری سی - گرسیری سی جوان نہ تھی -
اُسنے جو دیکھا کہ لونڈے کی مجھپر آنکھ پڑتی ہے تو جل مری - اور یہ تو جانتی ہی
تھی کہ مین اس سے کہین جوان اور خوبصورت ہون - بس مہنت سے کہدیا
کہ یہ مہری جوتتی ہوئی آئی ہے اس کو مین نے ہاتھا پائی کرکے تمھارے چیلے سے
دیکھا - بس مہنت آگ ہوگیا اور مین بھاگ آئی اُسنے وعدہ کیا تھا کہ تجھے گھر ڈال
لونگا مگر سارا کھیل بنا بنایا بگڑ گیا -

سرن - اب اگر ملے تو

ہنسیا - اب تو ایک کے سر ہوگئے -

سرن - جب اسپر ایسی جان جاتی ہے تو پھر بھلا ملنے پر کیونکر چھوڑ سکوگی - دل
کب مانیگا جان صاحب -

ہنسیا - نہین اب نہین - اب جیتے جی بس تم ہو اور ہم ہین -

سرن - ہم اس لونڈے کو ڈھونڈھ دین -

ہنسیا - ارے اب کیون وق کرتے ہو - اب تم کیا بڑے ہو خاصے گورے چٹے سیر
آدمی - کمی کاہے کی ہے - مین کیون ادھر اُدھر ماری ماری پھرون - دربدر -
ہان جو تم نکال دو تو وہ تو بات ہی دوسری ہے -

سرن - اچھا اس مہنت والے کے سوا اور بھی کسی پر ریجھی ہو کبھی -

ہنسیا - نہ بس ایک وہی وہ - اور وہ تھا بھی ایسا ہی - جو عورت دیکھتی ریجھ جاتی -
جب یاد آتا ہے دل مسوس کے رہتی ہون کہ واہ ری صورت - اور وہ بھی
پیار کرتا تھا -

اتنے مین پھلیا مالن اور گورا آئی - گورا نے ہنسیا کو دیکھکر کہا (آج تو جوبن ہین) وہ
بولی اجی میرے جوبن ہر دم رہتا ہے - آج کیسا - اسپر سب ہنس دیئے اور سرن نے
گلے سے لگاکر کہا خوبصورت بھی ہے اور حاضر جواب بھی ورنہ مہربان اور بارین
ایسا برجستہ جواب دینا کیا جانین - گورا بولی ہنسیا تمھاری بڑی خوش نصیبی تھی کہ

کہ ایسا خوبصورت آدمی ملا۔ اتنا بڑا رئیس۔ اتنا بڑا دینے والا۔ ہنسیا نے کہا اور یہ خوش نصیب نہین ہین کہ ہماری ایسی چاندسی دولہن ملی لوگ تمنا رکھتے ہین کہ ایک نظر بھر کر دیکھہ سکین جسکی طرف ترچھی چتون سے دیکھا لوٹ ہوگیا۔ وہ انکی بغل مین ہے۔ اور انکی ہو کے رہتی ہے۔ پر یا اور اتنی کم سن۔ اور دن رات بغل مین رہے۔ اور لینے دینے کی جو کہتی ہو تو ہمارے تو ایک ایک بوسے کا ایک ایک ہاتھی ملتا ہے۔ اسپر بھی قہقہہ پڑا۔ گورا بولی یہ بوسہ کہان سے سیکھا جیجا نہین کہتی۔ پارسی کی ٹانگ توڑتی ہے۔

سرن۔ ہم نے کل رات کو خواب دیکھا کہ دور سے جب گھنٹے کے بجنے کی آواز آتی ہے۔ ٹن ٹن ٹن ٹن۔ جتنے لوگ تھے سب کے کان کھڑے ہوتے ہوتے ہوتے ایک ہاتھی دکھائی دیا اور نرسنگا بجا۔ معلوم ہوا کوئی بڑے مہنت آتے ہین جب ہاتھی قریب آیا تو دیکھا کہ ایک مہنت کا لڑکا بیٹھا ہے مگر بڑا حسین لونڈا ہے۔ کوئی سترہ برس کا سن۔ عورت اور مرد دونون کی نظر پڑے۔

ہنسیا۔ بے ایمان۔ چلتر باز کہین کا۔

سرن۔ [ہنسکر] ایسا خوبصورت لڑکا کہ واہ۔

گورا۔ یہ ہنسیا کیون بگڑ گئین۔

پھلیا۔ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔ ہے کچھ ہنسیا ہی کی بات۔

ہنسیا۔ ارے یہ بڑا چلتر باز ہے۔ ایک کو سائی ایک کو بدائی۔ کہان کی بات کہان پہونچا لی۔

سرن۔ ایک طرف وہ مہنت کا لڑکا بیٹھا تھا دوسری جانب بی ہنسیا۔ یہ اُسکو مچھیان لیتی تھی وہ اسکو لیتا تھا۔

ہنسیا۔ ہم اُٹھ کے چلے جائینگے۔

گورا۔ تو اتنا چڑھتی کیون ہے۔

پھلیا۔ کیا کوئی مہنت کا لڑکا آیا تھا۔
ہنسیا۔ اسکی دُم آئی ہے ایمان کہین کا۔ اب کوئی بات اس سے نہ کہو گی اسکے پیٹ مین بات نہین پچتی۔
گورا۔ تو ہے کچہ دال مین کالا کالا ضرور۔ پھپھلا پھسلو کے اگلا پچھلا حال پوچھ لیا ہو گا۔ لونڈیا تو ہے ہی آگئی دم مین۔ کہدیا ہو گا۔
پھلیا۔ ہماری صحبت مین رہکے اور چکما کھا گئی۔
سرن۔ صاف صاف کہدیا۔
پھلیا۔ واہ ری سڑنیا۔ اور وہ تھا کون جسپر ریجھی تھین۔
سرن۔ انھین سے پوچھو۔
ہنسیا پنکھیا جھل رہی تھی اُسی کی ڈنڈی سے سرن کو آہستہ سے شانے پر مارا۔ سرن نے پنکھیا چھین لی۔ ہنسیا اُٹھ کے بھاگنے لگی۔ سرن نے کمر پکڑ لی۔
ہنسیا۔ [کان پکڑ کر] چھوڑ۔ چھوڑ دے۔
سرن۔ [چوم کر] جاتی کہان ہو جانی۔
ہنسیا۔ [دونون کان پکڑ کر] نہین چھوڑیگا؟ دیکھو کہدیا ہے چھوڑ دو۔
سرن۔ [زور سے لپٹا کر] جاؤ گی کہان جانی پیاری۔ اخاہ ہم سمجھے۔ اری تو اُسی کے پاس جاتی ہو گی۔ اس مہنت والے لونڈے کے پاس۔
ہنسیا۔ چھوڑا کر بھاگنے کو بھی مگر سرن نے زور سے پکڑ لیا اور پھلیا اور گورا سے صاف صاف کہنا شروع کیا کہ یہ آج ہم سے کہتی تھین کہ ایک مہنت کے لونڈے پر یہ ریجھی تھین۔ اسپر اسکی جان جاتی تھی اسکے یہان نوکری کرنے گئی۔ اس سے ایک لڑکا ہوا۔
اتنا سُنا تھا کہ گورا اور پھلیا دونون کھلکھلا کر زور سے ہنس پڑین اور ہنسیا نے سیکڑون سرن کو سُنائین۔
پھلیا۔ یہ تو ہم کو آج معلوم ہوا۔ اہو ہو ہو۔ واہ ری لونڈیا۔ مادر جلو۔ [ہنسکر]

اری واہ ری ہنسیا۔

ہنسیا۔ اور جو چاہے وہ ہنسے مگر تمکو نہ ہنسنا چاہیے پھلیا بوا۔

گورا۔ یہ کیسے پیٹ پھلا چکی ہو۔

ہنسیا اور بھی بگڑی۔ جھلا جھلا کے رہجاتی تھی۔ پھلیا اور گورا جانتی تھین کہ دل لگی مین سرن ہنسیا کو چھیڑتے ہین۔ انہون نے بھی چھیڑنا شروع کیا۔ ہنسیا بہت جھلائی کہا یہ چھیڑ خانی ہمین نہین بھاتی۔ مین اٹھ کے چلی جاؤنگی۔

گورا ہنسیا۔ ہمین ایک مرد کی تلاش ہے۔ مگر کم سن ہو۔ جی چاہتا ہو اسکو گھر ڈال لون۔ اگر تم اپنا والا لونڈا ہمین دکھادو تو بڑا احسان ہو۔

ہنسیا۔ انھین سے پوچھو۔ انکا کوئی ہوگا۔

سرن۔ جسکو ہم پیار کرتے ہین وہ اسکو پیار کرتی ہے۔ ہاے تو اب یہ بتاؤ کہ اسکو دل کیون نہ چاہے۔ ہماری تو اسپر جان جاتی ہے۔ اسکے نام پر جان جاتی ہے۔

پھلیا۔ ہم بھی دیکھتے۔

ہنسیا۔ تم بوا دل لگی نہ کرو۔

پھلیا۔ اری سڑنیا ہنستے ہی گھر بستے ہین۔

ہنسیا۔ ہماری زبان سے ایک بات نکل گئی بس لے اڑا۔ اور بس باتین اپنی طرف سے جوڑ جاڑ کے ایک نئی بات بنائی۔ اور اس پاجی پنے کو تو دیکھو کہ لڑکا ہونا بتاتا ہے۔

گورا۔ کیا آج اکادشی کا برت ہے۔

سرن۔ مہین لال کو بلاؤ۔ کہو سب سامان لاے۔

گورا نے مہین لال کو کمرے کے باہر جاکے آواز دی۔ وہ حاضر ہوا۔ گورا نے اسکے گالون پر ہاتھ پھیر کر کہا ارے کم بخت آج پلاے دلائیگا نہین ذرا جھیپا مگر خاموش وہ سمجھ گیا کہ بچہ پر بچی ہے یہ کم سن بہت ہی کم سن تھا۔ وہ عمر مین زیادہ تھی۔

نہ سمجھ گیا کہ یہ مجھ پر رجھی ہوئی ہے۔ گو بڑا شکاری آدمی تھا مگر اس سن عورت نے جو
بید ھڑک گالون پر ہاتھ پھیرے تو ذرا جھیپا۔ کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ تم آئی ہو۔ بیٹھو مین
سب سامان لیکے آتا ہون۔ گورا نے کہا آج وہ چیز پلانا وہ جو میٹھی میٹھی ہے۔ لال لال
رنگ کی۔ اور کھانے کا بھی بندوبست کرو۔ مہین لال نے کہا سمین بندوبست کیا
کرنا ہے سب لیس ہے۔ ہر دم یہان لیس رہتا ہے۔ گورا نے پھر اسکے گالون پر ہاتھ
پھیرے اور کہا جانی جلدی لاؤ۔ وہ ہنسکر چلا گیا اور وہان سے سب سامان لیس کر کے
لایا۔ ہنسیا اور بی گورا اور بی پھلیا اور خود بدولت تو تھے ہی۔ تھوڑی دیر مین آدمی نے
اطلاع دی کہ مرزا صاحب آئے ہین اور ایکدفعہ ہی چھم چھم کی آواز آئی۔ گورا نے کہا
معلوم ہوتا ہے مرزا کسی فنشیا کو لیکر آئے ہین اتنے مین مرزا نے کہا السلام علیکم۔ اور
یہ کہتے ہی ایک سماۃ بھی آئین۔ شہدون کی صحبت تو تھی ہی وہان سوائے اسکے
چرچے کے اور کیا تھا۔ خاک۔ گورا اور ہنسیا اور پھلیا تو تھین ہی۔ اب چار ہوئین۔
چوگڈم بلکہ چنڈال چوکڑی۔

گورا۔ انکا کیا نام ہے مرزا صاحب۔

مرزا۔ انھین سے پوچھو۔

گورا۔ کیون بی بی تمھارا کیا نام ہے۔

جواب۔ میرا نام راحت جان۔

سرن۔ نام تو خوب پایا ہے بی راحت جان صاحب۔

راحت۔ تمھارا ہی تو رکھا ہوا ہے۔

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور سرن بہت ہی جھیپے۔ گورا نے زور سے قہقہہ لگایا۔ پھلیا لن
نے بھی بڑی تعریف کی کہ کیا برجستہ جواب دیا ہے۔ مرزا بھی پھڑک اٹھے مگر ہنسیا
نہین سمجھین۔ گورا سے چپکے سے پوچھا یہ ہنسی کس بات پر ہوئی۔ اسنے سمجھایا کہ نام
کون رکھتا ہے۔ ماں باپ نا۔ یہ سنتے ہی ہنسیا پھڑک اٹھی اور راحت جان کی حاضر
جوابی کی بڑی تعریف کی۔

گورا ۔ شرمائے کہ نہین ۔
سرن ۔ بھڑک گیا ۔
پھلیا ۔ شرمائین تو بڑے بے شرم ہین ۔
راحت ۔ مین تو ایسی ہی کہتی ہون جب کہتی ہون ۔ برجستہ ۔
مرزا ۔ اسکا کوئی جواب ہی نہین ہے ۔
سرن ۔ آپ کا مکان کہان ہے ۔
راحت ۔ مین عاشقون کے دل مین رہتی ہون ۔
سرن ۔ بڑی حاضر جواب ہو ۔
راحت ۔ تسلیم قدردانی آپ کی ۔
سرن ۔ آپکو گانا بھی آتا ہے ۔
راحت ۔ اجی ۔ ع ۔ سب بات مین ہم ہین فرد ہمین کیا نہین آتا ۔
سرن ۔ والله مگر بڑی طبیعت خوش ہوئی ۔ آج آپ کی دعوت ہی ۔ مہین لال مچھلی کے کباب گزک کے لیے تلوالاؤ
پھر عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس گلاس آئے ۔ ایک وضع ایک قطع کے ۔ ایک ایک گلاس ایک ایک کے روبرو رکھا گیا ۔ گورا اور ہنسیا نے میٹھی شراب پی ۔ پھلیا اور مرزا اور راحت نے برانڈی پسند کی ۔ سرن لالہ نے ہوئیسکی پی مگر پانی کے عوض بیر ملائی ۔ یہ ان سب مین دھاوت پینے والے تھے تمام شب شراب اور کباب کی صحبت رہی ۔ سب خدائی خوار گدھے اسوار ۔ گانا بھی ہوا اور ہو حق اور غل غپاڑا بھی مچا ۔ راحت جان اور ہنسیا مین سخت کلامی بھی ہوئی ۔ محلے مین بدنامی بھی ہوئی ۔ کوئی نصیحتا باقی نہین رہا ۔
مرزا ۔ ارے یار بڑی بدنامی کی بات ہی لوگ جا کر محلے والے بڑے چھوٹے یہ کیا کہتے ہونگے کہ یہ کیسے لوگ ہین ۔
سرن ۔ اجی مجھے اسکی نہ کبھی پروا تھی نہ اب ہے ۔ اپنا روپیہ صرف کرتے

ہین ہماری یار دوست ہوتے ہین کسی کا اسمین اجارا نہین ہے۔ اگر شہنشاہ چین بھی ہو تو ہوا کرے۔

پھلیا۔ اجی تم آپ اپنے گھر کے راجہ مہاراجہ ہو۔ کسی کے باپ کا اجارا نہین ہے۔

گورا۔ ارے ہان اپنی چار دوالی مین بیٹھے ہین۔ کسوسے کچھ لینے تو نہین جاتے۔

راحت۔ مرزا کبھی تو بڑے رند بنجاتے ہین۔ کبھی ایسے ڈرپوک ہو جاتے ہین کہ توبہ ہی بھلی۔ ذری سی انگریزی پڑھی ہوتی تو اتنا نہ ڈرتے۔

مرزا۔ اب ہم نہ بولینگے۔ یہ سب کے سب ایک ہو گئے۔

ہنسیا۔ دنیا مین یہی رہجاتا ہے کھانا اور کھلانا بس۔

مرزا۔ بی ہنسیا تم بھی اب فیاض ہو جاؤ۔ کہان کا جھگڑا۔

ہنسیا۔ (راحت جان کی طرف اشارہ کرکے) پہلے تو انکو فیاضی سکھاؤ۔

اسپر قہقہہ پڑا۔

پھلیا۔ ہماری شاگرد ہے کہ باتین۔ کوئی ایک کہے تو یہ دس سُناے۔

مرزا۔ بھئی سرن یار تمنے تو اس لونڈیا کو برق دم کر دیا۔

سرن۔ مین نے برق دم نہین کر دیا۔ یہ سیکھی سکھائی ہین۔ پیٹ مین گن بھرے ہین۔ ایک شخص بگیو کے ٹانگھن پر سوار جاتا تھا۔ اسکے قدم کا کیا کہنا۔ کھٹ پٹ کھٹ پٹ کھٹ پٹ کرتا ہوا جاتا تھا۔ کسی نے کہا بھئی واللہ اے سوار قدم چلنا خوب سکھایا ہے جو لوگ واقف تھے انھون نے کہا جی یہ سکھایا ہوا نہین ہے اسکو جگری قدم کہتے ہین۔ اسی طرح بی ہنسیا جو قدمبازی کر رہی ہین یہ جگری قدم ہین۔

اس گفتگو مین چار بج گئے۔ اور کوئی ادھر کوئی اُدھر کوچ پر کوئی سہری کوئی پلنگ پر دراز ہوا۔ سب غین۔ تڑکے سرن کی آنکھ کھلی۔ ایک سرے سے سب کو جگایا اور گھر کے حمام مین سب نے نہایا۔ اور نہا دھوکر تازہ دم ہو کر پھر شغل ہونے لگا

اتنے مین ایک پنڈت صاحب بھی وارد ہوئے - اطلاع ہوئی - کہا آنے دو -
مرزا صاحب شراب اور گلاس ہٹانے کو تھے کہ سرن نے کہا ڈرو نہین - شریک ہین
پنڈت - تسلیم عرض ہے -
سرن - بندگی عرض ہے - مزاج شریف - آئے [مرزا سے] یہ پنڈت صاحب
ہین مگر ہم پیالہ و ہم نوالہ - آپ کا شاید لحاظ کرتے - اس سے تقریب کر دیگئی -
مرزا - جی نہین پنڈت صاحب بے تکلف شوق کیجیے - مجھے اپنا نیازمند
تصور فرمائیے -
پنڈت - آپ کی مہربانی - مین احباب سے تکلف نہین کرتا -
مرزا - پھر شوق کیجیے - مین اپنے ہاتھ سے دونگا - [بسم اللہ]
پنڈت - [جام لیکر پی] سنیے بندہ نواز یہ پہلا جام آپ نے اپنے ہاتھ سے
مجھے دیا - مین نے بسر و چشم منظور کیا مگر ؎

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر مے نخورم بے رخ بزم آرائے

بندہ مردون کے ہاتھ سے شراب نہین پیتا - دیوزادون کے ہاتھ سے
کیا لطف مے گساری - ہان یہ بیان اگر اپنے ہاتھ سے دین تو کیا مضایقہ -
راحت - مین پلا دن - پیجیے گا - نکل نہ جانا -
بڑا قہقہہ پڑا - اور دیر تک قہقہہ رہا -
راحت - [اپنے ہاتھ سے جام دے کر] لیجیے - اسکا لطف ہی اور ہوگا -
پنڈت - اسمین کیا شک ہے [پی کر] ہم تو کہتے ہی تھے کہ مردون کے ہاتھ سے
البتہ شراب حرام ہے - اس شراب کو جو حرام کہے وہ کافر -
راحت - [مرزا کو جام دے کر] لو جی - اڑا جاؤ جھپ سے -
مرزا - سویرے سویرے یہ بے ضابطگیان اچھی نہین -
راحت - اے اڑا جاؤ شیر مادر سمجھکر -

اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا اور پنڈت اور سرن ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے۔ ساری ہنسی کے سب کا برا حال تھا۔ ہان ہنسیا البتہ دل ہی دل مین جل رہی تھی کہ راحت کہان سے پھٹ پڑی۔

سرن۔ ہنسیا جان انسے [راحت جان] سے مذاق سیکھو۔

ہنسیا۔ [تنک کر] جان پان ہم نہین بنتے۔ جان پتریا کا نام ہوتا ہے۔

مرزا۔ [مسکرا کر] سرن کو بھی عقل نہ آئی۔

راحت۔ پردہ نشین عورتون اور بھلے مانس کی بہو بیٹیون کے نام کے ساتھ جان ہمنے آج ہی سنا۔ جان تو ہم پتریون کا خطاب ہے۔ ہان رشتے کے خطاب کے ساتھ جان کہے تو کچھ حرج نہین ہے۔ یہ ہم نے نانا۔ اما جان۔ بھابی جان۔ مرد ہو تو بھائی جان بابا جان۔ خاصہ اچھا بھلا ہنسیا نام اسمین جان لگا کے پتریا بنا دیا۔ دوسری ہوتی تو ماری بیٹھتی۔ چھوٹتے ہی ایک دو ہنٹر دیتی کہ ساری شیخت رکھی رہتی۔

سرن۔ ایک دوست وہ ہوتے ہین جو دوست کے روٹھے ہوئے معشوق کو منوا دیتے ہین اور ایک دوست یہ ہین کہ لڑوانے پر تیار۔

مرزا۔ بھائی صاحب ہم تو السر لگتی کہتے ہین۔

سرن۔ اچھی السر لگتی ہے۔

ہنسیا۔ جھوٹ کیا کہتے ہین ہنسیا جان کیون کہا۔ ہم کیا کوئی پتریا ہین۔

مرزا۔ مار جلواس [گالی دیکر] کو

ہنسیا۔ ہماری جوتی کی نوک سے

راحت۔ کام تو لالہ جی نے پٹنے ہی کا کیا ہے۔

ہنسیا۔ اوہ جی ہمین کیا۔ دو دن مین اپنی سسرال جاؤنگی۔

راحت۔ سسرال بھی ہے۔

ہنسیا۔ بیشک۔ ہمارا سہاگ اللہ کرے قایم رہے۔

راحت - سدا سہاگن -
مرزا - رام کو بھول گئین - سرن کی صحبت مین ہوکے الست کی قسم کھانے لگین - شین قاف بھی درست ہوگیا -
ہنسیا - اور نہین تو گنواری مین یہ بولتی تھی جو سرن کی صحبت مین آکے یہ بولنے لگی -
راحت - مرزا کا بھی پٹنے کو جی چاہتا ہے اب یہ پٹے گا -
اتنے مین مہین لال نے آکے کان مین کہا سرکار دہ پن بھری آئی ہے حکم ہوا کہ اسکو اس کوٹھری مین بٹھاؤ جو مالین کی کھپریلون کے پاس ہے - ہنسیا سمجھ گئی کہ کوئی اور آئی ہے - جل مری - کہا مہین لال نے کان مین کیا کہا - سرن نے بات ٹالنے کے لیے کہا - کچھ نہین ہمارے لالہ باغ مین آئے ہین اطلاع کرنے آیا تھا - ہنسیا تنک کر بولی تمھارے باپ آئے ہین کہ تمہاری آما آئی ہے - بیحیا بے غیرت جھوٹ بولنے والا ہنسیا ذرا علیحدہ جاکر گانے لگی -

ابر ہی سبزہ ہی ہوا بھی ہے
پاس معشوق باوفا بھی ہے
ہمکو ثابت ہے انکی آنکھون سے
کچھ وفا بھی ہے کچھ دغا بھی ہے
دیکھ اے آہ لگ نہ جائے کہیں
پاس اک دل کے آبلا بھی ہے

مرزا - خوش گلو ہے -
سرن - ہے کیا معنی - ہین نہین کہتے -
اتنے مین بڑے لالہ کا آدمی آیا اور سب رخصت ہوئے - سرن باپ کے پاس گئی -

چھٹری پن کی رگ نے جوش کیا

کانتی آج کچھ اداس سی معلوم ہوتی ہین کوئی بیماری خدانخواستہ کسی قسم کی نہین۔ ہر طرح فضل الٰہی۔ کوئی نئی بات بھی ایسی نہین ہوئی کہ دل بے قابو ہو جاتا یا پریشانی کا کوئی خاص سبب ہوتا۔ مگر واللہ اعلم کیا بات تھی کہ دل جو شے ہے وہ ہاتھ سے جاتا رہا اور ٹھنڈی سانسین بھرنے لگی۔ تھوڑی دیر سانس بھی بیٹھی۔ وہان سے کوٹھے پر آئی اور یہان کملا اور زینب کی ان سے دل کا حال کہنے لگی۔ انھین دو چار سے صاف صاف تو درد دکھ کا حال کہتی تھی۔

کملا۔ کیون اداس کیون ہو۔

کانتی۔ ہمین کھانا پینا پہننا اوڑھنا ہنسنا بولنا کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا۔ یون تو جو کھاتی تھی وہ کھا سکتی ہون اور کھاتی ہی ہون۔ جو پہنتی تھی وہ پہن سکتی ہون۔ کوئی روکنے والا نہین۔ مگر سچ جانو کہ اگر مین نے سوا سنگار کیے بھی تو کیا آج کل کسکو دکھاؤنگی۔ جسپر میری زندگی کا دارمدار ہو مجھسے منزلون دور ہی کہان مین کہان وہ تو مین کسکے لیے سنگار کرون۔ ہان جس دن میرے نصیب کا تارا چمکے گا اس دن مین چوٹی کی دو لٹین بنا لونگی۔ جو وہ دن دیکھنے مین آئے تو مجھسے بڑھکے خوش نصیب کوئی نہین۔ مین اپنے دل کو ہر طرح ڈھارس دیتی ہون سمجھاتی ہون۔ بہلاتی ہون کہ یہ کوئی نئی بات نہین ہے مگر دل نہین مانتا۔ میرے قابو سے اب میرا دل جاتا رہا۔

کملا۔ دل کو نہ سمجھاؤگی تو کیا کروگی۔ جہان تک ہو سکے دل کو قابو مین رکھو۔ نہین تو اور بھی زیادہ پریشانی ہوگی اور یہ پریشانی تمکو اور بھی ستایئے گی۔ کوئی بات ایسی نہین ہے کہ تم دل کو قابو مین نہ رکھ سکو۔ اب تم سونے کا دھیان کرو۔

کانتی۔ مین اپنے دل کا حال کس سے کہون۔ لاکھ لاکھ سمجھاتی ہون مگر دل قابو مین نہین آتا۔ معلوم نہین کہ یہ میرا قصور ہے یا دل کا قصور ہے۔ اور سچ پوچھو تو میرا ہی قصور ہے۔

اتنے مین زینب کی ماں آئی - کامنی نے تھوڑی دیر دل بہلانے کے لیے زینب کی ماں سے اِدھر اُدھر کی باتین کین (کہو زینب کی ماں اِدھر اُدھر کی خبر کہو) اُسنے کہا - (تازہ خبر اور تو مین نے کوئی نہین سُنی - آج ٹھاکر بلبھدر سنگھ کے گھر گئی تھی - وہان اُنکا لڑکا جو رسالے مین نوکر ہی دو برس کے بعد اپنے گھر آیا خوشی کی شادیانے بج رہی ہین - رنجگا کل ہوا تھا - گھر بھر مین سب چھوٹے بڑے خوش وخرّم ہین - یہ کسی لڑائی پر گیا تھا - کہین کابل کی طرف یا خدا جانے کہان لڑائی تھی - وہان سے اب آیا - ماں باپ جورو بھائی بیٹے بہنون گھر بھر نے آنکھین بچھا دین - جیسے کوئی دور از حال مردے کو زندہ پاتا ہی ویسی ان سب کی کیفیت ہی - اب ماں باپ سب مل کے خوشامد کر رہے ہین کہ بیٹا تم ہمارے اکلوتے بیٹے ہو - ہماری زندگی کے دار مدار تم ہی ہو - اس بڑھاپے مین اب ہمکو چھوڑ کے کہان جاؤگے - تمھارے پاس گانون گراؤن دیہات باغ مکان نقد روپیہ سب کچھ ہی - ہمارے پاس رہو - اب ہم لوگ کچھ دن کے مہمان ہین - تمھارے سامنے مرین تو اس سے بڑھ کے نعمت ہمارے واسطے اور کیا ہی - مجھے اُن دونون بڈھیا بڈھون کا حال دیکھ کے ترس آیا - اور ایک طرح دیکھو تو وہ کیا جھوٹ کہتے ہین - بوڑھے آدمی اور بہت ہی بوڑھے - اُنکو اب اِس بڑھاپے کے اور کیا خوشی ہوگی کہ اُنکا بچہ اُنکا لڑکا اُنکے مرنے کے وقت اُنکے پاس اور اُنکے سامنے ہو - مگر یہ لڑکے آج کل کے کسکی مانتے ہین - اُسکو اب تک کچے گھڑے کی چڑھی ہی - وہ کہتا ہی کہ مین تو ضرور رخصت ختم ہونے پر پھر فوج مین جاکے بھرتی ہونگا - اور بھرتی کیا معنے کچھ نام تو اُسکا کٹے نہین گیا ہی - چھٹی لے کے آیا ہی - جب چھٹی ختم ہوجاے گی تو دو چار دن پہلے اپنے کام پہ چلا جاے گا -

کامنی - ہی ہی کتنا بیدرد لڑکا ہی - ماں باپ کا اکلوتا لڑکا اور لڑائی بھڑائی کا اتنا شوق کہ چاہے ماں کڑھ کڑھ کے مرے - چاہے باپ مرے وہ اپنی ہی سی کریگا

زینب - مین کیا کہون - مجھسے اُن دونون کا رونا دھونا تڑپنا دیکھا نہین جاتا اِک کہرام گھر مین مچا ہوا ہے -

دیکھا کہ سامنے کھڑا شعر پڑھ رہا ہی بس آنکھون مین خون اُتر آیا اور غل مچاکر کہا اگر اپنے باپ کا ہی تو ٹھہر جا مین آتا ہون ابھی جان لونگا یہ کہکر نیچے آتر آیا اور باپ کی تلوار کمر سے لے کر کاٹھی سپیک کہ ننگی تلوار لیئے دوڑ پڑا اور اُسکے گھر مین گھس گیا عورتین کانپ اُٹھین — اور اس لڑکی کی مان جسکو یہ چچی کہتا تھا اسکو لپٹ گئی

چچی — اے پوت یہ تلوار کسپر چلاؤ گے — چچی کے پوت پر —

دلیور — اچھا آپ ہی بتائیے کہ بھلے مانس کی عورتین جوانی چھت پر نہاتی ہون انکو جاکے جھانکنا مونڈ کاٹ لینے کا کام ہی کہ نہین ہم تو باپ کا سر کاٹ لین —

ایک عورت نے پردے مین سے کہا اچھا تو تلوار ہمکو دو ہم عورت باندی تلوار کے نام سے کانپتی ہین — رکھدے تلوار کل کا لونڈا اور ہم عورتون کو دھمکاتا ہی — اُسنے کہا نہین بھابی تمکو دھمکائین یہ ہمارا دھرم ہی یا یہ ہمارا دھرم ہی کہ جو تمھاری طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھے اُسکی آنکھین تلوون کے نوک مل ڈالین — وہ بولی تو اچھا تلوار ہمکو لاکے دے دے اُسنے کوٹھری کے پاس رکھدی — اسکے بعد چچی نے اُس لڑکے کو کوٹھے پر سے بلوایا اور کہا یہ تیرے بڑے بھائی ہین انکے ہاتھ جوڑ — وہ لونڈا ابھی تیکھا اور نوجوان تھا ہاتھ تو نہین جوڑے مگر نیچی نگاہ کرکے جھیپا ہوا سامنے کھڑا ہوگیا — کامنی کے دیور کی آنکھین خون کبوتر کی سی سرخ لہو کی بوٹیان — چچی نے کہا بیٹا اب جانے دو سمان کرو — بھول چوک ہو ہی جاتی ہے بھائی ہی تمھارا اب ہم اُس راوٹی ہی کو کھدوائے ڈالتے ہین — نہ بکھیڑا رہے نہ ٹنٹا —

پردے مین سے جو عورت باتین کرتی تھی وہ اُسکی بڑی بھاوج تھی مگر کامنی کے دیور سے پردا کرتی تھی اور یہ اُسکا لحاظ کرتا تھا — اُسنے کوٹھری مین سے کہا اور (جو خود اسی کی دولھن ہوتی تو دو چار کا خون اب تک کرچکا ہوتا — ایسا خون سر پر چڑھ جاتا ہی — لے کان پکڑ اپنے)

کامنی کے دیور نے مسکراتے ہوے اپنے کان پکڑ لے اتنے مین کامنی کی ساس اور دو مہریان دوڑی آئین — دروازے سے دروازہ ملا ہوا تھا — اور آن کے کامنی کی ساس نے لڑکے کو بہت ڈانٹا — تو پاگل سٹری سودائی ہوگیا ہے اس انگریزی مین بھی نوابی کی بُو نہین گئی — کل کو میرے اوپر تلوارلے کے دوڑنا — چل جا گھر مین جاکے بیٹھ — اور پڑوسی

لڑکے کی طرف مخاطب ہو کے کہا - بیٹا تم بھاوجون سے اسطرح برتاؤ کرتے ہو ایک عورت نہا رہی ہو تمھین چاہیے تھا ہٹ جاتے نہ کہ اور ڈٹ گئے - اپنے گھر مین جس طرح چاہتا ہو آدمی بیٹھتا ہو - اُسکی مان نے بھی لڑکے کو ڈانٹا اور کامنی کے دیور نے تلوار کی کاٹھی گھر سے منگوائی اور تلوار لے کر شرماتا ہوا چلا - پڑوسی نے کامنی کی ساس سے کہا اب ہم راولپنڈی کو کھدوائے ڈالتے ہین اُسنے کہا تمھارا بیٹا ہے اس جھگڑے ہی کو دور کردو کامنی کی ساس اِدھر اُدھر کی باتین کرکے پان دان کھا کے گھر گئی اور وہان جاکے لڑکے کو بلوایا سنا تلوار رکھ کے باہر گیا ہو -

کامنی - مین نے بھی بلایا مگر سُن کے بھاگ گئے -

ساس - کیسی واہیات بات کی تھی - کوئی ایسا کرتا ہو -

کامنی - جیسے دشمنون کو کوئی سودا ہو جاتا ہو - ہمیں ہی ننگی تلوار لے کے دوڑ گیا اُف! غضب ہی ہو گیا تھا -

بارن - اور اسکو تو کہو سُنے کیا کہہ پن کیا تھا -

کامنی - اُسکا بھی لچا پن ہوا -

ساس - بڑا لچا پن کیا مگر اسکو اتنی حرارت نہ کرنی چاہیے تھی -

کامنی - یہ تو بالکل سودائی ہی ہو گیا - اور جو کہین راستے مین ملجاتا تو خون خچر ہو جاتا - اُف - کیا سوجھی -

ساس - یہ دن بدن جڈ ہوتا جاتا ہے - جب اُسکی بھاوج نے ڈانٹا اور دعوی سے ڈانٹا کہ اُسکے سامنے ننگا کھڑا کرتا تھا تو بھیگی بلی کی طرح تلوار رکھ دی اور چپ ہو رہا -

کامنی - چلو بڑی خیر ہوئی - پریشر نے بہت بچایا -

بارن - پاس پڑوس مین کہین ایسا ہو سکتا ہے کہ چھت پر سے گھور دو اور تاک جھانک کرو - واہ بہو بیٹیون مین کہین ایسا ہوتا ہی - ہم تو سر کاٹ لین - واہ کہین ایسا ہوتا ہی - کہین ایسا ہوا ہی - کبھی ایسا کہین ہوا ہی - دونون جہان مین

نہین ہوا ہی۔ نہین نہین۔ جو ہوا ہی تو بتاؤ۔ واہ۔ ہوا ہی ہوا ہی ہوا ہی۔ کہین ہوا نہو۔ ہو چکا۔

کامنی۔ (مسکراکر) بارن بس اب چپ رہو۔

سماس۔ اسکو کیا ہوا کیا ہی۔

زینب (ہنستی ہوئی) ارے بارن سٹرن ہوگئی ہو۔

بارن۔ نہین۔ تم کہتی ہو ناکہ ایسا ہوتا ہی۔ ہم کہتے ہین نہین ہوتا۔ کبھی نہین ہوتا۔ ہوئی جو کبھی بھی ہوتا ہو۔ چھت پر سے گھورو کسی کی بہو بیٹی کو۔ بڑے گھورنے والے۔ لاؤ تو تلوار۔ لاؤ تو میرا کھانڈا۔ گھورتے ہین بڑے گھورنے والے۔

زینب (بہت ہنسکر) اری پگلی تجھے یہ ہو کیا گیا ہی۔

بارن۔ اور تم بڑی وہ بن کے آئی ہو کہ بہو بیٹیون کو گھورو۔ چھت پر سے گھورو۔ لانا میری تلوار۔ لے گھورو تو۔ آؤ۔

گھر بھر کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور بارن سوائے اسکے اور کچھ کہتی ہی نہ تھی کہ بڑے گھورنے والے۔ بہو بیٹیون کو گھورنے چلے۔ لانا میری تلوار۔ لاؤ تو تلوار۔

اصلیت اسکی یہ تھی کہ بارن سے کامنی نے وعدہ کر لیا تھا کہ جسدن خط آئیگا تجھکو شراب منگوا کے پلاؤنگی۔ اسی کا حوالہ خط مین کیا ہی۔

پلائے جو بارن کو بھر بھر کے جام بہت اونگلیون پر نچایا اوسے

بارن نے جو چسکی پر چسکی لگائی تو بہت تیز ہو گئی۔

ماتمکدہ

صبح کا وقت۔ کامنی اور سرتا نہا دھو کر پوجا کر کے باتین کر رہی تھین کہ ڈاکیے نے کئی خط بھیجے۔ ایک خط رنبیر سنگھ کا تھا۔

میرے کلیجے سے زیادہ پیاری کمن۔ خدا جانتا ہی۔ کہ۔ ع

ترس رہی ہین یہ آنکھین محال ہی دیدار

اب دن رات تمہاری یاد رہتی ہے۔ اور یہ بخوبی روشن ہوگیا کہ ہمارا دل اس قسم کا نہین ہے کہ ہم تمہارے بغیر اتنے دن اکیلے رہ سکین۔ کمن خدا گواہ ہی کہ اگر جگت ہنسائی کا خوف نہوتا تو مین چلا آتا۔ مگر ڈرتا ہون کہ لوگ ہی کہینگے کہ واہ اچھے چھتری اچھے رنسور ہو۔ باپ دادا کا نام خوب روشن کیا۔ چار ہی دن مین لوک دم پائی باہر۔ غرضکہ گھر بھری ہنسائی ہے۔ ذرا گلتے بنے نہ نگلتے بنے۔ سات دن سے منہ لگاتار برس رہا ہی۔ جھڑی لگی ہوئی ہے۔ اس سبب سے لڑائی بالفعل ملتوی ہی۔ اور اس التوا کی وجہ سے بیکاری مین تم اور بھی زیادہ یاد آتی ہو۔ رن مین سوائے بن اور بکش اور بکوش کے اور کچھ نہین یاد آتا اور جسوقت گوا، اور گولیون کی بارش مین گھوڑا کڑکڑاتے جاتا ہون معلوم ہوتا ہے پھولون کی برکھا ہو رہی ہی۔ جی چاہتا ہی ہر دم ننگی تلوارون کے سایے ہی مین رہون۔ لیکن بس یہ بیکاری اور بے شغلی کم بخت مارے ڈالتی ہی اور ظاہر ہی کہ اس پردیس مین تم سب کے سوا اور کون یاد آئیگا۔ تمہارا خط سو سو دفعہ پڑھتا ہون۔ اور سو ہی سو بار چومتا ہون۔ سمرتا بہن روز یاد آتی ہین انکو یہ خط پڑھ کے سنا دینا اور کہنا لکھا ہی کہ میری پیاری کمن کی تسلی کرتی رہو اور وہ تمہاری تسلی کرین۔ بھلا نوچندی جمعرات کا تماشا دیکھنے جاتی ہو؟ آتے کے ساتھ ہی پہلے نوچندی جمعرات تمکو دکھاؤنگا۔ خدا وہ دن جلد دکھائے۔ تلسا بوا اور زینب کی مان سے خیریت کہدینا۔ رنبیر۔

کامنی نے سمرتا کو خط پڑھ کر سنایا۔ دونون خوش ہوئین۔ تلسا نے سیکڑون دعائین دین۔ زینب کی مان بھی تھوڑی دیر مین آئی۔ اسنے کہا الہ لاکھون برس کی عمر دے۔ اس یادآوری کو تو دیکھیے کہ سمندر پار بیٹھے ہوئے ہین اور تلسا اور زینب کی مان ہم پر جون کو یاد کرتے ہین۔ ریاست کے یہ معنی ہین۔ نہین اتنے بڑے امیر کبیر آتے بڑے آدمی الہ اس سے اور مراتبے بڑھائے اور ہمکو وہان سے یاد کرتے ہین۔

دوسرے روز صبح کو جب ان دونون نند بھاوجون نے پوجا سے فراغت پائی تو مہتابی پر کوا زور زور سے بولنے لگا۔

کامنی۔ اچھی خبر لا تو دودھ بتاسا کھلاؤن۔

سمرتا۔ ہم سونے سے چرخ مڑھا دین۔
زینب۔ بھئی جو اچھی خبر نہ آئی ہو تو اپنے دونامون مین سے ایک نام بدل ڈالون۔
کامنی۔ اے مین ہنستی تھی کوے اور توتے مینا کی بولی سے کیا ہوتا ہی۔
تلسا۔ کاگا سونے سے مڑھا دون توری چرخ۔
سمرتا۔ کل سے میری بائین آنکھ پھڑک رہی ہے۔
کامنی۔ پھڑکت ہی سوری بائین انکھیان۔ آج سیان ایہین سورے انگنا۔ پھڑکت ہی
سمرتا۔ نوچندی جمعرات وہان بھی نہ بھولنا۔ اب تو کوئی آٹھ دن ہونگے نوچندی کو۔ بڑا لطف آتا ہی۔
کامنی۔ نوچندی جمعرات دیکھنے جاتی ہو۔ یہ سوال ہم سے ہوا ہی۔ پوچھو نوچندی تمہارے بغیر کسکو پسند آئیگی۔ تمہارے دم سے سب ہے۔
اتنے مین دھنو ٹھکرائین خوب بنی ٹھنی ہوئی چھت پر آئین۔ خط کا حال مختصر سا انکو سنایا گیا۔ انہون نے کہا ہمارے نام بھی خط آیا ہے لکھا ہی بھابی تمہارا جوبن بیان بھی یاد آتا ہی۔ کامنی مسکرا کر بولی یہ بات ہماری سمجھ مین نہین آتی کہ یا تو اتنی انگریزیت مزاج مین ہی کہ ہنسنا بولنا اٹھنا بیٹھنا سب انگریزی مین اور اسکے ساتھ یہ واہیات ہنسی بھاوج سے کیسی۔ دھنو نے کہا بس بس میرے دل کی بات کہی۔ کہان تو اتنا انگریزیپنا اور کہان یہ ہنسی دل لگی۔ زینب کی مان نے کہا اے بی بی بڑی بھاوج سے ہنسی دل لگی سبھی کہین ہوتی ہی۔
دھنو۔ آج یہ کوا بیٹ قاؤن قاؤن کر رہا ہی۔ ارے کوئی اچھی سی خبر لاتو دودھ بتاسا کھا
اتنے مین گھڑیالی نے گھنٹا بجایا اور زینب کی مان نے کہا فتح ہے۔
سمرتا خوش ہوکر بولی بھئی آج سب اچھی ہی اچھی باتین ہوتی جاتی ہین۔ اتنے مین کبرن ڈالی لائی۔ کیلے کے ہرے ہرے پتے۔ اُسپر ہرے ہرے بوٹ۔ چکوترے مہتابی ہری ہری نارنگیان۔ کچے کیلے ہرے ہرے امرود۔ دھنو نے کہا ہا ہا ہا لو ہری بھری ڈالی بھی آئی ہا اور طرہ یہ کہ کبرن بھی سر سے پانون تک ہرے

کپڑے پہنے ہوئے۔
عین اسوقت جبکہ کانسی اور سمرتا اور دھنو بی اور زینب کی ماں اور تلسا اور کبرن انتہا سے زیادہ خوش تھین کوئی کوے کو دودھ بالائی تباسا کہلاتا تھا کوئی سونے سے چونچ مڑھتا تھا کوئی فتح کی صدا بلند کرتا تھا کسی کی بائین آنکھ پھڑکتی تھی کوئی گھنٹے کی آواز مشکر فال نیک بتاتا تھا کوئی کبرن کے ہری بھری ڈالی لانے کو اچھا شگون سمجھتا تھا عین اس خوشی کے وقت رونے کی آواز آئی۔ دھنو نے کہا کوئی رو رہا ہے۔
تلسا۔ ارے روئے دیو۔ اُدھر دھیان نہ کرو۔
زینب۔ اے بی بی یہ تو دنیا جہان ہے۔ کوئی روتا ہے کوئی گاتا ہے کوئی ناچتا ہے۔ کوئی بجاتا ہے کوئی جیتا ہے کوئی مرتا ہے۔
سمرتا۔ دور کی رونے کی آواز آتی ہے۔
کانسی۔ کیا جانے کس بیچارے پر گولا پڑا۔
سمرتا۔ اے تو یہ کہانسے معلوم ہوا کہ کوئی مرہی گیا ہے اور جو کوئی یون روتا ہو۔ کوئی اور سبب ہو۔
دھنو۔ نہین۔ ہے تو ماتم ہی کی آواز۔
زینب۔ کوئی ضرور مرا ہے اور کوئی بڑا سخت ماتم کر رہا ہے۔
کانسی۔ مرد کے رونے کی سی آواز ہے اور پھوٹ پھوٹ کے رو رہا ہے۔ ڈھاڑین مار مار کے۔ کوئی جوان آدمی مرا ہے۔ تلسا بوا جا کے دیکھو تو یہ رونا کہان ہو رہا ہے۔
تلسا جانے ہی کو تھی کہ ایک آواز نیچے سے آئی ہاری بہن۔ بجلی گر پڑی۔ ہائے آسمان پھٹ پڑا اسکے بعد زور سے رویا اور اسکے ساتھ ہی ساتھ نیچے جو غوریتن تھین دھنو اور کانسی کی ساس۔ غریا قارب نوکر چاکر سب ماتم کرنے لگے۔ بیس پڑ گئی کہرام مچا ہوا۔ ایک عورت کی آواز آئی اور آخر معلوم تو ہو کیا بجلی گری۔ دوسری نے کہا ارے بتاؤ بھی کیا ہوا۔ سب نے یہی سوال کئے مگر ماتم کرتے ہوئے اور جس مرد نے آکر یہ کہا تھا وہ یہ کہکر اور ایک دفعہ زور سے چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا

ماتھے کو دہنے ہاتھ سے سہارا دیکر۔ اشک جاری۔ اُدھر نیچے تو سب عورتین سینہ کوبی کر رہی تھین۔ چھاتی کوٹ رہی تھین۔ اِدھر اُوپر الگ سینہ کوبی ہو رہی تھین پہلے تو سب نے چھت کے نیچے دیکھا۔ دیکھا تو اندر بکرم سنگھ کسبس چھاتیان کوٹنے لگین۔ اجل کی ڈراؤنی صورت صاف نظر آنے لگی۔ موت ہر در دیوار سے اپنا بھیانک چہرہ دکھانے لگی۔ معلوم ہوتا تھا ہر روزن سے ملک الموت جھانک رہا ہے۔ سب کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی۔ کامنی سکتے کے عالم مین۔ بالکل جیسے پیکر تصویر۔ کل عضو معطل۔ حواس خمسہ مین سے کوئی اپنا کام نہین کرتا تھا۔ قوت شامہ۔ لامسہ۔ سامعہ۔ باصرہ۔ ذائقہ پانچون بیکار۔ اگر کوئی زہر کھلاتا تو نہ جن ہوتی اور اگر کوئی امرت دیتا تو حس نہوتی۔ تمام دنیا اسکی آنکھون مین تاریک تھی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ روشنی اور تاریکی دونون سے کوئی مطلب نہ تھا اگر کوئی ایک سو ایک بتی کا جھاڑ روشن کرکے سامنے لاتا تو نہ سوجھتا اور اگر اندھیری کوٹھری کے تہہ خانے مین ہوتی تو تاریکی محسوس نہوتی۔ ماتم اور کہرام کی آواز کی اسکے کانون تک بھنک ہی نہین پہونچتی تھی۔ اگر کوئی انگارا ہاتھ پر رکھتا تو انکو ذرا خبر نہوتی۔ اسی روپیے تولہ والا عطر بھی سنگھایا جاتا تو حس نہوتی۔ انہون نے نہ سینہ کوبی کی نہ بکا نہ بین۔ رونا دھونا کچھ نہین۔ بس سکتے کا عالم۔ جو جہان تھا وہین کلیجا پکڑ کے رہگیا اور وہین ماتم کرنے لگا چھت کی عورتین چھت پر رہین اور نیچے کی نیچے۔ آدھے گھنٹے تک یہ کیفیت رہی کہ کوئی سر پکڑاتی تھی کوئی دیوار پر دے مارتی تھی۔ کوئی دوہتڑ پیٹتی تھی۔ کوئی خالی روتی تھی۔ مگر صرف ایک کامنی سکتے کے عالم مین تھی۔ نہ بیہوشی۔ نہ غشی۔ کل عضو اور حواس خمسہ معطل۔ آدھ گھنٹے کے بعد رنبیر سنگھ کی ماں نے آنسو پونچھکر کہا ارے ان دونون کو تو اوپر سے بلاؤ۔ سمرتا کو بلاؤ۔ سمرتا روتی ہوئی اٹھی۔ دھنو سر پیٹتی ہوئی چلین۔ کامنی کو اٹھایا ساتھ لیگئین نیچے دالان مین کامنی ایک کونے مین بیٹھی۔ سر جھکائے ہوئے۔ اتنے مین بہت سی عورتین آگئین اور سب گریان سب نوحہ کنان۔ باہر بھی کثرت سے مرد عورت۔ سب کو کمال تاسف۔ کامنی کی ساس نے اندر بکرم سے پوچھا ارے بٹیا یہ کیا بجلی گری۔ اسنے ضبط گریہ کرکے کہا۔ تار آیا ارجنٹ پلٹن کے میجر کا کہ رنبیر سنگھ [illegible] یہ کہکر زور سے رویا۔ پھر ضبط کرکے کہا رنبیر سنگھ

لڑائی مین مارڈالگو۔ بس اتنا کہنا تھا کہ مان نے اس زور سے سر اور چھاتی پیٹی کہ عورتون کو شک کی جگہ یقین ہوگیا کہ ابھی ابھی مرجائیگی [ہائے میرے شیر ببر۔ ہائے میرے سورما بیٹے۔ ہائے میرے بہادر لڑکے۔ ارے بٹیا مجھے اس بوڑھوتی وقت اندھا کر گیا۔ ارے تو تو میرے لیے سُرمے بنوا تا تھا کہ اما کی آنکھون مین نور رہے۔ ارے اب دشمن سبکے اندھا کر گیا۔ [سر پٹکر کر] ہائے! ارے مجھے چھوڑ دو۔ میرے ہاتھ نہ پکڑو۔ ارے میرا شیر کہان گیا۔ ہے ہے میرا بچہ کس ران کی بھوم مین پڑا ہوگا۔ پاس کی عورتون نے سر پکڑا۔ ہاتھ پکڑے اور یون کہنے لگین ا۔ گلتا بھی تو گلتے گلتے دو چار برس چاہیے تھے۔

۲۔ اب تم اس بیچاری کی طرف دیکھو۔ تمھین اپنا یہ حال کروگی تو اسکا کیا حال ہوگا جسکو عمر بھر رونا ہے۔

۳۔ ایک جیسے یقین نہین آتا۔ شیر تھا شیر۔

۴۔ اب انکو چاہیئے کہ کلیجے پر پتھر رکھین اور اس بیچاری دُکھیا کو کلیجے سے لگائین۔

۵۔ ارے جی رونا تو عمر بھر کا ہے۔ سال دو سال کا رونا تھوڑا ہی ہے۔ ہائے کون لڑکی اور کیا ہوگئی۔

دھنو نے ایک دفعہ سر پیٹ کر کہا [ہائے جب رونے کی آواز سنی تو کانسی ہی نے کہا کہ کیا جانے کیسر گولا پڑا] اس فقرے پر سب عورتین بے تحاشے رو دین۔ پھر دھنو نے دو ہتڑ پیٹ کر کہا [ہائے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ یہ گولا میرے ہی اوپر پڑا ہے۔ یہ بم کا گولا پھٹ کے اسی مکان پر گرا۔ ہائے کہنے لگی معلوم ہوتا ہے کوئی جوان مرا ہے] اسپر پھر بڑی پٹس ہوئی تا کل خط آئے۔ جان مین جان آئی۔ آج گولا آیا۔ نبٹا ڈھار کر دیا۔ اتنے مین ڈیوڑھی سے بہت سی عورتون کے رونے پیٹنے چھاتی کوٹنے کی آواز آئی معلوم ہوا کہ کانسی کے میکے کی عورتین آئی ہین اب ادھر اور ادھر سے وہ پٹس ہوئی کہ الامان۔ کانسی کی صورت اگر کوئی اسوقت دیکھتا تو ضرور کہتا کہ ارے یہ مردہ کہان سے آگیا۔ پوری پوری مردنی چھائی ہوئی۔ اور دل کی یہ کیفیت کہ اسطرح ڈوبا جاتا تھا جیسے کسی آدمی کے بدن سے بیمہ وار خون نکلجائے۔ کانسی کو پورا یقین ہوگیا کہ بچونگی نہین۔ آنکھون

کے آنسو پورے تین گھنٹے برابر لگاتار جاری رہے نہ آنسو پوچھے نہ آنکھیں کھولیں۔ آنکھیں بہت ہی کڑوی ہوئیں کبھی عمر بھر اسکے سوان حصہ بھی کڑوی نہیں ہوئی تھیں۔ تین گھنٹے کے بعد شیورانی اور سمرتا نے زبردستی آنکھیں دھوئیں۔ منہ دھویا۔ زبردستی پانی پلایا۔ یون کامنی پر کوہ الم ٹوٹ ہی پڑا تھا۔ رنج کا آسمان ایک دم سے پھٹ پڑا۔ سہاگن سے راندھ سہاگ سے سوگ۔ سکھ سے دکھ۔ مگر قلب کے ضعف کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اور دل گواہی دیتا کہ رنبیر سنگھ کے ساتھ میری بھی جان جائیگی۔ اس سے بڑی تسلی ہوتی تھی کہ خیر بیوہ تو ہو مگر تمام عمر کا رونا نہیں ہے۔ آج ہی کل میں ہمارا بھی فیصلہ ہوا جاتا ہے۔ ہائے اے کاش میں کم بخت ہی مرگئی ہوتی۔ آج لوگ کہہ رہے ہوتے کہ کیسی نیکبخت عورت تھی اُس بیچارے پر جو بجلی گری وہ مجھی پر گری ہوتی۔ دل دسبدم ضعیف ہوتا جاتا تھا اور آنکھیں کچھ کچھ اسکا جواب دیتی تھیں کہ آنسو دل سے نکلتے تھے وہ آنکھوں میں پہلے منزل کرتے تھے اور آنکھوں کے زخم پر نمک چھڑک کر دیر کے بعد اور آنسوؤں کو نکلنے کا موقع دیتے تھے۔ ایک دفعہ ہی غش آیا اور گر پڑی۔ لاکھ لاکھ جتن لوگوں نے کئے جتنی عورتیں بیٹھی تھیں سب نے باری باری کوشش کی۔ کیوڑا لخلخہ گلاب عطر سنگھایا منہ پر چھینٹے دیے۔ کھیرا کاٹ کے سنگھایا۔ چھوہی مئی پر پانی ڈال کے سنگھایا مگر غش دور نہوا۔ پورے پورے دس منٹ تک غش رہا۔ اب سب کے سب ادھر مخاطب ہوئے۔ گیارہ منٹ میں ذرا ہوش آیا جس جس نے اسکو دیکھا اسکو یقین ہوگیا کہ مرجائیگی۔ اگر اسکے دل کو یہ تسلی نہوتی کہ میں بھی آج یا کل مرجاؤنگی تو بیشک مرہی گئی ہوتی۔ اب جو غشی دور ہوئی تو درد دل کی چمک کہیں زیادہ بڑھ گئی۔ قلب اور بھی زیادہ ضعیف ہونے لگا دل کے بیٹھے جانے نے اور بھی ترقی کی۔ آنکھوں نے اور زیادہ ستایا۔ اشک کہیں زیادہ اُمنڈ اُمنڈ کے آنے لگے اور جی انتہا سے زیادہ گھبرانے لگا۔ الجھن نے دلپر پورا عمل دخل کرلیا۔ رنبیر سنگھ کی باتیں اور خطوط کے مضامین یاد کرکے دل ہی دل میں روتی تھیں۔ نوچندی جمعرات جب یاد آئی تو دل سے ایک دفعہ ایسی ہوک اُٹھی کہ عورتیں ڈر گئیں کہ ایسا نہو اسی کے ساتھ دم نکل جائے۔ رنبیر سنگھ کو یاد کرکے

دل ہی دل مین کہا ارے میرے عیش زندگی پیاری کمن تجھے مار کر رہی ہے یا تو اُسکے پاس آیا اُسکو اپنے پاس بلا کہان اتنا پیار تھا کہان اب یہ پہاڑ توڑا۔ ہاے کسی کونے سے تو صورت دکھادے۔ ہاے لکھا تھا کہ سمرتا بہن سے کہنا کہ میری پیاری کمن کو تسلی دین۔ یا تو اوروں سے سفارش کرتے تھے کہ کمن کو تسلی دو یا اب یہ طوطی چشمی کہ خود خدائی بھر کے غم کا پہاڑ میرے دل پر گرایا۔

اسکے بعد پھر دل سے ایک دفعہ ہوک اٹھی اور اکثر عورتین دل مین دعا مانگنے لگین کہ ہے پرمیشر اسکی جان بچا۔ جب کامنی کی بہن پدمنی نے یہ حال دیکھا تو بہن کا سر اپنے زانو پر رکھکر سمجھانے لگی۔ کامنی سے اب بالکل نہ رہا گیا اور زور زور سے رو رو کر کہنے لگی۔ ارے بہن کیا سمجھاتی ہو۔ سمجھانے کی بات ہو تو سمجھاؤن سمجھ جاؤن۔ ارے مجھے کیا سمجھاتی ہو۔ ہاے مجھے خوب دل کھول کے رو لینے دو۔ (بہت زار زار رو کر) اب مجھے کمن کون کہے گا۔ اب مین کس کی ہو کے رہونگی۔

کامنی کا بھرا غم اب جو جوش زن ہوا اور آزادی کے ساتھ بین کرنے لگی اور پرانی باتین یاد کر کر کے دھرانے اور ماتم کرنے لگی تو سننے والیون کا دل اور بھی بھر آیا۔

ایک عورت نے کہا شاید جھوٹ ہو۔ کسی دشمن نے تار بھیجا ہو۔ اس فقرے سے ذرا کامنی اور اسکی ماں اور ساس اور پدمنی اور دھنو اور رانی کو ڈھارس ہوئی مگر ویسے ہی اندر بکرم سنگھ نے کہا اجی سرکاری طور پر بھی تار آیا ہے اور میرے نام بھی آیا۔ پھر سب کو بدستور مایوسی ہو گئی اور وہی حالت۔ وہی ماتم۔ وہی بکا وہی اشکباری کا کال چار روز تک کامنی کی یہ کیفیت رہی کہ حواس خمسہ مختل۔ بالکل معطل۔ کوئی فکر ہی نہین تھی۔ وہ ولیوانگی جسکو کہتے ہین فلان شخص بالکل سرشار ہے نہ کھانا نہ دانا۔ بالکل مثل پیکر تصویر خاموش۔ خدا جانے کس کس خیال مین غرق یا محو تھی۔

خواب

پانچوین دن یہ کیفیت ذرا ذرا کم ہوئی تو سمرتا نے گھنٹون سمجھایا۔ اب تو بے دل کے ڈھارس دیے کچھ نہین ہوسکتا اور تم تو پڑھی لکھی ہو۔ رات بھیگی ہے اور تم چار دن کی جاگی ہو۔

کامنی۔ نیند ہی آتی تو پھر کیا تھا۔

سمرتا۔ اب تم بھی سو رہو بہن سنیا۔

کامنی۔ ہاے۔ مین تو جتیہ اچاہتی ہون کہ سو رہون مگر جب نیند بھی آے۔

سمرتا۔ نیند ہی آتی تو یہ رونا کاہے کا تھا۔

کامنی۔ دل کو لاکھ سمجھاتی ہون کہ جو ہونا تھا وہ تو اب ہوگیا اب ڈھارس رکھو مگر دل نہین مانتا۔

دل مین اک درد اٹھا آنکھون مین آنسو بھر آے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا

سمرتا (ٹھنڈی سانس بھر کر) اری بہن۔

کامنی۔ اب سواے رونے پیٹنے کے اور کیا ہے۔

سمرتا۔ ہم لوگون کے گناہ بھگتے کون۔

کامنی۔ ہمین بھگتینگے اور بھگتے ہی ہین۔

سمرتا۔ اری بہن اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا اب تو کلیجے پر سل رکھنی چاہیے۔ ہاے میری پیاری بہن۔ ارے بھئی اب تو کچھ بھی نہین ہوسکتا۔

کامنی۔ اچھا رو تو سکتے ہین۔ پھر مجھے رونے ہی دو۔ ارے مجھے رونے کو کیون روکتی ہو۔

(کیون) کہہ کے کچھ کہنے کو تھی مگر اشک خونبار نے اجازت نہ دی۔ آنسو ٹپکا رہا ہے

سمرتا۔ (روتی ہوئی) اری بہن ہمپر تو بجلی گری ہی ہے اور سچ یہ ہے کہ بجلی تو ہم سب پر

گری - مگر جو بجلی تم پر گری وہ کسی پر نہین گری - ہاے وہ کسی پر نہین گری وہ تو ایک اچرج ہو گیا -

کامنی - تم مجھے سمجھاتی کیا ہو [ٹھنڈی سانس بھر کر]

تلسا - بٹیا - رونا تو عمر بھر کا ہے -

سمرتا - ارے ہے ہی -

کامنی - بوا - مین تو روتی بھی نہین ہون - مجھے تو رونا بھی نہین آتا -

سمرتا - اری بہن رونا تو عمر بھر کا ہے جیسا تلسا بوا نے کہا -

کامنی - [ٹھنڈی سانس بھر کر] ارے مین تو اُف تک نہین کرتی -

تلسا - [بہت رو کر] بی بی - سرکار - اب تو ——

اب تو کے بعد کچھ کہنے ہی کو تھی کہ جیسے کسی نے گلا روک لیا -

کامنی - اری بہن مجھے لوگ کہتے تھے کہ سدا سہاگن رہوگی - ہاے مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ مین سہاگن نہ رہونگی - ارے مین تو یہ جانتی ہی نہ تھی کہ ہاے رانڈ کون ہوتی ہے رانڈ کا لفظ سُنتا تھا کہ جتنی عورتین تھین سب کی سب رو دین - اور اسطرح پر نہین روئین کہ جسکو معمولی رونا کہتے ہین - وہ اس طرح پر روئین کہ ہچکیان لگ گئین - آنسو کا تار جو بندھا تو ختم ہی نہین ہوا -

کامنی [رو رو کر] ہاے ارے مجھے یہ کیا معلوم تھا -

سمرتا - کسی کو بھی معلوم ہوتا ہے -

زینب - بی بی - یہ تو وہ چیز ہے کہ کوئی جانتا ہی نہین - کون جانتا ہے ؟ کوئی نہین ارے کوئی نہین -

کامنی - زینب کی ماں سا اتنا کہکر رونے لگی -]

زینب - سرکار - صبر کیجیے -

سمرتا - [کامنی کو سمجھا کر] جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا -

کامنی - [بہت رو کر] تم مجھے سمجھاتی کیا ہو -

سمرتا۔ مین سمجھاتی نہین ہون۔
کاسنی۔ [سمرتا کو لپٹاکر] ارے بھئی [ٹھنڈی سانس بھرکر] ارے بھئی [دو منٹ کے بعد]
سمرتا۔ [کان لگاکر] تم کیا کہتی ہو۔
کاسنی۔ مین تو کچھ بھی نہین کہتی ہون۔ ارے مین کیا کہتی ہون۔
سمرتا۔ دیکھو۔ مین پھر کہونگی جو مین ہزار دفعہ کہہ چکی ہون۔ ہائے ہائے۔
زینب۔ اری بٹیا سرکار۔ یہ سب باتین جانے دو۔
کاسنی۔ [ٹھنڈی سانس بھرکر] ارے بھئی مین تو روتی نہین تم کیون روتی ہو۔
سمرتا۔ اری بہن۔ یہی تو بات ہے۔
تلسا۔ کچھ کہنے کی بات نہین ہے۔
سمرتا۔ تلسا بوا۔ مین یہ کہتی ہون۔ [روکر] مین کہتی ہون کہ۔
تلسا۔ بی بی تم تو خود رو رہی ہو۔ تم سمجھاؤ گی کسکو۔ مجھکو یا [اشارہ کاسنی کی طرف کرکے] انکو۔
کاسنی۔ تلسا بوا۔ مین نے کیا گناہ کیے تھے۔
تلسا۔ بٹیا۔ پربلے جنم کا کسی کو بھی حال معلوم ہے۔
سمرتا۔ کوئی نہین جانتا۔ پربلے جنم کا حال تو کوئی بھی نہین جانتا۔
کاسنی۔ یہ نہ کہو۔ مین جانتی ہون اور خوب جانتی ہون۔ اور کیا جانتی ہون۔ یہ جانتی ہون کہ پربلے جنم مین جو کچھ کیا ہو مگر اس جنم مین تو لٹ گئی۔
ان فقرون پر سب کو رونا آیا۔ کوئی آہستہ آہستہ ہائے مجھے اب کمن کہہ کے کون پکارے گا۔ نو چندی جمعرات کو نئے سرے سے بیوہ ہوؤنگی۔ علاقے کے باغ مین مجھے کون لیجائے گا۔ اور جانے کو جی کس کا چاہے گا۔ شعر

ہجر کے صدمے اوٹھانے کو جگر بھی چاہیے

کامنی - ہائے یہ کیا معلوم تھا کہ میری قسمت مین یہ بدا ہے دل ڈوبا جاتا ہے۔
تلسا نے حسرت سے دیکھکر ایک ٹھنڈی سانس بھری۔
کامنی - سمجھ مین نہین آتا کہ کیا کرون۔ دل ایک ایک سکنڈ مین ڈوبا جاتا ہے۔ بالکل بے قابو ہوگیا ہے۔
تلسا نے پھر حسرت کی نظر ڈالی اور پھر ٹھنڈی سانس بھر کے خاموش ہورہی۔
کامنی - بچونگی تو مین ہون نہین مگر رنج یہ ہے کہ تکلیف کے ساتھ موت آئیگی - دل بیٹھا جاتا ہے۔
تلسا نے آنسو ضبط کرکے پھر ایک ٹھنڈی سانس بھری۔
کامنی - ہائے کتنی بدنصیب عورت مین نکلی (آہ سرد بھرکر) ہائے! یہ مجھے کیا ہوگیا۔
اب تلسا سے ضبط نہ کیا گیا اور آنسو نکل پڑے
کامنی - میرے تو آنسو بھی جل گئے (غشی کی سی کیفیت طاری ہوگئی) اور سو رہی۔
زینب کی مان نے سر گود مین رکھ لیا۔ گرنے ہی کو تھی کہ زینب کی مان نے سہارا دیا اور لٹا کر کامنی کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ کامنی کا دل قابو مین تو بھلا کیونکر رہتا مگر بڑی خرابی یہ تھی کہ دل ہر گھڑی ہر دم ہر ساعت بیٹھا جاتا تھا اس سے جو تکلیف کامنی کو ہوتی تھی وہ ظاہر ہے۔
ایک بچہ تک سمجھ سکتا ہے کہ جب دل سی چیز دل سا عضو مین ڈوبا اور بیٹھا جاے تو آدمی کو نزع اور جانکنی سے زیادہ تکلیف ہوگی۔ یہ بیچاری راحت کی خوگر اور اسپر اتنا بڑا صدمہ پہونچے تو کیا حال ہوگا۔
زینب کی مان - تلسا بولو یہ کیا غضب ہوا۔
تلسا (ٹھنڈی سانس بھرکے) ہائے!
زینب - میرا تو جی اتا گھبراتا ہے کہ کیا کہون۔
تلسا (ٹھنڈی سانس بھرکے) رام کو یہی کرنا تھا۔
زینب - ہائے کسی کا اسمین کیا اجارا ہے۔ ہائے کیسی جوانی تباہ ہوگئی۔ یا اللہ کیا ہوا۔
تلسا - (آہ سرد بھرکر) بس جو ہونا تھا وہ ہوچکا۔
زینب - کیسی تباہ ہوئین بیچاری کہ اللہ سا تو ین دشمن کو بھی ایسی تباہی مین نہ ڈالے ہائے

اللہ ہم گنہگار بندے ہین تیرا ہی سہارا ہے میرے مولا۔
تلسا۔ کیا بیٹھے بٹھائے یہ ہوگیا۔
زینب۔ یہ کہان سے گولا آیا۔ از غیبی تھپیڑ۔ اس موت نگوڑی کو نہین موت آتی۔
تلسا۔ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔
زینب۔ شہر بھر روتا ہے جسنے دیکھا تھا وہ بھی اور جس نے نہین دیکھا تھا وہ بھی۔ ایسا قبول صورت جوان تو ہمنے دور دور نہین دیکھا۔ ہزارون لاکھون مین ایک۔ ہاے بچہ تمکو کسکی نظر کھاگئی۔ ہاے یہ کیا ہوگیا وہ پھول سے رخسارے وہ شنجرفی بدن مٹی کے سپرد ہوگیا۔ (رو رو کر) ہاے ذرا تو آ کے دیکھو کہ جو تمھاری پیاری بی بی تمکو دیکھ کے جیتی تھی وہ اب کس حال مین پڑی ہے۔
تلسا۔ کیا جانے سورچھا آگیا کیا جانے سورہی ہین۔
زینب۔ ہاے بھیا تمنے یہ کیسی وغا دی۔ اس بچاری دکھیا کو کچھ تو تسلی دیگئے ہوتے کچھ تو کہو گئے ہوتے۔
زینب کی ماں زار زار رونے لگی۔ اور آنسو ٹپ ٹپ گر کے کامنی پر گرنے لگے۔ تلسا نے ایک کپڑا تر کر کے آنسو پوچھے۔ اور اشارے سے کہا یہ کیا کر رہی ہو
زینب۔ اُف! ہاے یہ کیا ہوا۔
تلسا۔ (آہ سرد بھر کر) جیتے جی مرسٹی
زینب۔ ہاے بوڑھی ماں کا حال تو کوئی دیکھے۔ مین ایک گھنٹا بھر نیچے بیٹھی۔ نہ وہان بیٹھنے کو جی چاہتا ہے نہ یہان بیٹھنے کو کلیجا کٹتا ہے کہ ارے یہ کیا غضب ہوگیا۔
تلسا۔ کلیجا کٹنے کی تو بات ہی ہے۔
زینب۔ ہمین وہ دن یاد آتا ہے۔ جب یہ پیدا ہوئی تھین۔ کیسی خوشیان منائی گئی تھین رنڈی گا رہی تھی۔ (جان عالم کے نینان نچیلے) ہاے وہ گھڑی اب جو یاد آتی ہے تو پھوٹ پھوٹ کے رونا آتا ہے۔ ارے یہ کیا سے کیا ہوگیا۔
اتنے مین بدلی گھر آئی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین چلنے لگین اور یکایک بادل اس زور سے

گر جاکہ کامنی چونک اٹھی اور ادھر اُدھر حیرت کی نظر سے اسطرح دیکھنے لگی کہ معلوم ہوتا تھا کوئی اسکی بغل مین بیٹھا تھا اور ابھی ابھی اُٹھ کے چلا گیا اُسی کو ڈھونڈھتی ہے۔ ادھر اُدھر کچھ دیکھکر آنسو اسکی آنکھون مین اسقدر اُمڈ آئے کہ کوئی شے نظر نہین آتی تھی۔ ایک عالم تیرہ و تار۔ تلسا نے آنکھون پر چھینٹے دیے۔ رومال سے منہ اور آنکھون کو پوچھا۔ اور کہا ذرا سا ٹھنڈا پانی پی لو۔ پانی پی کر کامنی دہان سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور دیوانی کی طرح کبھی ادھر جاتی تھی کبھی اُدھر۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ایسی شے جو اسکو بہت ہی عزیز تھی ابھی ابھی اسکے پاس تھی اور ابھی ابھی کھو گئی اسی کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے۔ اور بڑی ہی حسرت کے ساتھ ڈھونڈھتی ہے۔ اگر کسی کو اسکا حال نہ معلوم ہوتا اور وہ کامنی کو اس قطع مین دیکھتا تو ضرور پورا پورا یقین ہو جاتا کہ یہ کوئی سٹرن ہے۔ تنکے چنتے چنتے اب کسی فرضی کھوئی ہوئی چیز کو گردن جھکائے ڈھونڈھ رہی ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ کامنی جس کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈھتی تھی وہ اصل مین کھوئی ہوئی تھی۔ فرضی نہ تھی یون تو کوئی شخص وثوق کے ساتھ نہین کہہ سکتا کہ کامنی واقعی کوئی چیز اسوقت ڈھونڈھ رہی تھی یا سٹرن ہو گئی تھی۔ یا ایک ساعت کا جنون ہو گیا تھا۔ مگر قرینہ یہی کہتا ہے کہ کامنی نے خواب مین اُسکو دیکھا جسکو وہ ساری خدائی مین سب سے زیادہ عزیز رکھتی تھی یہانتک کہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی۔ بادل کی گرج سے چونک اُٹھتے ہی پھر جیسے چونک پڑی۔ پہلے تو نیند سے چونکی۔ اب حیرت سے چونکی کہ وہ جو ابھی ابھی بغل مین تھا کیا ہو گیا۔ جب کبھی انسان خواب دیکھتے دیکھتے چونک پڑتا ہے تو کچھ سکنڈ تک اسکا اثر ضرور باقی رہتا ہے مگر اس خواب اور ان خوابون مین زمین آسمان کا فرق ہے۔ کسی مقام پر کامنی کو چین نہین آتا تھا۔ کسی سے بولتی تھی نہ چالتی تھی کبھی اس کمرے مین گئی اور کھڑی ہو کے واپس آئی کبھی اُس کمرے مین جا کے مونڈھے پر بیٹھی کچھ سوچنے لگی۔ کبھی باہر آئی۔ کبھی پھر تلسا اور زینب کی مان کے پاس ذرا بیٹھی۔

ایک بات اور لکھنے کے قابل ہے۔ وہ یہ کہ اسدن سے عرصے تک کامنی کو بادل کے گرجنے سے کمال نفرت تھی۔ دل ہی دل مین سوچتی تھی کہ ہاے اگر یہ کم بخت بادل نہ گرجتا اور مین قیامت تک یہی خواب دیکھا کرتی تو کیسی خوش نصیب ہوتی۔ گو

قانع بہ تجلی نشود شایق دیدار
پروانہ بہ مہتاب تسلی نتوان کرد

مگر دکھ پہونچے ہوئے دل کو یہ تسکین ہی غنیمت ہے کہ خواب مین تو دیکھا - خواب ہی مین باتین ہوتین - یہ تو ظاہر ہے کہ وہ خواب مین باتین ہوئین تو کیا مگر نہ دیکھنے سے تو اچھا ہے جو اپنا پیارا مر گیا ہو اُسکے دیکھنے کی اب کیا امید ہوسکتی ہے - لیکن اگر روز اسکو خواب مین دیکھے تو دل کو یون ہی سی تسکین تھوڑی دیر کے لیے ضرور ہو جاے -

تلسا - کیا جانے کیا سوچ رہی ہین -

زینب - (چپکے سے) کوئی خواب ضرور دیکھا ہے -

تلسا - ہان یہ تو ہی ہے -

زینب - جیسے ہی بادل زور سے گرجا ویسے ہی یہ چونک پڑین اور یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی شے کھو گئی تھی اسکو وہ ڈھونڈھ رہا ہے -

تلسا - عمر بھر کا ڈھونڈھنا ہے -

زینب - جیسے ہی بادل زور سے گرجا ویسے ہی یہ چونک پڑین اور خرابی یہ ہے کہ کوئی پوچھ نہین سکتا کہ کیا خواب دیکھا -

تلسا - (کرداننون کے تلے اُنگلی دباکے) ارے ! - کوئی پوچھے بھی نہین سکتا -

زینب - وہی تو مین بھی کہتی ہون - بس گونگے کا معاملہ ہے - نہ سمجھاتے بنتی ہے - نہ کچھ کہتے بنتی ہے نہ کرتے دھرتے بنتی ہے - سوا چپ کے اور رونے کے - بس - ہاے اتنے مین آواز آئی - بوا ذرا پانی پلا دو - کامنی برامدے پر کھڑی باغ کی طرف دیکھ رہی تھی ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکون اور سبزے کے لہلہانے اور بہار کی دید سے ذرا دل کو یونہین سی تسکین ہوئی تو پانی مانگا - زینب کی مان نے کہا دوڑو - دوڑو - تلسا فوراً ایک چاندی کے کٹورے مین فلٹر کا پانی لیگئی اور اُسمین تھوڑا سا کیوڑا ملایا اور بہت سی برف ڈالی اور جلدی سے لیگئی - ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور بھی طبیعت ذرا ذرا بحال ہوئی

اس رسم پر خدا کی مار

تمام ہندوستان کے چھتریون کے خلاف رنبیر سنگھ کے ہان ایک انوکھی رسم یہ تھی کہ بیوہ ہونے کے ساتوین روز بیوہ بیچاری کو ایک نئی قسم کی ساری پہناتے تھے جسمین چار رنگ ہوتے تھے۔ سرہی۔ سیاہ۔ خاکی۔ مانشی۔ اور چھپ چھپا گل کی نہایت ہی سیاہ گوٹ۔ یہ بیوہ بیچاری کو رانڈ ہونے کے ساتوین دن پہناتے تھے اور پہناکر اسپر یہ ستم ڈھاتے تھے کہ آئینہ لاکر اسکے سامنے رکھکر اس سے کہتے تھے کہ آئینے مین اپنا چہرا دیکھ۔ کس قیامت کی رسم ہے۔ خدا اس رسم کو غارت کرے۔ اس سے تو بیوہ بیچاری کو مار ڈالنا بہتر ہے۔ اس سے تو ستی کی رسم بہتر ہے۔ کس غضب کا سامنا ہے۔ ایک تو اس مصیبت زدہ پر یہ ستم ہوا کہ رنڈاپا بھگتنے لگی۔ کہین کی نہ رہی۔ زندگی تلخ ہوگئی۔ سہاگ کے عوض سوگ نصیب ہوا۔ اور ادھر اس کمبخت رسم کی بدولت زخم جگر پر نمک چھڑکا گیا۔

مرنے کے ساتوین روز یہ کم بخت رسم یہ بدبخت رسم ادا کی گئی۔ قیامت کا سامنا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ وہ بیوہ جانتی تھی کہ آج یہ کارروائی ہونے والی ہے۔ اس رسم کے ادا ہونے کے دن برادری کی سب عورتین جمع ہوتی تھین۔ ہائے! اور بیوہ بیچاری مصیبت کی ماری کو وہ ستم ڈھانے والی ساری پہنائی جاتی تھی۔ رنبیر سنگھ کے ہان برادری کی بہت سی عورتین آئین اور جتنی آئین سب انتہا سے زیادہ ملول و مغموم کامنی سے سب کو ہمدردی تھی۔ کامنی کے مزاج مین کچھ ایسی بات تھی کہ جو عورت اس سے دم بھر کو بھی ملی اسکو اس سے عشق ہوگیا۔ کسی کی آنکھون مین موہنی ہوتی ہے۔ اسکی ایک ادا مین موہنی تھی۔ جس عورت سے بوڑھی ہو یا جوان۔ مسن ہو یا کمسن۔ بدہو یا نیک۔ کسی باشد۔ جس عورت سے یہ ایک دفعہ بھی ملی وہ اسکا دم بھرنے لگی۔ کبھی کسی کی زبانی کسی نے یہ نہین سنا کہ کوئی کامنی کی شکایت کرتا تھا اور شکایت کرنے کی وجہ کیا۔ اگر کوئی برا بھلا بھی کہتا تو سن لیتی اور مسکراکر خاموش ہو جاتی اور کئی دن کے بعد ایسا جواب خوبصورتی کے ساتھ دیتی کہ وہ اپنے دل مین پشیمان ہوتی کہ مین نے یہ کیا کہا تھا اور کامنی کی خوشامد کرتی کہ اگر

میری زبان سے کوئی کلمہ نکل گیا ہو تو معاف کرنا۔ اور اسی کامنی پر یہ مصیبت پڑ گئی کہ کہین کی نرہی۔ اگر کامنی خود مرجاتی تو یہ واقعہ ایسا حسرت انگیز نہوتا جیسا یہ ہوا یون تو بیوہ ہونے کا رنج کسکو نہوگا۔ وہ کون عورت ہے جو بیوہ ہوجانے سے خوش ہو۔ اگر میان سے جانی دشمنی دلی عداوت پوری پوری نفرت بھی ہو تو بھی میان پھر میان ہے۔ بیوہ کا لفظ سنا اچھا نہین معلوم ہوتا۔ رانڈ چاہے دو سو برس کی بوڑھیا بھی ہو اگر کوئی اسکو رانڈ کہے تو جیسے کلیجے پر تیر لگا یا۔ گولا مارا۔ افسوس صد افسوس کہ وہی کامنی جو غم اور رنج اور الم اور اندوہ کا نام بھی نہین جانتی تھی وہ اب رنڈاپا بھگت رہی ہے۔ جو ناز و نعم پروردہ تھی اسپر وہ بجلی گری کہ تمام دنیا مین اس سے بڑھکے غم ہو ہی نہین سکتا۔ جو گھر راحت تھی وہ اب ایسی حالت مین ہے جو خدا کسی کو نصیب نہ کرے۔ ساتوین دشمن پر بھی یہ مصیبت نہ پڑے جو اسپر پڑی ہے۔

کامنی ستم رسیدہ کامنی خوب جانتی تھی کہ آج کیا ہونیوالا ہے اور کس مصیبت کا سامنا ہوگا۔ کامنی کے دل کی جو کیفیت تھی اسکا حال خدا ہی جانتا ہے۔ اور جن لوگون کو یون ہی سہی کچھ بھی عقل سلیم ہے وہ سمجھ سکتے ہین کہ اس بیچاری کے دل کا کیا حال ہوگا۔ ہائے رنبیر سنگھ ساخوشرو۔ خوبرو۔ جوان اور وہ رنبیر سنگھ جو کامنی پر دل و جان سے عاشق تھا وہ مرجائے اور اسکے مرنے کی خبر کامنی سُنے تو غضب کا سانحہ ہے یا نہین۔ وہ یہ خبر سنی کہ رنبیر سنگھ مرگئے۔ اور اب عمر بھر رنبیر سنگھ کی صورت دیکھنے مین نہین آئیگی تو اسکا دل کیونکر قابو مین رہے۔ اور اس سب پر ستم یہ کہ ساتوین دن اسکو رنڈاپے کے کپڑے پہنائے جاتے ہین اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تو آئینہ دیکھ ہائے ستم والے ستم۔ کامنی خود تو ششدر تھی۔ مگر اسکا دل روتا تھا اور کیون نہ روئے

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

اور سچ یون ہے کہ رونا بھی نہین آتا تھا۔ آنسو بھی خشک ہوگئے تھے۔ مگر جسقدر رونا آتا تھا اس سے کہین زیادہ دل روتا تھا۔

اور دل رو دیا ہی چاہیے۔ ہائے غضب کا سامنا تھا۔ اتنی کم سن عورت اور اوپر سے یہ ستم یہ آفت۔ یہ قیامت۔ یہ ہنگامۂ محشر۔ یہ ظلم۔ اور اُسی کی ساس اُسی کا سسر اسی کا دیور یہ ستم اسپر ڈھائے ع۔

سب کی آنکھوں سے اشک جاری ہے

قریب ایک ہی قسم کے سب کے خیالات تھے۔ کسی کی آنکھوں مین مارے اشک کے تار بندھا ہوا۔ کسی کا یہ حال کہ اپنے کسی عزیز قریب کو یاد کر کے رونا جو شروع کیا تو روتے روتے ہچکیان بندھ گئین۔ کوئی سکتے کے عالم مین ششدر۔ کسی نے آنکھین بند کر لین کہ یہ نادیدنی نہ دیکھنے مین آئی۔ کسی نے منہ پھیر لیا۔ کوئی باندھے دیکھ رہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور حیرت اور حسرت سے نظر ڈالتی تھی۔ جو عورتین دور بیٹھی تھین وہ باہم بہ صد رنج و الم گفتگو کرتی تھین مگر بہت ہی آہستہ آہستہ۔

۱۔ ہین کیا غضب ہو رہا ہے۔

۲۔ ساتوین دشمن کو بھی یہ دیکھنا نہ نصیب ہو۔

۳۔ ایک تو اسپر یونہین آسمان پھٹ پڑا۔ دوسرا ستم یہ ڈھایا جاتا ہے۔

۴۔ یہ کیا بُری رسم ان کمبختون مین ہے۔ سوئے پر سو درّے اسی کو کہتے ہین

۵۔ تسلی و دلجوئی درکنار رانڈ بیچاری مصیبت کی ماری سے کہا جاتا ہے کہ یہ رنڈسالہ پہن اور پہن کر اپنی صورت آئینے مین دیکھ۔ ہائے ستم۔

۶۔ ارے کیسی بدعت ہو رہی ہے۔

۷۔ اس سے تو زہر کی پوڑیا ہی دیدین تو اچھا ہے۔ یہ ان کمبختون مین کونسی رسم ہے۔

۸۔ کل کی بیاہی ہوئی دولہن اور آج یہ بدّت (بدعت)۔

کانسی کے بیکے کی جو عورتین آئی تھین انکا اور بھی بُرا حال تھا کہ کس گھر مین جنے لڑکی دی جسکے ہان بیوہ بیچاری کی ہر طرح خرابی ہے۔ یہی۔ کیا کم ہے

کہ اتنی عمر مین بیوہ ہوگئی اس پر یہ چرکے۔ پر چرکا ستیہ وانی کی آنکھون سے اسقدر اشک جاری تھے کہ کوئی شے دیکھ نہین سکتی تھی۔ اشک حجاب بنگئے تھے۔ بدمنی کی آنکھون مین تمام عالم تیرہ وتار نظر آتا تھا۔ کچھ نہین سوجھتا تھا۔ گو اسکو یہ معلوم تھا کہ آج اس مصیبت کا سامنا ہے مگر فرط غم سے ایک قسم کی بیہوشی سی طاری تھی جسکے سبب سے کچھ نہین سوجھتا تھا۔ وہ ظلم ڈھانے والی ساری درکنار۔ اسنے کامنی کی صورت تک نہین دیکھی تھی۔ بالکل سکتے اور بیخودی کا عالم۔ دنیا و مافیہا سے بحث نہین۔

کامنی کی ماں اپنے گھر ہی پر رہی مگر انگارون پہ لوٹتی تھی کبھی کبھی زور زور سے بآواز بلند روتی تھی کبھی دل ہی دل مین روتی تھی۔ کبھی چھاتی کوٹتی کبھی زور سے دیوار مین سر ٹکراتی تھی کبھی روتے روتے تھک جاتی تھی اور ایک طرح کی غشی آجاتی تھی عورتین منہ دھلاتی پانی پلاتی سمجھاتی تھین مگر چوٹ کھائے ہوئے دل بھلا سمجھنے والی ہین اور چوٹ بھی کاری۔ جس دل پر ایسی کاری چوٹ لگی اسکو کون سمجھا سکتا ہے۔ اور سمجھاے تو کیا سمجھاے۔ مہریان بارنین اور عورتین گھر کی باہر کی رشتے کی نوکر جاکر سمجھاتی تھین۔

مہری۔ اپنے تئین ہلکان نہ کرو۔

[سر پیٹ کر] ہاے ہلکان کیونکر نہ کرون۔ دل مین اک آگ لگی ہوئی ہے۔ ہاے کیا کرون۔

مہری۔ صبر کیجیے صبر۔

[سر پیٹ کر] ہاے صبر کہان۔ صبر کیسا۔ صبر کہان کرسکتی ہون ارے لوگو صبر مجھے کیونکر آئے۔

۱۔ اب تو وہ بچارا ہی نہین اٹھے گا۔ صبر نہ کروگی تو کیا کروگی۔

۲۔ تازہ تازہ زخم ہے۔ صبر کہان سے ہو۔

۳۔ آسمان پھٹ پڑا۔

۴- اور یہ دوسرا آسمان پھٹا پڑتا ہے -
مہری - کیا بُری رسم ہے -
(سر پیٹ کر) "ہائے اسوقت میری رانی کا کیا حال ہوگا"
۱- ذری انکا منہ دُھلا دو -
۲- کلیجا پھٹا جاتا ہے -
۳- ہائے ہائے - یہ کیا ہوگیا -
۴- بنا بنایا کھیل بگڑ گیا - ہائے ہائے -
"ہائے میری دلاری کا منی اسوقت چار رنگ کی ساری" -
ساری کے بعد کوئی لفظ کہنے ہی کو تھی کہ اس زور سے چھاتی کوٹی کہ کچھ سنائی نہ دیا - عورتوں نے ہاتھ پکڑ لئے مگر زور سے چھڑا چھڑا کے کوٹنے لگیں -
کسی نے کہا - اس سے کیا فائدہ سرکار - ہم لوگوں نے بڑے گناہ کئے تھے - اُسی کا یہ نتیجہ ہم بھگت رہے ہیں - "میں بڑی پاپن ہوں - ہائے کیا جانے کیا پاپ کیے تھے"
۱- اب ان ننھے ننھے بچوں پر ترس کھاؤ -
۲- بڑی مصیبت پڑی ہے مگر جس گنہگار پر مصیبت پڑتی ہے اسکو سہنا ہی پڑتا ہے -
۳- اس سے کوئی خالی نہیں -
۴- کسی کا کم کسی کا جیادہ - کھالی کوئی نہیں - کوئی نہ کوئی غم جرور دیکھا ہوگا - کوئی رانڈ ہوگئی - کسی کا لڑکا جاتا رہا - کسی کی جوان بیٹی مرگئی - دکھ سے دنیا میں کوئی کھالی نہیں - اور یہ تو اچرج ہوگیا - شیر تھا شیر -
"ہائے میں اپنے شیر کو کہاں پاؤں گی"
۱- تمہارا تو تھا ہی نہیں -
۲- کیا جانے کسکا تھا - تمہارا ہوتا تو داغ دیجاتا -

۳- تمھارا دشمن تھا۔ جانی دشمن۔
۴- ہے تو یہی۔
دو کیسی محبت سسرال کی تھی۔ اُف۔ جان سے عاشق۔ اور کیسا عقلمند۔ کیسا نیک کیسا ملنسار۔
۱- اری بہن چاہے لڑاکا ہو چاہے ملنسار کوئی ہو موت کسی کو نہیں چھوڑتی۔
۲- یہ گیا کہاں تھا۔ سمندر پار لڑائی تھی۔
۳- گیا کہاں تھا بوا۔ موت کے منہ گیا تھا۔ کہاں یہ ملک کہاں سمندر پار موت لیگئی اس سے کوئی کیونکر بچ سکتا ہے۔
۴- جہاں کی مٹی ہوتی ہے وہیں کھینچ لیجاتی ہے۔ چاہے کوئی جتن کرو کچھ نہ ہوگا۔ کوئی مطلب نہ نکلیگا۔ مٹی ضرور گھسیٹ لیجائیگی۔
عورت۔ جس روز خط نہیں آتا تھا اسروز تار آتا تھا۔ دو دو خط روز۔ رجسٹری کر کے۔ تار چوتھے پانچویں آتا تھا۔
دو سب خواب خیال ہوگیا۔ ہائے بنا بنایا گھر بگڑ گیا۔ دو دن علاج بھی نہ کر سکے سب سے بڑھکے تو یہ رنج ہے۔ اس بوڑھوتی وقت ہمیں یہ دکھ دیکھنا بدا تھا سو دیکھا اپنے اپنے نصیب۔ ہائے میں کیا جانتی تھی کہ یہ ہوگا نہیں تو کبھی کرور برس تک نہ جانے دیتی۔ کانپتی کی ساس کے ہاتھ پاؤں جوڑتی کہ ہم اور تم دونوں ملکے انکو روک لیں،،
۱- یہ کون جانتا تھا کہ یہ ہوگا بے بسی کی بات ہے۔
۲- اور وہ جانتے بھی تو کیا کر لیتے۔ ہونا تو یہی تھا۔ آئی ہوئی کہیں ٹلی ہے توبہ کرو اور مٹی تو وہاں کی بدی تھی۔ تم کیا کرتیں اور ہم کیا کرتے۔
دوست۔ لڑائی کا بڑا شوق۔ رسالے میں بھرتی ہونے کا بڑا شوق۔ فوج کے نام پہ جان دیتا تھا اور جان دے ہی دی۔ دو دن کی بیاہتا جورو کا بھی خیال نہ آیا۔ یہ بیدردی یا تو جورو کے نام پر فدا تھا۔ یا ایسی بے رخی کی۔

ساس بوڑھی ساس - بوڑھی ماں کو قتل کر گیا - (سر پیٹ کر) یا تو ایسی محبت تھی کہ کسی داماد کو ساس کی نہو گی یا بس ایکا ایکی مار ہی ڈالا - کہین کا بھی نہ رکھا نہ زمین کا نہ آسمان - ہاے مین نے ابتک کوئی دکھ نہین دیکھا تھا - مین جانتی ہی نہ تھی کہ دکھ کیسا ہوتا ہے - ہاے مین کیا کرون"۔

جواب - کروگی کیا - وہی کرو جو سب گنگا کرتے ہین - اللہ کے حکم سے کوئی لڑسکتا ہے بھلا -

چار بجے تک یہ اور انکے ساتھ گھر اور باہر کی سب عورتین زار زار رویا کین اور سانحہ ہی ایسا جگر دوز تھا کہ ساتوین دشمن کو بھی اللہ نصیب نہ کرے - جولڑکی سب مین زیادہ خوش نصیب تھی وہ سب سے زیادہ بدنصیب ہوگئی - اتنی جلد میان سے جدائی ہوئی اور کس حسرت کے ساتھ جدائی ہوئی کہ کسی کو یہ دیکھنا نصیب نہو کہانی سی پرستان کی پری پر آسمان ٹوٹ پڑا - کہین کی نہ رہی - یہان تو یہ ماتم ہو رہا تھا اب دہان کا حال سنیے کہ ٹھاکر بل زور سنگھ کے گھر مین اندر تو عورتین بھری ہوئی تھین اور باہر مرد - اور یہی باہم گفتگو ہو رہی تھی کہ اس رسم بد کو دور کرنا چاہیے یہ تو اجہل سی اجہل قومون مین بھی رائج اور جایز نہین ہے وحشیون تک مین ایسی کوئی رسم نہین سننے مین آئی - خدا اس رسم کو غارت کرے - اس سے تو دختر کشی اچھی - ایک دفعہ مار ڈالو جلد بس چھٹی ہوئی - گجراج سنگھ کو اس رسم بد کا سخت افسوس تھا - انہون نے بڑی کوشش کی کہ انکی لڑکی پر یہ ستم نہ ڈھایا جاے مگر عورتین کب مانتی تھین - سانگھ - گمان سنگھ - بلبھدر سنگھ - نیل کنٹھ دھیج سنگھ - خوشحال سنگھ یہ سب تو اس بات پر متفق تھے کہ اس رسم کو ٹھاکر اٹھا دین مگر سدھ مان سنگھ اور رام سنگھ کو اسسے اختلاف راے تھا - یہ کہتے تھے کہ جو بات جسکے خاندان مین باپ دادا کے وقت سے ہوتی آئی ہے وہ ہونے دو - اور ضرور ہونی چاہیے کردہ رسم اڑا دیجائیگی تو خاندان پر اسکا بڑا برا اثر پڑیگا اور اچھا نہوگا اور نہو لین پھلینگے نہین - اور خدا جانے کیا زد بد دیکھنا پڑے - گجراج سنگھ

نے کہا یہ تو مین خوب جانتا ہون کہ آج تو کچھ نہین ہو سکتا۔ اب بھلا کیا ہو سکتا ہی مگر آئندہ کے لیے کوشش کرنی چاہیے کہ یہ جاہلانہ سفاکانہ رسم دور کر دیجاے بلبھدر سنگھ نے بھی اسپر زور دیا۔

بیھدر۔ خدا جانے یہ انوکھی رسم انکے ہان کہان سے جایز قرار دیگئی۔ اور یہ کس بزرگ کی انکے خاندان پر عنایت ہوئی کہ بیوہ بیچاری پر رنڈاپے سے زیادہ یہ ستم ڈھایا جاتا ہے اور کوئی اسکے دور کرنے کی کوشش ذرا نہین کرتا۔ والدر سنتے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔

گمانسنگھ۔ ہمکو اس راے سے اتفاق ہے۔ پورا پورا اتفاق۔ والدر۔

رام۔ بھی پھر اب دفعتہ تو اس ریت کو کوئی میٹ نہین سکتا۔ اور خصوصاً بڑی بوڑھی عورتین۔ انکی ساس جو ریت رسم کرتی تھی اُس سے یہ کبھی نہ ہٹینگی اسمین چاہے کوئی مرے چاہے جیے۔ ہر چہ باد اباد کچھ پروا نہین۔ اور ایک اس خاندان کی عورتون پر کیا فرض ہے سب خاندانون کا یہی قاعدہ ہے کہ جو باپ دادا کے وقت سے ہوتی آئی ہے۔ وہی کار روائی ہونی چاہیے ورنہ فال بد سمجھتے ہین سدھ۔ اگر آپ اس رسم کو جہالت کی رسم قرار دیکر اسکو اُڑا دیجیے اور خدا نخواستہ کسی کے پانون مین کانٹا چبھے تو گہے کی سواری ہو یا نہین۔ ضرور ہو۔

خونخوار۔ اجی یہ سب جہالت کی باتین ہین سُنی ہوئی ہین۔ کسی کے پانون مین کانٹا چبھے اس فضول خوف سے اس پاجی پنے کی رسم کو قایم رکھنا اس سے بڑھکر جہالت نہین ہو سکتی ہے۔ اگر کچھ روپیہ صرف کرکے بھی اسکی فنا کی کوشش ہو سکے تو ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ اسمین جاہے جو صرف ہو۔ ہم بھی چندہ دینے کو تیار ہین۔ گو ہمارے خاندان کی رسم یہ نہین ہے مگر ہمدردی۔

گجراج۔ ارے بھائی رسم تو ہمارے خاندان کی بھی نہین ہے مگر اثر تو اسکا ہمپر پڑا اور ایسا اثر پڑا کہ ہمارا ہی جی جانتا ہے کہ ہمپر بڑا ظلم ہو رہا ہے مگر اسمین کسی کا کیا قصور۔ عورتین بدشگونی کے خیال سے کب مانتی ہین۔

بلبھدر۔ اجی قبلہ عورتون تک خیریت ہے جب مرد ہی جہالت کے پتلے بنے ہوئے ہین تو عورتون کی کون کہے۔ وہ تو ناقص العقل ہین ہی۔ ہان رنبیر سنگھ اگر زندہ ہوتا اور اس سے کہا جاتا تو وہ والد اس رسم کو موقوف ہی کرادیتا مگر زندگی نے وفا نہ کی اور خود اسی بیچارے پر یہ تباہی آئی۔

گجراج۔ (آبدیدہ ہوکر) یہ تو عمر بھر کا رونا ہے۔ اس سے تو کاشی مرگئی ہوتی تو اچھا ہوتا۔ ہائے یہ کیا ہوگیا۔ یہ کیسا ستم ہوگیا کہ کہین کا نہ رکھا۔ دکھ درد سے کوئی خالی نہین ہے مگر ہم نے اولاد کا دکھ نہین دیکھا تھا۔ ؎

دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے پسر کا داغ

اب سنیے کہ مولوی صاحب جو لڑکون کو پڑھاتے تھے۔ اپنے مکتب خانے مین اسی کوٹھی مین پھاٹک کے اندر ایک کمرے مین بیٹھے تھے۔ یہ صرف اس لیے بلائے گئے تھے کہ لڑکے ماتم کے گھر مین نہ جائین لیکن انکے لیے مہری ڈیڑھ آنے کی گرما گرم پوری لیکر گئی تو انہون نے پوچھا کیا آج کھانا نہین پکا۔ یہ بازار کی پوریان کیسی مہری نے کہا مولوی صاحب آج رونا پیٹنا ہو رہا ہے کھانا بارہ بجے کے بعد پکے گا۔ مولوی صاحب نے کل کیفیت دریافت کی تو سخت رنج ہوا۔ خونخوار سنگھ اور رام سنگھ سے انسے پرانی ملاقات تھی پوری نوش جان فرماکر حقہ پیا اور ان دونون کو اشارے سے علیحدہ بلایا اور یون گفتگو کی۔

مولوی۔ آج خلاف معمول گھر سے پوریان ہمارے لیے آئین۔ سخت تعجب ہوا کہ روز تو گوشت روٹی آتی تھی آج یہ پوریان کیسی۔ مین نے مہری سے پوچھا۔ مہری نے کیا جانے کیا اول جلول باتین کین۔ اگر سچ ہے تو بڑے تعجب کا مقام ہے اور اگر جھوٹ ہے تو مہری پگلی ہے اگر سچ ہے تو آپ لوگون کی تہذیب پر بٹا لگتا ہے ایک تو خدا کا یہ قہر اس بیچاری پر پڑا۔ دوسرے اسکے زخم جگر پر آپ لوگ اور نمک چھڑکتے ہین۔ افسوس۔ ابھی وہ چھتری پنے کی جہالت نہین گئی۔

خونخوار۔ اور دل لگی یہ کہ یہ رسم چھتریون کے ہان کی نہین ہے۔ ہم لوگون مین

کسی خاندان مین یہ کمبخت رسم نہین ہے - یہ تو کم بخت ہیم اسی کم بخت خاندان مین ہے اور لاکھ لاکھ انکو سمجھائیے عورتون کے سبب سے انکی ایک نہین چلتی -

مولوی - عورتین ان پر حاوی ہین یا یہ عورتون پر -

خونخوار - اجی جناب ضعیف الاعتقادی کی باتون مین عورتین سب کہین حاوی ہوتی ہین - ہم نے دیکھا ہے بڑے بڑے مولویون کے ہان چیچک مین مالنین بلوائی جاتی ہین -

مولوی - ہان یہ صحیح ہے - مگر یہ بھی بدعت ہے -

رام - بدعت و دعت کچھ نہین ہے - یہ سب آپ کا خیال ہی خیال ہے - اگر چیچک مین مالنون کو کسی مسلمان نے بلایا تو اسمین گناہ کیا ہوا - گناہ کی کونسی بات ہے -

خونخوار - سمجھنا چاہیے کہ وہ بیچاریان پڑھی لکھی تو ہوتی نہین - انکے اور آپ کے خیالات یکسان نہین ہو سکتے - انکو تو پورا پورا یقین اسبات کا ہے کہ اگر مالن نہ آئیگی تو بچہ جاتا رہیگا - بس یہ خیال غضب ہے -

رام - ہمکو اس سے اتفاق ہے -

مولوی - خدا نہ کرے کہ کوئی عورت اس ہندوستان مین بیوہ ہو - اس سے تو مرجانا بہتر ہے -

رام - اسی سے ستی کی رسم کی ہندوستان مین ممانعت نہین تھی - مگر واہ ری ہندو عورت اس سے بڑھ کر تمام دنیا مین کوئی عورت مستقل اور صابر اور خدا ترس اور میان کی جان نثار و فادار خیر طلب نہین ہو سکتی - وجہ یہ کہ وہ جانتی ہے تاکہ اسکے ساگ اسکی عیش زندگی اسکے حظ اسکے کل آرام کی باتون کا دار مدار میان کی زندگی پر ہے جسکے ساتھ اسکو اپنی عمر البسر کرنی ہے - اگر میان نہین تو کچھ بھی نہین - لاکھون روپیے پاس ہون تو بھی ہیچ ہے - زیور ہے تو وہ ہے بیکار ہو اس زیور کے پہننے کا حظ کیا ہے - کچھ بھی نہین - اگر سنگار کیا تو اور بھی رنج ہوگا

کہ ہاے اس سنگار اور جوبن کے لطف اُٹھانے والا تو ہے ہی نہین۔ کون دیکھیگا بس اس خیال سے اسکے دل پر ایسا اثر جم جاتا ہو کہ اسکا مٹنا اسکے دل کی فنا پر موقوف ہوتا ہے۔ ستی کیون ہو جاتی تھین اسی سبب سے کہ میان کی مفارقت ایک لمحہ بھی انکو پسند نہین تھی۔ ادہر میان نے جان شیرین جان آفرین کی سپرد کی اُدھر اس وفادار جان نثار نے دولہن کا لباس پہنا۔ سولہ سنگار کیے خوب بنی ٹھنی۔ ناک چوٹی سے درست ہوئی اور بکشادہ پیشانی میان کی چتا مین جلتی بلتی آگ کے شعلون مین کود پڑتی تھی۔ چودہ چودہ پندرہ پندرہ برس کی جوان عورتین کس شوق سے آگ کے شعلہ جوالہ مین کود کر جل بھن کے خاک ہو جاتی تھین۔ اور صدق دل سے۔ اور سب چیزون مین انسان بناوٹ کر سکتا ہے مگر جان دینے مین بناوٹ نہین ہو سکتی۔ اور جو ستی نہین ہو جاتین وہ تمام عمر دنیا بھر کی تکلیفین اُٹھاتی ہین۔

وہ چھٹ جاتی ہو دکھہ اک آن بھر کر ۔۔۔ یہ اپنی زندگی کاٹے ہے مر مر
وہ مرتی ہے یار و ایک باری ۔۔۔ اسی رہتی ہے دایم دم شماری
کہان آناً فاناً تن جلانا ۔۔۔ کہان دنرات رہ رہ سن جلانا
غرض عورت وہی ہے خوبصورت ۔۔۔ جو پہنے ہے سدا ملبوس عصمت
ہے عصمت نیکبختی کی نشانی ۔۔۔ نہو تو خاک ہے پھر زندگانی

مولوی ستی کی نسبت جو آپ نے فرمایا وہ سب سچ مگر بڑی سفت کی ہو۔ خونخوار مجھے اتفاق ہے۔ ہان اسمین شک نہین کہ جو عورتین ستی ہوتی تھین وہ اپنے میان کی جان نثار بڑی وفادار بی بیان تھین اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا۔ مگر جان بوجھ کے جان دینا خدا کو بھی اچھا نہین معلوم ہوتا۔

رام ستی دیبیان ہوتی تھین۔

نسبت نہ ستی سے دو پتنگے کے تئین ۔۔۔ اس مین اور اسمین ہے علاقا بھی کہین
وہ آگ مین جل مرتی ہو مردے کے لیے ۔۔۔ یہ گرد بجھی شمع کے پھرتا بھی نہین

مولوی - خوب ہی کہا ہے ۔ ؎

وہ آگ مین جل مرتی ہے مردے کیلیے
یہ گرد بجھی شمع کے پھرتا بھی نہین

مگر یہ آج کی رسم خدا اسکو غارت کرے ستی کی رسم سے زیادہ بیرحمی کی ہے ۔ اور ایک رسم یہ بھی آپ لوگون مین بڑی ظلم کی رسم ہے کہ جو ذرا ذرا سی لڑکیان چھ چھ سات سات برس کی معصوم بیچاریان بیوہ ہو جاتی ہین انکی دوسری شادی نہین کرتے یہ بڑا غضب ہے ۔ اس سے تو انکو مار ہی ڈالو ۔

خونخوار ۔ جب کسی ایسی بیوہ کو ہم دیکھتے ہین تو کلیجا کٹتا ہے ۔

رام ۔ بھئی اسمین پھر ہمین آپ سے اتفاق نہین ۔ جو شخص مرد یا عورت ایک شے کو جانتا ہی نہین اسکو اسکی خواہش بھی نہین ہوتی ۔ یہ جو سیمین نن ہو جاتی ہین وہ کیونکر بے شوہر کے زندگی بسر کرتی ہین ۔ وہ بھی تو انسان ہی ہوتی ہین ہماری رائے یہ ہے کہ بیاہی عورت سے گمراہ ہو جانے کا زیادہ خوف ہے بہ نسبت بن بیاہی کے اسکو تو خوف ہوگا نا کہ مبادا لڑکا پیدا ہوا تو بڑی روسیاہی ہوگی ۔ زہر کھانے کے علاوہ اور کوئی اسکا علاج ہی نہین ہے ۔

مولوی ۔ تو اسکے یہ معنی ہین کہ جتنی عورتین ہین سب کو رانڈ بیوہ ہو جانا چاہیے تا کہ بدکار نہو جائین ۔ بس ایک سرے سے مردون کا قتل عام بول دیجیے اس سے دو تین فائدے ہونگے ۔ ایک تو سب عورتین رانڈ ہو جائینگی اور رنڈاپے کے سبب سے بدکار نہو سکینگی ۔ دوسرے جب کوئی مرد رہے ہی گا نہین تو بدکار ہو کیونکر سکینگی ۔ تیسرے یہ بہت بڑی شکایت کہ ہندوستان کی آبادی انتہا سے زیادہ بڑھتی جاتی ہے دور ہو جائیگی ۔ پورا پورا قطع نسل ۔ اتنے فائدے متصور ہین لہذا قتل عام کا حکم ہو جاے ۔

خونخوار سنگھ اس فقرے پر بہت ہنسے ۔ اتنے مین ایک لڑکے نے آکے مولوی صاحب سے کہا ۔ مولوی صاحب دیکھیے بُبّو نہین مانتے ۔ کسی لڑکے کا قلم لیلیا کسی کی کتاب

کا ورق نوچ لیا۔ مولوی صاحب اپنی سلطنت کی بدنظمی اور طوائف الملوکی کا حال سنکر سرہنگون کی سرکوبی کو روانہ ہوئے۔ خونخوار سنگھ اور رام سنگھ باغ مین ٹہلے۔

خونخوار۔ کیون جی اندر اسوقت کیا ہو رہا ہوگا۔ توبہ توبہ۔

رام۔ ہاے ہاے یہ نہ پوچھو بھائی صاحب۔ ستم کا سامنا ہوگا۔

خونخوار۔ ستم ساستم۔ اُف۔ خدا اس رسم کو غارت کرے۔ اور جو اسکا حامی اور معین ہو وہ بھی غارت ہو۔ آمین آمین ؎

جو عدوے باغ ہو برباد ہو
اسمین یا گلچین ہو یا صیاد ہو

رام۔ [ذرا سسکارکر] تو مجھے کیون کوستے ہو بھائی صاحب۔ میرے ہان تو یہ رسم ہوتی نہین ہے پس نہ مین اسکا معین ہون نہ حامی۔ مجھے تو یہ رسم خود ناپسند ہے مگر اسکا روک دینا انکے ہان کی عورتون کو قتل کر ڈالنا ہے۔ وہ اسکو اس سے بھی بڑھ کے نحوست سمجھتین۔ اس سبب سے ہم نے کہا کہ اب اسوقت عورتون پر سختی کرنا ستم ہے۔

خونخوار۔ ہان یہ صحیح ہے اس سے ہمین بھی اتفاق ہے۔

رام۔ ارے بھائی جو رسم جسطرح پر چلی آتی ہے۔ اسی طرح پر اسکی کارروائی ہونی چاہیے۔ ورنہ عورتون کی صرف دلشکنی ہی ہوگی۔ بلکہ اگر ذرا بھی کوئی سانحہ یا حادثہ ہوا تو انکو پورا پورا یقین ہو جائیگا۔ کہ اسی سبب سے ہوا اور غضب ہی ہو جائیگا۔ انکے دلون پر کیسا برا اثر ہوگا۔

اتنے مین رونے کی آواز اندر سے آئی تو خونخوار سنگھ اور رام سنگھ دونون کے کان کھڑے ہو گئے اور دل بھر آیا۔ دونون کی آنکھین پرنم ہو گئین اور رام سنگھ نے کہا بھئی اُسطرف چلے چلو۔ یہان تو دم گھٹتا ہے۔ ہاے یہ کیا ہو گیا۔ دونون اس کوٹھی کے قرب سے دور چلے گئے کیونکہ وہ صداے ماتم سنی نہین جاتی تھی۔

اب گھر کے اندر کا حال سنیے کہ وہان کہرام نہین مچا تھا۔ کہرام کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ اِس کہرام کے لیے ابتک کوئی نام موضوع ہی نہین ہوا ہے۔ یہ وہ کہرام ہے۔ جسوقت ساری آئی جسکو رنڈسالہ کہنا چاہیے اور بدبخت کامنی۔ کم بخت کامنی۔ غمزدہ کامنی۔ ستم زدہ کامنی۔ الم رسیدہ کامنی۔ افسردہ خاطر کامنی۔ از خود فراموش کامنی۔ پژمردہ دل کامنی۔ بنکس کامنی۔ بے بس کامنی۔ بیچاری کامنی۔ مصیبت کی ماری کامنی۔ دلشکستہ کامنی۔ جگرگداختہ کامنی۔ حواس باختہ کامنی۔ وہ کامنی جو۔ ع۔ خود اپنی قضا کی نوحہ خوان تھی۔ جو نیم جان تھی۔ انگارون پر لوٹتی تھی۔ جو رنبیر سنگھ کی ابدی مفارقت مین گویا اس شعر کی مصداق تھی۔

ایک خوش آتی نہین تیرے بغیر
لاکھ شکلین دل کو دکھلاتے ہین ہم

وہ کامنی جسکی آہ بیتابانہ سنکر رعد کی چھاتی پھٹ جاتی۔ وہ کامنی جسکے دیدۂ تر کا جوش ابر کو شرماتا۔ وہ کامنی جسکی چشم خونچکان اور شعلہ ریز فغان اور سینہ بریان اور رنج و حرمان اور نالۂ اخگر فشان دیکھکر سا توان دشمن بھی آٹھ آٹھ آنسو روتا۔ وہ کامنی جسکا دل نوحہ گر روز بروز ڈوبا جاتا تھا۔ جو فرط حیا سے دل کھول کر ماتم بھی نہین کر سکتی تھی۔

بلبل ببیدل برنگ گل در و بند قبا
در دل شوریدہ پنہان درد پنہانی کیست

وہ دل سوختہ کامنی جسکے خرمن عیش پر برق جہندہ گری تھی۔ وہ صید الم کامنی جسکے کشور عشرت کو لشکر الم نے لوٹ لیا تھا۔ جسکے قافلۂ طرب پر طائفہ دزدان اندوہ نے چھاپا مارا تھا۔ بجز اختر شماری۔ گریہ وزاری۔ دل کی بیقراری۔ خون آشامی اور حسرت و ناکامی کے جسکو اور کوئی کام ہی نہ تھا۔ وہ نمک پر دردۂ شور غم کامنی جسکے زخم جگر گل تر پر خندہ زن تھے۔ وہ جگرفگار کامنی جسکی آہ خونبار سے خوف معلوم ہوتا تھا کہ کہین آسمان نہ پھٹ پڑے۔ وہ طالب اجل کامنی جو ظل مرگ کی تلخی کو

عسل اصل و خالص کی شیرینی سے کہین زیادہ شیرین سمجھتی - وہ کامنی جو ان اشعار کے مفہوم کی مصداق تھی -

مین وہ ہون سوختہ قسمت کہ کرے رخ کہن — مشعل برق مرے دود جگر سے روشن
داغ گر آتش سوزان ہی تو سینہ گلخن — کاش جلکر کہین برباد ہو خاکستر تن

چند سوزم زغم و چند گدازم یارب
سخت ناساز و بدل سوز چہ سازم یارب

سوزش غم نے کیا بسکہ عناصر مین فتور — جانے خون شعلہ سرکش ہی رگون مین ہستور
مجھ سے پروانہ کرے ہمنفسی کیا مقدور — گرم ہنگامہ سمندر کا نہو میرے حضور

برق گو جلوہ فرد شد من محزون چہ کنم
خرمن بود مرا سوختم اکنون چہ کنم

۱۱ - ایک چھوکری عورت نے کان مین کامنی کے کہا - بہن اسوقت نہ رو - پرمیشر مین سب کچھ کدرت [قدرت] ہے اور کامنی نے زبان حال سے کہا -

اے طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہین - نہ کرو فکر دوا -
اس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آزار نہین - ابھی ہو جاے شفا
کتنا چاہا کہ ترے عشق مین مر جاؤن مین - پر نکلتا نہین دم -
اے صنم تو ہی مری شکل سے بیزار نہین ہے اجل بھی تو خفا
کر چکے تجربہ نسخہ اعجاز مسیح - فایدہ کچھ نہوا -
ہو گا چنگا مرض عشق کا بیمار نہین - کیجیے لاکھ دوا
درد دل سے مرے اگاہ ہو کیونکر وہ صنم - ہاے اب کیا کرین ہم
وان تو پرسش نہین یان طاقت اظہار نہین ہے سامان قضا
نبض عاشق کی ترے دیکھ کے کہتا ہے طبیب - نہ جیے گا غریب
درد الفت کے سوا اور تو آزار نہین - کارگر کیا ہو دوا

وہ کانی جور ونے کی آواز سے گھبراتی اور پریشان ہو جاتی تھی۔ جسنے آج تک کبھی کسی کا ماتم نہین دیکھا تھا۔ جسکی ان نے اسکے بچپنے مین آدمیون کو بڑی تاکید کردی تھی کہ خبردار اگر مردہ ادھر سے نکلے تو کانی کو نہ دیکھنے دینا۔ اگر کوئی شخص کانی کے سامنے مردے کا لفظ کہتا تو انکو افسوس ہوتا اور اسکو ڈانٹ دیتین۔ یہ وہی کانی ہے جو آجتک کسی ماتم کی صحبت مین شریک نہین ہوئی تھی۔ اب وہ خود سب سے زیادہ ماتم کر رہی ہے اور اس سے بڑھ کے اور کیا ہوگا کہ ماتمی لباس پہننے والی ہے اور وہ ماتمی لباس جو خدا کسی کو تمام جہان مین نصیب نہ کرے۔ ساری خدائی مین یہ ماتم کسی کے حصے مین نہ آئے۔ یہ ماتم ہے یا قیامت کبریٰ سے بڑھ کر۔

جسوقت ساری کھولی گئی اور کافور کی بو آئی (انکے ہان قاعدہ تھا کہ غسل کے بعد میت کو کافور سے بساتے تھے اور کافور ہی سے یہ ستم ڈھانے والی ساری بھی بسائی جاتی تھی) بس اسوقت وہ کہرام مچا کہ دور تک ماتم ہی ماتم کی آواز جاتی تھی۔ راہ چلتے الامان والحذر کہتے تھے۔ کانی کے دل کا حال ناگفتہ بہ۔ نہ روتی تھی نہ دھوتی تھی۔ نہ بکا وبین نہ سکتہ۔ نہ سینہ کوبی۔ نہ اشکباری۔ بس ایک قسم کی غشی تھی۔ بلکہ غشی بھی اسکو نہ کہنا چاہیے۔ ایک قسم کا سکوت۔ بلکہ سکوت کا لفظ بھی صحیح نہین۔ ایک قسم کی خود فراموشی کہین تو مے زیبد۔ واقعی یہ اسوقت اس بے انتہا رنج مین تھی کہ درد دکھ سب کو بھولی ہوئی تھی۔ بلا مبالغہ اگر کوئی اسکو سوئی بھی بھونکتا تو محسوس نہوتا۔ ہان ایک دفعہ رونے کی صدا انتہا سے زیادہ تیز ہوئی اور اسکی ساس کے چھاتی کوٹنے کی صدا ایسی بلند ہوئی کہ سب عورتون کو یقین ہوگیا کہ اب یہ نہ بچیگی۔ تین چار نے اٹھ کے دونون کے ہاتھ زبردستی پکڑ لیے مگر اسنے چھوڑا کے پھر وہی حال کیا۔ اس رونے پیٹنے کی آواز سے کانی چونک پڑی یا یون کہین کہ سکتے یا غشی کی حالت جاتی رہی اور اسی حالت مین کملا پتی نے دو ہتڑ پیٹ کر کہا (زینب کی مان بات ارے آج تو چندی جمعرات ہے) اتنا کہنا تھا کہ کانی نے زور سے ایک چیخ ماری اور دھم سے گر پڑی۔ لو غش آگیا چونکہ رنبیر سنگھ کی مان یعنی اپنی ساس کے پاس ہی یہ بیٹھی

ہوئی تھی وہ اپنی انتہا کی مصیبت کو بھول گئی۔ اور بہو کو اٹھانا چاہا مگر بوڑھی عورت یہ کب امکان مین تھا۔ اور عورتین دوڑ پڑین کسی نے کامنی کا سر اپنے زانو پر رکھا۔ کوئی پنکھا جھلنے لگی۔ کسی نے جلدی سے پانی لیکر منہ دھویا۔ مگر کامنی کی کیفیت بدستور تھی حضرات ناظرین کملاپتی نے کس غضب کا فقرہ کہا کہ مردہ کامنی کو اور بھی مار ڈالا کہین کا نرکھا۔ اور یہ کچھ دشمنی سے نہین کہا۔ ظاہر ہے کہ رنبیر سنگھ کو اپنے بھائی سے زیادہ اپنی بہن کملاپتی کی محبت تھی اور کملاپتی ہی انکے ساتھ علاقے پر بھی گئی تھی۔ اور نوچندی جمعرات کو بھی کملا ہی انکی شریک ہوئی تھین۔ ہاے کملاپتی نے بہت ہی صحیح کہا کہ یہ نوچندی جمعرات ہے۔ ہاے یہ وہی نوچندی جمعرات ہے جسمین بڑے بڑے لطف کامنی اور کملاپتی نے اٹھاے اور اب اسی نوچندی جمعرات کو یہ کوہ الم پھٹ پڑا۔ آسمان اس بیچاری پر ٹوٹ پڑا کہ کہین کی نرہی۔ نوچندی جمعرات کے نام پر کامنی اور کملاپتی جان دیتی تھین پہلے ہی دن جب نوچندی جمعرات کا میلا دیکھا تھا دونون پھڑک اٹھی تھین اور دونون نے متفق ہوکر کہا تھا کہ ہر مہینے مین نوچندی جمعرات کا میلا دیکھا کرینگے۔ ہاے کیا ستم کا سانا ہے کہ اسی نوچندی جمعرات کو یہ کہرام کامنی کے گھر پر مچا ہوا ہے اور یہ کہرام اس وجہ سے نہین مچا ہوا ہے کہ کامنی کی سسرال مین اسکا کوئی عزیز جاتا رہا ہو نہین نہین۔ بلکہ اس کہرام کا سبب یہ ہے کہ خاص کامنی ہی پر گر پڑا۔ خاص کامنی نے ایسا زخم کاری کھایا کہ مرجانے کو زندہ رہنے سے کہین بہتر سمجھنے لگی۔ افسوس صد افسوس صد ہزار افسوس۔

یہ وہی نوچندی جمعرات ہے جسکی نسبت رنبیر سنگھ نے جنگاہ سے اپنی پیاری کہن کو لکھا تھا کہ آنے کے ساتھ ہی جو پہلی نوچندی جمعرات ہوگی تم کو اور سمرتا کو نوچندی جمعرات دکھانے لیچلونگا اور اسی نوچندی اسپر یہ آسمان پھٹ پڑا۔ افسوس افسوس

غشی کی حالت دیکھکر مان سنگھ نے جو رنبیر سنگھ کا بڑا بھائی تھا اپنے باپ کو علیحدہ
لیجاکر کہا قبلہ وکعبہ اس سے تو بہتر یہی ہے کہ لڑکی کو مار ڈالیے بس چھٹی ہو۔ وہ بھی
اس عذاب سے بچے اور ہم لوگون کو بھی روز روزان فضول رسوم کے ہاتھون پریشان
ہونا پڑے۔ خدا خدا کرکے کامنی نے جو ذرا آنکھ کھولی تو جان مین جان آئی۔ غضب خدا
کا اتنی بڑی غشی ہم نے تو سنا بھی نہین تھا اسکو غشی نہ کہیے یہ خدا جانے غم کی کون
حالت تھی۔ اب تباہیے اس غش سے کسقدر ضعف ہوگیا ہوگا۔ اور اس ضعف اور صدمے کی
حالت مین جب یہ ظلم ڈھانے والی ساری بپتا جائیگی تب کس قیامت کا سامنا ہوگا
اور جان بچنے کی کون سی صورت ہوگی۔

اتنے مین ڈاکٹر صاحب آئے انسے سب حال سن وعن کہا گیا۔ انھون نے کہا
اسمین علاج کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ وہی جو ترکیبین آپ نے کی ہین وہی کافی
ہین۔ مگر اسمین شک نہین کہ دماغ سے زیادہ مریضہ کے قلب پر اثر پڑا ہے۔ ضعف اور تکان
اور دل کے ڈوبنے کی کوئی انتہا ہی نہین۔ اسکے لیے سکون لازمی ہے۔ کوئی رنج
اور غم کی بات نہ کہنی چاہیے۔ آرام مقدم ہے۔ برف کا پانی دیجیے۔ انار کا افشرہ
ملیگی۔ لیکن آرام کرنے دیجیے۔ رنبیر سنگھ کے باپ نے کہا بیٹا اب تم جاؤ تمھارا
کام۔ مین اب اندر نہ جانے کا۔ اسمین شک نہین کہ اگر وہ رسم ادا کی گئی تو لڑکی کی
جان جائیگی۔ ڈاکٹر صاحب کو رخصت کرکے مان سنگھ اندر گئے۔ عورتین کھچا کھچ
بھری ہوئی تھین۔ جب یہ اندر گئے تو جو عورتین انسے پردہ کرتی تھین انھون نے
آنچل سے منہ چھپالیا۔ اور کچھ یونہین سا پردہ کیا اس کہرام اور ماتم کے وقت پردے
کی کسکو پڑی تھی۔ انھون نے جاکر وہ ظلمی ساری چپکے سے مانگی اور چپکے ہی سے بھاوج
کو چھوادی اور آئینہ پشت کی طرف دکھایا۔ چلیے رسم ادا ہوگئی۔ جو عورتین قریب کی
رشتہ دار تھین وہ بیٹھی رہین باقی یکے بعد دیگرے رخصت ہوئین۔

جب باہر کی عورتین چلی گئین تو کامنی کو کوٹھے پر لیگئے۔ دلاتی انار کا افشرہ تیار ہوا
برف اور گیوڑا ملاکر ایک بہت بڑا گلاس بھرکر آب انار کامنی کو پلایا گیا۔ اس سے

جری تسلی ہوئی اور پنکھے کے نیچے آرام کیا تو آنکھ لگ گئی تو کوئی ایک گھنٹے کے بعد آنکھ
کھلی۔ اس عرصی مین مردون اور عورتون نے کھانا پینے سے فراغت پائی۔ کامنی نے قسمین کھائین کہ کھانا سے طبیعت
مکڑجاتی ہے صرف انار کا افشرہ پیا۔ کھانے پینے سے فراغت پاکر کملاپتی اور سمرتا کامنی کے کمرے
مین کو تھے پر آئین۔ اور دو ہی منٹ مین کامنی کی آنکھ کھل گئی۔ تو دونون کو قریب بلا کر
کہا (اسوقت تھکی ماندی تو تھی ہی یہان تنہائی مین جو مسہری پر لیٹی اور پنکھے کی ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا آئی تو آنکھ لگ گئی۔ آنکھ لگ گئی تو خواب مین انھین دیکھا) آبدیدہ ہوکر کہا
کیا دیکھتی ہون کہ۔ (کہ کا لفظ کہکر کچھ اور کہنے کو تھین کہ کملاپتی نے کہا بس اب اپنے آپ
کو ہلکان نہ کرو۔ نہین تو تم سے بھی ہم لوگ ہاتھ دھو بیٹھینگے۔ ہمین اب انکی نشانی تم ہی ہو)
کامنی نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا مجھے تو اب رونا بھی نہین آتا۔ آنسو بھی خشک ہوگئے
خواب مین دیکھنے سے رنج تو ضرور ہوتا ہے اور سخت رنج ہوتا ہے کہ ہائے اب پورا پورا
خواب و خیال ہوگیا مگر ذرا دیر تسلی بھی ہوتی ہے کہ کاش خواب ہی مین روز دیکھ لیا
کرون۔ یہ تو دل کو تسلی ہوگی کہ جو کچھ پرمیشر کو کرنا تھا وہ تو ہوا اب میرے ساتھ اتنی ہی
محبت نباہین کہ مجھے اپنی صورت ایک دفعہ روز دکھا جائین۔ اتنا ہی سہی۔ خواب مین
دیکھا کہ مین اور وہ ایک کوچ پر بیٹھے ہین اور مین ایک لڑکی کو پڑھا رہی ہون اور ایک
لڑکی کو سینا سکھا رہی ہون۔ اور ایک لڑکی کو جراب بنانا سکھا رہی ہون۔ ہنسکر مجھسے کہا
معلوم ہوتا ہے تم اُس جنم کی استانی جی ہو۔ مین نے کہا۔ ع۔ فقیرون سے اچھی نہین
دل لگی۔ اتنا سیر اکہنا تھا کہ بس لڑکیون کو وہان سے ہٹا کر مجھے پیار کیا۔ اور کہا یہ مصرع
اب کبھی نہ ہمارے سامنے پڑھنا۔ فقیر تمھارا دشمن ہمارا بی بی اور فقیر۔ ہان ہم مرجائین
تو چاہے تم فقیر ہوجاو۔ چاہے جوگن بس اتنے مین میری آنکھ کھل گئی۔ ہائے مین
کہین کی نہ رہی۔ دین دنیا دونون سے گئی گذری۔ ادھو کی رہی نہ اُدھو کی رہی۔ کیا سے
کیا ہوگیا۔ مین تو خواب کو مانتی ہی نہین مگر اس خواب نے میرے دل پر بڑا اثر کیا
ہے سوچتی ہون کہ لڑکیون کو پڑھانا شروع کرون۔ ذرا دیر دل بھی بہلے گا اور شغل کا
شغل ہے اور ثواب کا ثواب اور لڑکیون کے پڑھانے مین کوئی عیب بھی نہین کوئی

حرف بھی نہین رکھ سکتا - مین اس خواب کی پوری پوری تعمیل کرنا چاہتی ہون -
کملا پتی نے سمجھایا کہ دیکھو سپنے مین بھی انکو تمھارا لڑکیون کا پڑھانا ناگوار گذرا - دوسری
بات یہ ہے کہ اس سپنے کی پوری پوری تعمیل کرنے کے معنی یہ ہین کہ تمھاری پیری
دشمن جوگن ہو جائین - اسکا تو تم کبھی خیال بھی نہ کرنا - یہ تم نے اسی لیے پڑھا لکھا
تھا کہ ایسی باتون کا خیال کرو - پرمیشر کی کرپا سے دیور دیورانی جٹھانی ساس سسر امان
باپ بھائی بھاوج گا دن گراون نوکر چاکر سواری شکاری سب کچھ ہے چار دیواری
مین بیٹھو - پوجا پاٹ کرو - لڑکیون کو پڑھاؤ لکھاؤ مگر اپنے گھر مین اپنی چار دیواری
کے اندر -

سمرتا نے بھی اس کلام کی تائید کی اور بہت سمجھایا کہ اپنے دل کو روکو اور قابو مین
رکھو - تمھارے مان باپ ساس سسرے پر یہ مصیبت کیا کم پڑی ہے کہ ان پر
اور ایک دوسری مصیبت پڑے اور وہ بیچارے کہین کے نہ رہین -

کامنی یہ سب سن کے خاموش ہو رہی اور بات ٹال دی - اور دل ہی دل مین سوچنے
لگی کہ خواب تو اچھا دیکھا - دن رات بیکار بیٹھے رہنے سے سوائے اسکے کہ رنج
کو ترقی ہو اور کیا فایدہ ہو سکتا ہے - اگر لڑکیون کا مدرسہ قایم ہو جائے تو ثواب کا
کام بھی ہے اور نام بھی ہے اور تعلیم نسوان کو بھی ترقی ہو گی اور لڑکیان صنعت مین پڑھنا
لکھنا سیکھ جائینگی - ٹھان لی کہ جہانتک ہو سکیگا جان لڑا دونگی اور سسرے کی بڑی خوشامد
کرونگی کہ مجھے مہربانی کرکے اجازت دیجیے کہ مین مدرسۂ نسوان قایم کرکے بھلے مانسون
کی لڑکیون کو پڑھاؤن - اگر منظور کر لیا تو خیر ورنہ مجبوری ہے - اس دکھ مین اور
بھی ایک دکھ بڑھے گا - کملا پتی اور سمرتا کی رائے سے تو واقف ہو ہی گئی تھی کہ وہ
ان خیالات کے خلاف ہین ان دونون سے مشورہ کرنا فضول سمجھی - دھنوٹھکرا ین
اور شیورانی سن اور دیکھے دونون مین اسلئے بڑی تھین - بڑی بہن پدمنی کو اس قسم
کی گفتگو کرنا پسند نہ تھی اور پھر یہ بھی جانتی تھی کہ پدمنی بہت اچھے خیالات کی عورت
نہین - پرانا تشن زیادہ ہے - ایک روز جیسودا اسے ملنے آئین وہ ہم سن ہم عمر

اور سجولی اور قریب قریب ایک ہی خیال کی تھی اس سے اسنے یون گفتگو کی۔
کامنی۔ بہن ایک بات کہون جو کسی سے کہو نہین۔ بہت پوشیدہ بات ہی۔ کسی سے کہنے کی نہین۔
جسود (ج) ہم تو ضرور کہدینگے۔ ادھر تم نے بات کہی اور ادھر ہم نے ڈھنڈھورا پیٹوادیا
کامنی۔ ہم تو اپنے دل کی ایک بات کہتے ہین اور تم ہنسی مین ٹالتی ہو۔ واہ۔
ج۔ کیسی بچون کی سی باتین کرتی ہو۔ اری بہن تمھاری بات اور ہم کسی سے کہین۔ زبان کاٹ لو۔ مجھے رنج ہوا کہ تم نے یہ کہا کیون۔
کامنی۔ کیا جانے تمھاری کیا رائے ہو مگر ہم نے تو ٹھان لی ہے کہ یہی ہوگا۔ اسمین چاہے جو ہو۔ تم سے صلاح لیے بغیر نہ کرونگی۔
ج۔ دو باتین ہم نہ نے دینگے۔ تم پڑھی لکھی عورت ہو اس سے کہنے کو جی چاہتا ہی کسی اور سے نہ کہنی۔ ڈر معلوم ہوتا کہ شاید خفا ہو جاے۔ سنو بہن بات تو یہ ہی کہ دوسری شادی گو شاستر کے رو سے جایز ہے مگر رواج کے رو سے بُری بات ہی۔ مین خود جانتی ہون کہ اسمین کوئی عیب نہین لیکن ماں باپ ساس سسرے کو زہر کھالینا پڑیگا۔ خیر اسکا تو مجھکو خوف نہین کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسا اپنے آپ نہ کروگی مگر ڈر اسمین یہ ہے کہ کہین کوئی اور گل نہ کھلاؤ جس سے ہمین رنج اُٹھانا پڑے۔
کامنی۔ وہ کون بات ہی۔ کیا جانے کیا سمجھی ہو۔ اُلٹی پُلٹی سمجھی ہوگی کچھ۔ اچھا اسکو جانے دو۔ سنون تو کہ کیا کہتی ہو۔
کملا۔ کہین تم فقیر نہو جاؤ۔ سرن تو ہو ہی گئی ہو۔
کامنی۔ پہلی بات وہ کہی دوسری بات یہ کہی۔ دونون باتین اول جلول۔ اری بہن دوسری شادی کے تو کوئی معنی ہی نہین ہین اسکا تو ذکر ہی نہ کرو۔
ج۔ یہ سب مل کے تھین زہر دینگی۔
کامنی۔ یہ مین نہین مانتی۔ انگریزی عملداری ہے دل لگی نہین ہے۔ مگر میرا دل کب گوارا کریگا۔ کوئی اور کہتا تو منہ نوچ لینے کا جی چاہتا۔

ج — بس اب مین خوش ہوگئی —
کامنی — ہی دوسری بات اسکو مین بیوقوفی سمجھتی ہون —
ج — بس جیو چھپی ہوئی —
کامنی — اور یون تو ہندو بیوہ ایک فقیرنی سے بھی بدتر ہوتی ہے — نہ اچھے کپڑے پہن سکے نہ کھانا اچھا کھا سکے نہ کسی رسم ریت تہوار مین شریک ہونے کے قابل کسی مصرف کی نہین — زندگی تلخ —
ج — ہن پھر جس گھنگار پر پڑتی ہے وہ بھگتتا ہی ہے
کامنی — خالی خولی بھگتنے سے کیا ہوتا ہے — خالی خولی رونے دھونے سے کیا ہوتا ہے — خالی خولی رنڈاپا بھگتنے سے کیا ہوتا ہے — خالی خولی بوجھا پاٹ سے کیا ہوتا ہے — کوئی بات ایسی کرے جس سے دنیا مین فائدہ اور عقبی مین ثواب ہو
ج — اچھی بات تو ہے مگر معلوم نہین کہ وہ کونسی بات ہے —
کامنی — وہ بات یہ ہے کہ مین بھلے مانسون کی لڑکیون کو پڑھنا لکھنا سینا پرونا جراب بننا — حساب کتاب کچھ تاریخ تھوڑا سا جغرافیہ یہ سب باتین سکھاؤن —
ج — روکتا کون ہے — اسکو کون منع کرتا ہے — سسرال والون سے پوچھ لو بس پھر جو چاہے سو کرو —
کامنی — ایک اسکول لڑکیون کی تعلیم کے لیے قایم ہو تو کیسا —
ج — یہ واہیات بات ہے — بس ہوا تاہی سکتا ہے کہ میری گھر کی یا تلا سمرتا ہے یا تمھاری بڑی بہن ہے — یا ہیکے کی لڑکیان ہین وہ آئین اور دو چار گھنٹے پڑھ کے چلی جائین — یہ نہین کہ مدرسہ ہو اور وہان فیس لیجائے اور انگریز ماسٹر آکے امتحان لین — مین تو اپنے پروس مین دیکھا کرتی ہون نا — یہین آتی ہین — صاحب لوگ آتے ہین — ہندوستانی ماسٹر جاتے ہین —
کامنی — یہ غلط ہے — مرد وہان نہین جا سکتا اور عورتون کے جانے مین کوئی ہرج نہین — اور فیس مین لونگی نہین — پڑھانے کے علاوہ اور اچھی اچھی باتین

سکھاؤنگی - مین کل حال مفصل لکھ کے تمکو سناؤنگی کہ یہ یہ ہوگا - مرد کا تو نام ہی نہ لو - مرد تو دہان جاہی نہین سکتا بس یہی خیال تمکو ہے نا - یہ تم کہو ہی نہین - مین کوئی سسٹرن ہون بھلا - مجھے اپنی بدنامی کا خوف نہین ہے تم بری وہ بنکے سکھانے والی آئی ہو سسٹرن کہین کی - میرا منشا بس یہ ہے کہ مین نے جو تھوڑا بہت پڑھا لکھا ہے وہ بالکل رائیگان نہ جاے - اگر عمر بھر رنڈاپے اور ماتم اور رونے دھونے مین صرف کردون تو کیا کچھ بھی نہین - جی یہ چاہتا ہے کہ دنیا اور عقبیٰ دونو کا فائدہ ہو - اور اسطرح سے کارروائی ہو کہ کوئی نام نہ رکھے -

اس گفتگو کے پندرہ بیس دن کے بعد کامنی نے اپنے سسر سے اپنا عندیہ ظاہر کیا - پہلے دبے دانتون صرف اتنا کہا کہ مین چاہتی ہون کہ غریبون کی لڑکیون کو پڑھاؤن اور سینا پرونا سکھاؤن اور اسکے علاوہ اور عمدہ عمدہ اخلاقی امور کی تعلیم دون اسمین میرا دل بھی بہلے گا - اور بیکار بھی نہ ہونگی - اور غم بھی غلط ہوگا اور گھر کی لڑکیان پڑھ لکھ بھی جائینگی - اور سیدھے ڈھرے پر بھی آجائینگی اور پھر دنیا اور عقبیٰ دونون مین ثواب ہوگا - جو بات لاکھون روپے صرف کرنے مین نہین حاصل ہوسکتی وہ حاصل ہوسکتی ہے اور کسی کا کوئی نقصان یا ہرج نہین ہے - اسکے خسر نے کہا بیٹا ہم غور کرکے اسکا جواب دینگے - ہم چاہتے ہین کہ جو کچھ ہم پر بجلی گرنی تھی وہ تو گری اب جہان تک ہوسکے تم کو ذرا بھی تکلیف نہو اور جس بات مین تمھاری خوشی ہو وہ سر آنکھون سے بجا لاؤن - کہ اُس مرحوم کی نشانی ہو - مین تمھاری ساس اور دیور سے دریافت کرکے تمکو اطلاع دونگا - ظاہرا تو کوئی ہرج نہین معلوم ہوتا — اسی واسطے مین نے پنشن لے لی کہ لڑکے بالون مین آرام سے رہون مگر خدا کو منظور نہ تھا - مجھے بڑھاپے مین یہی دیکھنا بدا تھا دو تین دن کے بعد بی بی اور لڑکے سے صلاح لیکر کامنی سے کہا بیٹا غریبون کی لڑکیون کے پڑھانے مین کوئی عیب نہین ہے - ہم نے سب سے دریافت کرلیا ہے

پڑھنا لکھنا سینا پرونا سکھاؤ۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیان آیا کرینگی
کاشنی۔ میرا جی دنیا سے ہٹ گیا ہے۔ مین چاہتی ہون کہ کسی
جنگل بیابان ویرانے مین جا کے رہون جہان نہ کوئی مجھکو دیکھے
نہ مین کسی کو دیکھوں سکون۔ بہت جی گھبراتا ہے۔ الجھن سی ہوتی
ہے۔ مین کچھ عرض نہین کرسکتی (روکر) دل کسی طرح نہین
بہلتا۔ بلیون اچھلتا ہے۔
خسرو (روکر) بیٹی یہ تو جب تک ہماری تمہاری زندگی ہے تب تک
کا رونا ہے۔ ہائے کیا شیر تھا۔ اس شہر کے کیا معنی دور دور تک
ایسا نہ تھا۔ بڑا خوش نصیب مین اپنے آپ کو سمجھتا تھا کہ ایسا
ہونہار لڑکا پایا۔ اب مجھ سے بڑھ کے کوئی بدنصیب نہین۔ نصیب
ساس۔ (کاشنی کی طرف اشارہ کرکے) اس سے بڑھ کے خوش
کون بی بی تھی۔ ہماری قوم مین تو کوئی نہ تھی۔ اب اس سے زیادہ کون
دکھی ہے۔ مجھ سے بڑھ کے خوش نصیب کون مان تھی اب مجھ سے
بڑھ کے دکھیا کوئی نہین ہے۔ اب روتے روتے آنسو
بھی جل گئے۔
کاشنی۔ اگر میرے لیے باغ بنا دیا جاے تو ذرا دل کو ڈھارس
ہو۔ مجھے تنہائی اب بہت پسند ہے۔ آیندہ جیسی مرضی ہو۔ بلا
مرضی مین کوئی کام نہ کرونگی۔
ساس۔ تم ابھی لڑکی ہو۔ اکیلی کیونکر رہو گی۔
کاشنی۔ اسکا تو خیال ہی نہ کرو۔ مین سو برس کی بوڑھیون سے
بھی زیادہ بوڑھی ہون۔ میرے چال چلن سے گھر بھر خوب
واقف ہے۔
لنگر بلا لے گئے۔ ان سے سب حال کہا گیا۔ مالنگہ نے کہا

ہم غور کرکے اسکا جواب پرسون دینگے اور اُسی روز جا کے بلبھدر سنگھ اور گانسنگھ تحصیلدار اور اندر بکرم سنگھ سے مشورہ کیا اور صلاح یہ قرار پائی کہ اندر بکرم سنگھ اپنی بہن سے عندیہ لین اور اسکے بعد پھر باہم مشورہ ہو۔ یہ سب کو پورا پورا یقین تھا کہ مانسنگھ کے باپ انکا کہنا مان لینگے۔ اندر بکرم نے بہن سے پوچھا اور تین گھنٹے کی بحث کے بعد دوسرے روز پھر احباب سے مشورہ ہوا مگر ہنوز کوئی راے قایم نہین ہوئی۔

بی بی کی وفاداری

کامنی کا دل بہت چاہتا تھا کہ جنگل کی راہ سے شہر کی بود و باش سے نفرت تھی۔ مگر سسرے ساس دیور بھائی کی مرضی کے بغیر کیونکر جاتی۔ ایک روز اسکے ہان اسکی کئی ہمجولیان آئین کہ باتون مین اسکا دل بہلے۔ کامنی کو اب روتی دھوتی نہین تھی مگر نبیر سنگھ کی یاد کسی دم نہین بھولتی تھی اور دل مین ایک ہوک سی اُٹھتی تھی۔ کامنی نے ان سب سے اخلاق اور نصیحت اور پند سود مند کی باتین کین۔

دیر تک گفتگو ہونے کے بعد یہ تقریر ہوئی کہ جو عورت اپنے نیک میان کی اطاعت گزار اور جان نثار نہین وہ کسی مذہب کے رو سے بخشائی نہ جائیگی۔ وہ گئی گندی۔ دنیا جہان سے۔ دین بھی گیا اور دنیا بھی نہ اِدھر کی رہی نہ اُدھر کی۔ یہان منہ کالا۔ وہان نرک بھگتنا پڑے۔ مگر تپسیر بھی نہین مانتین۔ کامنی نے عندالتقیہ یہ پُرزور لکچر مین کہا۔

ستیاجی کو دیکھو کہ جب سری رام چندر جی کو بن باس ہوا تو اتنی بڑی مہارانی چکرورتی مہارانی ہوکر رنگ محلون کے عیش اور دنیا بھر کے آرام کو چھوڑا اور بن مین انکے ساتھ کیسی کیسی تکلیفین اُٹھائین پتی برتا عورتین ایسی ہوتی ہین جسکی ہزارون ٹہلویان۔ مہریان۔ داسیان سہیلیان ہر وقت ساتھ رہتی ہون وہ بنون مین پانون ننگے چلین۔ کانٹے جابجا پانون مین چبھین۔ پانون سوجھ جائین۔ آبلے پھوٹین اور وہ اُف نہ کرین۔ لاکھ لاکھ رامچندر جی نے منع کیا مگر محبت کے یہ معنے کہ ساتھ نہ چھوڑا۔ سکھ کے سب ساتھی ہوتے ہین۔ مگر محبت وہ کہ دُکھ مین ساتھ دے۔ اور نہین کہ مجبور ہوکے ساتھ دے۔ نہین سب نے سمجھایا کہ تم رانی مہارانی ہوکے جنگلون بنون مین کہان پھروگی سفر سے راج کرو۔ انھون نے کہا واہ جب راجہ بن باس ہین تو رانی کو چین کہان مجھے وہ کانٹے پھول کی پنکھڑی سے زیادہ نازک معلوم ہونگے ستیاجی نے کہا تھا

مات پتا بھگنی پریہ بھائی	پریہ پریوار سرسر سمدائی
ساس سسر گرسجن سہائی	سب سنمد سسل سکھدائی
جہان لگ ناتھ نیہہ اور ناتے	پیابن تیہ ترن تے تاتے
تن دھن دھام دھرن پرراجو	پتی بہین سب شوک سماجو
پران ناتھ تم بن جگ ماہین	موکو سکھ کہون کو دناہین
جیابن دیہ ندی بن ناری	ویسے ہی ناتھ پرش بن ناری
ناتھ سکل سکھ ساتھ تمھارے	شرد بھل مکھ بدن نہارے
مین پن سمجھ دیکھ من ماہین	تج پیوگ سم دُکھ جگ ناہین
مم دُکھ ناتھ کہے بھو تیرے	بے بجھاو پرتاپ گھنیرے
پربھو بیوگ لویس سمانا	سب بل ہوئین نہ کرپان دھانا

کیا راون کی بہو سلوچنا کی وفاداری کا حال نہین سُنا۔ یہ راون کے لڑکے میگھناد کی دُلھن تھی اور بڑی پتب برتا۔ شوہر کی دلی محبت جب لچھمن جی نے جدھ مین میگھناد کو مارا تو پریشر کی مایا سے اسکی ایک بھجا دباز و اور ہاتھ رن کے میدان سے اُسکے گھر مین تڑپ کے گری۔ اور دھڑ اور سر رن مین رہا۔ جسوقت یہ بھجا گری۔ اسوقت بیچاری سلوچنا سو رہی تھی

اُسکی سکھیون نے جو یہ اچرج کی بات دیکھی تو گھبرائین اور ہاتھ کو پہچانا اور سلوچنا کو جگا کے دبے دانتون کہا کہ رن مین بڑا پڑے۔ (قیامت) ہوگیا یہ بھجا جو کٹ کے یہان گری ہے اُسکو پہچانو دیکھتے ہی غش آگیا جب غشی کی حالت گئی تو اُٹھکر بہت روئی اور بڑا ماتم کیا۔ اُٹھتی تھی اور گر گر پڑتی تھی۔ قلم دوات کاغذ منگوا کر اُس کٹے ہوئے بازو کے پاس رکھا اور کہا اگر تو میرے پتی کی بھجا ہے تو سب حال لکھدے کہ رنمین کیا ہوا۔ اس کٹے ہوئے ہاتھ نے لکھا کہ اے میری استری دُکھ نہ کر۔ میری اتنی ہی عمر تھی۔ اگر رن مین نہ مارا جاتا تو اور کیسی طرح جان جاتی اب تو لچھمن جی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ سرگ جاتا ہون۔ موت سے کوئی نہ بچیگا۔ چاہے رشی ہو چاہے منی۔ چاہے چنڈال۔ آگے پیچھے سب کے لیے وہی دُھرا ہے۔

سب کو درپیش ہے وہ سخت سفر	ہر قدم پر ہین جہین لاکھ خطر
نہ کوئی میر کاروان طریق	نہ کوئی ساتھ اور نہ کوئی رفیق
تن سے جسوقت دم نکلجاے	ساری ہیکل ابھی بدل جاے
سب یہ مٹی کا کام مٹی ہو	اینٹ کا گھر تمام مٹی ہو

سلوچنا دیوانی ہوگئی۔ بار بار اُس بھجا کو دیکھے اور زار زار روئے اور بلاپ اور بین کرے۔

گر اکٹ کے اکاس سے تیرا ہاتھ	کہان پاؤگی مین تجھے میرے ناتھ
ذرا اپنا مکھڑا دکھادے مجھے	مین واری گئی ہان جلادے مجھے
سمجھتی تھی رن جیت کے آؤگے	مگر بھر مین رنجیت کہلاؤگے
نہ معلوم تھا آج موت آئیگی	بھجا کٹ کے آنگن مین گر جائیگی
نہ مارا گیا صرف میرا پتی	ہوا ساری لنکا کا سینا پتی
بڑے پنڈت اور جوتشی اور فقیر	دکھائی گئی جنکو کر کے لکیر
کہا سب نے ملکر کہ دھن تیرے بھاگ	رہیگا سدا تیرا قایم سہاگ
نہ پھلیگا رنج اور دکھ تیرے پاس	کبھی بھی نہ ہوگا ترا دل اُداس
یہ کہتی تھی سامنے درکھ بیت	سہاگن رہیگی سدا سمر دا

مگر موت آئی نہ ٹالے سے ٹلے
کرم رکھیہ کیونکر مٹائے مٹے

بھجا ہی یہ وہ میرے رن بیر کی
جو ہمسر تھے فولاد کے تیر کی

بھجا ہی یہ اس میرے بلونت کی
کہ جسپر تھی اترائی لنکا پوری

ہوئی فتح اسکی گیا وہ جہان
جسے کہتے تھے سب جہان پہلوان

اسی کی بھجا ہے یہ گویا مری
بری گت ہی اب میرے سیان مری

بھجا ہی یہ وہ جسنے کاٹے کرور
بہادر بڑی جنکے تھے رنمین زور

جہان سکھ کیا دان بھر کی لاش
نہو دل مرا کسطرح باش باش

ہٹائے کسی کے نہ ہٹتی بھجا
بھجائی سے کب ایسی کٹتی بھجا

بھجا ہی اسی مرد میدان کی
بھجا ہی اسی میرے بلوان کی

بھجا تجھکو میرے ہی سر کی قسم
کہان ہی بتا میرا پیارا بلم

برا تھا یہی یہ کرمون کا پھیر
مرا شیر یون جلد ہو جاے زیر

مین ہون باولی بک رہی ہون کیا
کہان آدمی اور کہان دیوتا

گری آکے لنکا مین جب سے دوت
نہ کچھ کر سکا ہاے راون کا پوت

ہوا دور گ لوک خوش کوش وان
بھگتی ہون پاپن رٹھا پا مین یان

بس روتے روتے ایک دفعہ ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنا مال اسباب گہنا کپڑے لتے اپاہجون لولون لنگڑون اندھون رانڈ بیواؤن بن مائی باپ کے بچون بے وارثون بیکس بوڑھون اور بوڑھیون کو دے دیے اور اس بھجا کو زیور پہنا کر خود بھی سولہ سنگار کیے۔ گہنا پہنا اور جا کے راون اپنے سسرے سے اجازت مانگی کہ مجھے ستی ہونے دو۔ بڑی ردوبدل کے بعد رامچندر جی کے لشکر مین گئی۔ اور ڈرتے ڈرتے ایک سہیلی کو بھیمن جی کے پاس بھیجا اور انھون نے آپ بڑا افسوس کیا اور سیتا دیوی کی لاش اور سر جوالے کر دیا۔ سلوچنا بڑے استقلال سے اس بھجا اور سر اور لاش کو لیکر چتا پر بیٹھی راون بھی بڑے افسوس کے ساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا اور شہر بھر کے لوگ ٹھٹھ کے ٹھٹھ باندھے جمع تھے فوج کے سپاہی چتا کے ارد گرد پرے جمائے کھڑے تھے سلوچنا نے لوگون کو دعا دین

دین اور ہنستی ہوئی خوش خوش بڑی سنجیدگی کے ساتھ چلکے خاک کا ڈھیر ہو گئی - اپنے مرد کی محبت کے یہ معنی ہین کہ اُسکے بعد دم بھر جینا بھی دوبھر ہو گیا - نہ اِن مُردار ون کی طرح کہ ایک کو سائی دوسرے کو بدھائی - وہ بیچاری سُنتے ہی ستی ہو گئی -

درگا - ای بہن ایسی عورتین نارائن کی دلاری ہوتی ہین -

رجن - اپنے مرد سے بڑھ کے کسی کو سمجھتی ہی نہین - جدائی اور عمر بھر کی جدائی ایسی کھلتی ہے کہ اپنی جان دے دیتی ہین -

درگا - جیسے چکور کو چاند بلبل کو گل - بھینس کو پانی - بالک کو مان کی - نیون کو جو تپ کرتے ہین رام کی محبت ہوتی ہے ویسی ہی نیک عورتون کو اپنے مرد کی ہوتی ہے

بنگلا رانی نے جو وفاداری اپنے میان کے ساتھ کی اُس سے ہندو عورتون کی ٹیک چلنی کا حال معلوم ہوتا ہے کہ جسکے ساتھ بھونری پھیری جاتی ہے اُسکو کیسا سمجھتی ہین راجہ نے جسکو یہ بیاہی تھی اسکو محبت کی آزمائش کے لیے یہ بیوقوفی کی کہ مشہور کر دیا کہ راجہ رن کی زمین دشمن کے تیر سے مر گئے - رانی کو جب یہ خبر ہوئی تو آٹھ آٹھ آنسو روئی اور سُرن کی طرح باہر نکل گئی اور گلی کوچون مین راجہ کو ڈھونڈھنے لگی - جو دیکھتا تھا زار زار رونے لگتا تھا کہ یہ وہی رانی ہین جسکی سواری مین ہاتھی اور گھوڑون اور لشکر اور رتھون کی قطار کی قطار نکلتی تھی - راستے بند ہو جاتے تھے اور آج یہ اتنی بڑی رانی پاؤن ننگے بلاپ اور ماتم کرتی ہوئی گلی گلی راجہ کو ڈھونڈھ رہی ہے - جسکے پاؤن ہم لوگ دھو دھو کے پیتے وہ اس طرح گھر سے نکلی بس اُسی روز ستی ہو گئی - جب راجہ نے سنا تو دیوانہ ہو گیا کہ ہائے مین نے مفت مین ایسی عورت کی جان لی جسنے مجھپر جان دے دی - مسان مین جا کے بیٹھا اور مٹی کو بھبوت بنا بنا کے لگایا اور تخت سے اُتر کے فقیر ہو گیا -

جو ناری ہت آپنو جاہے لوک پرلوک
پتی سنگ راکھے پریم جت دور ہو سب شوک

اسکے یہ معنی کہ جو عورت دونون جہانون کی بھلائی چاہے اُسکو لازم ہی کہ اپنے میان کو تہ دل سے پیار کرے تو کوئی رنج دکھ اُسکے پاس نہ آنے پائے۔

جس مرد کو بدقسمتی سے بدعورت سے پالا پڑتا ہی وہ بڑی مصیبت مین پڑجاتا ہی۔ یہ ٹانگ کھوے تو ننگا ہو۔ وہ ٹانگ کھوے تو ننگا ہو۔ بُری عورت کو گھر مین رکھے تو لاج کی بات ہی اور نکالدے تو لاج کی بات ہی۔ اگر عورت بدتمیز ہو تو اُسکو برطرف کرکے دوسری رکھلے۔ دوست سے کسی بات مین بگڑ جائے تو دوستی ترک کردے۔ گھوڑا خراب ہو تو بیچ ڈالے۔ مکان پسند نہو بدل دے مگر عورت بُری ہو تو کیا کرے۔ گھر مین بدکار عورت رہے تو چھاتی کی سول نکال باہر کرے تو بدنامی کہ فلانے کی جورو ہی۔

زن بد در سرائے مرد نکو
اندرین عالم ست دوزخ او

درگا۔ پرمیشر نہ کسی نیک مرد کو بدعورت سے پالا ڈالے۔

رجن۔ اور نہ کسی نیک عورت کو بُرا مرد ملے۔

کامنی۔ کتاب ڈھونڈھلون توراجہ رتن سین کی استری پدماوتی کا حال پڑھکر سُناؤن۔

کملا۔ کیسی عورت تھی۔

کامنی۔ ایسی عورت تھی کہ آبرو عزّت بچانے کے لیے جل مری۔

درگا۔ جان دے دی! واہ ری بھلی مانس عورت۔

کامنی۔ سکنتلا نے وہ بات کی جو سب بہو بیٹیون کو ایسا وقت پڑنے پر کرنی چاہیے۔

درگا۔ سچ یون ہی کہ مورکھ عورت گنوار ن ہوتی ہی۔ جیسے ایک بین لومڑ بیٹھی ہون۔ کریا اچھر بھینس برابر۔

کامنی۔ ناگری پڑھ کو۔ راجہ نل اور رانی دمن کا سچا عشق بھی یادگار رہیگا۔ راجہ نل

نے لوگون سے اس راج کنیان کے حسن کا حال سُنا کہ

در خاک دکن کہ فتنہ خیز ست — امروز دکانِ فتنہ تیز ست
جادو صنمے صنم فریبے — نگذاشتہ در جہان شکیبے
گل چہرہ سمن بر دمن نام — از موے فگندہ بر جمن دام
صد شعبدہ جلوہ ریز راہش — صد زلزلہ گرد جلوہ گاہش
مہرش بہ دل جگر فگاران — چون جوش جنون بہ نوبہاران
مہوش صنمے زتاب رخسار — مہتاب نمودہ در شب تار
شمشاد بتے بنار رستہ — صد رہ بہ مئے و گلاب شستہ
از باغ رخت بہار خارے — بر برگ گلش چمن نثارے
محبوبہ ملک ناشکیبان — اعجوبہ شہر دلفریبان
مالیدہ چو گل بجاے غازہ — صد صندل تر بخون تازہ
نازک بدنی چنانکہ دانی — در کردہ بگوش او گرانی
چشمش کہ جہان خراب کردہ — در چشم غزالہ خواب کردہ
شاہنشہ غمزہ فوج در فوج — طوفان کرشمہ موج در موج
از گردش آن دو چشم سرمست — ناقوس زنان برفتہ از دست
ہم سلسلہ پیچ و تاب مویش — ہم صاعقہ ریز برق رویش
ہر موے چو رشتہ فسونے — زنجیر بگردن جنونے
چشمش کہ چو فتنہ مست خفتہ — صد رشتہ در آستین نہفتہ

رعنا قدِ او بجامہ زیبی
گلدستہ بدست دلفریبی

دمونتی کے حسن کی جو اسقدر تعریف سُنی تو ہزار جان سے عاشق ہو گیا اور بکنے لگا۔

تھا عشق سے کب گمان یہ ہے ہے — کھا جائیگا مغز جان یہ ہے ہے

یہ عشق ہی یا کوئی بلا ہی　　اللہ کا بس اب آسرا ہی
یہ عشق ہی دل کا ناز پروردہ　　ہمراہ ہی اسکے لشکر درد

رفتہ رفتہ نل کی دمن تک رسائی ہوئی۔ اور۔

مست آن دو سمن بر بہارین
رفتند بہ پردہ نگارین
دادند بدست یکدگر دست　　گشتند بجام وصل سرمست

کچھ دن دونوں مزے سے رہے مگر نل کو کچھ ایسی بیوقوفی کی سوجھی کہ جوا کھیلنے کا شوق ہوا اور ساری سلطنت اپنے بھائی سے ہار گیا نسیم نے سچ کہا ہے۔

دانا تو کرے کب اسطرف میل　　ہارا ہی جوے کے نام سے بیل

اور اس بھائی نے یہ دنشنی کی کہ اسکو شہر بدر کر دیا۔ اور اسنے بڑی غیرتی کے ساتھ جنگل کی راہ لی اسوقت دمن نے اسکا ساتھ دیا اور کوئی اسکے پاس نہ پھٹکا مصیبت اور دکھ کی ساتھی فقط دمونتی ہوئی نل نے سمجھایا کہ پیاری تو ہمارے ساتھ کہانتک سختیاں جھیلیگی۔ تیرے نازک پاؤں اور جنگل کے کانٹے! مگر اسنے ایک نہ سُنی اور کہا۔

رہا کب دامن شوہر ہو زن سے　　کہین سایہ جدا ہوتا ہی تن سے

جب کئی دن تک اُس گلبدن نے سخت سخت تکلیفیں اوٹھائیں تو نل نے پھر سمجھایا کہ اپنے میکے چلی جا۔ میرے ساتھ کب تک خاک چھانوگی۔

در پردہ نشین بہ پردہ داری　　بگذار مرا بخاکساری
برخیز و دل از وصال برگیر
رو دامن مادر و پدر گیر

تو اُسنے آبدیدہ ہوکر کہا کہ ہائے یہ تم کیا کہتے ہو۔ کسکا پردہ اور کہان کی پردہ نشینی۔

عشق است انیس و رگارم　　با مادر و با پدر چہ کارم
گر رہ بودم بروے شمشیر　　از بہر ہی تو کی شوم سیر

یہ کہکر آرام کیا - جاگی تو نل کا پتا نہین - ا -
اس تقریر کے بعد کامنی کے دل مین کیا جانے کیا خیال آیا کہ چہرے کی رنگت فوراً بدلگئی آنکھین پر نم ہوگئین - اور علیحدہ کمرے مین جاکے دفعتہً مسہری پر لیٹ رہی - دو ایک ہمجولیون نے جاکے آہستہ سے پوچھا (بہن کیون طبیعت کیسی ہی) کہا (بہن اسوقت بالکل اکیلا رہنے کو جی چاہتا ہی - دو گھنٹے کے بعد دھنّو اس کمرے مین گئین سرہانے جاکے بیٹھین - ماتھے پر ہاتھ رکھا مگر جو بات پوچھی اسکے جواب مین یہی سنا کہ سلوچنا جل مری اور مین زندہ ہون - اگر میری زندگی چاہتے ہو تو مجھے اپنے علاقے مین کوئی جگہ دو - نہین اپنی جان دیدونگی - ایک ہفتے تک بس یہی کہا کی - جب سب ہار گئے تو صلاح ہوئی کہ ہم کیون اسکی جان لین جو کہتی ہے وہ منظور کرلو - ورنہ اگر جبون نے زیادہ جوش کیا اور اسنے زہر کھالیا یا کنوئین مین گر پڑی تو بڑی رسوائی اور بدنامی ہوگی اور اس رنج مین ایک اور رنج پیدا ہوجائیگا - بڑی رد و بدل کے بعد کامنی کے باپ کو راضی کیا اور اپنے گاؤن کے ایک ٹیلے پر جو دور تک چلا گیا تھا اور کسی زمانہ دراز مین قلعہ تھا کھپریل کا ایک مختصر سا مکان بنوادیا اور کہا بالفعل اسمین رہو بہت جلد علاقے کے کسی عمدہ مقام پر کوئی جگہ تمھارا دیور تم کو دکھائیگا وہان عمدہ سے عمدہ باغ اور مکان بنواؤ - اور رام کا نام بھجو -
ہم لوگ اکثر کیا معنی روز آیا کرینگے - تمہاری بہنین - دیورانی - جٹھانی بھائی - دیور سبھی عزیز رشتہ دار آئینگے - چاہے لڑکیون کا اسکول کھولو - فیس تو کسی سے لینی نہین ہے اسمین کوئی بدنامی نہین ہے -

ضعیف الاعتقادی

جوگن بھبوت رماے آسن بچھاے ایک اونچے ٹیلے پر بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اس دنیا دار لوگ کیسے مرے ہوئے ہین کہ انکے نزدیک موت کبھی آئے ہی گی نہین۔ زمانے بھر کے جھگڑے کرتے ہین۔ مکان بنائینگے تو ایسا مضبوط کہ پوتون تک کی خبر لاے ایک اینٹ بھی چونے سے الگ نہو۔ کپڑے سلوائینگے تو ایسے کہ عمر بھر چاک نہون۔ اور لڑائی جھگڑے کی تو کچھ نہ پوچھو۔ اپنے آپ کو اچھا اورون کو بُرا سمجھنا نیکی کا خیال کم بدی کا زیادہ رکھنا سب کو نفرت کی سی نظر سے دیکھنا۔ طعنے دینا۔ غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ دغا دینا۔ بے ایمانی کرنا یہ تو بائین ہاتھ کا کرتب ہے سمجھتے ہین کہ بس اسی دنیا مین رہینگے اور نہ سمجھین تو دنیا کے انتظام مین فرق آجاے۔ ایکدن نہ چل سکے۔ کوئی مکان نہ بناے کہ ایسے مکان کے بنوانے سے کیا فائدہ جسمین چند روزہ قیام ہوگا۔ لوگ زیادہ پڑھین لکھین نہین کہ کس زندگی کے لیے پڑھین۔ کوئی ویدک مین ترقی نہ کرے کہ گو لاکھ جتن کرینگے مگر موت کے سامنے وید کی ایک نہ چلی گی پھر ایسی ویدک سے کیا فائدہ جسکی موت سے ایک نہین چلتی۔ بادشاہ یہ سمجھکر کہ رعایا پر انصاف کرنے سے کیا فائدہ چار دن مین مین مرجاؤنگا پھر میری جگہ جو آئیگا وہ کیا جانے انصاف کرے یا نہ کرے۔ آدمی کسی چیز کی تحقیقات نہ کرین کہ جب ایک دن مرنا ہی ہے تو کس زندگی کے لیے یہ منٹا کھیڑا۔ اگر ایسا ہی خیال ایک سرے سے سب کا ہوجاے تو پھر کوئی انتظام نہوسکے مگر اسکے ساتھ اتنا خیال ضرور چاہیے کہ دنیا کو ہیچ سمجھے اور دنیا کے کامون کے لیے طمع اور لالچ اور حسد اور بے ایمانی اور بغض سے کام نہ لے۔ بعضے لالچی روپیہ کی طمع سے رانڈ بیوون کا مال مار لیتے ہین اور وہ بیچاریان سڑن ہو ہوکے مرجاتی ہین۔ بیکس بچون اور بے بس معصومون کو گنے کے لالچ سے مار ڈالتے ہین اور ذرا رحم نہین کرتے۔ ڈاین بھی سات گھر بچاکے مارتی ہے مگر یہ پردیسی تک کو نہین چھوڑتے۔

انھین خیالون مین تھی کہ ایک جوان عورت آئی اور آسن کے پاس بیٹھ گئی۔ جوگن نے دیکھا تو گوری چٹی۔ میلی دھوتی پہنے ہوئے تھی مگر اسمین سے بھی بدن کا گورا گورا رنگ ظاہر ہوتا تھا۔ گدڑی کے لال۔ ہاتھ پاؤن کان گلا سب خالی۔ قطع سے سمجھ گئی کہ یہ بھی میری طرح رانڈ بیوہ ہے اسپر بھی آسمان پھٹ پڑا ہے کہ اس عمر مین رنڈاپا بھگتنا پڑا۔

جوگن - تم کون ہو بہن اور کہان سے آئی ہو۔

عورت - تمھارے درشنون کو آئی ہون - نو برس کی لڑکی تھی جب بھونری پھری - دوسرے مہینے راندھ ہوگئی تب سے اب تک بیحیائی سے جیتی ہون عمر بڑھتی جاتی ہے - ایکی سال ساس سسرے کی اگیان (اجازت) سے تیرتھ برت کرنے نکلی ہون - ڈرتی کانپتی پھونک پھونک کے قدم دھرتی ہون - کہ کوئی بدنام نہ کردے - کہین کلنک کا ٹیکا نہ لگے کوئی جھوٹ موٹ لگا نہ دے - چھوٹی لڑکی کی ہر طرح خرابی ہو اور قدم قدم پر ڈر لگتا ہے کہ پرمیشر ہی آبرو بچاے تو بچے - جس مندر مین جاتی ہون دو چار ٹھلوے پیچھے پیچھے ساتھ ہو لیتے ہین - کوئی دور سے گھورتا ہے - کوئی چپکے چپکے کنکھیون سے دیکھتا ہے کوئی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا ہو کوئی آوازے کستا ہو کوئی مجھے دیکھکے جان بوجھ کے بھجن گانے لگتا ہے اور کوئی کوئی ان سب سے بڑھ کے نٹ کھٹ اور بھی بڑھجاتا ہے - جوان عورتون کے گھورنے کو مندرین جانا - بڑے پاپیون کا کام ہے - ایسون سے وہی بچاے تو آبرو بچے اور رہے کا - آدمی صاف پاک آدمیون سے کہین زیادہ ہوتے ہین - کسی کے درد دکھ سے ان پاپیون کو ذرا مطلب نہین ہے ذرا خیال نہین جہان تیرتھ پر گئی وہان یہی سا سنا ہوا - کوئی جگہ ایسی نہین جہان یہ ٹھلوے نہون - دیکھنے مین بڑے پیارے (بھلے) ری اور دل مین پاپ بھرا ہوا یہان آکے مین نے تمھارا آنا سنا تو آنکھون کے بل دوڑی آئی - بڑے بھاگ کہ تمھارے درشن ہوئے -

جوگن - مجھے بڑا دکھ ہوا کہ اس عمر مین تمھارا یہ حال ہوا - مگر بڑی خوشی ہے کہ تم اپنی آبرو کو سنبھالے بیٹھی ہو - اور یہ بھی تمنے سچ کہا کہ تیرتھ برت کے لیے چھوٹی چھوٹی لڑکیون کو قدم قدم پر ڈر رہتا ہے - جو اپنا دل صاف ہو تو کوئی کیا کرسکتا ہے - مگر ہان کبھی کبھی سننے سے عورت کا دل ڈانوان ڈول ہو ہی جاتا ہے - من چنگا تو کٹھوتی مین گنگا - مین تو جانتی ہون کہ تمھاری عمر کی عورت کو چار دواری مین بیٹھ کے اسکا نام لینا اس سے اچھا ہے کہ ادھر ادھر گھومتی پھرے - کہین کوئی گھورے - کہین کوئی آوازہ کسے - تم بے بس عورت ان کو جواب دے نہین سکتین - دل مین جل جل کے رہجاؤ اور کیا کرسکتی ہو -

عورت - ہان - ہے تو ایسا ہی - مجھے اس تیرتھ برت کا بہلا ہی موقع ہے -
جوگن - بھلا تمھارے ساتھ بھی کوئی ہے یا نہین -
ع - بس پرمیشر میرے ساتھ ہے اور میرا ایک دیور -
ج - دیور کی کیا عمر ہوگی -
ع کوئی چودہ برس کا ہوگا - تم تو مین جانتی ہون مجھسے چھ سات برس چھوٹی ہو (ٹھنڈی سانس بھرکے) ہم لوگون کی زندگی کیا -
ج - (ٹھنڈی سانس کھینچکر) کچھ نہین - اس سے تو موت اچھی -
ع - ہے تو ایسا ہی - کسی سرصرف ہی کی نہین -
ج - شادی بیاہ مین ہمارا کام نہین - کھانے پینے کے نہین - پہننے اور ہنسنے کے نہین - گہنے پاتے کے نہین - اچھی طرح ہنس بول بھی تو نہین سکتے - اسی سے تو آگے عورتین ستی ہو جایا کرتی تھین اور اسی سے ہندؤن کی عورتون کو اپنے میان سے بڑی محبت ہوتی ہے اور پرمیشر کے بعد اسی کو سمجھتی ہین کیونکہ وہ جانتی ہین تاکہ اسکا دین اُنکی دنیا وہی ہے - وہ نہین تو کچھ بھی نہین - دو لاکھ کا گہنا پاتا دو تو کیا - ہاے کسکے لیے اچھی سی اچھی پوشاک بھاری سا بھاری لباس پہنا دو تو بیکار - اُوسکی بہار کون دیکھیگا - بہار دیکھنے والا تو چل بسا - ہاے اب کسکو دکھائین - بن ٹھن کے نکھر کے عورت کھڑی ہو اور ایک نظر میان کی اُسپر پڑ جاے جیسے کروڑون روپے ملگئے - ہاے اب کسکے لیے پہنین - اب تو بنا وچنا وعیب ہے - کنگھی چوٹی مین لوگ نام رکھین سُتی سُرمہ سہاگ کی چیزین ہین سوگ مین سہاگ کیسا - جیسی پڑی ویسی بھگتتی ہین -
ع - سچ ہے بھگتین نہین تو کرین کیا -
ج - تم یہان کی کہان ہو بہن -
ع - بابا رام داس کے ٹیلے پر - بڑے فقیر ہین -
ج - ہان نام تو سنا ہے -
ع - نام سنا ہے - کیا کبھی ملین نہین -

ج - مین تو اس کوٹھی سے کہین باہر نہین جاتی - اُنکے پاس وہ آتے ہین - مین وہان جاکے کیا کرون - تم نے آپ ہی کہا ہے کہ کوئی گھورتا ہے کوئی تکتا ہے کوئی بُری نگاہ سے دیکھتا ہے - ایسی جگہ کیون جائین - ہان جب جاتی تھی تب جاتی تھی - تب کوئی آدھی بات کہتا تو آنکھین تلوون کے نیچے مل ڈالی جاتین - اب وہ بات کہان -

ع - باباجی ملنے کے قابل ہین -

ج - ہون

ع - اب یہان سے دیکھیے کہان میرا جانا ہو -

ج - بہن ہماری راے تو یہ ہے کہ اب تم سسرال یا میکے چلی جاؤ

ع - اچھا جو تم لوگون کی صلاح ہو - ابھی ایک اٹھوارے تو یہان رہونگی - اور بھوجن کے بعد دن بھر تمھاری خدمت کرونگی -

ج - تم آؤ تمھارا گھر ہے - مگر خدمت کیسی - جو تم وہ مین - مین نے اسلیے کپڑے رنگ لیے کہ جو دیکھے وہ سمجھ جاے کہ یہ گرہست آسرم مین نہین ہے - بس -

ع - منتر تم نے کس سے لیا ہے -

ج - (مسکراکر) اے بہن مین منتر جنتر نہین جانتی اور نہ ان باتون کو مانتی ہون یہ سب پھانسنے اور پھسلانے کی باتین ہین - سب ڈھکوسلے - کیسا منتر جنتر -

ع - کسی کی چیلی ہو -

ج - (مسکراکر) توبہ کرو - مین چیلی ویلی نہین بنتی ہون - یہ بھی سب فریب کی باتین ہین - ان پھندون مین نہ پھنسنا - یہ سب دنیاساز لوگ ہین -

ع - اب مین کیا جانون - بڑے چلتر باز مرد ہوتے ہین -

ج - تم نے جو ابھی یہ کہا بہن کہ جہان جاتی ہون وہان کوئی پیچھے ہولیتا ہے - کوئی آوازہ کستا ہے - کوئی گھورتا ہے - یہ ہمپر بھی ایک دفعہ بیتی ہے - ایک بد آدمی ہے سرن - اُسنے مجھے مندر مین دیکھ کے کہا (آج گھورنے کو ملگئی) میری بوڑھی ماسی میرے ساتھ تھی اسنے تنک کے کہا دپُوت - کسکو گھورے گا مجھ بوڑھیا کو جو تیری دادی کے برابر ہے

یا میری لڑکی کو جو تیری بیٹی ہے یا میری مالکن کو جو تیری چھوٹی بہن ہے - اسپر بڑا شور مایا اور بھاگ گیا -

اتنے مین ایک عورت ایک بچے کو لیکر آئی اور اس جوگن سے کہا اسکو تین دن سے بخار آتا ہے اور چونک چونک پڑتا ہے اور راتون کو رویا کرتا ہے - ذرا اسپر پھونک ڈالدو - جوگن نے کہا مائی پرمیشر کرے تمھارا بچہ جلد اچھا ہوجاے - مگر مین تو جھاڑ پھونک نہین جانتی - جو جانتا ہو اُسکے پاس لیجاؤ - ڈاکٹر یا بید کو دکھاؤ - اسمین سہل انکاری نہ کرو - اُس عورت نے کہا اچھا تم ذرا گود مین لیلو - جوگن نے بڑی خوشی سے گود مین لیا اور بچے کو چومکر بڑی دعائین مانگین اور وہ اپنے بچے کو گود مین لیکر چلی گئی -

ج - مین جھاڑ پھونک کیا جانون - اور جھاڑ پھونک کے معنی ہی کیا - ہم اس کے قابل ہی نہین ہین -

ع - یہ زبردستی ہے - ہمنے کئی بچون کو دیکھا ہے کہ مسجد کے مولوی نے پھونک ڈالی اور بچہ اچھا ہوگیا - ابھی کوئی برس ہی دن کی بات ہے کہ ہماری دیورانی کی لڑکی جو ابھی دودھ ہی پیتی تھی ایکا ایکی ہنسنے لگی - اتنی ہنسی اتنی ہنسی کہ ہنسی نہ روک سکی - جس نے دیکھا اُسنے کہا آسیب ہے - آے بس ہری کی گود مین اسکو مسجد بھیجا وہان سے مُلا نے کچھ پڑھ کے پھونک ڈالی اور ہاتھ پھیرا - لڑکی گھر مین آتے آتے اچھی ہوگئی - دو پیسے پھونک ڈالنے کے لیتا ہے اور غریب سے کچھ نہین -

ج - یہ اپنا اپنا یقین ہے - اپنا اپنا خیال -

ع - ہم نے تو کئی بار آزمایا ہے - اچھا جو اس عورت کا دل خوش کرنے کو تم جھوٹ موٹ پھونک ڈال دیتین تو کیا ہرج تھا - اُسکو یقین آجاتا کہ بچہ اچھا ہوجائیگا -

ج - واہ بہن واہ - بھلا اس سے فایدہ کیا ہوتا - ایک تو جھوٹ بولنا - دوسرے بچے کا کوئی فائدہ نہین - تیسری بات یہ ہوتی کہ پھر دروازے پر روز بھیڑ لگی رہتی کہ پھونک ڈالدو اور چوتھا نقصان یہ تھا کہ یہ عورت اور کوئی علاج نہ کرتی - نہ بید کے پاس جاتی نہ ڈاکٹر کے پاس - اور ہماری رائے یہ ہے کہ جھاڑ پھونک سے کچھ نہو گا - اور نہ ہوتا ہے - علاج مقدم

ہے جو علاج ہی نہو گا تو کوئی فائدہ نہو گا۔ مگر یہ جاہل عورتین اتنی جھاڑ پھونک کے پیچھے پڑی رہتی ہین اور بچے بیچارے سخت مین ہلاک ہوتے ہین۔

ع۔ ہم تو پہلے سمجھے تھے کہ آپ یہ جس کماتی ہین مگر اب سنا تو بڑا تعجب ہوا۔

ج۔ مین سچ کہتی ہون یہ سب ڈھکوسلا ہے۔

ع۔ اب مین کیا کہون۔

ج۔ یہ سب لینے دینے کی باتین ہین۔ بس اور کچھ نہین۔

اتنے مین دو عورتین ایک دس برس کی لڑکے کو لیکر آئین اور دور ہی سے سیری ٹیک کر کے ادب کے ساتھ ایک کونے مین بیٹھ گئین۔ ایک کا نام جسودا اور دوسری کا تلسا جسودھا بوڑھی۔ تلسا جوان۔

جوگن۔ کہان سے آنا ہوا مائی۔

جسودا۔ تمھارے ہی درشنون کو آئے ہین۔ یہ میری لڑکی ہے تلسا۔ دس برس بیاہ کو ہوئے مگر اسکے لڑکا نہین ہوا۔ لاکھ لاکھ جتن کیے برت رکھے۔ تیرتھ کو گئی اسکو بھی لیگئی۔ فقیرون کے پاس گئی۔ جاپ کرائے۔ دان پُن کیے۔ گنڈے تعویذ کیے۔ جو جسنے کہا وہ کیا مگر کیا جانے کسکی بددعا ہے کہ لڑکا نہین ہوتا۔ اب مین ہار گئی۔ تھک گئی کچھ کرتے دھرتے نہین بنتا۔ اسکو مین لے کے آپ کے قدمون مین آئی ہون۔ اسکو کچھ ایسی دعا دو کہ اسکے ایک لڑکا ہو جاے۔ لڑکی ہی ہو کچھ تو ہو۔

جوگن۔ میری دل سے دعا ہے کہ آج کے نوین مہینے انکی گود مین بچہ کھیلتا ہو۔ چاند سا لڑکا۔ اور یہ دودھون نہائین پوتون پھلین۔

جسودا۔ کوئی تعویذ دو۔

ج۔ مین تو تعویذ جانتی ہی نہین ہون۔ بس دعا دینا جانتی ہون اور میرے پاس کچھ نہین ہے دل مین ڈھارس رکھو۔ ہو جاے گا۔ ہمنے بیالیس بیالیس برس کی عورتون کو جنتے دیکھا ہے۔ ابھی انکی عمر کیا ہے۔

جسودا۔ اسکا جو بیوان برس ہے۔

ج - اور انکے دولھا -

جھودا - کوئی چالیس برس کا ہے -

ج - پرمیشر نے چاہا تو اسی سال لڑکا ہو - دل مین ڈھارس رکھو - کسی اچھی ہوشیار دائی کو دکھاؤ - سیم ڈاکٹرون کا علاج کرو - اس گنڈے تونیدار فقیرون کے پاس جانے سے کیا ہوگا - ہماری راے تو یہ ہے کہ ان سنڈے منڈے فقیرون کے پاس جانا اور اُنسے لڑکا مانگنا بڑی بیوقوفی ہے - انکے دولھا کی یہی ایک شادی ہوئی ہے یا پہلے بھی کوئی شادی ہوئی تھی -

جھودا - نہین - یہی شادی ہوئی ہے - پہلے اسکے پاس ایک اور قوم کی عورت تھی اسکو ماں باپ کے کہنے سننے سے کچھ لے دے کر نکال دیا - اسکی بڑی خاطر کرتا ہے مگر میری بدنصیبی کہ لڑکا نہین ہوتا اب تمھارے قدمون مین آئی ہے -

ج - اتا - مین کوئی پہونچی ہوئی نہین ہون - مصیبت کی ماری ہون - ایک کونے مین آکے بیٹھی رام کا نام لیتی ہون - مین دل سے دعا مانگتی ہون کہ تمھاری لڑکی کے لڑکا ہو اور جیتا رہے -

جھودا نے کہا تھوڑا سا میوہ لائی ہون اگر لے لیجیے تو میرے دل کو ڈھارس ہو جاے جوگن نے کہا ضرور لونگی مگر اب یہ تکلیف نہ کیجیے گا - جھودا نے ایک تشتری اُس لڑکے سے ساتھ بھیجی - اُسمین کشمش - پستے - اخروٹ - اور چار ولایتی انار تھے - یہ دے کر جھودا رخصت ہوئی -

ج - ہم عورتین کتنی سیدھی ہوتی ہین - کوئی پوچھے کہین گنڈے تونیدے سے بچے پیدا ہوے ہین - دعا سے لڑکا پیدا ہونا کیا معنی - اب یہ بیچاری بوڑھیا اسکو لیے لیے کیا جانے کہان کہان گھومیگی اور کیا کیا بے ایمانیان لوگ کرینگے اور کیا جانے کون کون فقیر اسکو ٹھوکا دے - لے مرے - مگر یہ بوڑھیا بالکل دیوانی ہو رہی ہے -

ع - لڑکے کی سب کو تمنا ہوتی ہے -

ج - ہان یہ تو ہے ہی - تمنا تو ضرور ہوتی ہے مگر راہ راہ - یہ نہین کہ فقیر کی دعا سے

بچہ جنوایا جاے سننا بُرا معلوم ہوتا ہے نہ کہ جانا۔

ع - اگر فقیر بھوکا پیاسا ہو اور بدن نہین ہے تو اسکے پاس جاکے عورت سو بھی رہے تو اسکو کانون کان خبر نہو۔

ج - (مسکراکر) کہین اس دھوکے مین ذرا آجانا نہین - یہ باتین بس سنا کرو - سب بھوبچے ہوئے ہین -

ع - ہمنے کئی فقیر - سادھو اسطرح کے دیکھے کہ دو دو دن کھانا نہین کھاتے اور برسون دودھ یا پھل پھلیری پر بسر کرتے ہین - بعضے ایسے ہوتے ہین کہ عمر بھر اُنکا ایک ہاتھ سیدھا رہتا ہے - بھلا کوئی دوسرا تو ایسا کرے -

ج - یہ سب واہیات باتین ہین - ایک ہاتھ بیکار کرنے سے کیا فائدہ - پرمیشر نے دو ہاتھ بناے - تم نے ایک ہاتھ کو بیکار کر دیا - یہ جہالت ہے یا کوئی عقل کی بات ان پھندون مین نہ پھنسنا -

ع - مین تو تمھارے قدمون مین آکے رہی ہون مجھے فقیرون اور بیراگیون اور سادھوؤن سے کون سطلب -

ج - ہان بس یہی ٹھیک ہے -

اتنے مین تین عورتین آئین انکے ساتھ ایک مرد بھی تھا مرد کو جوگن کی مہری نے روکا - (یہان مرد کے آنے کا حکم نہین ہے) وہ وہین ٹھٹک رہا تینون عورتین آئین اور دور ہی سے جھک کے جوگن کے پاس بیٹھین - اور اُنمین سے ایک نے جوگن سے کہا تھا نام سُن کے بڑی دور سے ہم تینون آئی ہین - اور کام یہ ہے کہ اس لڑکی (ایک لڑکی کی طرف اشارہ کرکے) کا جو مرد ہے وہ اسکا ساہوکے نہین رہتا - اسکو اپنے پاس بُلاتا ہے چھوڑ نہین دیا ہے مگر دو عورتین نوکر ہین - اس سے بات ہی نہین کرتا - یہ بیچاری کُڑھتی ہے - کوئی ایسی بات بتاؤ کہ ان دونون کے دل ملجائین - ہمپر تمھارا بڑا احسان ہوگا - عمر بھر کو جیسے مول لیلیا بڑی دُور سے نام سُن کے آئے ہین - اس کا رڑے وقت آڑے آؤ تو جیسے جلا لیا - بے دامون غلام ہوجائین -

جوگن - مجھے بڑا رنج ہوا کہ یہ بیچاری لڑکی اس مصیبت مین ہے - پرمیشر سا تو ین دشمن کو

بھی یہ دن نہ دکھاے کہ اسکی لڑکی اور داماد مین میل نہو - اس سے بڑھکے مصیبت اور کیا ہوسکتی ہے پرمیشر کرے وہ اسپر جان دینے لگے اور اسکا دم بھرے اور اُن دونون مین لڑاوے کودہ نکال باہر کرے - مگر مجھ سے کوئی مدد نہین مل سکتی ہے پرمیشر کرے مین مدد کے قابل ہون عورت ذات اور بیوہ اور کم سن - مین کس مین ہون بیچاری -

جواب - ہم تو آپ کا بڑا نام سنکے آئے تھے -

جوگن - اے تو مین کیا کرون - جو تم دہ مین - مجھسے کونسی مدد ہوسکتی ہے چڑیا کا دودھ تم مانگو تو مین کہان سے لاکے دون - بھینس کا انڈا کون پیدا کرسکتا ہے - کوئی نہین -

جواب - کیا تمھارے کیے اتنا بھی نہین ہوسکتا -

ج - (سسکارکر) سچ ہے غرضمند باولا میری سمجھ مین نہین آتا کہ سیان بی بی کے جھگڑے مین میری کیا چلیگی - مین نہ انھین جانون نہ اُنھین جانون - اور مین انسے کہون کیا یہ کہون کہ تم ان دونون عورتون کو چھوڑ دو - وہ اسکے جواب مین کہینگے کہ اچھا پھر تم رہا کرو -

جواب - سادھ سنت - بیراگی - بیراگن - جوگن سے کوئی ہنسی دل لگی نہین کرسکتا -

ج - اب تمکو کیونکر سمجھاؤن -

دوسری - نیکی کا کام ہے - ہم مصیبت کے مارے ہین -

ج - تم یہان آئین سر آنکھون پر بیٹھو - جو جونی بھوسی مین کھاؤن وہ تم بھی کھاؤ - میری مہمان آج ہو - دعا مانگتی ہون کہ تمھاری تمنا بر آوے لیکن - اور میرے کیے کیا ہوسکتا ہے مین کوئی پرمیشر کی دوسری تھوڑا ہی ہون -

دوسری - تمھاری ذرا سی زبان ہلا دینے سے ہمارا سارا مطلب نکلا جائیگا -

ج - (ٹھنڈی سانس بھرکر) ہاے غرض بھی کیا بری چیز ہے -

دوسری - ہم تو سن چکے ہین کہ جو کہتی ہو وہی ہو جاتا ہے -

ج - ارے! واہ - ری بہن بھلا کوئی اسکا دوسرا ہے - یہ بات آدمی مین کہان حاصل ہوسکتی ہے کہ جو کہے وہی ہو جائے - یہ سب جھوٹی باتین ہین - کہین کسی کے کہنے سے کوئی بات ہو جاتی ہے -

ع۔ ہمنے تو سُنا ہے کہ لکھنؤ مین ایک فقیر تھے اُن مین یہ قدرت تھی کہ کھڑاؤن پہن کر دریا اس پار سے اُس پار چلے جاتے تھے۔

ج۔ تمنے کہا اور ہمنے مانا۔

ع۔ سُنا ہو کہ ایک فقیر نے بھنڈارا کیا تھا لوگون نے آکے کہا باجی گھی کم ہوگیا۔ کہا اچھا گگری لیجا کے سرجوجی سے قرض مانگ لو۔ وہ گیا سرجوجی سے پانی بھر کے لایا۔ یہان آن کے دیکھا تو گھی۔

وہ دونون عورتین اور وہ لڑکی بڑی حیرت مین ہوئین کہ پانی کا گھی بنگیا۔ مگر جوگن صرف ہنس دی۔ کہا وہ فقیر بیشک بڑے نیک تھے لاکھون آدمی اُنکو مانتے تھے اور کوئی بات کبھی اُنکے خلاف بھی نہین سُنی۔ وہ البتہ ایسے تھے کہ اُنکے چال چلن پر کوئی دھبا نہین لگا سکتا۔ دریا سے پانی منگوانا اور اوسکا گھی بن جانا یہ ہماری سمجھ مین نہین آتا یہ لوگون نے اُڑا دی ہے ہم اسکے قائل نہین۔ اُنکے مشہور کرنے کے لیے لوگون نے ایسی خبرین اُڑا دین جنکا کسی کو دنیا مین یقین نہین آسکتا۔ بس اسی سبب سے اچھے فقیرون کا بھی لوگون کے دل سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔

ع۔ تم کب سے اس کٹی مین ہو۔

ج۔ کٹی کاہیکو ہے۔ ایک مکان ہے۔ گنگا جی کا کنارا سب سے الگ تھلگ ہمارے دیور نے ایک گانون لیا ہے۔ اُسی کی یہ زمین ہے یہین رہتی ہون۔

ع۔ تم کو دیکھکر مین اپنا دکھ بھول گئی۔

ج۔ (ایک آہ بھر کر چپ)

دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانے کیا یاد آیا

ع۔ (ٹھنڈی سانس بھر کر رونے لگی۔

ج۔ دل کو ڈھارس دو۔

ع۔ ہاے نہین مانتا۔

ج - مان جائیگا - مانیگا نہ تو کریگا کیا -

دوسری - ہان ماننا ہی پڑے گا -

پہلی - جہان دیکھو یہی حال ہے - انکی عمر کو دیکھو اور اس حال کو دیکھو - ہاے افسوس کی جگہ ہے -

دوسری - اپنا غم تو ہین بھول گئی - کوئی انس دنیا مین دکھ درد سے خالی نہین کوئی خوشی نہین -

پہلی - بادشاہ وزیر تک غم سے خالی نہین -

یہ تینون عورتین سوچ کے آئی تھین کہ انکے دکھ درد مین جو گن شریک ہوگی اور جو کہیگی وہی ہوگا - ان سے بات چیت کی تو دوسری بات پیدا ہوئی - غرض دکھی پائی گئی پاس جو بیٹھی تھی وہ بھی دکھیا - باتین بھی دکھ کی - نہ فقیر کی قائل - نہ فقیر کی دعا کی قائل تینون رخصت ہوئین -

ج - انکو کیا جانے کس نے بہکا دیا -

ع - آپ کا دور دور تک نام ہے - کون نہین جانتا -

ج - اب انکی اس عقل کو دیکھو کہ میان بی بی کا جھگڑا مجھسے چکانے آتی ہین - اور خیال یہ ہے کہ جو مین کہونگی بس وہی ہو جائیگا - میرا کہنا پتھر کی لکیر ہے - بس اسی طرح ٹھگ لوگ ان عورتون بیچاریون کو بھلکتے ہین اور لوٹتے ہین - کسی کو ٹرکا دیتے ہین کسی کو دعا دیتے ہین کہین عورت مرد کے جھگڑے کا گنڈے تعویذ سے فیصلہ کرتے ہین - اور ان باتون مین عورتین خراب بھی ہو جائین تو تعجب نہین -

ع - جو نیک ہو وہ سب طرح نیک ہو اور جو بد ہے وہ سب طرح بد ہو -

ج - ہان یہ ٹھیک ہے مگر صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے -

ع - اچھی عورتون پر بھی -

ج - بیشک - کوئی ہو - خربوزے کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے -

ع - ہان مگر اتنا اثر نہ پڑے گا -

ج - ہم ایک لونڈیا کو دیکھ چکے ہین - کسی مرد کی طرف آنکھ اُٹھا کر [redacted] تھی اور جو کسی کی طرف دیکھا تو شرمائی ہوئی - نیچی گردن کرکے - اچھی طرح بات کرنا نہین جانتی تھی - مگر بس چھلیا مالن کی صحبت بھوٹی تو ہاتھ سے جاتی رہی بس گئی گذری - پھر ماں باپ میان کسی کے قابو مین نہ رہی - سب نے نکال باہر کیا - بس ایک دن کی صحبت مین بیسوا ہو گئی برسون کی صحبت کا اثر دم بھر مین جاتا رہا -

ع - ہان یہ تو ہوتا ہے -

ج - تمہارا نام کیا ہے -

ع - میرا نام کُنتی ہے -

میرا باپ تھا فوج کا صوبہ دار
بڑا میرے سیکے کا پہ دار تھا
پھٹکتی نہ تھی پاس فکر اور رنج
مین اکلوتی بیٹی تھی ماں باپ کی
ہوئی جب مین دس سال دو ماہ کی
پڑھے لکھے اک لڑکے کی تھی تلاش
ملا جب نہ مدت ملک کوئی وان
جوانی کا عالم جوانی کا سن
پری چہرہ بھی چہرہ تھی حور تھی
بڑی دھوم سے میری شادی ہوئی
کہ دو دن ملک سب کی دعوت ہوئی
مسلمان سب گوشت اور نان لین
تھا پکا کہین نور محلی پلاؤ

برابھائی دکھن مین تحصیلدار
ہر اک نشاؤ زر مین سرشار تھا
ملا گویا تھا سب کو قارون کا گنج
دلاری بڑی پیاری نازون پلی
ہوئی فکر ماں باپ کو بیاہ کی
کہ ہو ہونہار اور نہ ہو بدمعاش
ہوئی پوری چودہ برس کی جوان
مرادون کی راتین مراد دنکے دن
مین خود اپنے چوبن پہ مغرور تھی
نگر بھر مین اسکی منادی ہوئی
نہ پکوائے کھانا کوئی اپنے ہان
جو ہندو ہون سید صالحین پکان لین

یہ کہکر آہ سرد بھری اور کہا سے

عاشق شبِ وصال مین گھبرائے جاتی ہین

بھی خواہ ہو شاد دشمن جلے
بڑون نازون کی پالی ہو نہین بوا
تھی ماں باپ کی پیاری ہان کیا کہون
غریبون پہ فیاض تھی مین بڑی
لکھا میری قسمت مین تھا کیا کہون
نہ معلوم مجھسے خطا کیا ہوئی
کیے پر بلے مین تھی کون ایسے پاپ
تھے سو آدمی میرے پردار مین
جیون یا مرون کوئی پرسان نہین
نہ دیکھا کہ اپنی بغل مین بٹھائے

یہ دو دھون نہائے اور پوتون پھلے
کوئی دیکھ باتا نہ تلوا مرا
مگر اب ہون دکھیاری ہان کیا کہون
مگر ہائے اب مجھپہ بپتا پڑی
جوانی ہی مین مین رنڈاپا سہون
چھٹے ہی مہینے مین بیوا ہوئی
نہ برہے نہ بھائی نہ مان ہو نہ باپ
نہین کوئی اب سارے سنسار مین
کہان ہون کہ جو کوئی جویان نہین
اِدھر آ مری جانی کہکر بلائے

جوگن ۔ دل کو ڈھارس دو۔
عورت ۔ آہ سرد بھر کر ہائے ۔ ڈھارس کیا کہون۔
ج ۔ تمھاری حالت دیکھکر رونا آتا ہے ۔
ع ۔ مجھے موت کیون نہین آتی ۔
ج ۔ یہ بھی کوئی اختیاری بات ہے ۔
ع ۔ اور زہر کھایا نہین جاتا ۔
ج ۔ اس کا کبھی خیال بھی نہ کرنا ۔
ع ۔ مجھے اپنے قدمون کے تلے رہنے دو ۔ جب تک مین زندہ رہون تب تک مجھے اپنے پاس سے جانے نہ دو ۔ مین تمھاری لونڈی ہو کے جیون گی دونون دکھیاری ساتھ رہینگی ۔ ایک دوسرے کی درد دکھ کی شریک عمر بھر رنڈاپے مین سوائے پریشر کے اور کوئی عزت و آبرو مین ساتھ دے نہین سکتا رانڈ بیوا کی عزت و آبرو سے بسر کرنا یہ بھی ایک پیشا ہے ۔
ج ۔ یہ تم سب سچ کہتی ہو ۔ پر پیشہ پرائے مرد سے سابقہ نہ ڈالے ساری آبرو خاک مین ملاتی ہے

ج۔ آج کئی دن کے بعد آئین۔ کہان رہین۔

ع۔ بہن ایک سادھو آئے ہین اور باباجی کے یہان ٹکے ہین۔ صورت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ پرمیشر نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔ کسی ملک کا شہزادہ معلوم ہوتا ہے۔ بڑا قبول صورت۔ چہرے سے تیج برستا ہی۔ بدن جیسے شنجرف اور اُسپر شنجرفی کپڑے اور بھی جوبن دیتے ہین سنسکرت۔ پارسی۔ عربی۔ ناگری سب جانتے ہین اور گلا تو ایسا نور کا پایا ہے کہ مین کیا کہون۔ صبح کو جو بھیرویں چھیڑی تو مین کچھ کہہ نہین سکتی کہ کیا رنگ جمایا بس یہی جی چاہتا تھا کہ نچھاور ہو جاؤن اور گلے کو چوم لون۔ جسنے سنا عاشق ہو گیا کیا عورت۔ کیا مرد۔ اچھی اچھی شہزادیان اسکے دم بھرا پاس بیٹھنے کے لاکھون روپیے دیتی ہین۔ رانیان راج چھوڑ کے ساتھ ہو لین۔ اور کسی کی طرف بری نگاہ سے نہین دیکھتا۔ سب کو مان بہن سمجھتا ہے۔ جسطرح پیدا ہوا تھا اُسی طرح اٹنگ ہے۔ کچھ کسی سے کام نہین۔ ایک وقت دودھ پیتا ہے وہ بھی ٹوڑھ بھر۔ بس۔ ہان جو کسی نے بڑی خوشامد کی تو تھوڑی سی شراب پی لی۔ اور بھجن گانے لگا۔ جیسی ہی تو صورت ہے ویسی ہی سیرت ہے اور ویسا ہی گلا ہے اور ویسا ہی پیارا پیارا مکھڑا اور ویسا ہی گلا۔ اور ویسا ہی نیک۔ عورت سے کوئی مطلب نہین۔ جو کسی نے کچھ کہا تو مائی کر کے جواب دیا۔ عمر کوئی چوبیس برس کی ہے۔

ج۔ بہت کم عمر ہے۔ اس عمر کے سادھو کا کون اعتبار۔

ع۔ واہ یہ نہ کہنا بہن وہ ایسا آدمی نہین ہے۔

ج۔ سنا کرو۔ ہمنے ایک سادھو کا حال سُنا تھا کہ بڑا سیدھا بڑا نیک آدمی ہو عورت کی صورت سے نفرت ہے اور ایسی ہی ایسی خبرین اُڑادین اور پھر سُنا کہ وہی سیدھا سادھو پکڑے گئے۔ بس اب آگے کیا کہون۔ بڑا باجی نکلا۔ مین نے تو دیکھا نہین۔ بھلے کی عورتین کہتی ہین۔

ع۔ ایسے ہی پاجیون نے سنت سادھوؤن کا نام بد کیا ہے۔ ایک مچھلی سارے دریاؤ کو گندا کرتی ہے۔

ج - اجی سب ایسے ہی ہوتے ہین - عورت مرد کا میل جہان ہو وہان شیطان ضرور ستائیگا - آگ پھوس کا ساتھ کیا -

ع - ہم تو دو دن سے اسکی خدمت کر رہے ہین - ہمنے کوئی بات نہین دیکھی نہلانے بھی ساتھ گئی - روٹی بھی پکوادی - پنکھا بھی جھلا کی - اور بالکل اکیلی - اور کوئی اسوقت نہ تھا - اور رات کو گھنٹون پاؤن دبایا کی - بالکل گوئے ہے گوئے - بچارا -

ج - ہان - کون تعجب ہے -

ع - کہو تو مین یہان لے آؤن - ذرا سنو تو کیسے کیسے بھجن گاتا ہے - یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیٹھہ مین بیٹھے ہین - آنند -

ج - یہان تو مین کسی مرد کو آنے نہین دیتی - چاہے اسمین کوئی ہو - مگر ان سننے کو جی چاہتا ہے سو وہ ٹکے اتنی دور ہین کہ آواز یہان تک نہین آسکتی -

ع تو وہان چلی چلو - رات کو چلو - کون جانے گا کون جاتا ہے اور اگر دل پر اتنا بھی قابو نہین تو پھر کیا ٹھکانا ہے -

ج - مین نہ جاؤنگی -

ع - تو پھر مین اکیلی لے ہی آؤنگی نکال تو دوگی نہین -

ج - تم لے آؤگی تو ہمین ہنسی ہوگا -

ع - اے بہن دیکھتے ہی اُٹھ کھڑی ہوگی اور آنکھون پر بٹھاؤگی اور آنکھین بچھاؤگی وہ تیج بھی اسکا دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے -

ج - اچھا مین سوچ کے جواب دونگی -

ع - اسمین سوچنا کا ہے کا ہے - آدمی آدمی کے پاس جاتا ہی ہے - اسمین کوئی عیب نہین ہے - مین تو ٹکٹکی باندھے صورت دیکھا کرتی ہون کہ کیا جانے کہان کا راجہ یا شہزادہ تاج تخت چھوڑ کے فقیر ہوگیا - کئی عورتین آئین اور درشن پاکے خوش ہوئین یہ کہکر وہ عورت رخصت ہوئی اور جوگن نے اپنی مہری سے کہا مہری تم یہ سب باتین سن رہی تھین - اسنے کہا بی بی درشنون کو ضرور چلنا چاہیے - جوگن بولی اری

باولی کچہ سٹرن ہوئی ہے - یہ عورت اب دین دنیا دونون سے گئی بھلا یہ بھی کوئی بات ہی جوان عورت اور خوبصورت اور جوان مرد کے پانون دبائے - واہ وہ سادھو ہو چاہے گھر گرہست بوڑھے مرد کے پانون دبانا کب ٹھیک ہے نہ کہ جوان مرد کے - یہ تو ہم نے آج تک سنا ہی نہین - نئی بات سُنی - مہری نے کہا ہمارے گانون کے پاس ایک کانون ہے بیت پور وہان ایک فقیر رہتے ہین دایم علی شاہ - پانچ سو چیلے اور جیلیان ہین - برابر زنانے مین بھی آتی ہین اور مرد عورت سب اُنکے چیلے ہین - عورتون کے گھٹنون پر سر رکھکر سو جاتے ہین تو جو خواب وہ دن کو دیکھتے ہین وہی خواب وہ عورت رات کو دیکھتی ہے - بستی کے سب آدمی جانتے ہین فقیر کا گھر بڑا ہوتا ہے - ہندو ہو چاہے مسلمان -

جوگن یہ سُن کر خاموش ہو رہی کہ ان جاہلون کے مُنہ کون لگے - اتنے مین ایک اور عورت آئی اور اُدھر اُدھر کی باتین کرکے اسنے بھی چھیڑا کہ اس نگری مین ایک سادھو آئے ہین - آنکھون مین موہنی - چہرے سے تیج برستا ہی - مرد عورت بچہ بوڑھا بالا جو دیکھتا ہی ہزار جان سے عاشق ہو جاتا ہی - عورتین ہر وقت خدمت کرتی رہتی ہین سناجب سے پیدا ہوا دنیا سے واقف نہین اور جو کہدتا وہی ہوتا ہے ایک بنیے کے لڑکا نہین ہوتا تھا اسکو دعا دی تو دو لڑکے جڑواں پیدا ہوئے - دونون سرخ سفید اور دونون تندرست - فقیر کا گھر بڑا - بابا گورنر این گھر اون پہنے گوستی مین اس پار سے اُس پار اس طرح جاتے تھے - جیسے کوئی راہ پر چلتا ہے - کمال الدین شاہ بڑے رسیدہ فقیر تھے ایکدن ایک عورت جلالی نام انکے پاس گئی اور کہا کہ ہم سے اور ہمارے میان سے نہین بنتی ہے کوئی تعویذ ایسا دیجیے کہ ہمارے اونکے میل جول ہو جائے انہون نے پیشانی پر ہاتھ رکھکر اُس عورت کے سینہ پر لکیر بنا دی اور کہا کہ بچی اب تم جاؤ - سب کام ٹھیک ہو جاے گا - دو بجے رات کو کل آو - دو بجے وہ گئی - کیا جانیے کیا جڑھ دیا کہ اُس کا کام سب پورا ہو گیا - میان بیوی مین انتہا درجہ کی الفت ہو گئی -

جوگن - شگن تو نہین ہوگئی ہے -
جواب - [مسکراکر] اے نہین - جو کہدیتی ہے وہ ہوتا ہی
جوگن - اچھا کہتی ہے کہ بُرا -
جواب - اب جو جسکے نصیب مین ہوا بہت سے آدمی تو اس سبب سے نہین جاتے کہ ایسا نہو کوئی بُری بات مُنہ سے نکلے - ایک عورت نے کہا مجھے دعا دیگر کہ بولی - اللہ کرے تیری گود کا لڑکا مرجاے - اُسکا مُنہ پھر گیا - اُٹھ کے روٹھ کے جانے لگی - گود مین جو لڑکا تھا اسکو ایک چھینک آئی اور پٹ سے مرگیا -
جوگن - ارے !
ع - ہم تو کبھی ایسے کے پاس نہ پھٹکین -
جواب - ایک دن مین بھی بیٹھی ہوئی تھی - مجھسے بڑی محبت کرتی ہین - اور مجھے بھی ان لوگون سے مرد ہو کہ عورت بڑی محبت ہے اور اب تک مین نے تو کسی کو بے ایمان نہین پایا - رنگے ہوئے سیارون کی اور بات ہی وہ تو بے ایمان ہوا ہی چاہین -
ج - ہین تمہارا کہنا ٹھیک ہے کہ اس عورت نے کہا ہمین دعا دو نیچ دیہ بولی تیرا بیٹا مرجاے اور بس اتنا کہتے ہی لڑکا جو گود مین کھیل رہا تھا مرگیا -
ع - ہان جو یہ ہوا تو بڑی سچونچی ہوئی ہے -
جواب - بھلا مجھے جھوٹ بولنے سے کیا ملتا -
ع - جو ایسی ہے تو ہم بھی درشنون کو جائینگے -
ج - [مسکراکر] یک نشد دو شد -
ع - بھلا تم نے اپنی آنکھون دیکھا تھا -
جواب - مجھ سے ایک پرسن نے کہا تھا -
ج - لے بس تو بات ٹھیک ٹھاک ہوگئی
جواب - اے تو ہم سے جھوٹ کیون بولتی

ج - مخدوبہ کی ہوا باندھنے کے لیے۔
جوگن سنکر خاموش ہو رہی۔ صرف اتنا کہا کہ پیر باخس ست اعتقاد ما بس ست - وہ عورت سمجھی نہین اور یون لغو بکنے لگی۔
ع - ایک دریا کے اس پار پلتھی مار کے بیٹھتا تھا اور کچھ پڑھ کر زمین سے اونچا ہو کے دریا کے پانی کے اوپر اوپر اسی طرح پلتھی مار کے بیٹھا ہوا باہر پہونچ جاتا تھا۔
دوسری - بلہاری - بلہاری - پھلیگر کا گھر بڑا ہوتا ہے۔
ع - بڑا نہین ہوتا تو یہ دھرتی کیونکر ہے۔
دوسری - سنا ہر محلے کا ایک ایک ہوتا ہے اُسکے دم سے محلے مین چین رہتا ہے۔
ع - یہ تو ہے ہی۔
دوسری - کیا تم نہین مانتین۔
ع - اے یہ اپنے مُنہ سے کیونکر کہین - انکے دم سے کیا جانے کے منجل منزل تک آبادی ہے۔
ج - [مسکرا کر] میرے دم سے نہ ہونے مین کیا شک ہے - مین نہ ہوؤن - تو پستیان اُجڑ جائین - سناٹا پڑ جائے۔
ع - جی نہین - تم بھلا آہنکار کی بات کہہ سکتی ہو۔
دوسری - مسلمان لوگ اسکو کتب [قطب] کہتے ہین - برگد والے گھاٹ کے پاس ایک کھنڈل مین ایک کھوہ ہے - اسکے اندر ایک عورت رہتی ہے سیدرو بہ [مخدوبہ] واہی تباہی بکا کرتی ہے دنیا سے اسکو کوئی مطلب نہین - بالکل دوبی ہوئی۔
جوگن - عمر کیا ہے۔
جواب - اے ہے کوئی ساٹھ برس اِک کی۔
جوگن - کوئی اُسکا رشتہ دار ہے؟

جواب - کیا جانے - اُسکی کھوہ مین بھیڑ لگی رہتی ہے -

ع - لگی ہی رہا چاہے -

جوگن - کیا جھاڑ پھونک کرتی ہے ؟

جواب - اے نہین - نہ جھاڑ نہ پھونک - یہ کچھ بھی نہین - بس بیٹھی رہتی ہے یا دریا کی لہرین گنا کرتی ہے -

جوگن - اگر تم کہتین کہ مین نے خود دیکھا ہے تو مجھے شاید یقین آجاتا لیکن مین یہ سمجھتی کہ اتفاق ہوگیا - بھدری نہین گھومتے پھرتے ہین - ساعت دیکھین - ساعت بچارین - گنوار لوگ اور گنوارنین اُنکو پوجتی ہین مگر ہم لوگ تھوڑا ہی مانتے ہین -

ع - اجی وہ بچاری کیا جانین -

دوسری - واہ وا - یہ نہ کہنا وہ کچھ جانتے ہی نہین ایسا حکم لگاتے ہین کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے - جیسے تیر -

ع - تو تو اب مجھے اُس بات کا بھی یقین نہین رہا کہ لڑکا گود مین کھیلتے کھیلتے پٹ سے مرگیا -

ج - بھلا خیر اب تو تم راہ پر آچلین -

ع - اے ہان جب یہ بھدریون کو ماننے لگین تو بس ہوچکی - وہ پڑھے نہ لکھے ایک پوتھی دبالی اور گھر گھر بھیک مانگنے لگے -

یہان تک باہم گفتگو ہوئی تھی کہ اندر بکرم سنگھ اور مالنسنگھ گھوڑون پر سوار آئے - جوگن نے اُن عورتون سے کہا میرے دیور اور بھائی ہین - سب نے متفق الرائے ہوکر کہا آنے دو - ہم تو تمہارے درشنون کو آئے ہین - اس بھوم مین اگر آندھی گیرا اُٹھتا چور بھی آئے تو تمھارے تیج کے سامنے اُسکی ایک نہ چلے - اس استھان مین کسی کی مجال پڑی ہے کہ بہو بیٹیون کو کوئی گھورے - آنکھین تلوون کے تلے مل ڈالی جائین اور یہ تو تمھارے چکر ہین - بھائی اور دیور ہمارے سر آنکھون پر - دونون آکے عورتون کو دیکھکر جھجکے - کامنی نے کہا آؤ یہ بیچاریان تم سے پردہ نہین کرینگی -

اندر۔ وہ زمین دیکھئے کب چلو گی۔
کامنی۔ جب کہو۔ جو اسی ٹیلے پر باغ بنجاتا تو خوب ہوتا۔
مالنگہ۔ وہان کی آب و ہوا یہان سے کہین اچھی ہے۔ زمین آسمان کا فرق۔ دوسرے دریا لہرین مارتا ہے۔ میسرے ہم سے قریب ہو جاؤ گی اور پھر جگہ بڑی فضا کی۔
اندر۔ ہان ہان۔ وہان مین اور یہان مین بڑا فرق ہے۔
کامنی۔ اچھا جو تم لوگون کی راے ہو۔ وہ جگہ اگر اس سے اچھی ہے تو ہمارا کیا ہرج ہے مگر باغ جلد بنجاے۔
اندر۔ جلد بنجائیگا۔
مالنگہ۔ اجی چٹکیون مین۔
کامنی۔ [اندر سے] آا کا کیا حال ہے۔
اندر۔ کیا بتاؤن۔
کامنی۔ [مالنگہ سے] گھر مین کیا حال ہے۔
مالنگہ۔ ہر دم ماتم۔ ہماری بی بی اور سمرتا شرن ہو رہی ہین اور والدہ تو شرن سے بھی بدتر ہین
[ع] بڑی تباہی پڑ گئی۔
[ع] تباہی سی تباہی۔
مالنگہ۔ بلٹ گئے۔ ہاے ہمارا بھائی شیر تھا شیر۔
اندر۔ ہم نے تو ایسا مرد نہین دیکھا۔
مالنگہ۔ اب رو مین جا ہے پیٹین۔
اندر [ع] کیا ہوتا ہے۔ جانے والا گذر گیا۔ اسکو تو کچھ معلوم نہین کہ کیا ہوتا ہے مگر ہم لوگون کو رونا آتا ہے۔
اندر۔ دنیا مین کسی کو دم بھر بھی اپنی ہستی کا سہارا نہین [چلی مین]

ورق دہر ہے مجموعہ پریشانی کا		نقد ہستی ہے ازل سے گرو نقد فنا	
عارضی گھر ہے نہین یان کسی شے کو ثبات		ہے فنا عین بقا اور بقا عین فنا	

فصل چونتیسوین

جوگن

جوگن کے شنجرفی کپڑے پہن کر کامنی اُس زمین کو دیکھنے آئی جو اُسکے دیور نے اُسکے لیے تجویز کی تھی۔ دریا یمان سے آدھ میل تھا۔ کامنی نے ایک باغ بنوایا پھولون کے چمن۔ پھولون کی کیاریان۔ چار کونون پر بہت کامنی کے درخت۔ چاردیواری کھچوائی۔ اور اردگرد چوطرفہ آم کے درخت۔ جھاڑ سفیدا۔ اور بیلی اور نارس کا [illegible] اور ناریل اور آنبلی اور شیرو شکر۔ سونسری کے درخت پہلے ہی سے موجود تھے اور باغ کے باہر دو رتک ایک قطار نیم۔ (نیب) کے درختون کی تھی۔ جب نیم پھولتی تھی تو عجب طرح کی خوشبو آتی تھی اور اسکا سایہ صحت کے لیے بہت ہی مفید تھا۔ باغ کے بیچون بیچ مین ایک پکا چبوترہ تھا اردگرد پھولے ہوئے گملے۔ اور درختون پر طرح طرح کی بیلین اور کچھ انگریزی کریپر درختون اور دیوارون اور بانس کے دروازون پر تھی اور انکے رنگ برنگ پھول بڑی بہار دیتے تھے۔ چبوترے کے سامنے ایک پکا حوض چھلک رہا تھا۔ چار بالنین اور دو گوئی بیل اور ایک چوکیدار اور اُسکی عورت باغ کا اسٹاف تھا اور ایک عورت اور ایک لڑکی کامنی کی خدمتی تھین باغ سے تھوڑی دور کے فاصلے پر پکی سرکاری سڑک تھی۔ وہان کامنی نے عین چوراہے پر جہان سے چار راستے جاتے تھے ایک پکا اندرا بنوایا۔ اور اُسی کے متعلق بیلون بھینسون گھوڑون ٹٹوون بکریون کے لیے ایک پکا پیاؤ بنوادیا اور اندارے اور پیاؤ پر ایک خوشنما کھپریل کی چھوائی کرڈی۔ اور اسی کے قریب اپنے علاقے کے ایک بینے کو بسادیا اور ایک چھپر بنوادیا اور اسی چھپر کے پاس ایک چھت پڑوادی۔ جسکے نیچے ایک جانب ایک برہمن چار روپیہ ماہواری کا نوکر پانی پلاتا اور دوسری جانب ایک بھنگ والا بٹھا دیا تھا یہ مقام گذرگاہ عام تھا اور

بڑا مشہور پڑاؤ۔ کامنی نے ایک دھرم سالہ بھی یہان بنوادیا جسمین دس مسافر روزانہ رہ سکتے تھے اور پانچ فقیرون سادھوُن سنتون برہمنون کو فی کس تین پاؤ آٹا آدھ پاؤ دال لکڑی نمک اور آنویہ جنس دو دن تک مل سکتی تھی۔ اسکے علاوہ کامنی نے دو سنسکرت اسکالرشپ بھی رنبیر سنگھ کے نام سے مقرر کیے ایک دس روپیہ ماہواری کا دوسرا پندرہ غرضکہ جو جو فرمایش کی وہ اسکے خسر نے بکشادہ پیشانی منظور کرلی اور فوراً روپیہ دیا تاکہ اسکی کوئی آرزو باقی نہ رہ جاے۔ اور کسی شے کا ارمان دل مین نرہے ایک مکان کوٹھی کی قطع کا بھی باغ مین بنوالیا تھا اسمین خود رہا کرتی تھی۔ ایک روز سوچی کہ یہان دن رات پڑا رہنا اور وقت عزیز کو بیکار رایگان کرنا کون عقلمندی ہے۔ کوئی کام ایسا کرنا چاہیئے جس سے دنیا عقبیٰ دونون کا فائدہ ہو۔ سوچتے سوچتے یہ بات ذہن مین آئی کہ امریکن مشن کی لیڈیون سے ملے اور اُنکے ساتھ گانون اور قصبون مین جاکر پردہ نشین عورتون اور انکے سوا ہر قسم کی عورتون سے ملاقات کرے اور اُنکو اخلاق اور پڑھنا لکھنا سکھاے۔ مشن کی لیڈیون سے کامنی نے خط کتابت کی وہ تو ہندوستانی عورتون پر احسان کرنے اور انکو سیدھے ڈھرے پر لانے کے لیے ہر دم تلی رہتی ہین فوراً امریکن مشن کی دو مسین پتا پوچھتی ہوئی پہونچین اور باغ کے باہر گاڑی روک کر کارڈ بھیجے۔ کامنی نے فوراً بلوالیا اور ہاتھ ملاکر ایک کرسی پر خود بیٹھین اور اُنکو بھی کرسیون پر بٹھایا۔ ایک مس نے جسکی عمر کوئی چوبیس برس کی تھی کہا (بی کامنی آپ ہی ہین) کامنی نے کہا (جی ہان) اور کارڈ اُٹھاکر پوچھا (مس امرسن کنکا نام ہے اور مس لودا کون ہین) چوبیس برس والی نے کہا مس لودا مین ہون اور مس امرسن یہ ہین۔

کامنی۔ آپ کی مین مشکور ہوئی کہ میری ایک چٹھی پر آپ یہان چلی آئین۔

لودا۔ یہ تو ہمارا کام ہی ہے۔

امرسن۔ بلکہ ہمکو البتہ آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ آپ نے ہمکو یاد کیا اگر آپ ہمارے ساتھ کام کیجیے تو بڑا فائدہ آپ کے ملک کی بہنون کو ہو اور

خدا آپ کو اسکا اجر دے۔

کامنی۔ اب یہ بتایئے کہ آپ آج یہین رہینگی یا چلی جائینگی۔

امرسن۔ (گھڑی دیکھکر) نو بجے ہین ہم ۵ بجے شام تک ٹھہر سکتے ہین۔

کامنی۔ بس تو سب کام پورا ہو جائیگا۔

نودا۔ آپ کون ہین اور یہ رنگے ہوئے کپڑے کیون پہنے اور یہان کے قیام کا کیا سبب ہے۔

کامنی۔ مین ایک زمیندار چھتری کی لڑکی ہون اور ایک بہت بڑے دولتمند علاقہ دار کے ہان میرا بیاہ ہوا تھا۔ مجھے میرے باپ ماں اور بھائی نے جو تربیت یافتہ لوگ ہین بڑی اچھی تعلیم دی۔ میرا سیان مجھپر جان سے عاشق تھا اور مین اُسپر۔ پڑھا لکھا۔ بہت خوبصورت۔ بڑا جیالا سپاہی وہ بیچارا لڑائی مین مارا گیا۔ مین بیوہ ہوگئی۔

امرسن۔ افسوس۔ کیا نام تھا۔

کامنی۔ رنبیر سنگھ۔

نودا۔ تو آپ وہ چھتری لیڈی ہین جنھون نے اس ملک مین سب سے پہلے انگریزی مین ٹرننگ کا امتحان دیا۔

کامنی۔ جی ہان۔

امرسن۔ ہم نے آپ کے شوہر کی بہادری کی بڑی تعریف اخبارون مین پڑھی تھی آپ دکھی ہوگئی ہین۔

کامنی۔ خدا کی مرضی۔ اسمین کسی کا کیا دخل ہے۔

امرسن۔ بیشک۔ اور آپ کے یہان دوسری شادی نہین ہوسکتی۔

کامنی۔ نہین۔ مین تو اس کے خلاف نہین ہون مگر میرا دل نہین مانتا۔ مین مرجاؤنگی مگر دوسرے کی سیج پر قدم نہ رکھونگی۔ مجھے دلی محبت تھی۔ وہ کیا مرگئے کہ مجھے زندہ درگور کر گئے۔ یہ جو آپ نے کہا اسکا تو خیال ہی نہین ہے۔

نودا۔ عورت اگر اپنے دل کو قابو مین کرلے تو کوئی مشکل بات نہین ہے۔ اب

بتائیے کہ آپ یہان کیا کرتی ہین۔

کامنی۔ جب سے بیوہ ہوئی یہین رہتی ہون۔ یہ باغ بنوالیا ہے یہ کٹی بنوائی ہے۔ اور سامنے سڑک پر ایک پکا اندارا اور پیاؤ بنوادیا ہے اور ایک نبیا اور نبین اپنے گانون کی رعایا مین سے بسادیے ہین اور ایک صنگ والا۔ اب میری خواہش یہ ہے کہ نزدیک نزدیک گانون مین جاکے عورتون کو اچھی اچھی باتین سکھاؤن۔ پڑھاؤن لکھاؤن سینا پرونا سکھادن اور جو ضعیف الاعتقادی اُنکی گھٹی مین پڑی ہے اُسکو رفتہ رفتہ دور کرون اور آپ سے مدد لون۔ مین اس کار خیر مین کچھ تھوڑا بہت صرف بھی کرسکتی ہون۔ گھر کی ایک پالکی گاڑی مین نے منگوائی ہے۔ اُسی پر سوار ہوکر ہم لوگ جایا کرینگے۔

ادرسن۔ بہت اچھی بات ہے۔ آپ کے ساتھ ہونے سے اتنا ہوگا کہ ہندوستانی شریف زادیان جو ہم سے عیسائی اور مس اور میم ہونے کے سبب سے ذرا بھڑکتی ہین اُنکی بھڑک کم ہوجائیگی۔

نوداـ (مسکراکر) اپنے تو آپ کو بھی وہ ہندو عیسائی سمجھین گی مگر یہ اُنپر ظاہر کردیا جائیگا کہ یہ ہندو ہین۔ چھتری۔ جوگن۔

ادرسن۔ پہلے تو یہ دیکھیے کہ یہان سے کون کون گانون پاس ہے اور آبادی کیسی اور کون لوگ بستے ہین۔

کامنی۔ یہ آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعہ سے دریافت کرسکتی ہین۔

نوداـ جی نہین۔ ان سویلینون مین کم ایسے ہین جنکو ہندوستان کی بہتری کا دل سے خیال ہو۔ یہ صرف تنخواہ ترقی اور پنشن کے دوست ہین۔

کامنی۔ اچھا مین اپنے دیور کو بلاکر تحصیلدار کے ذریعے سے دریافت کرونگی۔

نوداـ اگر آبادی اچھی ہو اور لوگیان آسکین تو ہم لوگ خرچے کو بھی موجود ہین بشرطیکہ آپ دو تین گھنٹے بڑھانے کی تکلیف برداشت کرین۔

کامنی۔ مین تو دل سے چاہتی ہون۔ اسی لیے تو آپ کو تکلیف دی ہے۔

نوواـ بالفعل اسکی بڑی ضرورت ہے کہ بچون کے ٹیکا لگانے سے جو لوگ اتنے خلاف ہین اُنکو سیدھے ڈھرّے پر لائین ـ

کامنی ـ ذرا مشکل ہے ـ شہر کے پڑھے لکھے لوگون مین بھی اکثر ایسے ہین جو ٹیکے کے خلاف ہین اور گانون مین تو فوجداری پر لوگ آمادہ ہوجاتے ہین اور عورتین تو عورتین مرد تک عقل سے کام نہین لیتے ـ اچھا تو چلیے پہلی مرتبہ اسی کا دورہ ہو ـ

نوواـ باتون باتون مین ٹیکا لگانے کی تعریف کرین ـ

ادمسن ـ اُنکے کہنے کا بڑا اثر ہوگا ـ

کامنی ـ ہان آپ لوگون کو تو وہ سمجھینگی کہ دھرم لینے آئی ہین اور مجھے بھی پہلے ایسا ہی سمجھینگی اور مدت تک یقین نہ آئیگا کہ مین ہندو ہون ـ سمجھین گی کہ ہندو بنکے چھل کرکے دھرم لینے آئی ہین میرا بھی کہنا پہلے نہ مانین گی

نوواـ آپ نے کبھی عیسائی مذہب کی کوئی کتاب پڑھی ہے ـ انجیل وغیرہ ـ

کامنی ـ جی نہین ـ نہ پڑھی ہے نہ شوق ہے ـ مین تو دنیا کی باتون ہی کو کچھ تھوڑا بہت سمجھتی ہون بس ـ اور میرا دھرم یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ ہر دم اور ہر ساعت نیک کامون کا خیال رکھے ـ

نوواـ آپ بُرا نہ مانیے گا ـ ہمارا دھرم یہ ہے کہ ہم جس انسان کو دیکھین اُسکو ہدایت کرین کہ عیسائی مذہب اختیار کرے کیونکہ ہم اس مذہب کو بہت اچھا سمجھتے ہین اور اسی کو صرف وہ مذہب سمجھتے ہین جس سے انسان نجات اور ابدی جیون پاسکتا ہے ـ اور سب کو ہم گمراہ سمجھتے ہین ـ ہندو ـ مسلمان ـ بودھ ـ پارسی ـ یہودی ـ برہمو ـ آریا سماج سب گمراہ ہین اگر سیدھے ڈھرّے پر ہین تو عیسائی ـ پس ہم جو کسی کو تلقین کرین کہ اس مذہب کو اختیار کرو تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمکو بنی نوع انسان سے ہمدردی ہے ـ

کامنی - اسمین کوئی شک نہین مگر یاد رکھیے -

زاہد بہ نماز و روزہ ربطے دارد | عاشق بہ مئے دوسالہ ضبطے دارد
معلوم نشد کہ یار مصروف بہ کیست | ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

بس بات ساری یہ ہے اور کچھ نہین - اور جو لوگ کسی مذہب کے پیرو نہین ہین وہ عیسائی مذہب کو بھی ویسا ہی سمجھتے ہین جیسا اور مذہبون کو - منقولات سے عیسائی مذہب بھی خالی نہین - اور یہی بڑا نقص اور مذہبون کا ہے -

امرسن - تو اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی مذہب کی قائل نہین -

کامنی - میرے الفاظ آپ بھول گئین - مین نے کہا تھا کہ جو لوگ کسی مذہب کے پیرو نہین ہین وہ ایسا کہتے ہین اپنی خاص رائے تو مین نے دی ہی نہین -

نودا - اچھا ہم آپ کو کتابین دین تو پڑھیے یا نہین -

کامنی - بڑے شوق سے پڑھون - نہ پڑھنا کیا معنی -

نودا - ضرور پڑھیے - اور بحث کیجیے -

کامنی - بحث اسمین فضول ہے - جب سے دنیا پیدا ہوئی تب سے بحث ہوتی آئی ہے - جب سے مذہبون مین اختلاف ہوا تب سے بحث ہو رہی ہے اور ہنوز روز اول ہے - نہ ہندو مسلمانون کا جھگڑا طے ہوگا - نہ ہندو عیسائیون کا نہ مسلمان اور یہودیون کا - نہ سنی شیعون کا -

تقریر اختلاف مین کیونکر بڑھے نہین
ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین

نودا - اچھا ہم کل چار کتابین بھیجین گے -

کامنی - برف کا پانی یا لمونیڈ پیجیے گا -

امرسن - گرمی کے دن تو ہین ہی - مگر آپ پلائیے گا کاہے مین -

کامنی - (مسکرا کر) اتنا خبط ہمین نہین ہے (شیشی کے ٹمبلر مین لمونیڈ اور برف

دے کر) پیجیے۔

نودا۔ (پی کر) شکریہ۔ عمدہ لمونیڈ۔

امرسن۔ (دوسرے گلاس سے پی کر) اسوقت اسکی بڑی ضرورت تھی۔

کامنی۔ آج کل گرمیون مین برف اور پنکھا جان ہے۔

نودا۔ آپ ہمارے ساتھ کھانا کھا سکتی ہین۔؟

کامنی۔ جی نہین۔

نودا۔ ہمارے ساتھ کھانا چھوت سمجھتی ہین۔؟

کامنی۔ جی نہین۔

نودا۔ اگر ہمارے ساتھ کھانا کھایئے تو دھرم جاتا رہے۔

کامنی۔ جی نہین۔

امرسن۔ پھر آپ کو کیا عذر ہے۔

کامنی۔ مجھے خود تو کوئی عذر نہین ہے مگر کئی سبب ایسے ہین کہ مجھے ضرور پرہیز کرنا چاہیے ایک تو یہ ہے کہ اگر مین آپ کے ساتھ کھاؤن۔ تو یہ جو عورتین میری خدمت کے لیے مقرر ہین۔ یہ میرے برتن تک نہ چھوین دوسرے یہ کہ جتنے ہندو ہین سب میرے دشمن ہو جائین۔ تیسرے میرے میکے اور سسرال کے سب مجھے کرسٹان سمجھ لین اور جو کچھ مجھے ملتا ہے وہ بند ہو جاے۔ رہنے کو مکان نہو۔ کھانے کو نہ جڑے۔ یہ آسایش یہ آرام نہ ملے۔ بھوک پیاس کی تکلیف کے سبب سے ہر کام نہ لے سکون۔ اور جو کچھ مین اپنی بہنون ہندو عورتون بیواؤن لڑکیون کو فائدہ پہونچا سکتی ہون وہ نہ کر سکون اور پھر کوئی ہندو اس حصۂ ہندوستان مین اپنی لڑکی کو اس خوف سے انگریزی تعلیم نہ دے۔ کہ ایسا نہو یہ بھی کامنی کی طرح بے دھرم ہو جاے۔ اب آپ ہی غور کیجیے کہ کتنا بڑا نقصان ہو۔ اور فائدہ کیا کچھ بھی نہین۔

مس نودا اور مس امرسن دونون قائل ہو گئین۔ اور بات کو ٹال دیا۔ مس نودا نے

پوچھا (اب پرسون سورج گہن ہے آپ بھی گنگا نہانے جایئے گا۔ کچھ دان پن کیجئے گا
کامنی نے جواب دیا (دان پن کے لیئے سمجھدار آدمی کسی خاص وقت کا پابند نہیں
رہتا۔ اور نہ ہمیں سورج گہن اور چاند گہن کو وہ سمجھتی ہوں جو یہ سمجھ رکھے ہیں اور کیا
اور کیا جانے کیا اول جلول بتاتے ہیں۔

نودا۔ آپ بیشک خوب پڑھی لکھی ہیں۔

امرسن۔ آپ ایسی کہاں سے ہمارے مشن میں آنا چاہیئے۔

نودا۔ ہم گرجا میں روز دعا مانگینگے۔

امرسن۔ ہم بھی۔

کامنی۔ مہربانی آپ لوگوں کی مشن کی بیڈیوں نے بلاشبہ ہمارے ملک
کو بڑا فائدہ پہونچایا اور پہونچاتی ہیں اور ہمارے ملک کو آپ کا بڑا شکر گزار ہونا چاہیئے

نودا۔ دیکھیئے کہاں امریکا اور کہاں اودھ کے قصبے۔ صفی پور۔ کا کورنل کھیری کے
جنگل کے ذرا ذرا سے گانون۔ بٹرایچ کی ترائی کے گانون اور مشن کا روپیہ۔ اس
ہمدردی کی تعریف ہی نہیں ہوسکتی۔

نودا۔ اسپر بھی اگر اس ملک کے لوگ قدردانی نہ کریں تو افسوس کا مقام ہے یا نہیں۔

ساڑھے چار بجے کے قریب ان دونون نے اجازت مانگی کہ اب ہمکو رخصت
کیجئے۔ کامنی نے فالسے کا عمدہ شربت بنوایا اور برف اور کیوڑا ڈال کر دونون مہمانون
کو پلایا دونون نے تعریف کی اور کامنی تا در باغ ہمراہ گئیں اور ہاتھ ملا کر دونون کو
رخصت کیا اور وہ وعدہ کر گئیں کہ ایک ہفتے کے اندر ہی اندر آئینگے۔

فصل سینتیسویں

شادی ثانی پر اصرار
ادھر سے قطعی انکار

صبح کو کامنی خواب ناز سے بیدار ہوئی تو ایک برہمنی جو خاص اسی کام کے لیے مقرر تھی پائینتی بیٹھی بھیروین کی دھن مین کومدی پڑھ رہی تھی - آنکھین ملتی ہوئی انگڑائی لیکر اُٹھی تو اس عورت سے کہا یا تو مونڈھے کرسی پر بیٹھا کر دیا نخت بچھوا لو - پائینتی نہ بیٹھو - تم برہمن ہو اور ہم چھتری - کومدی سنکر باغ مین ٹہلنے لگی - کیاریون اور روشون کو دیکھا مالنون سے باتین کر ہی رہی تھی کہ اسکی چھوکری نے ایک کارڈ لاکر دیا دیکھا تو شمشیر خنجر سنگھ کامنی نے کہلا بھیجا کہ کہو مین مردون سے نہین ملتی - مجبور ہون - اُسنے وہان سے کہلا بھیجا کہ بڑا ضروری کام ہے - بھلے مانس ہون - ٹھاکر ہون - زمیندار کا لڑکا ہون نہ چور ہون نہ کوئی اُچکا ہون - اور دور سے آیا ہون - کامنی نے پھر جواب دیا کہ اگر بڑا ضروری کام ہے تو کل آیے مین اپنے دیور یا بھائی کو بلا لون گی - اسنے مالنون کو بلوایا اور اُنکو سمجھایا کہ اپنی بی بی سے کہدو کہ مین بری دور سے آیا ہون کوئی کھٹیا وٹیا بچھا بھیجدیجیے ذرا دیر ٹکنے بھر کا سہارا تو ہو جاے - کامنی نے فوراً کرسی بھیجی اور تازے فالسے کا شربت اور کیوڑا اور برف - اُسنے بڑی دعائین دین اور پھر ملنے کی خواہش ظاہر کی - کامنی نے تھوڑی دیر غور کرکے اجازت دی کہ اچھا آنے دو -

مالن - چلیے سرکار نے یاد کیا ہے -

جواب - اے مین تیری زبان کے قربان -

مالن - انعام کا کام کیا ہے سرکار -

جواب - لو - (دو روپیے دیکر) ابھی اور دینگے -

مالن - آپ دینے والے سلامت رہین -

جواب - جب ہم جانے لگین تو باہر ہم سے ملنا -

مالن - اچھا سرکار -

جوگن نے دور سے دیکھا تو پولیس کا افسر - وہی وردی وہی پگڑی - وہی کرچ وہی تلوار - کم عمر آدمی - کوئی تیئیس چوبیس برس کا سن - گندم رنگ - چھوٹی خوشنما ڈاڑھی سیاہ گھنی - خوشرنگ بنتا ہوا عطر مین ڈوبا ہوا آ کے مونڈھے پر بیٹھا -

کامنی - مین کسی مرد سے نہین ملتی - سوائے اپنے دیور یا بھائی کے -

مرد - مجھے بھی مثل اپنے دیور یا بھائی کے سمجھو -

کامنی - آپ کس ضرورت سے آئے ہین - وہ فرمایئے - مین نے تو - ع -

کردہ ام یک نکتہ تنہا نشینی انتخاب

مرد - صرف درشنون کو آیا ہون -

کامنی - درشن میرے کیسے - مین کوئی پہونچی ہوئی نہین کوئی فقیر نہین کوئی سنیاسنہ نہین - کوئی پوجاری نہین - ایک بیوہ بیکس عورت ہون -

مرد - جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے اُسی کی قسم کھاکے کہتا ہون کہ جو تیج تمپہ ہے وہ کسی مرد عورت پر مین نے آج تک نہین دیکھا -

عورت - ہان ہے تو ایسا ہی -

مالن - سرکار جہان سوتی ہین معلوم ہوتا ہے جیسے بالا کھلا ہے -

عورت - پھلواری دن رات ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے -

مالن - پانی کنوئین کا انکے آنے سے اور بھی سندر میٹھا ہوگیا -

مرد - واہ - واہ رے تیج -

مالن - اسی مین بچاری رات دن رہا کرتی ہین -

عورت - راج ہے - گانون ہین - گھوڑے ہاتھی - رتھ - بہل - نوکر چاکر سنگھاسن کوٹھی - بنگلے دنیا بھر کی آرام ہے - اور سب کو تیاگ کر بچاری اس جنگل مین پڑی رہتی ہین جہان آدمی نہ آدمی کا بچا - ہم پنچ ٹہل کو ہین - بس -

مرد - ارے یہ جہان چاہین بیٹھ جائین انکے لیے جنگل مین منگل ہے - اب دیکھو یہ جنگل ہی ہے یا کچھ اور - پھر یہان منگل ہے یا نہین - اور یہان پر کیا فرض ہے جہان یہ بیٹھ جائینگی - وہان منگل ہو جائیگا - اچھا اب تم لوگ اپنا اپنا کام کرو ہمارے سبب سے کسی کام مین ہرج نہونے پائے -

مالن اشارہ سمجھ گئی اور دو روپیے بھی پا چکی تھی - فوراً چلی گئی - عورت کو بھی اسنے

کسی بہانے سے ٹالدیا۔ کامنی کچھ بیوقوف تو تھی نہین۔ تاڑ گئی۔ اور دل مین ٹھان لی کہ اب اس پاپی کو نہ آنے دونگی۔ اتنے مین ان صاحب کی زبان نے گویائی کی۔ فرمایا جوگن جی ہم پولیس کے سب انسپکٹر ہین اور یہ باغ اور وہ سڑک سب ہمارے ہی تھانے مین ہے۔ مین سوا سو روپیہ ماہواری پاتا ہون اور چھتری ہون تمھارا ذکر ہم نے چوکیداروں سے سنا کہ ایک جوگن نے باغ بنوایا ہے اور یہان آکے ٹکی ہین۔ ہم نے کہا چل کے دیکھین۔ تمھاری حالت پر ہمین افسوس آتا ہے کہ ثروت اور دولت ہوتے ساتھی تم بے مرد کے اکیلی پڑی رہتی ہو۔ یہ تو تم نے خوب کیا کہ سیکے اور سسرال سے الگ ہوکے رہین مگر جو مرد نہین تو کیا۔ اور اسکا سامان ہم آسانی سے کرسکتے ہین۔ مین پولیس کا سب انسپکٹر ہون اور یہان کا بادشاہ۔ میرے ہوتے ساتھی کوئی تمھارا بال بیکا نہین کرسکتا۔ کوئی بدنگاہ سے دیکھے تو آنکھین تلوون کے تلے مل ڈالون۔ مگر بات صرف اتنی ہے کہ تم ہماری ہی ہوکے رہو پھر خدائی بھر تمھارے خلاف کوئی کارروائی نہین کرسکتی۔ جسکو اشارہ کردون تمھارے دشمن کو پاڑ ڈالے۔ اگر منظور ہو تو روز دوپہر کو یا شام کو آؤن۔ اپنا تمھارا دل بہلاؤن کہ بیوہ ہو۔ کامنی نے یہ سب تقریر سنکر بات کو ٹال کر پوچھا تمھاری بی بی ہین۔ اسنے قطعی انکار کیا۔ پوچھا ماں زندہ ہے۔ کہا نہین۔ پوچھا باپ۔ کہا۔ دس برس ہوئے مرگئے۔ پوچھا کوئی عورت ہے۔ کہا ہان۔ ایک بہن ہے۔ بیوہ بیچاری۔ کامنی نے سمجھا کہ مجھ بیوہ کو تو معاف کرو۔ تم اپنی بیوہ بہن کا دل بہلاؤ۔ انسپکٹر سمجھ گیا۔ خاموش ہورہا۔ کامنی نے خادمہ کو بلایا اور کہا نہانے کا سامان لیس کرو۔ (بہت اچھا) کہکر وہ چلی گئی۔

انسپکٹر۔ (الف) جوگن ذرا تمھارے باغ کی سیر کرنا چاہتا ہون۔

جوگن۔ جایئے وہ باغ ہی کون بڑا ہے۔

(الف) آپ ساتھ چلیے۔ ہاتھ مین ہاتھ دے کر ٹہلین۔

جوگن۔ مین کسی مرد کے ساتھ ٹہلنا نہین چاہتی۔

الف - کیون اپنی جوانی کی دشمن ہوئی ہو - کہا مانو - ہماری ہو جاؤ -

جوگن - مین دُکھیا عورت ہون اور اِس تقریر کی عادی نہین - اب تم یہان سے چلی جاؤ - بھلا اسی مین ہے -

الف - اری عورت - ہم وہ ہین جنکے آنے کو اچھے اچھے اپنا فخر سمجھتے ہین اور تم کو اتنی چرگئی ہے - اب بھی ہم سمجھاے دیتے ہین - ورنہ بہت پچھتاؤ گی اور پھر روتے نہ بنے گی - اتنا یاد رکھنا - ہم ابھی چردری اور منت کرتے ہین - اگر اسپر بھی نہ مانا تو دیکھ ہی لوگی وہ بودی ماردی ہو کہ تمام عمر رویا کرو اور میرا بال تک بیکا نہو - تین یہان کا بادشاہ ہون - بادشاہون سے کہین جوگنین مقابلہ کرسکتی ہین -

جوگن - اب تم یہان سے چلی جاؤ - اگر میرے میکے اور سسرال کے مرد سُن لینگے تو بُٹھا سا سر اُڑا دینگے تو سمجھتا کیا ہے - چل دور ہو یہان سے -

الف - (متحیر ہوکر) آخاہ! یہ غصہ - ہو راجپوت کی لڑکی ضرور - اچھا غصّہ نہ کرو مین جاتا ہون - کل پھر وشنون کو آؤنگا - اور ڈنڈوت کرونگا - اب نہ بگڑو - مین تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتا تھا کہ یہ جوانی اور یہ حُسن اور یون غارت جاے اور میرا وہ رعب یہان اور دور دورہے کہ کوئی میرے خلاف چون نہین کرسکتا - کوئی کانون کان تو سنے گا نہین - اچھا تم آج دن بھر رات بھر غور کرلو - کل مین مزاج پرسی کو آؤنگا -

جوگن - نہین اب آپ تکلیف نہ کیجیے گا -

الف - جانی خوش کردونگا -

جانی کا لفظ سنکر کامنی آگ بھبوکا ہوگئی - اور مارے غصّے کے کانپنے لگی - اور یہان سے اُٹھکر چلدی - انسپکٹر نے یہ شعر پڑھا ؎

غرور حُسن اجازت مگر نداد اے گل
کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدارا

کامنی کو اور غصہ معلوم ہوا کہ یہ میرے اُٹھ آنے پر بھی آوازے کستا ہے

اتنے مین انسپکٹر نے کہا ؎

ایک بوسہ ہم نے مانگا راہ سولا واہ جی
پھٹکے سے مُنہ سے یہ نہ نکلا لیجیے جاؤ شاہ جی

اب ہم جاتے ہین - یہ کہنا ہی تھا کہ چوکیدار نے سلام کیا اور کہا صوبہ دار صاحب رات کو پہرے کا کوئی چوکیدار رہتا بھی نہین - انکو موقع مِلگیا کہ ذرا اور بیٹھ جائین مونڈھے پر ٹک گئے اور چوکیدار کو حکم دیا کہ جاکے ہمارے چوکیدار کو بُلا لاؤ - وہ اُدھر گیا ادھر انھون نے مالن سے کہا کہ جوگن سے ہمارا پیغام دو کہ ہم پیاسے بہت ہین اور اگر ذرا سا پانی پلا دو تو احسان ہوگا - کامنی کو ترس آیا برف کا ٹھنڈا پانی بناکر خود لیگئی اور کہا پانی حاضر ہے - انسپکٹر نے اُٹھکر بڑی تعظیم کے ساتھ پانی لیا - آنچوے کو بوسہ دیا - آنکھون سے لگایا اور پانی پی کر کہا کلیجے مین جیسے ٹھنڈک پڑگئی - آنکھین کھل گئین - اچھا اب ذرا بیٹھ جاؤ -

کامنی - یہ میرے نہانے کا وقت ہے -

الف - مین نے جو کہا معاف کرنا - میرا مطلب فقط یہ ہے کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو ہمارے ساتھ بھونری پھر دالو -

کامنی - نہین میری مرضی نہین ہے - مین اسکے بالکل خلاف ہون - اب اسکا ذکر بھی نہ کرنا - میرے سِکے اور سسرال والے دونون مِل کے میری گردن ٹھُکا سی اُڑا دینگے اور وہ نہ بھی اُڑائین تو ہم سے کب ممکن ہے - مین تو اب بس مرتے دم تک اسی حالت مین رہونگی - ہائے کیسی اور سارس جانور ہو کر اتنی محبت اپنے جوڑے سے رکھتے ہین کہ ایک مرجائے تو دوسرا عمر بھر اکیلا ہی رہتا ہے اور ہم ایسی طوطی چشم ہو جائین کہ دولھا کو بالکل بھول ہی جائین - اس بات کو اب کبھی نہ دلانا - اور آج سے آپ یہان آنے کی تکلیف بھی نہ کیجیے

الف - اگر شادی نہین ہی کرنی تھی تو جوگن بن کے کیون ہم لوگون کو ستاتی ہو - اتنی کم سن ہو کے کیون اکیلی رہتی ہو - فقیری اختیار کی تو کیون برف کا پانی

پتی ہو۔ کرسیان۔ میر۔ مسہری۔ دنگل کیون ہے۔ مٹی پر کیون نہین سوتین۔ یہ بھگل کیا نکالا ہے۔ یہ ردپ کیون سادھا ہے۔

کامنی۔ مین تو پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ مین نہ جوگن ہون نہ سادھو نہ سنت۔ رنج اور دکھ کے سبب سے اس گوشے مین آکے بیٹھی ہون۔ مجھے کوئی یہان دق کیون کرے اور یہ پیغام جو آپ نے کیا اس سے مجھے معاف رکھیے۔

الف۔ میری تو جان جاتی ہے اور تم معافی مانگتی ہو۔

جوگن۔ مین پھر کہتی ہون کہ مجھے معاف کرو۔ تم اسطرح کی باتین کرتے ہو اور میرے دل پر اسکا اثر پڑتا ہے۔ مجھے جیسے تیر سا لگتا ہے جو کلیجے کے پار ہو جاتا ہے۔ مین نے بڑی غلطی کی کہ تم کو آنے دیا۔

الف۔ یہ نہ کہو۔ مین پھاٹک توڑ کے تحقیقات کرنے آسکتا ہون۔ پولیس انسپکٹر بڑی چیز ہے۔ مگر ابھی تک مین مسنت ہی کرتا ہون۔ اب بھی کہنا مانو۔ اور میری سی ہو کر رہو ورنہ خیریت ہے

من بگویم کہ این بکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

دلمین غور کرلو۔ سوچ سمجھ لو۔ آگا پیچھا سمجھو۔ بھل منسی سے کام لو ؎

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار
اب مان نہ مان تو ہے مختار

کامنی۔ تم کیون مجھ دکھیا کے پیچھے پڑے ہو۔ مجھے نہ ستاؤ۔ نہین آسکا خمیازہ اوٹھاؤ گے۔

سب انسپکٹر مارے غصے کے یہان سے چلا گیا۔

فصل چھتیسوین

جو مرد نیک چلن بیاہتا بی بی کو چھوڑ دے

اُسکا

منہ جھلس دے

انسپکٹر کے جاتے ہی کامنی نہا دھوکر پوجا کر رہی تھی کہ ایک مالن نے آکے کہا (بی بی دو تین عورتیں آئی ہیں اور تم سے ملنے کو کہتی ہیں) کامنی نے پوچھا کیسی عورتیں ہیں۔ اُسنے کہا مگر گرہست بھلے مانسوں کی عورتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اجازت دی کہ آنے دو اور برامدے میں بٹھاؤ اور اشنان کرکے کامنی جوگن کے کپڑے پہنکر گھر والوں سے بھیٹ کرنے آئی۔ تین عورتیں تھیں۔ درگا۔ دھنو اور کریمن۔ دو ہندو ایک مسلمان۔

درگا۔ ہم لوگ تمھارے پردسی ہیں۔ اس باغ سے کوس بھر پر جو گانوں ہے وہ تمھارا ہی ہے۔ تمھارا نام سنا تو درشنوں کو آئے۔ ابھی تو تمکو یہاں تھوڑے ہی دن ہوئے۔ ہمارے گانوں کے سب آدمی مرد عورت تعریف کرتے ہیں کہ ایک جوگن جو آکے باغ میں ٹکی ہیں۔ دیبی کا روپ ہیں۔ تم نے یہ باغ بھی اچھا بنوالیا ہے۔ اور اندر بھی خوب بنوادیا اور پوسالا اور پیاؤ اور بنیے اور بھنگدالی کی دکان۔ سب آرام دینے والی چیزیں۔ ہم کبھی یہاں آیا کرینگے۔ مگر جو آپ کا حرج نہو۔

کامنی۔ میرا کوئی حرج نہیں۔ بلکہ میں چاہتی ہوں کہ لڑکیوں کا اسکول یہاں قایم کردوں۔

دھنو۔ اس سے بہتر اور کیا ہوگا۔ یہاں لڑکیوں کو اور ہم سب کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ اور جانور سے آدمی بناؤ۔

کامنی۔ واہ۔ میں کس قابل ہوں جی۔ یہ کون ہیں (کریمن کی جانب)

درگا۔ یہ ہمارے پروس شہر میں رہتی ہیں اب جب سے ہم گانوں میں رہنے لگے انکو زمین دی ہے انکا بھائی جو تتا بوتا ہے۔ اسکے مرد نے اسکو چھوڑ دیا ہے ایک بوڑھیا کالی کالی عورت گھر ڈال لی ہے۔ دوسرے تیسرے مہینے آکے اسی سے کچھ لیجاتا ہے۔

کامنی - ایسے مرد کا کبھی منھ نہ دیکھے جو بیاہتا نیک جورو کو چھوڑ کے پتریا کو گھر ڈال لے اور گھر بسی بچاری کو حسد کی آگ سے جلاے -

درگا - اور اسکی جورو کیا کرے - وہ دوسرا کرلے

کامنی - چاہیے تو ایسا ہی - سزا پوری پوری ایسے کمبخت مرد کی یہی ہے جو جورو بچاری کو جلائے اور اتنا بڑا دکھ دے تو جورو اس سے زیادہ سزا اور کیا دے سکتی ہے کہ دوسرا مرد کرلے اور ایسے کو جلائے - جیسے کو تیسا - مگر اپنی لاج -

دھنو - یہی تو ان مردون کی جیت ہے - ہم عورتین یہ جانگ کھولین تو ننگی اور وہ جانگ کھولین تو ننگی - نہین تو سزا ان ایسون کی یہی ہے کہ انکی چھاتی پر کودون دلے -

سیّان نے بوئی کاکڑی ہم بوئین شہتوت
سیّان نے راکھی جاٹنی ہم راکھین رجپوت

درگا - ہم کہتے ہین اُن بیچاریون سے رہا کیونکر جاتا ہوگا - میان خاصے جیتے جاگتے اور برسون صورت نہین دکھاتے - انکے دلون پر کیا گذرتی ہوگی - اللہ نہ کرے کسو کو ایسے میان سے پالا پڑے -

د - انہی سے پوچھو کرمین سے -

کرمین - اے دولھن ہم تو میان مونڈی کاٹے کے ہوتے ساتھی رانڈ ہین - جب وہ ہوا مرے گا اللہ کرے اُسے ہیضہ ہو ہمارا صبر سپر پڑے - جب وہ مرے گا تب تو رانڈ ہوون ہی گی اے یہان تو اس نگوڑے کے ہوتے ساتھی رنڈاپا بھگت رہی ہین

بعضی دائون تو جی چاہتا ہے کسو کے گھر بیٹھ جاؤن اور اس ناس مارے کو ایسا جلاؤن کہ شہر چھوڑ دینا پڑے -

د - مرتا بھی نہین کہین -

کرمین - مین جو اسکے مرنے کی خبر سنون تو جی جاؤن - مہت (مسجد) مین گھی کے چراغ جلاؤن

کامنی - تو کسی کے گھر کیون نہین بیٹھ جاتی

د - یہہ سرن ہے تمھارے یہان تو ایسا کرتے ہین -

کامنی - ایسے مرد کا کبھی منھ نہ دیکھے جو بیاہتا نیک جورو کو چھوڑ کے پتریا کو گھر ڈال لے اور گھر بسی بچاری کو حسد کی آگ سے جلاے -

درگا - اور اسکی جورو کیا کرے - وہ دوسرا کرلے

کامنی - چاہیے تو ایسا ہی - سزا پوری پوری ایسے کمبخت مرد کی یہی ہے جو جورو بچاری کو جلائے اور اتنا بڑا دکھ دے تو جورو اس سے زیادہ سزا اور کیا دے سکتی ہے کہ دوسرا مرد کرلے اور ایسے کو جلائے - جیسے کو تیسا - مگر اپنی لاج -

دھنو - یہی تو ان مردون کی جیت ہے - ہم عورتین یہ جانگ کھولین تو ننگی اور وہ جانگ کھولین تو ننگی - نہین تو سزا ان ایسون کی یہی ہے کہ انکی چھاتی پر کودون دلے -

سیّان نے بوئی کاکڑی ہم بوئین شہتوت
سیّان نے راکھی جاٹنی ہم راکھین رجپوت

درگا - ہم کہتے ہین اُن بچاریون سے رہا کیونکر جاتا ہوگا - میان خاصے جیتے جاگتے اور برسون صورت نہین دکھاتے - انکے دلون پر کیا گذرتی ہوگی - اللہ کرے کسو کو ایسے میان سے پالا پڑے -

د - انسی سے پوچھو کرمین سے -

کرمین - اے دولھن ہم تو میان مونڈی کاٹے کے ہوتے ساتھی رانڈ ہین - جب وہ ہوا مرے گا اللہ کرے اُسے ہیضہ ہو ہمارا صبر اُسپر پڑے - جب وہ مرے گا تب تو رانڈ ہوون ہی گی اے یہان تو اس نگوڑے کے ہوتے ساتھی رنڈاپا بھگت رہی ہین بعضی دائون تو جی چاہتا ہے کسو کے گھر بیٹھ جاؤن اور اس ناس مارے کو ایسا جلاؤن کہ شہر چھوڑ دینا پڑے -

د - مرتا بھی نہین کمبخت -

کرمین - مین جو اسکے مرنے کی خبر سنون تو جی جاؤن - مہنت (مسجد) مین گھی کے چراغ جلاؤن

کامنی - تو کسی کے گھر کیون نہین بیٹھ جاتی

د - یہہ سرن ہے تمھارے یہان تو ایسا کرتے ہین -

کرمن - اس موے پگیا پیٹے کو توپ لون تو دوسرا کرون -
دھنو - اے جیتے جی موے کو نہ بلایا تو کیا -
کرمن - پھر جو تم سب کی یہی صلاح ہے تو اچھا - ہمارے اُدھر ایک سیّد رہتا ہے ساہ جی کی سرکار مین نوروپیے مہینا پاتا ہے بھلے مانس آدمی ہین اسنے دوایک دفعہ پیغام بھیجا تھا - وبس ایسے کو ضرور سوختہ کرنا چاہیے جوان عورت ہوکر چھوڑ دیا اور اُس موئی جلاہن کو لے کے بیٹھا ہے - اپنی امان کو -
کرمن - ہمارے یہان لکھا ہے کہ ایسے کو اللہ بخشے گا نہین - ایسوں کا حشر یزید کے ساتھ ہوگا -
کامنی - تمکو کب سے چھوڑ دیا ہے -
کرمن - سرکار کوئی چار برس ہونے کو آئے - بس جس سال بیاہ آئی تھی اُسی سال سے وہ چوتھے پانچوین آکے تبا کو پی جاتا ہے -
د - اس چار برس مین کبھی گھر مین سویا بولا چالا -
کرمن - اے چولہے مین جاے مردہ - مین اُسکی صورت سے بیزار ہون - اللہ کہین میری سُن لے - اس مونڈی کاٹے کو موت آئے اور مین اُسکی لاش چار کے کاندھے پر دیکھون اور اُسپر نچھراؤ کرون -
د - موئے پر سو دُرّے - جب کلیجا پک جاتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے -
کرمن - مین سچ کہتی ہون کہ میرا دل اُسکو کوستا ہی اور جو اُسکے مرنے کی خبر پاؤن تو جی اُٹھون -
کامنی - تمھارا تو میان ہے اور تمھارا دل اُسنے جلایا ہے مین کہتی ہون جو کوئی بہو بیٹی ہوگی اُسکو تمسے ہمدردی ہوگی - اور اُس بیچارے کا منہ دیکھنے کی روادار نہوگی -
کرمن - اور کا میان ہوتا تو مین بیچ بزار (بازار) مین موئے کو اُتے جوتے لگاتی کہ کبھی کبھی کو یاد کرتا -
د - جوتے اُوتے نہین بس اُسکی یہی سزا ہی کہ کرمن اور کے گھر بیٹھ جاے جیسے کو تیسا -

کامنی - بڑا بیحیا مرد ہے - ایسے مرد کو تو جلد موت آجانی چاہیے -

کرمن - ان چار برسون مین ہم نہین جانتے دولھن کہ مرد کی شکل کیسی ہوتی ہو اور مرد کسکو کہتے ہین - کیا ہمارے جان نہین ہے -

د - سننے سے رنج ہوتا ہے - اور مرد ہوتے ساتھی -

کرمن - بڑا رونا تو یہی ہے اور کاہیکا رونا ہے - دیکھ لینا ہو اُسکے بدن مین کیڑے نہ پڑین تو سہی - اُسکی لاش اگر چیلین اور کوّے اور گدہ اور کتے نہ کھائین تو کہنا کسو کا کیا دل جلانا اس سے بڑھ کے اور کون بُری بات ہوگی - ہمارا رویان رویان بددعا دیتا ہے روئین روئین سے بددعا نکلتی ہے - ہماری آہ کیا خالی جائیگی - میری جوانی تباہ ہوئی جاتی ہے -

د - کسی کی نوکری کرلیو جاے کے -

اس فقرے پر کرمن کے سوا اور سب ہنس دین - کسی کے دل پر اسبات نے تیر کا کام کیا - مگر چپ شربت کا گھونٹ سا پی گئی - دل مین سوچی کہ اگر میان ایسا ہوتا تو یہ باتین کیون سُنتی -

کرمن - اے دولھن اُس نگوڑی کی صورت جو دیکھو تو جیسے چڑیل - بھدی اتی کہ چلے ہی نہین پاتی - اور کالی کلوٹی تمباکو کا پنڈا - اور اُسپر چیچک کے داغ - مگر نہین معلوم اُسکی کونسی ادا اس سونڈی کاٹے کو بھائی ہے - کہان مین دھان پان اور کہان وہ موئی دیونی - کالے دیو کی لڑکی -

د - ایسے مرد کا منھ پکڑ کے جھلس دے - اپنی گوری چٹی جوان عورت کو چھوڑ کے کلوٹی بوڑھیون پر ریجھتے ہین -

کرمن - ہم اگلے برس مین نواب گنج بارہ بنکی گئے تھے - وہان کی سرا مین بڑا ہنگامہ مچا ہوا تھا مین نے جا کے دیکھا تو دو مردون سے لڑائی اور دنگا فساد ہو رہا ہے لوگون نے بیچ بچاؤ کر دیا - سُنا لڑائی اس بات پر ہوئی کہ ایک عورت اور بیاہتا عورت کے ہوتے ساتھی اُسکے مرد نے دوسری کر لی - ایک آنکھ کی کانی -

اکملا - موا کمبخت - اندھی کیون نہ کی -

ک - دو برس تو وہ عورت چپ رہی اور بھجایا کی - آخرش ایک ٹھیکے دار کے پاس چلی گئی - میان نے جو سنا تو اُس سے لڑنے آیا - عورت نے اپنے اُس آشنا کی طرف سے اُسکو مارا - پگڑ کے پٹے چار پانچ جوتے سر پر جا دیے اور جتنے لوگ جمع تھے اُنکی طرف دیکھ کے کہا لوگو اس مونڈی کاٹے نگوڑے سے پوچھو کہ مجھکو کسکے لیے بیاہ کے لے گیا تھا آج دو برسین ہونے آتی ہین اِس موئے کی صورت تک نہین دیکھی - یہ ایک کاہی نگوڑی کو گھر ڈالے ہوئے ہے مجھسے کوئی سروکار نہین رکھا - موئی کا فی ملو کو دو برس سے گھر مین ڈالے ہوئے ہے میرا اسمین کیا قصور ہے - دو برس اِسکے آسرے پر رہی - لوگون نے اس مرد کو قائل معقول کیا کہ اب جو رو یاد آئی اور دو برس تک نہ خیال ہوا - جب تو نے اِس بیچاری کو چھوڑ دیا تو یہ کیا کرے - جوان عورت کسی شریف کی لڑکی ہوتی تو رو پیٹ کے بیٹھ رہتی - یہ بیچاری کھاے کیا - پیئے کیا - تجھکو شرم نہین آتی بغیرت - بیجیا - سنتے ایک سرے سے لے دے کی - مین نے بھی خوب ہی لے دے کی کہ بیجیا کے بچے ڈوب نہین مرتا - اور اوپر سے لڑنے آیا ہے - جوتی خورے بغیرت - پہلے کیا سمجھ کے چھوڑ دیا اور اب اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے - واہ - مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تو دوسری کرلی اور دو برس تک سالس ڈکار نہ لی - اور دو برس کے بعد وارث بنگئے مونڈی کاٹے کا منی - ایسون کے لیے تو کوئی سزا سرکار سے تجویز ہی جاے تو خوب ہو -

د - چھ مہینے کی پھانسی -

کریمن - (ہنسکر) حقہ کا پانی اور دس دن کے صبح شام برس بھر تک -

کامنی - نہین - روٹی کپڑا تو اُسی سے دلواے اور بی بی کو اختیار رہے جو چاہے سو کرے

کریمن - ہم تو اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ موا دونون آنکھ سے اندھا ہو جاے آنکھ پھوٹی پیر گئی -

د - ایسے کی زندگی دراز ہوتی ہے -

کریمن - ہمارا بس چلے تو زہر دے دین -

دھنو - کلیجا پک گیا ہے جل جل کے کہتی ہو - یون ہی دل کو تسلی دے لو کہ زہر دیدیتی مر جاتا

اندھا ہوجاتا - یہ وہ - نہین تو زہر دینا ہوتا تو اب تک کب کا دے چکی ہوتی -
کرمن - اللہ ایسی نیت نہ کرے - مگر کلیجا تو تمھاری کہاوت ایسا ہی پک گیا ہے کہ جی چاہتا ہے آپ مرجاؤن یا اُسکو مار ڈالون -
د - ہماری سسرال مین ایک چوکیدار ہے پانچ روپیے پاتا ہے اور دو روپیہ پہننا اور کھانا اور کپڑا اُسکی جورو پاتی ہے - جورو کا کوئی سولھوان برس اور چوکیدار کوئی (۵۸) برس کا - اور کانا - مہریون و ہریون نے اُس سے کہا ری اس بوڑھے کو چھوڑ کے کوئی اور کرلے - اٹھارہ اُنیس برس کا - اس کانے زیٹ بوڑھے سے تجھ سے بھلا کیا بنتی ہوگی - آج مرا کل دوسرا دن - اتنا سننا تھا کہ اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے عورتین سمجھین کہ اپنے کرمون کو روتی ہے کہ کانے بوڑھے کے پالے پڑی مگر پھر معلوم ہوا کہ اسکو انکے کوسنے اور برا بھلا کہنے سے برا معلوم ہوا اور رونا ضبط کرکے رُوا سے منھ سے کہا! اچھا ہی تو ہمین - اور برا ہی تو ہمین - کسی کو کیا - تم کو اُسکے پاس کیا سوتا ہی - بوڑھا ہے تو میرا ہے اور کانا ہے تو میرا ہے - تم کو تو اُس سے نہین پالا پڑا ہے اور وہ کوئی اور عورتین ہوتی ہون گی جو ایک چھوڑ کے دوسرا اور دوسرا چھوڑ کے تیسرا اور تیسرا چھوڑ کے چوتھا کرین - جو رام کی مرضی تھی وہ ہوئی - ہمکو اٹھارہ برس کے لونڈے سے اپنا مرد اچھا معلوم ہوتا ہے وہ کانا ہو چاہے لنگڑا - انھون نے جو کہا میرے پلے بین جیسے تیر سا لگا - ہم دونون نوکر ہین کماتے ہین پہنتے ہین اوڑھتے ہین - ایک ٹکڑا منگتا کو دیتے ہین - کچھ بچاتے ہین - گنا بناتی ہون اور کیا ہونا چاہیئے -
کامنی - بڑی بینک عورت ہے واہ ری چوکیدارن -
دھنو - ایسی بہت کم ہونگی - وہ سدا خوش رہیگی -
د - ہم لوگ اسکو کھانے کپڑے کے سوا کبھی ناج کبھی باغ کے میوے کبھی ڈالی کی ترکاری - کبھی مٹھائی دیدیتے ہین - پہلے جاکے اُس بڑھوے کو کھلاتی ہے پھر آپ کھاتی ہے
کامنی - کیا جی خوش ہوا ہے اور دیکھو کہان سولہ برس اور کہان وہ دو کم ساٹھ - اور اسپر کانا - ایک آنکھ بھی ندارد - اور یہ ذرا سی لڑکی اور اتنی محبت -

ک - واہ ری لڑکی تیرے قدم چوم لے -

د - ہمارے ہان کے سب مرد عورت اس سے خوش ہین -

کامنی - ہوا ہی چاہین اب اُس سے کوئی ہنستا ہوگا کہ بڑھوا ہے -

کملا - کوئی نہین - سمجھ گئے نا کہ اس ہنسی سے یہ چڑھتی ہے - یہ اسکی چڑھ ہے -

کامنی - اور ایک ہنسیا ہی -

د - ارے اسکا نام نہ لو موئی کا - مین اسکے نام سے جلتی ہون -

کامنی - بڑی بدنکلی ذرا ہی سی عمر مین یہ تھکنڈے - واہ ری چھوکری -

د - اور وہ بھی دیکھنے مین اچھی ہے - جو اپنے بڈھے کو چھوڑ دے تو اُسکے بھی بہت سے گاہک ہو جائین -

ک - ہمارے یہان لکھا ہے کہ نیک عورتون کا نیک بی بیون کے ساتھ حشر ہوگا -

کامنی - بہت ٹھیک لکھا ہے - وہ وہان تو جو کچھ ہوگا وہ ہوگا یہان اِن بدکار عورتونکی کیا کم چھیا لیدر اور بدنامی ہوتی ہے یہ پاپ وہ چیز ہے کہ چھپائے نہین چھپتا - کوئی لاکھ چھپائے کیا ہوتا ہے - قدم قدم پہ بدنامی رکھی ہوئی ہے -

د - اور جو نیک عورتین ہین اُنکو کوئی بدنام نہین کر سکتا -

کامنی - بدنام کرنے کو کوئی کرے تو کسی کے بدنام کیے سے کیا ہوتا ہے ستیا جی کو دیکھ

د - چاند پر خاک ڈالے کہین خاک پڑتی ہے -

کامنی - اب تک کسی نے ہنسیا کو کیون نہ آدھی بات کہی -

د - مجال تھی - کوئی کسو کو جھوٹ موٹ لگا سکتا ہے -

کرمین - جب تلک کوئی ذرا سی چھانہہ نہ پائے گا نہ کہے گا -

د - ہماری سسرال کے پڑوس مین ایک درزن رہتی تھی - گیارہ برس کی عمر سے رانڈ ہے - تب سے اب تک سلائی کرتی ہے اور امیر غریب سب کے یہان جاتی ہے آج تلک اُسکے چلن پر دھبا نہین لگا وہ جانتی ہی نہین کہ مرد کہتے ہین کسکو اپنی آبرو سنبھالے چار پیسے پیدا کرتی ہے اور سوکھی روٹی کا ٹکڑا کھا کے سو رہتی ہے -

یہ عورتین کامنی سے بہت ہی خوش ہوئین اور جب جانے لگین تو کرمین کو انکے پاس چھوڑ گئین کہ کل سویرے تم کرمین کے ساتھ ہمارے گانون آؤ اور دن بھر وہین رہو تمھارے ہان ابھی آسون کو کئی برس ہین وہان آؤ تو ہم کھلائین - کامنی نے منظور کرلیا - یہ دونون رخصت ہوئین اور کرمین اور کامنی سے ادھر اُدھر کی باتین ہونے لگین

فصل سینتیسوین ۳۷

گلبیا مالن کا پاچی پن

شب کو کامنی نے کرمین کو مٹی کے کورے برتنون مین کھانا کھلایا اور باغ کے چبوترے پر کرسیون پر بیٹھکر دنیا کی باتین کرتی تھین کہ مالن نے آکے کہا بی بی ایک عورت کسی ٹھکراین کے گھر سے آئی ہے بلاتی ہے - کامنی کو حیرت ہوئی کہ اسوقت رات کو عورت کیا کرنے آئی - پوچھا (کون ٹھکراین ؟ اور عورت کیا کہتی ہے) وہ بولی (اے وہ کیا کھڑی ہے مل لیجیے نا) جوگن نکلنے گئی تو دیکھا انگور کی روش مین ایک عورت سفید کپڑے پہنے کھڑی ہے - قریب جاکر کہا (کون ہے) اُسنے پاس آکے کہا ٹھکراین چندر کنور نے بھیجا ہے اور کچھ کہا ہے ادھر آکے سُن لیجیے - کامنی کونے مین چلی گئی - اور اس عورت نے اس بیچاری کو گلے لگا کے چوم لیا اور اسنے چیخ مارکے کہا (چوکیدار دوڑو) جبتک لوگ دوڑین اور عورتین پہونچین اور چوکیدار آئے تب تک اسنے پھر گلے لگانا چاہا اور کامنی نے زور سے ایک چیخ ماری اور چوکیدار اور کرمین اور برہمنی جو کھانا پکاتی تھی اور بارن یہ سب پہونچ گئین اور وہ عورت بھاگی چوکیدار پیچھے دوڑا مگر نہ پاسکا -

کرمین - یہ کیا اسرار تھا - عورت تو نہ تھی -

کامنی - عورت نہین جی - خاصہ بھلا چنگا مرد تھا -

کرمین - (دانتون کے تلے انگلی دباکر) ارے ! توبہ توبہ - مین سمجھی کوئی بھوت پریت تھا -

مالن (نمبر ۱) یہ آیا کدھر سے - کپڑے مردون کے پہنے تھا کہ عورتون کے -
کامنی - عورتون کے - مین نے پہچان لیا - پرسون اسکا خمیازہ اُٹھائیگا - اگر
صورت نہ بدلجاے تو ہمارا ذمہ - میرا کچھ نہین گیا لیکن تو چھتری کی لڑکی جو پورا بدلا نہ
لون - آج سے اور سو برس تک -
مالن (نمبر ۲) آج یہ نئی بات ہوئی - میرا تو کلیجا دہل گیا -
کامنی - اسکی پوری پوری تحقیقات ہوگی - تم دیکھتے ہی جاؤ -
کرمین - اور آدمی بھلے چنگے ہین - مگر اتفاق کی بات -
کامنی - جیسے ہی مین پاس گئی اور پوچھا کہان سے آئی ہو کون ہو - ای بس
آگ لگے اسکی جان کو - لپٹ گیا اور پانون پر ٹوپی رکھکر کچھ کہنے کو تھا کہ مین نے غل
مچایا - بس پھر وہی حرکت - مین نے پہچان لیا ہے -
اتنے مین بوڑھا بھنگ والا آیا اُس نے حسب حال بتایا کہ مین دکان بڑھا رہا تھا
اندارے کے پاس ایک مرد سے گلبیا مالن باتین کر رہی تھی اس مرد نے کپڑے اُتارے
اور گلبیا کے ساتھ ساتھ اسطرف چلا - راستے مین مین نے دیکھا کہ اُسکے کپڑے گلبیا
لیے کھڑی ہے اور وہ پکریا کے درخت کے پاس کھڑا کچھ پہن رہا ہے - مین جانتا ہون
کہ وہ عورتون کے کپڑے پہن رہا تھا - گلبیا کو نکال دینا چاہیے اس قابل نہین ہے
کہ بہو بیٹیون مین رہے - یہ سنتے ہی سب عورتین آگ ہوگئین اور گلبیا کو کوسنے اور بُرا
بھلا کہنے لگین - چوکیدار نے گلبیا کو پکارا تو دور سے اسکی آواز آئی (آتی ہون) سب کو
یقین ہوگیا کہ گلبیا کی کارستانی ہے - جب گلبیا آئی تو اس سے پوچھا تو کہان گئی تھی
آئین بائین شائین بتانے لگی - سب نے لے دے کی اور خوب آڑے ہاتھون لیا
(۱) ۱ - ایسی بات بھلے مانسون کی عورتون مین نہ کرنی چاہیے -
۲ - کٹنا پاکپین اور کرد - یہان کھوٹ پڑی گنجی ہو جائیگی -
۳ - اسکو ڈوب مرنا چاہیے - یہ مالن ہے یا کسی بیسوا کی نایکہ ؟
۴ - اسکو گھر سے نکال دو - موئی مالزادی کٹنی - اپنے بھتار کو لیکے آئی تھی -

۵- اری یہ عورت کون تھی جسکو تو لائی تھی - عورتین تیرے دیس مین ایسی ہی ہوتی ہین -

گلبیا مالن نے تنک کر ان سب باتون کا جواب یون دیا (اے مین بھلا کیا جانون اسکے دل مین باپ ہے - سیدھی عورت کسکے دل کا حال کیا جانون - جو جانتی کہ مرد ہے تو داڑھی پکڑ کے نوچ ڈالتی) دیر تک یہی بحث رہی - صبح کو کامنی نے گھر بار برہمنی اور مالنون اور چوکیدار کے سپرد کیا اور درگا کی گاڑی پر سوار ہو کر بارن اور کرین کو ساتھ لیکر گانون چلی - شب کو بھنگ والے سے کچھ کہہ آئی تھی اور دو خط بھی دے آئی تھی جسکا حال آگے چلکر معلوم ہوگا - جب درگا کے گانون مین گاڑی داخل ہوئی تو کرین اطلاع کرنے کے لیے اندر گئی اور وہان جا کے رات کا سب حال کہا کہ گلبیا مالن نے جوگن بیچاری کی آبرو لینے کی فکر کی تھی - درگا اور دھنو کو بڑا برا معلوم ہوا اور درگا کے میان لالہ شادی لال کو بھی بڑا غصہ آیا - جب کامنی اور بارن اندر آئین تو درگا اور دھنو خوش خوش ملین شادی لال نے بھی تعظیم کی - جب بیٹھے چکنین تو رات کے سانحے کا ذکر چھڑا -

درگا - بی بی ہمارا بس چلے تو اس بات کی کوشش کرین کہ اس مالن سوئی کی لاش پھرتی نظر آئے -

جوگن - اے بوا اتنے دن تک ہماری صحبت مین رہکر اتنا کرودھ - ہماری یہ رانے ہے کہ جو اپنے سے بدی کرے اس سے نیکی کرے -

لالہ - جوگن صاحب تم فرشتہ کیون نہو ئین - دوسری عورت ہوتی تو اسکا اپنا لہو پینا ایک کرتی - دانتون سے بوٹیان نوچتی اور تم ہو کہ اُف نہین کرتین -

درگا - (لالہ کی بی بی) بڑا برا کام کیا اُس حرامزادی نے - سنہ پکڑ کے جھلس دے ایسی بدعورت کا - خاصے پورے مرد کو عورت کے بھیس مین جوان عورت سے ملوا دیا لوکا لگا دے ایسی کو -

جوگن - معلوم ہوتا ہے پرمیشر میرا امتحان لے رہے ہین - مگر ابتک تو مین پوری اُتری - آگے کا حال کسی کو کیا معلوم ہے - کسی نے سچ کہا ہے (کا جانون موری گت

ہو ئی) سوائے پرمیشر کے اور کوئی نہین جانتا۔ ہم نے پڑھا اور سنا ہے کہ جن عورتون کی نیکی کی لوگ قسم کھاتے تھے اور دعائین مانگتے تھے کہ یا خدا اے پرمیشر۔ اے دیبی دیوتائون اسے پیر پیمبر جیسی نیک بی بی جیسی پتی برتا۔ فلانی عورت ہے۔ ویسی ہماری اولاد ہماری لڑکیان بہو بیٹیان ہون اور وہی عورتین بگڑ گئین۔ ایسی کایا پلٹ ہوئی کہ کچھ سے کچھ ہو گیا اسمین کوئی غور درکی نہین لے سکتی۔ بڑے بول کا سر نیچا۔

بارن۔ اچھا اُسکی بدنیتی تھی کہ نہین۔ یہ بتاو۔

جوگن۔ مین جبتک اُسکی نیت سے اچھی طرح واقف نہون تب تک اُسکو بدنیت نہین کہہ سکتی۔

لالہ۔ یہ تو جوگن صاحب آپ کا بالکل ہی سیدھا پن ہے۔

جوگن۔ جی نہین سیدھا پن نہین ہے۔ مین سچ کہتی ہون۔ یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ اُسکی نیت خراب تھی۔ شاید وہ اسی مین میری بہتری سمجھتی ہو۔ شاید اسکی دل سے یہ راے ہو کہ مین ناحق اپنی جوانی کو جنگل میدان بیابان مین تباہ کر رہی ہون۔ میرے لیے بہتر وہ یہی سمجھتی ہو کہ مین کسی کی ہو کے رہون۔ اور اپنی زندگی کو یون تلخ نہونے دون۔ اگر یہ اُسنے کسی لالچ سے نہین کیا تو ہم اسکو بدنیت نہین کہہ سکتے۔

درگا۔ بھلا۔ ایک رانڈ بیوہ جوان عورت کو ایک مرد سے جو خود جوان ہے اسطرح ملانا کون سی نیک نیتی ہے۔

جوگن۔ شاید اسکا مطلب یہ ہو کہ میری اور اسکی شادی ہو جاے۔

درگا۔ اے یہ تم کیا کہتی ہو جوگن۔ ہندو کی بیوہ کی شادی کیسی۔

جوگن۔ ہوتی ہے۔ اور ہوتی تھی اور شاستر کے رو سے جایز ہے۔

درگا۔ ہم نہ مانین گے۔ ستم ہو جاے۔

جوگن۔ مین کتابون سے اور بڑے بڑے پنڈتون کے کلام سے ثابت کر دونگی۔

لالہ۔ اسمین ہمکو بھی جوگن صاحب سے اتفاق ہے۔ اب رسم نہین ہے۔ یہ ہم نے

مانا مگر ہندوؤن مین بیوہ کی شادی ناجایز ہے۔

جوگن۔ اب بھی برابر ہوتی ہے۔ پونا اور ناسک اور کاشی کے بعض بعض پنڈتون نے کھلے بندون اور بعض بعض نے پوشیدہ طور پر راے دی ہے کہ بیوہ کی شادی شاستر کے رو سے منع ہے مگر اسکا رواج ایسا اُٹھ گیا ہے کہ اب عیب سمجھا جاتا ہے۔

درگا۔ ایک بات پوچھون جو بُرا نہ مانو۔

جوگن۔ پوچھیے۔ مین سمجھ گئی۔

درگا۔ اچھا پھر سمجھ گئین تو بتاؤ۔ جو بُرا ہی نہین سمجھتین تو تم نے یہ جوگ کیون سادھا اور اکیلی کیون رہتی ہو۔ بُرا ماننے کی بات نہین ہے۔

جوگن۔ بُرا ماننے کی کون بات ہے۔ بُرا تو مین مانتی ہی نہین۔ دیکھیے بات یہ ہے کہ مین ہندو بیوہ کی شادی کو بُرا نہین سمجھتی مگر مین نے دوسری شادی اس سبب سے نہین کی کہ مجھسے دوسرے مرد کو اپنا دولھا نہ بنایا جاتا۔ ویسا مجھے اس سنسار مین اب مِل نہین سکتا۔ مجھے جو محبت اسکی تھی اسکا حال مین جانتی ہون اور پرمیشر۔ ہاے مین انکے بعد دوسرے مرد کو مُنہ دکھاؤن۔ اسکی سیج پر بی بی بنکے سوؤن۔ اسکی جورو بنون۔ زہر کھالون مگر یہ نکرون۔ مین اسکو (ہنس کی مادہ کو دکھاکر) دیکھکر سوچتی ہون کہ ان جانورون کو اتنی محبت اپنے جوڑے سے ہوتی ہے اور ہم انسان ہوکر ایسی بیحیائی کی ٹٹی آنکھون پر رکھ لین کہ ایسے محبتی میان کے بعد ہم دوسرے مرد کی بغل گرمائین۔ ہم اگر کبھی ایسا سوچین بھی تو ہماری اوقات پر لعنت دھنو۔ بس ایسا ہی سب کو سمجھنا چاہیے۔

جوگن۔ پانچون اُنگلیان برابر نہین ہوتی ہین۔ ؎

نہ ہر زن زن ست و ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

بعضی عورتین ایسی ہوتی ہین کہ وہ مناتی رہتی ہین کہ میان مرجائین تو گلچھرّے اُڑائین

میان سے جنکا دل نہین ملتا اور روپیہ کھانے کو گھر مین بہت ہوتا ہی اور دل کی بھی بد ہوتی ہین وہ ضرور چاہتی ہین کہ میان نرہے تو خوب ہو۔ مزے سے کھل کھیلین۔ ایک میان نہین بس ہو جائینگے۔ بعض ایسی ہوتی ہین کہ انکے پڑھے لکھے باپ بھائی انکی دوسری شادی کرنے کے خلاف نہین ہوتے اور وہ اپنی بہبودی اسی مین سمجھتی ہین درگا۔ بُری بات ہے کہ نہین۔

جوگن۔ اگر عورت نیکی کے ساتھ رہ سکے تو کوئی ضرورت نہین ہے۔ اور اگر نہ رہ سکے تو بدچلن ہو جانے سے یہی اچھا کہ دوسری شادی کرے۔

لالہ۔ اس سے ہمکو بھی اتفاق ہے۔

جوگن۔ کتنی بُری ظلم کی بات ہے کہ سات آٹھ برس کی بچّہ اور دولھا مر گیا اور وہ عمر بھر کے لیے تباہ ہو گئی۔ اگر کروڑپتی ہے تو اسکو دنیا کا کون حظ ہے اور اگر گوندنی کیطرح زیور سے لدی ہے تو اسکو کیا لطف ہے۔ سونے کا لقمہ بھی کوئی کھلائے تو کیا۔ ہاے میان میان ہی ہے۔ نہین تو زندگی تلخ ہے۔ جینا بیکار۔ ہان اگر دنیا کو کوئی فائدہ پہونچاے تو البتہ اچھا ہے۔ بیوہ کی زندگی اس سے بہتر اور کس کام مین آسکتی ہے۔

لالہ۔ ہم نے جب اخبارون مین رنبیر سنگھ کی خبر سُنی تو رونا آگیا۔ بڑا نام کیا تھا۔ اور سچ یون ہے کہ بڑا ہی جیوٹ کا آدمی تھا۔ سورما جسے کہتے ہین۔ تم نے بیشک سچ کہا کہ ایسے شوہر کے بعد دوسرے مرد کو مُنہ دکھانا گناہ ہے۔

جوگن۔ (آبدیدہ ہو کر) کیا جانے کیا کیا یاد آتا ہے۔ جب سوچتی ہون تو بہرون دل قابو مین نہین رہتا۔ اُمنڈ آتا ہے۔ مین سوچی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ سوچتے سوچتے سب کی اجازت سے یہ کام شروع کیا کہ عیسائی عورتون کے ساتھ گھر گرھستون کی بہو بیٹیون مین جاؤن انکو پڑھاؤن لکھاؤن سینا پرونا سکھاؤن کاڑھنا بتاؤن سوزے جراب بنانا سکھاؤن۔ رات کو کٹی مین آکے پڑ کے سو رہون۔ اُسکا نام لون۔ موٹا جھوٹا

کھانا کھاؤن - دو گھڑی جوڑے کے اس پھٹیل سے دل بہلاون اُسکی مجھے دیکھ کے تسلی ہو کہ یہ میری سیوا کرتی ہے اور مین اُسکو دیکھ کے دل کو تسلی دون کہ مصیبت مین ساتھی ہے - جو مجھپر پڑی ہے وہ اُس بچاری پر پڑی ہے - ؎

آعندلیب ملکے کرین آہ وزاریان
تو ہائے گل پکار مین چلاؤن ہائے دل

لالہ - یہ تو بہت ہی اچھا آپ نے ارادہ کیا جب تو بھلے مانس لوگ اپنی بہو بیٹیون کو بے تکلف آپ کے یہان بھیجدین گے - لڑکیون کے مدرسے اودھ مین ہر ضلع مین ہین مگر اونچے گھرون کی لڑکیان وہان نہین جاتین - عیب سمجھتی ہین - ڈولیان بھی بہت بھیجی جاتی ہین - پڑھائی بھی مفت ہوتی ہے - کتابین بھی مفت دیجاتی ہین مگر غریبون اور نیچ قومون کی لڑکیون کے سوا اور کوئی نہین جاتی ہین - بنگالیون اور پارسیون کی لڑکیان عیسائیون کی لڑکیون کے مدرسے مین جاتی ہین - مگر ان دونون قومون نے ہم لوگون سے ترتیب اور تعلیم مین کہین زیادہ ترقی کی ہے - ہم لوگ ابھی انکا مقابلہ نہین کرسکتے - ہمارے ملک مین تو ابھی تک اکثر مرد ایسے پاؤگے جو باوصف شرافت اور نزدت اور دولت کے جاہل ہین اور اکثر مرد ایسے پاؤگے جو تعلیم نسوان کے دشمن ہین - بھلا ایسے مردون سے کب امید ہوسکتی ہے کہ اپنی لڑکیون کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرینگے - اکثر مرد بھی ایسے باقی ہین جو مذہبی خیالات کے سبب سے لڑکون تک کو انگریزی کی تعلیم سے محروم رکھتے ہین لڑکیون کی کون کہے -

درگا - کیا بنگالیون مین بیوون کی شادی جایز ہے -

جوگن - نہین - اچھے اچھے پڑھے لکھے بنگالیون تک مین ابھی اسکا رسم نہین ہے ہان برھمو جو انکے ہان کا ایک مذہبی گروہ ہے وہ لوگ شادی بیاہ کو جایز رکھتے ہین مسٹر ملہاری نامے ایک عالم پارسی ہین اس رئیس بمبئی نے اپنی عمر بیوون کی بہبودی کے لیے وقف کردی ہے - اسکو بڑا معلوم ہوتا ہے کہ ہزار بیوون مین ایک بھی اس سبب

سے آدارہ ہوجاے کہ وہ بیوہ ہوگئی ہے۔

درگا۔ یہ تو ہٹ دھرمی کی بات ہے۔ جنکے میان کلّے پر موجود ہین کیا وہ نیک ہی رہتی ہین۔ اگر بیاہی ہوئی عورتین سب نیکی کا جامہ پہنے رہتین تو مین ضرور کہتی کہ بیوون کی بھی شادی ہونی چاہیے۔ لیکن ہمکو اس بات کا دعوے ہے کہ ہندو کی بیوہ کے قدم دھو دھو کے پیے۔ اور یون نیک اندر بد اور بد اندر نیک تو سب کہین ہوتی ہین۔

جوگن۔ یہ سچ ہے۔ ہندؤن کی بیوون بیچاریون پر جو سختیان ہوتی ہین انکو وہی جھیل سکتی ہین۔ دوسری نہین جھیل سکتی مگر ان سختیون سے اُنپر بدعت ہوتی ہے یا نہین اُنکا دل کڑھتا ہوگا یا نہین۔ مرجانے کو اس زندگی سے اچھا سمجھتی ہونگی یا نہین۔ ضرور سمجھتی ہونگی۔ کیا پرمیشر نے اُنکو نہین بنایا ہے۔ کیا اُنکے جان نہین ہے۔ ہاے اُنپر یہ کیا مصیبت ہے کہ رانڈ بیوہ ہوگئین۔ انکی دلجوئی تم پر فرض ہے کہ اُنکے کلیجے کو ٹھیس نہ لگے۔ نہ یہ کہ ہر قدم پر اور ہر بات مین ہم اُن پر ثابت کرین کہ وہ بیوہ ہین ہاے یہ کیا بیرحمی ہے۔ یہ لہو کیسے سفید ہوگئے ہین۔ یہ چنگیز خان ہلاکو کی عادتین ہم نے کیون سیکھ لی ہین اُن بیگناہون کی جان کے ہم کیون دشمن ہوئے ہین۔ اُنھون نے کیا قصور کیا ہے۔ اور سب کو جانے دو۔ جن بیچاری معصوم لڑکیون نے دولھا کا مُنہ بھی کبھی نہین دیکھا۔ ہاے جو جانتی بھی نہین کہ دولھا کسکو کہتے ہین۔ سہاگ کیا چیز ہے سسرال کیسا ہوتا ہے۔ جو فقط اتنی گنہگار ہین کہ اُنکی نادانستگی مین ہماری اور تمھاری بیوقوفی سے بھونری پھیری گئی تھی۔ اُن ذرا ذرا سے بچون کا بیوہ ہوجانا ستم ہی تو ہے۔

درگا۔ ہان یہ تو سچ کہتی ہو۔ ان ننھی ننھی معصومون کی تو پھر بھونری پھیرنی چاہیے کسی کے سامنے کیون تو طعنے دے کہ واہ اچھی باتین سیکھی ہین۔

لالہ۔ ہم تو بدھوا بواہ کے خلاف نہین ہین۔

جوگن۔ کوئی پڑھا لکھا اسکے خلاف نہوگا۔

درگا۔ سختی تو بیچارہون پر پڑی ہوتی ہے۔ ایک تم اپنے ہی تئین دیکھو راج کرتی

تھین اور اب کس حال مین ہو۔

جوگن۔ ہم پر پڑی ہی ایسی تو ہم کیا کرین۔

لالہ۔ مصیبت جو آپ پر پڑی وہ تو ظاہر ہے۔ مگر آپ نے اس حال مین فیض بھی خوب پہونچایا۔

جوگن۔ اپنے دو گھڑی دل بہلانے کے لیے کیا۔ کسی پر کوئی احسان نہین۔

لالہ۔ اسکا ثواب اُس مرحوم کی روح پر ہوگا۔

جوگن۔ (آبدیدہ ہوکر) تمھاری دعا سے پرمیشر برکت دے۔

لالہ۔ جو تم نے سیکھا تھا اس سے ایسا فائدہ پہونچا رہی ہو کہ پنچ کوسی آدمی تمھارا جس مانتے ہین۔

جوگن۔ ہمارے سبب سے جو کسی کا فائدہ ہو تو اس سے زیادہ خوشی ہماری اور کیا ہو سکتی ہے۔

درگا۔ فائدہ تو تم سے ایسا ہے کہ ہمارا ہی دل جانتا ہے۔

چار بجے تک حکیمانہ اور دانشمندانہ باتین رہین۔ چار بجے کامنی نے ان سب کے ساتھ کھانا کھایا اور رخصت ہوئی۔ لالہ شادی لال نے اپنا ایک سپاہی ساتھ کر دیا اور اُسکو حکم دیا کہ جبتک ہم نہ بلائین یا یہ رخصت نہ کرین تب تک رات دن وہین رہنا اور جو حکم دین وہ بجالانا۔ کامنی سے چلتے وقت دھنو نے بہت اصرار کیا کہ یہین رہجاؤ شاید وہ پھر کسی بہانے سے آئے اور گلبتیا کو تم نے سو توقف بھی نہین کیا ہے۔ شادی لال اور درگا اور کرپن نے بھی اصرار کیا تو کامنی نے کہا صاف صاف یہ ہے کہ مین نے اپنے بھائی اور دیور کو بلوایا ہے جب وہ آئینگے تو اس مالن کو پوری سزا دیجائیگی اور جو بدآدمی عورت بنکر آیا تھا اُسکو بھی مین نے پہچان لیا ہے۔ میرا بھائی اور دیور اُسکے گلپھڑے پیر کے دھر دینگے۔ آپ دیکھتے ہی جایئے۔

رخصت ہوکر جوگن باغ مین آئین۔ رات بھر سپاہی اور گاڑی بان اور چوکیدار اور دونون مالنون اور باورن اور برہمنی اور بھنگ والے نے خوب چوکسی کی۔ صبح کو کامنی کا

دیوی مالنسنگھ اور بھائی اندر بکرم سنگھ اور پدمنی بڑی بہن اور شیورانی اور کملا یہ قافلہ آیا - دوپہر تک کل حال ان سب نے مالنون اور چوکیداردن اور بھنگ والے اور بارن اور برہمنی سے سُنا اور اس کٹنی مالن گلبیا کے بھی اظہار قلمبند کر لیے - اور اندر بکرم سنگھ کو باغ مین چھوڑ کر مالنسنگھ گھوڑے پر سوار ہوا اور یہ جا وہ جا -

فصل اڑتیسوین

بچون کو ٹیکا نکلوانا

شام کو اندر بکرم سنگھ کی بی بی سمرتا اپنے باپ بھاکر شمشیر بیر سنگھ کے ساتھ آئین - یہ کابل کی لڑائی مین دو بار شریک ہو چکا تھا اور تھانہ دار کی بدعت کا حال سُنکر آگ بھبوکا ہو گیا تھا - سر سے پانون تک اودیجی بنا ہوا - اندر بکرم سنگھ نے اور سب حال تو کھلے ندون کہا مگر ایک بات کان مین کہی اور یہ بھی بتا دیا کہ مالنسنگھ کہان گیا ہے - سُنکر یہ خوش ہوئے - کھانا کھایا سو رہے -

صبح کو لالہ شادی لال مع اپنی عورتون کے آئے - پردہ ہو گیا - شادی لال مردون مین بیٹھے - عورتین عورتون مین آئین - شب کو عورتین وہین رہین - شادی لال گانون چلے گئے اور ان سب کی دعوت کر گئے - اندر بکرم نے بہن سے پوچھا - کامنی نے کہا قبول کرو - دوسرے روز سوائے شمشیر بیر سنگھ کے اور سب دعوت مین گئے - ایک مصلحت سے باغ کا خالی چھوڑنا مناسب نہ تھا - شادی لال کے ہان گھر کی نوکر عورتون نے اطلاع دی کہ گودنے والا آیا ہے اور عورتین بُرا بھلا کہنے لگین اور شادی لال کے باپ بھی اسکے خلاف تھے - انہون نے ڈیوڑھی مین سے کہا (بہو - شادی لال اس گودنے والے کی کمک پہ ہے - میرا کہنا ذرا بھی نہین مانتا - اسپر عورتون مین باتین ہونے لگین اور ایک بوڑھی مہراجن بھی آئی ہوئی تھی - اور کامنی اور زینب کی ماں اور کملا پتی اور بوڑھی مہراجن مین یون گفتگو ہوئی -

کامنی - جوگانون کے کنوار ٹیکا نکلوانے سے ڈرین تو تعجب کی جگہ نہین - گنوار بچارے اِن باتون کو کیا سمجھین - مگر پڑھے لکھے مردون کا اسکو بُرا سمجھنا اندھیر ہی -

زنیب - بھلا اِس گودا گودی سے کیا ہوتا ہی - جسکی قضا آئی ہوگی وہ ہر حالت مین مریگا - کوئی لاکھ جتن کرے فائدہ نہوگا -

بوڑھی - تیرا مٹیا جیے - آدمی سے تو آدمی لڑ نہین سکتا - دیبی دیوتا سے کون لڑ سکتا ہی -

زنیب - تو ہر دو بی بی چپک کہین گودنے کے مان کی ہی -

کامنی - اچھا یہ بتاؤ کہ جن بچون کے ٹیکا لگایا جاتا ہی وہ زیادہ مرتے ہین کہ جنکے نہین لگایا جاتا -

بوڑھی - جنکے لگایا جاتا ہی اُنکے بھی ستیلا نکلتی ہی اور جنکے نہین لگایا جاتا اُنکے بھی نکلتی ہی پھر گودنے مین تیرا مٹیا جیے اچھائی کیا ہوئی -

کامنی - جنکے ٹیکا لگایا جاتا ہی اُنکو کھسرا نکلتی ہی - بڑی ماتا نہین نکلتی ہی -

کملا پتی - یہ تو ٹھیک ہی - جو اُنکو نکلتی بھی ہی تو زور کم ہوتا ہی -

کامنی - یہ کیا کم فائدے کی بات ہی - زور کم ہونا اچھا کہ زیادہ - جتنا زور کم ہوگا تنا ہی بچون کے ضائع ہونے کا ڈر کم ہوگا -

بوڑھی - تیرا مٹیا جیے - تو کم اور بہت یہ بات رہی - یہ نہین کہ جنکو ٹیکا نکالا جائیگا اُنکو ماتا نکلے ہی گی نہین -

کامنی - امّا - بات یہ ہی کہ جب ٹیکا لگانے سے ماتا کا زور کم ہو جاتا ہی تو بچے کے مرنے کا ڈر بھی کم ہو جاتا ہی - جو اُسطرح سو مین ستر جاتے رہین تو اِسطرح سو مین دو چار پھر کتنا فرق ہوگیا - کہان ستر کہان چار -

بوڑھی - کوئی بھی نہین - اور سو بات کی ایک بات تو یہ ہی کہ پرمیشر سے کوئی لڑ نہین سکتا اسکا دوسرا کوئی نہین ہی -

کامنی - تو پھر بیماری مین علاج کرنا بھی چھوڑ دو - اُسی کے بھروسے پر رہو -

بوڑھی - اسکے بھروسے پر آدمی رہے تو پارس ہو جاے تلسی داس جی کہتے ہین
تلسی بروا باگ مین سینچوت کے کھلاے رہے بھروسے رام کے پربت پر ہریاے
کامنی - تو پھر کھیتی نہ کرو - اُسی کے بھروسے پر رہو - دیکھین تو دھرتی سے ناج کیونکر اُگتا ہی -
بوڑھی - تیرا بٹیا جیے - تم لاکھ کھیتی کرو - جو منھ نہ برسے گا تو کچھ بھی نہو گا -
کامنی - منھ پر میہ برساتا ہی - تم کھیتی کرتے ہو - تم محنت کرتے ہو - وہ مدد دیتا ہی
اسی طرح تم بچون کو ٹیکا نکلواؤ - وہ تمھارے بچون کو بچا لیگا - اُنکی سنکٹ دور کریگا
کملا - میری سسرال کے پروس دو بہنین رہتی ہین - ایک کی اولاد دو لڑکے - دونون
کو ٹیکا نکلوایا - دوسری کی ایک لڑکی - ایک لڑکا - ماتا کے دلون مین جب بڑا زور تھا تو
جس بہن کے دو لڑکے تھے اُن دونون کو ٹیکا نکلوایا - دونون بچگئے - دوسری بہن
گانون کی رہنے والی تھی - جب ٹیکا لگانے والے گانون مین جاتے تھے تو اُسکا میان
بچون کو چھپا رکھتا تھا - اُسکی لڑکی جاتی رہی - لڑکا اچھا ہو گیا مگر آنکھ بھوانی کے
بھینٹ کی - رہنے تو وہ بچے مرتے نہین دیکھے جنکے ٹیکا لگایا جاتا ہی - کھسرا نکلا اور
اچھے ہو گئے -
بوڑھی - تیرا بٹیا جیے - تو نے تو یہ دیکھا ہی اور مجھ اسّی برس کی بوڑھنا نے
یہ دیکھا ہی کہ جہان پر ٹیکا لگاتے ہین وہان چھل جاتا ہی - درد ہوتا ہی - لڑکا بلکتا ہی
روتا ہی - دم بھر چین نہین پاتا - بدن گرم رہتا ہی جیسے آگ دہک رہی ہی -
کامنی - ہان پھر اب اتنا بھی نہو -
کرمین - اس سے تو اچھا ہی کہ لڑکے کے رونے کے بدلے باپ مان روئین - تم
کیسی بوڑھیون کی سی باتین کرتی ہو اما ؟
اسپر سب کی سب ہنس دین - کامنی نے کہا بوڑھیون کی سی باتون کی ایک ہی کہی
جیسے بوڑھیا ہین نہین - زینب کی ماں بھی ہنسی (ابھی خاصی اچھی جوان ہو کے اسّی برس
کی بوڑھی عورت بنی جاتی ہو - یہ کیا بات ہی بوڑھی بھی ہنسی - کہا (سچ کہتی ہی

سنے تو مجھے گودیون کھلایا ہی۔

زینب۔ مرنا جینا اللہ کے ہاتھ ہی۔ بندہ کیا کرسکتا ہی۔

بوڑھی۔ تیرا بھلا جیے۔ یہ بات میرے مَن کی کہی۔

زینب۔ ہان بندے کو ترکیب سے نہ بے غافل رہنا چاہیے۔ دیبی دیوتا پیر پیمبر جو جسکا ایمان ہو وہ کرے۔

بوڑھی۔ تیرا بھلا جیے۔ دیبی دیوتا پیر پیمبر ہی کرے نا۔ یہی تو مَین بھی کہتی ہون۔ پھر اُسکو کون روکتا ہی۔ یہ تو نہ کرو کہ بچے بچارے کو گودنے لگو۔ کِتا بڑا دُکھ اُسکو ہوتا ہوگا۔ کِتا روتا ہی کِتا بے چین ہو جاتا ہی۔

کامنی۔ اور اماں یہ تو بتاؤ کہ جب بچون کی ناک کان چھیدے جاتے ہین تب اُنکو تکلیف نہین ہوتی۔ ادھر بچہ پیدا ہوا اُدھر چھید دیا۔ جس گوداگادی سے کوئی مطلب نکلتا ہی نہ مدعا وہ تو ہوتی ہی اور جس سے جان بچ جاتی ہی وہ بیکار۔ یہ کون عقل کی بات ہی۔ ناک کان چھیدنے سے یہ البتہ ہوتا ہی کہ گہنے کے لالچ سے بچے کبھی کبھی مار ڈالے جاتے ہین جس گودنے سے جان بچتی ہی وہ تو نہو۔ اور جس سے جان جانے کا ڈر ہی وہ ہو ہو یہ بھی کوئی بات ہی۔

بوڑھی۔ جو ہمارے گھرانے مین برھما کے مُجگ سے ہوتی آئی ہی وہ کرو۔ مالنون کو بلواؤ۔ گدھے کو چنا کھلاؤ۔ چوراہا پوجو۔ جھاڑ پھونک کرو منت مانو۔ پرمیشر سنکٹ دور کریگا۔ آئی بلا ٹل جائیگی۔

کامنی۔ مالنین نگوڑی کیا جانین۔ گھر کی مُرغی یا سی ساگ۔

درگا۔ یہ نہ کہو جی۔ اسکو ہم نہ مانینگے۔

بوڑھی۔ بس اِتا اندھیر نہ کرلڑکی۔ اور سُنو۔ مالنین کچھ جانتی ہی نہین ہین۔ اے مالنین نہون تو بچون کو ہم سب ترسین۔

درگا۔ یہ تو ہی ہی۔

بوڑھی۔ جب مانا نکلتی ہی تو مالن کے گھر مین آنے سے جان مین جان آجاتی ہی۔

جیسے لاکھون ہی روپے ملگئے۔

دھنو۔ بی مالن کے ایک قدم تو چل نہین سکتے۔

زینب۔ اے بی بی بڑے بڑے مولویون بڑے بڑے مسلمانون کے گھر مین مالن آتی ہی۔ اور جب ماتا زور پکڑتی ہی تو توبہ ہی بھلی سبھی کچھ کرنا پڑتا ہی۔ ماں کی ماتا بری ہوتی ہی۔ ہندوون کا تو دھرم ہیئی ہی مگر مسلمانون تک کو ماننا پڑتا ہی۔ اور نہ مانو تو بنے کیونکر۔ کوئی جیتی کھی نہین نگلتا۔ جب آدمی دیکھیگا کہ بچہ آنکھین پھیرے دیتا ہی۔ اب کوئی امید بچنے کی نہین رہی تو سبھی کچھ کرنا پڑتا ہی۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ جو گھر کے مرد لگڑ ہوے تو بیبیان چوری چھپے مالنون کو بلا لیتی ہین۔

کامنی۔ ہمین ہنسی آتی ہی کہ ان گنوارنون مالنون کا کہنا تو مانین اور بڑے بڑے ڈاکٹر کا کہنا نہ مانین جو ہزار ہزار دو دو ہزار روپے پاتے ہین اور فیس کے دو دو تین تین ہزار روپے الگ۔ برسون پڑھتے اور پڑھاتے ہین۔ اور تجربہ کرتے ہین اور بجثین ہوتی ہین اور بیماریون کے علاج مین لکھو کھا روپیہ صرف کرکے نئی نئی باتین پیدا کرتے ہین۔ کہان وہ اور کہان یہ مالنین۔ مگر ہان اسی بہانے سے وہ بھی چیچک کے دنون مین پیدا کرلیتی ہین۔ گنوارون کے سوا انکو اور کون پوچھنے لگا۔ توبہ کرو۔

زینب۔ صاحب لوگ تلک مانتے ہین۔ اور کسیکو کون کہے۔ بڑی بڑی میمین مالنون کو بلاتی ہین۔

کملا۔ وہ میمین نہ بھی بلائین تو کیا۔ ہم تو اپنی آنکھون فائدہ دیکھتے ہین میمون کے بلانے اور ماننے نہ ماننے سے کیا ہوتا ہی۔

کامنی۔ اچھا تو وہ بھی کرو۔ یہ بھی کرو۔ ٹیکا نکلواؤ۔ اور اسکے بعد مالنون کو بلاؤ مگر ٹیکا ضرور نکلوایا جاے۔ اس سے نہ چوکنا چاہیے۔ ہمین بڑا رنج ہوتا ہی کہ بعض لوگ جہالت کے سبب سے ٹیکا نکلوانے کے خلاف ہین۔ وہ اپنے نزدیک تو اپنے بچون کے ساتھ سلوک کرتے ہین مگر اصل مین انکی جان کے دشمن ہوتے ہین اُنسے

بڑی دشمنی کرتے ہین اور وہ بیزبان معصوم بچے کچھ کہہ نہین سکتے۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔

بوڑھی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ نوابی مین کیون ٹیکا نہین لگایا جاتا تھا۔

کامنی۔ کوئی اس طریقے کو جانتا نہ تھا۔

بوڑھی۔ تیرا بھلا جیے۔ تو نوابی مین کیونکر بچے سیتلا سے بچ جاتے تھے۔

کامنی۔ بیشک کم بچتے ہونگے۔ ہمارا یہ مطلب تھوڑا ہی ہی کہ جس بچے کو سیتلا نکلتی ہی وہ بے ٹیکا لگائے بچتا ہی نہین۔ مگر ہان جسکو ٹیکا لگایا جاتا ہی اسکو خطرہ کم ہوجاتا ہی۔

بوڑھی۔ تو ٹیکا لگانے سے بچہ بیمار نہین ہوتا؟

کامنی۔ ٹیکا لگانے سے بچہ چیچک مین ضائع نہین ہوجاتا۔ اگر اچھی طرح احتیاط نہوئی تو وہ اور بات ہی۔ بخار۔ جوڑی۔ پسلی کی بیماری۔ دانت نکلنے کی تکلیف یہ اور چیز ہی۔ ان بیماریون کو ٹیکے سے کوئی سروکار نہین ہی۔ ہان سیتلا کے زور کو ایسا روکتا ہی کہ اکسیر ہی درگا۔ ہم تو جاہل آدمی ہین مگر ہان ایک بات یہ ذہن مین نہین آتی کہ جو اکسیر نہین ہی تو یہ بڑے بڑے لوگ اپنے بچون کو کیون ٹیکا نکلواتے ہین۔ مالن کا آنا تو ایسا ہو کہ اسکو کوئی روک نہین سکتا ہی مگر ٹیکا نکلوا کے پھر اپنی رسم کرے تو کونسا ہرج ہی۔

کامنی۔ یہی تو مین بھی کہتی ہون۔ اب تم راہ پر آئین۔

کملا۔ ہان۔ زور تو کم ہوجاتا ہی۔ یہ تو ہزارون دفعہ آزمایا ہی ٹیکا لگانے مین ڈر نہین رہتا مگر اب اک سرے سے اپنی رسمون کو اڑا دین یہ واہیات بات ہی۔ یہ کچھ نہین۔

کامنی۔ اسی سے تو کہا کہ یہ بھی ہو وہ بھی ہو۔ دونون باتین ہون۔

کملا۔ تم تو پہلے کہتی تھین کہ مالنون والنون کا بلانا واہیات بات ہی مالنین گنوارین یہ ان باتون کو کیا جانین۔ جو ڈاکٹر کہین وہ ٹھیک ہے۔ مین کہتی ہون کہ ٹیکا شوق سے لگایا جاوے اور اسکے ساتھ ہی چوراہا بھی پوجو۔ مالن کو بھی بلاؤ۔ باگ مڑنے پر بدھاوا بھی لیجاؤ۔ باجا بھی بجاؤ۔

کامنی - ہمارا مطلب یون بھی حاصل ہی - باجا ایک چھوڑ دس سہی - خوب بھڑبھڑ کرو سننے والون کے کان بہرے ہوجائین - ہمارا کیا نقصان ہی - مالنین شہر بھر کی بلوالو - باشد پرگنے بھر کے گدھون کو چنا کھلاؤ - اس گدھے پن سے ہمارا کون ہرج ہی - کوئی نہین جو چاہو وہ کرو - مگر بچے کی جان پر اسقدر احسان کرو کہ ٹیکا لگانے سے نہ چوکو -

درگا - گانون گراون مین تو لوگ سہم کے بچون کو گھر کے باہر نہین نکلنے دیتے گانون بھر مین دھنڈھورا پٹ جاتا ہی کہ گودنے والا آیا ہی - اور جو کسی کا لڑکا لڑکی ادھر اودھر کھیلتا ہوا تو بس پکڑ کے گود دیتے ہین - بانہ دیکھ لیتے ہین کہ گودا گیا ہو یا نہین - جو نشان نہوا تو چھوٹتے ہی گود دیا - اب لڑکا روتا دھوتا گھر گیا - گھر والون نے سر پیٹ لیا اور ٹیکا لگانے والے کو کوسنا شروع کیا - ہم اپنے گانون مین یہ ڈرسٹا دینگے -

کامنی - یہ بُری بات ہی - باپ مان سے ضرور کہدینا چاہیے -

زینب - اے مارے ڈر کے نہین کہتے ہین بی بی -

درگا - جو کہین اُنکے مان باپ کو معلوم ہوجاے تو مار پیٹ ہونے لگے - خون خرابا ہوجاے -

دھنو - ہوتا ہی ہی - یہان سے پانچ کوس پر ایک بستی ہی چاندپور - وہان ہم برات مین گئے تھے وہان ایک آدمی کو جو ٹیکا لگاتا تھا گانون والون نے پکڑ کے اتنا پیٹا کہ بھاگتے ہی بن پڑی - پھر اُنپر نالش فریاد ہوئی اور سرکار نے ٹیکے والے کا جنبہ کیا - بس گانون بھر مین رعاب (رعب) جم گیا گودنے والے کا نام سُنکر کانپتے تھے - بس جیسے ملک الموت نے صورت دکھادی کوس کوس کے کھا جاتے ہین -

کامنی - بات یہ ہی کہ جہان مرد سمجھدار ہین وہان تو اس معاملے مین عورتون کی ایک نہین چلنے پاتی - عورتین لاکھ ہاتھ جوڑین - بکین جھکین وہ ایک نہین مانتے - بچون کو ٹیکا لگا دیا جاتا ہی - جب ایک دفعہ ٹیکا لگانے کا فائدہ دیکھلیا تو ڈر دل سے دور ہوگیا -

کملا - دیکھا دیکھی پھر بہت سے گھرون مین ٹیکا لگایا جاتا ہی -

کامنی - اور جہان مرد ہی جاہل ہون وہان عورتون کی چڑھ بنتی ہی - اب رہا مالنون کا

حال۔ وہ جو بتاین وہ کرو۔ مگر ہمکو اعتبار نہین۔

بوڑھی۔ (ہنس کر) ابھی جمّا جمّا آٹھ دن کی پیدائش۔ ننے ابھی دیکھا ہی کیا ہی ایسی ہی محبت سمندر کی ماں نے کی تھی۔ لڑکی کو سیتلا نکلی۔ ایک آنکھ مین سرسون کے دانے سے بھی آدھی پھلی نکلی۔ نانی نے کہا سمندر کی آنکھون مین کالی جی کا کاجل لگاؤ۔ ماں نے نہ مانا۔ اِدھر اُدھر کی گنوار عورتون کے کہنے سے تر پھلے کے چھینٹے آنکھون مین ڈالے۔ بس پھلی اور بھی بڑھ گئی۔ آدھی آنکھ لے لی۔ پہلے کچھ چھوت دوت پڑگئی ہوگی اسکے بعد مالنون کا بتایا ہوا علاج نہ کیا۔ تر پھلے کے چھینٹے دیے چلیے لینے کے دینے پڑے۔

کامنی۔ اب اسکا حال تو ہمکو نہین معلوم۔

بوڑھی۔ ماتا مین جو نذر نیاز کرے ماتا کے نام کی کرے۔ اور کسی کی نذر نہ مانے بچے کے سرہانے بچے بھگو کے رکھدیتے ہین اور چنون مین موتی رکھتے ہین کہ موتی کے سے دانے نکلین

کامنی۔ اس سے کیا مطلب۔

زینب۔ مطلب یہ کہ حسین دانے اچھی طرح سے اُبھرین۔

کامنی۔ بڑی ٹیڑھی بیماری ہی۔ اسکا علاج ہی نہین۔

بوڑھی۔ تیرا بھلا جیے بس یہ ایک بات تمنے کہی کہ اسکا علاج ہی نہین۔ یہ وہ بیماری ہی جسکا علاج نہین۔ کوئی کرے تو کیا کرے۔ بس وہی کرے جو مالنین بتائین۔

کامنی (ہنسکر) پھر کے وہی بات۔ یہ بات تو لاکھ مرتبہ ہوچکی۔

بوڑھی۔ ایک لڑکی کو کچھ چھوت ہوگئی تھی۔ اسکے گھر مین کسی نے ستیلا کے دنون مین دشت سالن کھالیا بس لڑکی پر بتا ہی آگئی۔ شام کو دم اُکھڑنے لگتا تھا اور سویرے پھر اچھی۔ مالنون کو جو بڑی مشہور مشہور مالنین تھین بلوایا۔ اُنکو بلا کے چھیا اُتروائی۔

کامنی۔ چھیا اُتروانا کسے کہتے ہین۔

زینب۔ چھیا سور کے بچے کو کہتے ہین۔

بوڑھی۔ سور کے بچے کو ذبح کرتے ہین اور اُسکے سر کو شراب کی بوتل پلاتے ہین اور اس اچرج کو دیکھو کہ وہی کٹا ہوا سر شراب پی لیتا ہی جب وہ پی چکا تو مُنھ بند کردیا۔

کامنی۔ کہان چھپکپ۔ کہان سورہ۔
بوڑھی۔ ابھی بچہ ہو۔ کیا جانو۔
زینب۔ اے ہان سچ کہتی ہین۔
درگا۔ ہمنے بھی سُنا ہی۔ چھیا اُتروائی جاتی ہی۔
کامنی۔ ٹیکے مین تو چھیا دیا ایک کا کام نہین ہی۔
کملا۔ ہان جب اپنے آپ سے نہین نکلی تو وہ اور بات ہی۔ بس گدھے کو کھلاوے اور چھوت سے بچتا رہے اور بچے کو بچاوے۔

الغرض کامنی نے اس اس پہلو سے ٹیکا نکلوانے کے فائدے بتاے کہ درگا اور دھنو اور کرمن اور بوڑھی مہراجن پر اسقدر اثر ہوا کہ درگا نے اپنے میان کو پردے مین بلوایا اور کہا اپنے بوڑھے باپ کی چوری سے گانون بھر کے بچون کو ٹیکا نکلواؤ جنکو اب تک نہین نکلوایا گیا ہے۔ ہم فی بچہ ایک روپیہ اُنکے باپ مان کو دینگے۔ شادی لال نے متحیر ہوکر کہا یہ آج کیا جاتی ہوئی دنیا دیکھی۔ روز تو تم ٹیکے کے نام پر لڑ پڑتی تھین۔ اور آج ایسی فیاضی پر کمر باندھی ہے۔ اسنے اقرار کیا کہ پہلے تو بیشک مین اسکے خلاف تھی مگر اسوقت جوگن نے ایسی تقریر کی کہ مجھکو اپنی پچھلی بیوقوفی پر افسوس آتا ہے کہ میری عقل کو کیا ہوگیا تھا۔ ایسی فائدے کی چیز کو بُرا سمجھتی تھی۔ شادی لال نے جوگن کی بڑی تعریف کی اور کہا انکو یہان اس گانون کی خوش نصیبی لائی ہے۔ سب رعایا کو بلوایا اور مردون اور عورتون کو جمع کرکے کہا کہ ہماری بی بی نے کل خواب دیکھا تھا کہ دیبی جی کہہ رہی ہین کہ دوادشی کے دن من ایک اپنے اُپاسک کو آدمی کے روپ مین بھیجونگی جتنے بچے اُس سے دانہ نکلوائینگے اُنپر سہاے رہونگی اور جنکو نہین نکلوایا جائیگا اُنپر کوپ کرونگی اور یہ بھی کہا کہ فی بچہ ایک ایک روپیہ اُنکے مان باپ کو دو۔ یہ سو روپیہ (تھیلی دکھاکر) لیے بیٹھا ہون جو خوشی خوشی نکلوائیگی وہ ایک روپیہ پائیگی۔ اور جو خوشی خوشی نہ نکلوائیگی اُسکے بچے کو زبردستی لگایا جائیگا۔ اس کہنے سے نتیجہ یہ ہوا کہ پنج کوسی گانو مین سب بچون کے ٹیکا لگایا گیا اور مشن کی لیڈی نے جب یہ سنا تو اپنے پادریون کی اخبارین کامنی کی بڑی تعریف کی اور اُس سے اردو انگریزی اخبارون کی نقل کی

فصل اوتالیسوین

عمر رہی تھوڑی بھج من رام

رنبیر سنگھ کے دوست ٹھاکر رستم سنگھ اور انکے چچا ٹھاکر جدھ بیر سنگھ سی آئی ای تین مہینے تک سمندر مین جہاز پر ہوا کھانے گئے تھے۔ ڈاکٹرون نے صلاح دی تھی کہ جدھوبیر سنگھ کی تندرستی کے لیے ضرور ہے کہ دو تین مہینے تک یہ سمندر ہی مین ہین رستم سنگھ انکے بھتیجے بھی ہمراہ تھے۔ تین مہینے کے بعد واپس آئے تو بلبھدر سنگھ کے ہان ایک دن رستم سنگھ مہمان ہوئے۔ آتے ہی کہا بھئی رنبیر سنگھ اور گمان سنگھ اور اندر بکرم کو بلواؤ) اتنا سننا تھا کہ بلبھدر سنگھ آبدیدہ ہو گئے۔ مہمان کا اسباب اُتروایا اور کہا دس بجگئے ہین۔ غسل خانے جا کے نہایئے کھانا کھایئے۔ سب دوستون کو بلوا لونگا۔ آپ کھانے دانے سے تو فراغت کیجیے۔ انھون نے کہا بھئی گھبراہٹ کیا ہے ابھی تو دس ہی بجے ہین۔ چار اور لکھن اور روٹی اسٹیشن سے اُتر کے آئے ہین۔ چچا کو گاؤن پر رخصت کیا ہنیے حاضری کھائی اور یہان آئے ہین تو تار ضرور بھیجدیتا مگر پہلے یہان اُترنے کا قصد نہ تھا۔ بلبھدر سنگھ چاہتے تھے کہ رستم سنگھ پہلے کھانا کھالین پھر اور باتین ہون مگر انھون نے ایک نہ مانی۔ کہا ہم قسم کھا کے آئے ہین کہ آج رنبیر سنگھ ہی کے ساتھ کھانا کھائینگے۔ ضرور بلاؤ اور جلد بلواؤ۔ بلبھدر سنگھ نے پھر اصرار کیا کہ تم تو پاگل ہو۔ کہنا نہین مانتے۔ ارے بھئی کھانا کھالو پھر چل کے ہم تم تحصیلدار کو بھی پکڑ لائینگے اور اندر بکرم کو بھی انکے دوست نے بگڑ کر پوچھا (اور رنبیر سنگھ کو؟) انھون نے کہا رنبیر سنگھ تو لڑائی پر گئے ہین۔ رسالہ دار ہو گئے ہین نا۔ کہنے کو تو بلبھدر سنگھ نے یہ فقرہ کہا مگر قریب تھا کہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگین۔ ضبط کیا کہ یہ ابھی سفر سے چلے آتے ہین یہ گولا لگیگا تو غضب ہی ہو جائیگا۔ کھانا وانا کھالین تو اندر بکرم سنگھ یا گمان سنگھ سے کہین کہ بھئی اب اسنے نہ چھپاؤ۔ کہدو۔ رستم سنگھ کو کیا معلوم تھا کہ جس دوست کی

کی نسبت باتین کر رہے ہین اُسکے مرنے کا تا رمدت ہوئی آچکا۔ بلبھدر سنگھ کا زخم اسوقت ہرا ہوگیا۔ کہنا چاہتے تھے کہ ارے یار کسکو پوچھتے ہو۔ اب اسکا ٹھکانا کہان۔ مگر بس اسی خیال سے خاموش ہو رہتے تھے کہ کھانا کھا لینے دو۔ وہ دو گھڑی پہلے سنا تو کیا اور دو گھڑی بعد سنا تو کیا۔ کوئی خوشخبری تو ہے نہین کہ دوست کے آتے ہی اُس سے کہا جاے۔

رستم۔ بی بی رنبیر سنگھ کو اتنی پیاری ہے کہ ہم سمجھتے تھے یہ کبھی رسالے مین جانے کا قصد بھی نہ کریگا کہ آج بلوچستان بھیجدیے گئے۔ کل لنکا مین تعینات کیے گئے۔

بلبھدر سنگھ رو دینے کو تھے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ رنبیر سنگھ کجا بیچارہ۔

رستم۔ ہمنے کامنی کی تصویر بھی نہین دیکھی۔ کئی بار رنبیر سے کہا اور وہ دکھانے کو بھی تھا مگر اتفاق۔ ہماری بھاوج کہتی ہین کہ ایسی حسین عورت دیکھی ہی نہین۔

بلبھدر سنگھ بات کو ٹالتے تھے۔

رستم۔ مین سوچ کے آیا تھا کہ رنبیر سے کہینگے کہ کامنی کا جھمکڑا ہمین دکھا دو۔ کوئی اولاد ہوئی؟

بلبھدر۔ نہین کوئی نہین۔

رستم۔ امید ہے؟

بلبھدر۔ واللہ اعلم۔

رستم۔ رنبیر کے لڑکا ہو تو ہم اُسکو اور اپنے لڑکے کو ساتھ ہی ساتھ لندن روانہ کرین۔

بلبھدر سنگھ نے پھر دل ضبط کیا دل مین سوچنے لگا کہ ہاے رستم سنگھ کس خیال مین ہے۔ رنبیر سنگھ بیچارے کے ہان اب لڑکا ہونا کیسا۔

رستم۔ بھلا کامنی انکے لڑائی پر جانے سے خوش ہین یا ناراض۔

بلبھدر۔ معلوم نہین۔

رستم۔ ہم سے کچھ فرمایشین کی تھین کہ یہ یہ چیزین لیتے آنا وہ ہم نہین لاے۔ ہم

بہت بگڑ گیا۔ خط وط آتا ہے۔ پتا کیا ہے۔؟
بلبھدر سنگھ جلدی سے ایک اور کمرے مین چلے گئے اور وہان جا کے بہت روئے
خدمتگار دیکھ رہا تھا وہ سمجھ گیا کہ رستم سنگھ جب سے باہر سے آئے ہین انکو ابھی
رنبیر سنگھ کے مرنے کا حال نہین معلوم۔ کھود کھود کے پوچھ رہے ہین اور یہ بیچارے
ٹال رہے تھے اب رونا ہی آگیا۔ خیر آنسو پوچھ کر اور منہ دھو کر رستم سنگھ کے پاس
گئے اور کہا یار ہم کل سے بھوکے ہین۔ چلو کھانا کھا لین۔ پہلے تو رستم سنگھ نے
برا بھلا کہا کہ بڑے مردے معلوم ہوتے ہو۔ اسوقت سے سو ہی دفعہ کہہ چکے۔ لاحول
ولا قوۃ۔ چلیے صاحب چلیے۔ ہم کہتے تھے کہ گمانسنگھ اور اندر بکرم سنگھ بھی آجاتے
تو سب ساتھ ہی ساتھ چکھتے۔ بلبھدر نے کہا جی ہان وہ لوگ آپ کے لیے اب تک
بیٹھے ہونگے۔
الغرض اس رد و بدل کے بعد کھانا کھانے بیٹھے۔ انڈے اور کباب اور روغنی روٹی
اور آلو کا سالن اور ماش کی دال اور مرغ کا قورمہ اور چٹنی کھانے کے ساتھ بلبھدر سنگھ
نے پلسنر کی بیر بی اور رستم سنگھ نے برانڈی۔
بلبھدر سنگھ نے گمانسنگھ اور اندر بکرم سنگھ کو لکھ بھیجا کہ رستم سنگھ آئے ہین ابھی
مین نے انسے رنبیر سنگھ مرحوم کے سانحے کا ذکر نہین کیا ہے۔ تم لوگ بھی اور
مرحوم کا لفظ لکھتے ہوئے بلبھدر سنگھ کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور دونون
دوست بھی مرحوم کا لفظ پڑھ کے اشکبار ہوئے کہ ہمارے کل ایک صحبت مین بیٹھے
تھے آج رنبیر سنگھ کو ہم مرحوم کہتے ہین۔ یہ دونون کھانا کھاتے ہی تھے کہ وہ دونون
(گمانسنگھ اور اندر بکرم سنگھ) آگئے۔
رستم۔ (بڑے تپاک کے ساتھ) بیا برادر آ ورے بھائی۔ (اندر بکرم کو آہستہ سے
کہنی لگا کر) ان گالون کو یہ ہاتھ ڈھونڈ رہے تھے (گمانسنگھ کی ٹوپی سر سے کھینچ کر)
ہمارے سامنے ٹوپی اتار کر آیا کرا اور جوتا اتار کے آ۔ یہ کالا سور۔
اندر۔ کیسے کب آئے۔

رستم۔ جب آپ کی ہمشیرہ نے بلوایا تب آئے۔
گمان۔ اب اٹھا کر جیدھو بیر سنگھ کی طبیعت کا کیا حال ہے۔
رستم۔ (گمان سنگھ کو جام دے کر) بسم اللہ۔ برانڈی تو پیجئے۔
گمان۔ (جام لیکر) ہمین پسند نہین (پی کر) ہومیو کی اچھی ہوتی ہے۔
رستم۔ (دوسرا جام اندر بکرم کو دے کر) بسم اللہ۔
اندر۔ نوش جان کیجئے۔ ہم نے تو چھوڑ دی۔ مجھ سے اصرار نہ کیجیے۔
رستم آپ کی ایسی کی تیسی۔
بلبھدر۔ بھئی ان سے اصرار نہ کرو۔ انھون نے واقعی کوئی تین مہینے سے نہین پی
انکو معاف کیجیے۔ ہم اور گمان سنگھ تو ساتھ دے رہے ہین۔
کھانا کھانے کے بعد کمرے مین جا کے بیٹھے اور پنکھا ہونے لگا۔
رستم۔ (اندر بکرم سے) رنبیر سنگھ کا خط کب سے نہین آیا۔؟
اندر۔ (آبدیدہ ہو) ایک ٹھنڈی سانس بھری۔
گمان سنگھ۔ کسکو پوچھتے ہو۔ رنبیر سنگھ بیچارہ۔
اتنا کہنا تھا کہ گمان سنگھ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔
اندر۔ (رو کر) رنبیر سنگھ داغ دیگئے۔
رستم۔ (زور سے) ارے!
دفعۃً جو اتنے بڑے پرانے دوست بقول شخصے لنگوٹیے یار کے مرنے کی خبر سنی تو انتہا
کی حیرت ہوئی۔ بس (ارے!) کا لفظ تو زبان سے نکلا۔ بہت زور سے (ارے!)
کہکر بس بحر حیرت مین غرق ہو گئے۔ اسکے بعد دل پر رنج کا تسلط ہوا۔ زور سے ایک
چیخ ماری اور رونا شروع کیا تو ضبط کرنا محال تھا۔ روتے روتے ہچکیان بندھ گئین
آنسو دیر تک نہین تھمے۔ چارون روتے تھے۔ کوئی کسی سے بات نہین کرتا تھا
خدمتگار نے جب یہ کیفیت دیکھی تو پانی لایا اور سب کا منہ دھلایا اور تولیا دیا۔
منہ دھوا اور آنسو پونچھکر رستم سنگھ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا

(ہائے رنبیر۔ ارے یہ کیا ہوگیا)
رستم (بلبھدر سے) یہ کیا ہوگیا بھائی۔
بلبھدر (آبدیدہ ہوکر) بجلی گری۔
رستم۔ ہائے مین کہتا تھا کہ رنبیر سنگھ کے ساتھ کھانا کھائینگے (روکر) ہائے، افسوس
ارے یار رنبیر سنگھ (کھڑے ہوکر) بھائی کسی کونے سے آجا (بہت روکر) یہ کیسا گولا لگا
بلبھدر۔ ہم لوگون کے نصیب۔
گمان سنگھ۔ (آبدیدہ ہوکر) اندر بکرم سنگھ نے اُس دن سے شراب پینا اور گوشت
کھانا ترک کردیا۔ گل کے کانٹا ہوگئے ہین۔ بل زور سنگھ کی بی بی روتے روتے اندھی
ہوگئین۔ یعنی واقعی اندھی ہی ہوگئین۔ ایک آنکھ سے بالکل نہین سوجھتا۔ دوسری
آنکھ سے کچھ کچھ نہین سا دکھائی دیتا ہے۔
رستم۔ (آنسو پوچھکر) کیا دوست آدمی تھا۔ یہ ہوا کیا۔
اندر۔ بڑا قصہ ہے۔ جنگ مین کیا پوچھتے ہو کیا ہوا۔
رستم۔ مین نے آتے ہی پہلے اُسی کو دریافت کیا کہ رنبیر کو بلاؤ (آہ سرد بھر کر) بلبھدر
نے پہلے تو کچھ کہا نہین۔ بعد ازان کہا کہ جنگ پر ہین وہ رسالے مین نوکر ہوگئے۔ جو
بات مین پوچھتا تھا اُس سے یہ گریز سی کرتے تھے اور ٹالدیتے تھے۔ اور بڑا اصرار
کرتے تھے کہ کھانا جلد کھالو۔ ہائے۔ ہا! بڑا اندھیر ہوگیا۔
اندر۔ بڑی نوک کا ٹھاکر تھا۔
گمان۔ چھریون کی ناک۔
رستم۔ پیدا ہی نہین ہوا تھا (اندر بکرم سے) ہائے مجھے اور تو یون رونا آتا ہی ہے
دشمن تک روتے ہونگے مگر مجھے تمھاری بہن بیچاری کی حالت پر بڑا ہی رونا آتا ہے
اندر بکرم سنگھ کی آنکھون سے جوے اشک جاری ہوا۔
بلبھدر۔ ارے میان کسکو روتے ہو اور ہم بھی روتے ہین تو بیوقوف ہین وہ
ہمارا دوست ہی نہ تھا۔ دوست ہوتا تو اتنی لمبلد دغا دیجاتا۔ کبھی نہ دیتا۔ مگر وہ تو

لیکا دشمن تھا۔ اور سب سے زیادہ دشمن انکی بہن بیچاری کا تھا۔
گمان۔ وہ کہین کی نرہی۔
بلبھدر۔ دونون جہان سے گئی گذری۔
رستم (آبدیدہ ہوکر) آج کل تمھارے ہان ہین کہ سسرال مین؟
اندر (روتے ہوئے) نہ ہمارے ہان ہین نہ سسرال مین۔
رستم (متحیر ہوکر) کیا!۔
گمان۔ ارے بھئی ہر طرح سے ماتم اور کہرام کا مقام ہے۔ وہ تو جوگن ہوگئین ایک بات ہو تو اُسکو روئین۔
رستم سنگھ نے کرسی سے اُٹھکر ایک چیخ ماری اور جتنے تھے سب نے رونا شروع کیا
بلبھدر۔ ایک باغ بہت عمدہ بنوایا ہے وہین رہتی ہین اور جوگن کے کپڑے پہنے ہین ایک مدرسہ نسوان اُسی کے پاس ہے اسی مین لڑکیون کو پڑھاتی ہین اور جب بالکل تنہا ہوتی ہین تو روتی ہین۔ یہ حال ہے۔
گمان۔ کئی گاؤن قصبون مین جاکے وہان کی عورتون کو سمجھا بجھا کے۔ اُن کے بچون کو ٹیکا نکلوایا۔
بلبھدر۔ کیسی دکھی عورت ہے بیچاری۔
رستم۔ سا تون دشمن پر بھی خدا یہ مصیبت نہ ڈالے۔ ہائے کیسی پڑھی لکھی لڑکی۔ کیسی ترکیبت یافتہ۔ کیسی باتمیز۔ کیسی خوش سلیقہ اور یہ کیا ہوگیا۔ یہ لڑکی اس قابل تھی کہ کہین کی رانی مہرانی ہوتی اور رانی مہرانی تو ہے مگر افسوس۔ والدہ رہ رہ کے رونے کو جی چاہتا ہے۔ ارے یار رنبیر سنگھ یہ کیا کیا بھائی۔ ارے ہم سب کو قتل کرکے گئے۔ ماں باپ کو زندہ درگور کرگئے۔ ساس سسرے کو جیتے جی مار ڈالا۔ بھائی بھاوج بہنین سب مقتول تمھاری ہین اور اُس بیچاری کو تو کہین کا نہ رکھا۔
اندر۔ ہائے خدا جانے کس کس قسم کے خیال اُسکے دل مین جاگزین ہونگے

بلبھدر۔ کیا جانے کس حالت مین بیچارے کی جان گئی ہوگی۔
رستم۔ آخر اخبارون مین کچھ چھپا یا نہین۔
گمان۔ ہماری صحبت کا تو مزہ ہی کرکرا ہوگیا۔ اب کمان رنبیر سنگھ کو پائینگے۔ ہاے کیا صحبت درہم وبرہم ہوئی ہے۔ کیا ہنس مکھ آدمی۔ کیسا جیالا۔ کیسا خوبصورت کیسا عمدہ شمسوار۔ طاقت ور۔
بلبھدر۔ سچ یون ہے کہ کوئی اسکا جواب دینے والا نہین نظر آتا۔
گمان۔ کچھ بس نہین چلتا۔ یہان پر سب بے بس ہین۔
رستم۔ باغ گمان پر بنوایا ہے۔
اندر۔ ہمارے ایک گاون کے پاس دریا کے قریب۔ زنگی پور نام ہے۔
رستم۔ سمجھا تیرتھ ہے۔ وہان کون کون رہتا ہے۔
اندر۔ پوسالا بٹھایا ہے۔ ایک بنیا آباد کیا ہے ایک بھنگ والا ہے۔ مالنین ہین کئی عورتین ہین۔ چوکیدار ہے۔
رستم۔ ہم دیکھتے۔ تم ساتھ چلو۔
اندر۔ وہ وہان مرد کو جانے ہی نہین دیتین اور دیکھنے مین رنج کے سوا اور کیا ہے۔
رستم۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر ہمارا جی دیکھنے کو چاہتا ہے۔
اندر۔ مین اپنے ماموں کے لڑکے کو ساتھ کر دونگا۔
دوسرے روز اندر بجرم سنگھ کے ماموں کے لڑکے کے ساتھ رستم سنگھ اور بلبھدر سنگھ اور گمان سنگھ باغ گئے۔ کامنی کسی مرد کو باغ مین نہین آنے دیتی تھی۔ مگر جو کوئی انکے بھائی بادیور کے ساتھ جاتا تھا اُسکو نہین روکتی تھی۔ جسوقت یہ لوگ باغ کے اندر گئے تو عجب حالت دیکھی۔ ایک ہنس کی مادہ چگ رہی ہے اور باغ بھر مین سناٹا پڑا ہوا ہے۔ مالنین دور اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور ایک کم سن نازکبدن نازک خرام نازنین۔ نازآفرین شنجرفی کپڑے پہنے ہوئے۔ ہاتھ مین چھوٹی سی ستاری لیے آہستہ آہستہ بجاتی ہے اور بڑی حسرت کے ساتھ جھومتی ہوئی

گاتی ہے - (بھج من رام عمر رہی تھوڑی - بھج من رام - چار جنے مل لینے کو آئے
لے کاٹھ کیری گھوڑی - جور لکڑیا اُسے پھونکدینا جیسے بندرابن کے رے ہوری بھج
من رام عمر رہی تھوڑی - بھج من رام - شیش محل دس دروجے آن کال نے گھیری
اگر توڑی ناگر توڑی توڑ کھوڑ یانکس گیو پران - بھج من رام عمر رہی تھوڑی بھج من رام
پائے پکڑوا کی تریا رودے بچھرت ہے موری ہنسا کی جوڑی - بھج من رام عمر رہی تھوڑی
بھج من رام - رام نام کی سمرن کرلے باندھ گانٹھ پوڑھی - کہت کبیر سنو بھئی سادھو
جن جوڑی اُن توڑی - (بھج من رام عمر رہی تھوڑی بھج من رام) چھوٹی سی ستاری
بجاتی اور یہ حسرت آلود بھجن گاتی تھی - عمر رہی تھوڑی بھج من رام - پاٹی پکڑوا کی ماتا
رودے - بھیان پکڑ سگ بھائی - لٹ چھٹکائے وا کی تریا رودے - بچھرت ہے
موری ہنسا کی جوڑی - بھج من رام - عمر رہی تھوڑی بھج من رام - جتنے گئے تھے
سب کی یہ کیفیت تھی کہ رومال ہاتھ مین اور آنسو پوچھتے جاتے تھے - یہ جگر خراش
آواز کلیجے پر تیر کا کام کرتی تھی (بچھرت ہے موری ہنسا کی جوڑی بھج من رام)
رستم سنگھ کے دل پر اس آواز اور اس انداز نے تیر ہی کا کام کیا - آنسوؤن کے
تار لیلے بندھے کہ کچھ نہین سوجھتا تھا اور ادھر یہ آواز الگ تیر سی لگتی تھی (جن
جوڑی اُن توڑی بھج من رام - عمر رہی تھوڑی بھج من رام) بلبھدر سنگھ ایک دفعہ
کاسنی کو دیکھتے تھے ایک دفعہ ہنس کو - روتے تھے نہ دھوتے تھے - کلیجا کٹتا تھا
اور ادھر یہ صدا کلیجے کے پار ہوئی جاتی تھی - (لٹ چھٹکائے وا کی تریا رودے بچھرت
ہے موری ہنسا کی جوڑی - بھج من رام) معلوم ہوتا تھا کہ نمک اور آنسو دونون آنکھون
سے بہتے ہین اور ادھر یہ بھجن الگ نمک برجراحت کا کام کرتا تھا (توڑ کھوڑ یانکس
گیو پران - عمر رہی تھوڑی بھج من رام) ماموں کے لڑکے کا یہ حال تھا کہ روتے روتے
آنکھین لہو کی بوٹیان ہوگئین اور دل کو جیسے کوئی مسوسے لیتا تھا اور ادھر بھائی
کا لفظ اس ٹکڑے مین دل کو اور بھی مسوس لیتا تھا (پاٹی پکڑوا کی ماتا رودے
بھیان پکڑ سگ بھائی - عمر رہی تھوڑی بھج من رام -

اتفاق سے ایک بوڑھا تعلقہ دار ہاتھی پر سوار ادھر سے نکلا۔ گھنٹا ٹھنا ٹھن بجتا ہوا جب قریب آیا تو عورت اور کم سن عورت کے گانے کی آواز سنی۔ نوعمر کی آواز جیسی سنین رہتی۔ باغ کی دیوارین چھوٹی چھوٹی تھین۔ ہاتھی روک کے دیکھنے لگا۔ صاف دیکھا کہ ایک نوعمر عورت شنجرفی کپڑے پہنے فقیرانہ لباس جوگن کی قطع مین ہے۔ ہاتھ مین ستاری بہت ہی چھوٹی سی ہے۔ اسکو چھیڑتی جاتی ہے اور گاتی جاتی (عمر رہی تھوڑی بھج من رام۔ بچھڑت ہو موری سہنا کی جوڑی بھج من رام۔ پاٹی پکڑا کی ماتا روے۔ بہیان پکڑ سگ بھائی۔ بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام) یہ بھجن جسکے ایک ایک لفظ سے بروگ برستا تھا سنکر تعلقہ دار کو رونا آگیا

فیلبان سے کہا یہ کوئی بڑی دکھی معلوم ہوتی ہے۔

فیلبان۔ سرکار کوئی بہت بڑا دکھ اسپر پڑا ہے۔

تعلقہ دار۔ معلوم ہوتا ہے اسکا آدمی جاتا رہا ہے۔ اسکے دکھ مین جوگن ہوگئی۔

فیلبان۔ اور کوئی اسپر معلوم ہوتی ہے۔

تعلقہ دار۔ ہان کسی بڑے آدمی کی بہو بیٹی ہے۔ ہائے دکھ بھی کیا بری چیز ہے۔

فیلبان۔ اور ابھی عمر بھی کم ہے خداوند۔

تعلقہ دار۔ بچی ہے بالکل۔ ابھی عمر کیا ہے۔

اتنے مین پھر آواز آئی (چار جنے مل لینے کو آئے لے کاٹھ کیری گھوڑی۔ جوڑ لکڑیا سے پھونکدیا جیسے بندرابن کی رہی ہو ری سن بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام) بوڑھے تعلقہ دار تو سنتے ہی بس رو دیے اور زار زار رونے لگے اور جیون جیون یہ جگر خراش آواز آتی تھی۔ زیادہ زیادہ رونا آتا تھا۔ اسکے بعد دو آدمی پیدل جا رہے تھے اور انکے گھوڑے پیچھے پیچھے تھے۔ ایک دفعہ ہی آواز آئی (سسیس محل دس دروازے آن کال نے گھیری۔ اگر توڑی ناگر توڑی توڑ گھوڑیا بکس گیو پران۔ بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام۔ دونون سنتے ہی لوٹ ہو گئے۔

ا۔ ہائے کس غضب کا روگ ہے۔
۲۔ مجھے تو رونا آتا ہے۔ ہائے۔ (آن کال نے گھیری) ہائے ہائے۔
ا۔ تمھین رونا آتا ہے اور مین رو رہا ہون۔
۲۔ ہائے ہائے (آن کال نے گھیری) یہ کسکی آواز ہے بھئی۔
ا۔ در دکوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔
۲۔ کوئی کم عمر سی معلوم ہوتی ہے۔

تعلقہ دار ہاتھی پر سے سُن رہے تھے۔ ان دونون آدمیون نے چاہا باغ کے اندر جائین اور دیکھین کہ یہ کیا اسرار ہے مگر دربان نے روکا۔ گمانگنے نے جو پیچھے پھر کر دیکھا تو دو سفید پوش۔ اتنے مین ان کے کان مین آواز آئی [تحصیلدار صاحب سے معلوم ہوتے ہین] آنکھ اُٹھا کر جو دیکھتے ہین تو رونق نگر کے بوڑھے تعلقہ دار ہاتھی پر سوار۔ چار آنکھین ہوتے ہی تعلقہ دار نے بندگی کی اور حکم دیا ہاتھی کو بٹھا دو۔ گمانگنے باغ کے باہر گئے۔ ان دو سفید پوشون مین ایک انکی تحصیل کا سیاہہ نویس تھا جواب بدل دیا گیا۔ اور دوسرا رونیو انجنٹ۔ دونون نے جھک کے سلام کیا اور ادھر تعلقہ دار صاحب بڑھے۔

تعلقہ۔ (ت) مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ یہین ہین وہ تو فیلبان نے کہا۔
گمان۔ میرے کان مین آواز آئی جب تو مین نے دیکھا۔
ت۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ یہ کون دکھی عورت ہین
گ۔ اسکو نہ پوچھیے اسوقت کلیجا کٹا جاتا ہے۔
ت۔ میری خود یہی کیفیت ہے۔ جب سے سُنا اور دیکھا دل رو رہا ہے۔
رونیو (ر) حضور یہ ہے کون بیچاری۔
سیاہہ۔ (س) کوئی بڑا صدمہ پہونچا ہے۔
گ۔ بس ایسا صدمہ پہونچا ہے کہ راج چھوڑ دیا۔
س۔ افسوس۔ اور حضور آواز سے پایا جاتا ہے کہ ابھی عمر بھی کچھ ایسی نہین ہے

گ - یہ بیچاری مصیبت کی ماری ہماری ہم قوم ہے اور ٹھاکر بل زور سنگھ کی بہو۔
ر - ارے ارنبیر سنگھ کے باپ بل زور سنگھ؟
گ - رنبیر سنگھ کی بی بی ہین -
ت - ہاے غضب (چھاتی پیٹ کر) ہاے غضب - ارے ستم! ہاے ہاے
کس گھر کی بیٹی کس گھر کی بہو - اور اس حالت مین - اسوقت دل کا بڑا برا حال
ہے - گجراج سنگھ میرا یار ہے -
ر - بڑا ہی غضب ہوگیا - یہ بھی بہت ہی بڑا سانحہ ہوا - مگر ہم نے یہ نہین سنا تھا
کہ (دبے دانتون) خدانخواستہ جوگن -
جوگن کا لفظ دبے دانتون کہا تو گجراج سنگھ بولے یہ آپ نے ڈرتے ڈرتے کیون
کہا - جوگن ہو ہی گئی ہین - یہ تو کھلی ہوئی بات ہے - تعلقہ دار اور وہ دونون بیوہ
ہوگئے - بڑھا تعلقہ دار خود چوٹ کھایا ہوا تھا - باون برس کے سن مین پندرہ برس
کی جوان بی بی عورت کے ساتھ شادی کی اور وہ بیوہ ہوتے ہی مہینے سہینے کے عارضے
مین جاتی رہی - ظاہر ہے کہ باون برس کی عمر مین جو شادی کریگا اسکو جوان بی بی کی
کیسی محبت ہوگی - یہی جی چاہیگا کہ ہر وقت کلیجے سے لگائے رہے اور اسپر جو
یہ کوہ الم پھٹ پڑے کہ پندرہ برس کی سی دولہن شادی کے چار ہی مہینے کے
بعد جاتی رہے تو اسکے دل کا کیا حال ہوگا - اول تو تجربہ کار آدمی کسی قدر زمانہ
دیکھے ہوئے - دوسرے چوٹ کھایا ہوا دل - اور چوٹ بھی کیسی کاری - تیسرے
موقع محل ہی ایسا تھا کہ جوان خوبرو عورت شنجرفی کپڑے پہنے جنگل میدان مین
الاپ رہی ہے اور کیا الاپ رہی ہے - بارہ ماسا نہین گاتی ہے - ٹھمری کے
ٹپے نہین گاتی ہے - کدر پیا کی ٹھمریان نہین گاتی ہے - وہ بھجن گاتی ہے اور بھجن
بھی کون - برد گ کے - جسکے ایک ایک حرف مین برد گ ہی برد گ ہے وہ یہ نہین
گاتی تھی کہ سر پہ آنکھون پہ کلیجے پہ بٹھاؤن تجھکو + آ مری جان گلے سے
مین لگاؤن تجھکو + لاحول ولا قوۃ اس سے اس بیچاری کو اب بحث ہی نہین

وہ یہ نہین گاتی تھی کہ آدل جانی کھٹولے پہ سورہ) ہاے وہ دل جانی کون ہے جس سے یہ بیچاری کہتی اکہ کھٹولے پہ سورہ) وہ یہ نہین کہہ رہی تھی کہ

سبھاین آمد نیلم پری ہے
سراپا وہ نزاکت مین بھری ہے

کیسی نیلم پری اور کیسی نزاکت سے بھری - ہاے وہ تو بروگ کی چیز کہہ رہی تھی - بچھرت ہے سوری ہنسا کی جوڑی بھج من رام - ارے عمر رہی تھوڑی بھج من رام (بچھرت ہے سوری ہنسا کی جوڑی بھج من رام)

لوڑھا تعلقہ دار خود چوٹ کھایا ہوا تھا - یہ سمان اور یہ سین اور یہ بروگ اور یہ سن اور دیکھکر اُسکا دل اور بھی بھر آیا اور جب اُسنے یہ سُنا کہ رنبیر سنگھ کی بی بی ہے اور امیر بھلے مانسون کی بہو بیٹی تو دل پر اور بھی اثر ہوا کہ ہاے یہ بیچاری کس مصیبت مین پڑی ہے اپنی جوان خوبصورت بی بی کے مرنے کا انتہا سے زیادہ انکو رنج تھا - یہ سب باتین مل ملا کر اُسنے نڑھا گیا اور ایک دفعہ ہی غُل مچا کے کہنے لگے (بچھرت ہے سوری ہنسا کی جوڑی بھج من رام سارے عمر رہی تھوڑی بھج من رام - ایک لکڑیا لیکے پھونکدینا بھج من رام - ارے عمر رہی تھوڑی بھج من رام - ہنسا کی جوڑی بھج من رام - لٹ چھٹکا بے وا کی تریا - ارے وا کی تریا رو دے - وا کی رو دے بھج من رام) مانگہ بھی رو دیے -

کھڑے تھے وہ جوگن کے جو گرد کل
وہ رو رو ہوئے شبنم آلودہ گل

وہ رو رو کے دو ابر غم یون ملے
کہ جسطرح ساون سے بھادون ملے

یہانتک بندھا ادنے اشکو نکا ر
بہے پھوٹ دیوار و در ایکبار

نظر حسن پر گاہ گہ بین پر
سراپا دل اُس لعبت چین پر

جوگن کے حسرت آمیز بھجن سنکر سب کا کلیجا پھٹتا تھا - خصوصاً بوڑھا تعلقدار کہ (جسپر بیت چکی تھی) جوگن کی ہر تان پر اُسکی آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے اور دنیا کا نقشہ مثل حباب بحر کے اُنکھون کے سامنے پھر گیا -

کمن!

نوچندی جمعرات ۔ اور اندھیری رات بادل کی فوج کالی پلٹن دل بادل پر سے جمائے ہوئے ۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہماچل پربت سے بھی کہین زیادہ اونچے پہاڑ سے وہ گراب چلے گا کہ گھوارۂ زمین ڈانوان ڈول ہوجاے گا ۔ اس کالی پلٹن کے کڑکیت کا نام جرار علی تھا جسکے کڑکے کے مقابل مین اچھے اچھے کڑکیتون کا کڑکا پانی بھرتا ۔ یہ پلٹن تھی یا کالی کلکتے والی کے قہر کا نمونہ ۔ در ۔ دیوار ۔ درخت ۔ پتے ۔ جڑ ۔ آدمی ۔ آسمان ۔ زمین تمام دنیا سیاہ ۔ اک اندھیرا ہے کہ چھایا ہوا ہے ۔ اسقدر تاریکی کہ جدھر نظر جاتی تھی کالی جی کی مورت اپنی صورت دکھاتی تھی ۔ اِدھر نگاہ دوڑائی اُدھر ۔ ع ۔

پولس اندر دہان ماہی شد

وہ تاریکی کہ ایک توپشکن جسنے تیس برس روز مرّہ دو دو بوتلین پی کر توبہ کی کہ اب نہ پیونگا اور اُس توبہ کو پورے دس برس تک نباہا لیکن اس رات کو جسکا ہم ذکر کرتے ہین اُس سے بھی نرہا گیا اور یہ شعر پڑھ کر ؎

یون تو اے ابر پیا ہی نہین لمتا تیرا ۔۔۔ توبہ کرتے ہی جھلکتی ہے سیاہی تیری

ایک دوست کے مکان جاکر دو جام تابڑ توڑ پیے ۔ سیاہی اسقدر کہ محبوبان خلخ و لوشاد کی زلف چلیپا بھی شرما جاتی ۔ اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اگر وہ شب اپنے اوپر ناز کرتی تو زیبا تھا اور ایک نوخیز زن خوبرو جادو جمال کے گیسوے عنبر افشان کی بو سے خوش کا جواب اچھی طرح دیتی تھی ۔۔۔ پھولونکی بو باس سبحان اللہ اور دور سے خوشبو آتی تھی اور جو وہان ہوتا وہ واقعی زبان حال سے یہ ضرور کہتا ۔ ؎

از کجامی آئی اے سرمست خوبی محو ناز
عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر

یہ شب خوبان فرخار کے خال زیبا سے بھی سیاہ تھی ۔ حافظ شیراز کہہ گئے ہین کہ ؎

ز شعر حافظ شیراز می گویند و مے رقصند
سیہ چشمان کشمیری و ترکان بدخشانی

اِس شب کو اگر کسی شے سے مثال دے سکتے ہین تو مہو شان کشمیر کی چومنے کے قابل تپلیونی
اِس شب کو اُس پر یا جوگن کا دل اور راتون کی نسبت اور زیادہ بے چین اور بیقرار تھا
پلنگ پر سے چونک چونک پڑتی تھی - اُٹھ اُٹھ بیٹھتی تھی - کسی پہلو سے چین نہین آتا تھا
کلیجا بلیون اُچھلتا تھا - ایک دفعہ جوش جنون مین آکر زور سے چیخی (ہاے یہ کیا ہوگیا!!!
آدھی رات تک سویا کی اسکے بعد آنکھ کھلگئی اور دل مین اک ہوک اُٹھی - ؎

شب آدھی وہ جسطرح سوتے کٹی
رہی تھی جو باقی وہ روتے کٹی

جب مالکہ کا دل دُکھ مین ہو تو لونڈیون باندیون نوکرون چاکرون کا دل بھلا کیونکر خوش
ہوسکتا ہے - مالنین مہریان برہمنی بارنین سب پریشان - باغ گویا اُجڑا اُجڑا پھولا ہوا تھا
مگر اُداس - ؎

اکڑنا گئے سرو سب اپنا بھول
اُڑانے لگین قمریان سر پہ دھول
اُڑا انور نرگس کی آنکھون کا سب
ہوئے بال سنبل کے ماتم کی شب
لگی آگ لالے کے دل کو تمام
دیا خاک مین پھینک عشرت کا جام
گرے غم سے انگور مدہوش ہو
گرے سارے سایے سیہ پوش ہو

کامنی دیوانیون کی طرح سے ٹہلتی تھی سر دھنتی تھی - دو بجے کے وقت پلنگ پر سے
اُٹھی - ایک عورت ساتھ ہوئی - دو مالنین ساتھ ہوئین - باغ کی روشون مین ٹہلنے لگی اور
کوکنے لگی (بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بھج من رام +

بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بھج من رام ؛

کوئی چار بجے کے وقت باغ کی دیوار کے پاس سے آواز آئی (نا مین بچھڑی ہنسا توری جوڑی
بھج من رام) پہلے ایک مالن نے سنا - چونکی ہوئی - کامنی نے یہ صدا نہین سنی اور بدستور
کوکنے لگی (بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بھج من رام) اُدھر سے پھر آواز آئی (نا مین
بچھڑی ہنسا توری جوڑی بھج من رام) مالن سے اب نہ رہا گیا کہا (یہ کون ہے جی) دوسری
مالن اور عورت نے پوچھا (کون) جوگن نے کچھ دھیان نہ کیا اور پھر کویل کی طرح کوکی -

[بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بھج من رام] اس آواز کے ختم ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی اور اب کی قریب سے سنائی دی [ناہین بچھڑی ہنسا توری جوڑی - بھج من رام] اب تو کامنی نے بھی سنا اور کان کھڑے ہوئے -

جوگن - یہ کون ہے

مالن - [۲] کیا جانے کون ہے ؟

عورت - کہتا ہے [ناہین بچھڑی ہنسا توری جوڑی - بھج من رام]

مالن - [۱] مین نے پہلے ہی سنا تھا [بچھڑی ناہین توری ہنسا کی جوڑی بھج من رام]

سگن - [شگون] اچھا سا معلوم ہوتا ہے -

جوگن - اونہہ ہوگا کوئی - چڑھانے دو [زور سے] - [بچھڑ گئی موری ہنسا کی جوڑی - بھج من رام]

اُدھر سے بھی آواز آئی [ملگئی توری بچھڑی جوڑی - بھج من رام]

مالن - [۲] یہ کیا کہتا ہے ؟

عورت - یہ ہے کون -

مالن - [۱] سگن [شگون] تو اچھا ہے -

جوگن - چڑھاتا ہے - چڑھانے دو - [زور سے بہاگ کی دُھن مین] ع -

فقیرون سے اچھی نہین دل لگی

اُدھر سے آواز آئی -

ہین جوگی بھی کرتے کہین دل لگی

اب جوگن اور بھی چوکنّا ہوئی - وہی قافیہ وہی ردیف وہی بحر وہی بہاگ کی دُھن اور پورا مطلع کر دیا -

فقیرون سے اچھی نہین دل لگی
ہین جوگی بھی کرتے کہین دل لگی

مالنون سنے کہ بی بی کچھ پھیر اسمین ہے اب جواب مذ ملا ایسی آکاس بانی سُنکے چپ رہتی ہین -

جوگن - [آواز بلند - بھاگ کی دھن مین ما ؎

[زور سے] صدا کیا یہ آتی ہے آکاس سے؟

[ذرا آہستہ سے] صدا - کیا یہ آتی ہے آ - کاس سے -

اُسنے اُدھر سے اسکا جواب یون دیا ؎

نہین آتی آواز آکاش سے

صدا آتی ہے یہ مری لاش سے +

مالن - [۱] اب نہ بولو لی - مین تو ڈر گئی -

مالن - [۲] مجھے بھی ڈر لگتا ہے -

عورت - اب اندر چلی چلیے - کیا جانے کون ہو کون نہو -

جوگن نے ازبس متحیر کہ یہ کیا اسرار ہے کہا ؎

بشر ہے کہ جن ہے کہ سایا ہے تو

مجھے چھیڑنے یا کہ آیا ہے تو

اُدھر سے آواز آئی - ؎

نہ جن ہون نہ سایہ ہون نے ہون پری مین انسان ہون قوم کا - چھتری

یہ لی آذمایش پیرون کی کرامات اری پیاری - ہے نوچندی جمعرات

جوگن نے کہا ارے! پہلے تو سمجھی کہ نبیر سنگھ کی روح ہے - کچھ ڈری - لاش کا لفظ تو سن ہی چکی تھی اور پھر چھیتر پال کا لفظ بھی سنا اور ان سب پر طرّہ یہ ہوا کہ نوچندی جمعرات کی یاد دلائی اور مہینے کی پہلی جمعرات نوچندی جمعرات تو تھی ہی - دل پر عجیب طرح کا اثر ہوا - مگر سوچی کہ مرنے کے بعد آواز کا آنا ضعیف الاعتقادی کے خیالات ہین - ایک دفعہ سوچی کہ چلو آواز کی جانب - کہا لالٹین روشن کرو - عورتون نے منع کیا کہ سر کا رہت بُرا کرتی ہین ہماری صلاح نہین ہے یہ آکاس بانی اچھی نہین ہے - مگر جوگن نے ایک نہ مانی اور پھاٹک کھلوایا اور اُن تینون عورتون کو ساتھ لیکر چلی دو مالنون کے ہاتھ مین کھرپی کہ اگر بھوت پریت ہو تو گزند نہ پہونچا سکے - باہر نکلین تو دیکھا کہ باغ کے پاس مشعل دستی

روشن ہے اور اک فنس رکھی ہوئی ہے اور ایک نوجوان خوبرو جوگی کھڑا ہوا ہے - زرد پیتامبر اور کیسر کا رنگا ہوا جامدانی کا کرتا - سونے کے بٹن - برہنہ سر - بیچ کی مانگ نکلی ہوئی - بالون مین برش کیا ہوا - نہایت ہی خوب صورت اور جوان - جوگن اسکے قریب جا کے کھڑی ہوئی اور کہا مہراج آپ کون ہین - جوگی نے کہا (کن) کن کا لفظ سنا تھا کہ جوگن نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھپٹ کے لپٹ گئی اور غش آگیا جوگی نے سنبھالا اور فنس مین مالنون کی مدد سے لٹایا - فنس باغ کی طرف چلی - جوگی فنس کا پایہ پکڑے ہوئے ساتھ - مالنین اور ساتھ کی عورتین حیرت زدہ - انتہا کی حیرت - انمین چپکے چپکے یون باتین ہونے لگین -

۱- دیدی - یہ اچرج دیکھا -

۲- یہ جوگی کون ہے - لونڈا سندر ہے اور روپے والا امیر -

۳- یہ تو مرد کے نام سے کانپتی تھین - کوئی انے نہین پاتا تھا - یہ ہو کیا گیا کہ لپٹ گئین مین تو کانپ اٹھی -

۱- اس سی بڑھ کے اچرج اور کیا ہوگا -

۲- اوا ابھی عمری کیا ہے -

۱- اے ابھی بچہ ہے -

۲- مین تو بس جیسے یون ہی رہ گئی - دھک سے -

۱- مہراج آپ کون ہین -

۲- جوگی جی مہراج کہان سے آنا ہوا -

جوگی نے جھک کے کہا (گرو کے گھر سے) اتنے مین باغ کا پھاٹک آیا تو مالن نے کہا اب مہراج آپ یہان براجیئے - ہماری سرکار کا حکم ہے کہ مرد اندر نہ آنے پائے چوکیدار نے بھی یہی کہا مگر جوگی بنے (دھش) کہکر پھاٹک کے اندر قدم رکھا اور راجہ کے مالون کو ڈانٹ کر حکم دیا کہ چلے آؤ - کہار انکے ساتھ کے - چوکیدار رعب مین آگیا - فنس باغ کے اندر - کمرے تک فنس آگئی - وہان سے ان مالنون نے جوگی کی مدد سے جوگن کو فنس

سے نکالا اور پلنگ پر لٹایا تو جوگی نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ ہم انکو دوا دینگے۔ اسپر وہ سب
بگڑ کھڑی ہوئین "اب رنگ لائی گلہری۔ مہاراج جی اب کرپا کرو" دوسری بولی "ہاتھ
پکڑتے ہی پہونچا پکڑ لیا"
اتنے مین ایک عورت اس تکرار کی آواز سنکر جاگ اٹھی اور دوڑی آئی اور جوگی کو
دیکھکر کہا ارے!
اب سنیے کہ اسکی اصلیت کیا تھی۔ کچھ عورتون کو تو یقین تھا کہ یہ اکاس برتی ہے۔ کامنی کو
ڈرایا کہ باہر نہ جاؤ۔ مگر نوچندی جمعرات کا لفظ سنکر کامنی سے نہ رہا گیا۔ وہان جاکے تمکن
کا لفظ کہا یہ سمجھی کہ رنبیر سنگھ ہین۔ سچ ہے دنیا با امید قایم۔ اس امید کے سبب سے بڑے
بڑے دھوکے انسان کھا جاتا ہے۔ اور جب کامنی سی پاکباز اس خوبرو نامحرم جوگی سے
لپٹ گئی تو ساتھ کی عورتین دریاے حیرت مین غرق ہوگئین کہ ارے! یہ کایا پلٹ گئی!!
اور سب کے سامنے پورا یقین ہوگیا کہ جادو گیرا ہے۔ اب سنیے کہ اس واقعے کے دو دن
قبل ایک انگریزی اخبار مین یہ چھپا تھا۔
بڑی خوشی کی بات ہے کہ جن لوگون کو جزیرہ کی سپاہ نے بعد فتح گرفتار کرکے قلعے
مین قید کیا تھا اور اسکے بعد قلعے کے اس دروجے مین آگ لگا دی تھی جسمین وہ
بیچاری بیکس جل بھن کے خاک کا ڈھیر ہوگئی تھی ان مین سے چند آدمیون کو
وہان کے ایک افسر نے پناہ دی تھی اور اُن چارون کو جزیرہ کے ایک
کانون مین بہت خفیہ طور پر رکھا تھا۔ اور کوشش بلیغ کی تھی کہ اپنی گورنمنٹ سے
چھپا کر انکو رہا کردین یا موقع پاکر گورنمنٹ سے انکی سفارش کرین مگر اس افسر
کے ایک دشمن نے گورنمنٹ سے جڑدی اور گورنمنٹ نے اُس افسر کو طلب
کرکے بڑی سختی کے ساتھ حکم دیا کہ اگر دو روز کے اندر اُن قیدیون کو حاضر
نہ کیا تو سمندر مین ڈبا دیا جاے گا۔ یہ افسر بڑا خداترس اور خداشناس تھا۔
اسنے قطعی انکار کیا کہ حاشا وکلا مین کچھ نہین جانتا اور افسران اعلے کو
سمجھایا کہ میدان جنگ مین تو بیشک کشت وخون کا غنیم کو پورا پورا اختیار

ہے اور جنگ کے معنی ہی یہ ہین کہ غنیم کو قتل کرے مگر جب دشمن کو گرفتار کرلیا اور وہ بس مین آگیا اور بالکل آپ کے قابو مین ہوگیا تو آپ کو اختیار ہے چاہے قتل کیجیے چاہے جلا دیجیے چاہے توپ دم کیجیے چاہے تلوار سے گردن اُڑا دیجیے مگر عقل اور انصاف اور اصول جنگی اور خدا ترسی اسی کی مقتضی ہے کہ جو اپنے بس اور قابو مین آجاے اُسکے ساتھ عمدہ سلوک کرے اگر مین نے کسی قیدی کو بچایا بھی ہوتا گورنمنٹ کو لازم تھا کہ اسپر رحم کرتی نہ کہ اُسکے ساتھ مجھپر بھی جبر کیا جاے - جب رسیون نے عثمان پاشا کو گرفتار کیا تو عثمان نے اپنے بھائی کے نام قیدخانہ سے خط لکھا کہ جو آرام مجھ قیدی کو یہان ملتا ہے وہ اپنے گھر مین بھی نہین ملتا تھا - سپاہی وہی ہے جو قیدی غنیم پر رحم کرے اتنا سنتا تھا کہ وہان کے جاہلون نے فورا نادری حکم دے دیا کہ اسی دم اسکو سمندر مین ڈبو دو - اور دس پیادے اور پچاس سوار اور ۲ دو افسر پوری دردیان ڈانٹے اس بچارے کو سمندر مین لے گیے اور ڈبا ہی دیئے کو تھے کہ اُسکے لڑکے نے بجاے اُن چار قیدیون کے دو قیدیون کو پیش کر دیا اور اپنے باپ کی جان بچائی اُن دونون قیدیون کی نسبت گورنمنٹ کے جابر اور ظالم افسران اعلے نے قتل کا حکم نافذ کیا اور قلعے کے پھاٹک کے پاس وہ بچارے لائے گئے - اُن سے پوچھا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو - تمھاری گردن اسوقت تلوار سے اُڑائی جاے گی - اس حالت نومیدی مین ایک نے کہا میری لاش پھونکی یا دفنائی نہ جاے - بہا دیجاے - دوسرے نے کہا مجھے پوری بوتل شراب کی پلا دیجاے - اسکے بعد جلاد نے پہلے اس قیدی کی گردن اُڑائی جسنے عرض کی تھی کہ لاش بہا دیجاے - اور اسکا تن بے سر تھوڑی دیر تڑپ کر گرا اور ٹھنڈا ہوگیا - اسکے بعد اُس بچارے کی باری آئی جو شراب کی پوری بوتل اُڑا کر دھت بنا ہوا تھا - جیسے ہی جلاد نے تلوار اٹھائی ویسے ہی اُسنے ڈانٹ بتائی [او گیدی خبردار!!! اور اس زور اور ڈپٹ کے ساتھ ڈانٹا کہ جلاد کا ہاتھ کانپ اٹھا اور تلوار ہاتھ سے گر پڑی - جو افسر ہمراہ تھے اُنھون نے جلاد کو روکا اور اس

شرابی کو رہا کر دیا اور دوسرے جلاد کو بلا کر پہلے جلاد کی گردن اوڑوا دی اور مقتول قیدی اور مقتول جلاد کا خون قلعے کے پھاٹک کے اثر دروں کو پلوا دیا - قلعے کے پھاٹک سے ادھر اُدھر دو اژدر بنے ہوئے تھے - دونوں پیتل کے - اُن کے منہ میں خون ڈالدیا اور مقتولوں کے سر پھاٹک کے ادھر اور دھر لٹکا دیے جو قیدی مقتول ہوا اُسکا نام دفعدار دیپ سنگھ تھا - قوم کا جاٹ - اور جو بچ گیا اُسکا نام صوبہ دار کھڑک سنگھ سکھ - جس افسر نے اُن چاروں قیدیوں کو پناہ دی تھی اُسکے لڑکے گورنمنٹ نے ٹاپو کی فوج کا امیر البحر مقرر کر دیا - اس امیر البحر نے موقع پاکر اُن تینوں قیدیوں کو گورنمنٹ سے پوشیدہ طور پر عدن روانہ کیا - عدن میں تینوں آدمی اسقدر سخت علیل ہو گئے کہ وہاں کے اطبا اور ڈاکٹروں کو انکی زیست کی امید نہیں رہی - کئی دن کے بعد دو نے قضا کی صرف ایک بچگیا اور وہ برٹش کانسل متعینہ مصر کے پاس قاہرہ گیا اور کانسل سے سفر خرچ لیا اور اپنے گھر تار بھیجا کہ میں بعد مدت صحیح سلامت آتا ہوں -

دنیا کے بھی کیا کارخانے ہیں - کامنی رنبیر سنگھ کے نام پر فدا تھی - اگر اسکو یہ معلوم ہو جاتا کہ رنبیر جان جانے سے رنبیر سنگھ زندہ ہو جائینگے تو یہ زہر کھا لیتی - کسی نہ کسی طرح اپنی جان دیدیتی - اس جوگی کو رنبیر سنگھ سمجھ کر ایسی بیتاب ہوگئی کہ لپٹ ہی تو گئی - غش آگیا - اور جسوقت نفس چلی راستے میں تین بار آنکھ کھلی - حالانکہ باغ بالکل ملا ہوا تھا - رنبیر سنگھ اور مالنوں نے کئی بار پانی پلایا - منہ دھلایا - مگر دو دو تین تین منٹ کے بعد غش آجاتا تھا - اور جب آنکھ کھلتی تھی تو اسکو ایک خواب سا معلوم ہوتا تھا -

حضرات ناظرین اول تو کسی کو تقدیر یہ دکھ نہ دکھائے جو کامنی نے دیکھا - اور اگر یہ دکھ کسی پر پڑے تو اللہ نہ کرے کہ دھوکے سے دکھ کے بعد سکھ کی صورت نظر آئے اور پھر مایوسی ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ - ع -

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

ہائے اگر کامنی کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رنبیر سنگھ نہیں ہے - ہائے اگر کامنی سے کوئی اسوقت کہتا کہ ناری کامنی - یا بی بی کامنی - یا بیٹی کامنی - یا کامنی بہو - یا کامنی بہن - تم یہ کیا

کردی ہو۔ تم پڑھی لکھی۔ تم تربیت یافتہ اور دو چار شوہر سنکر تمہاری یہ حالت ہو گئی کہ تم ایک مرد غیر ایک جوگی ایک فقیر اور جوان خوبصورت آدمی سے لپٹ گئیں۔

کامنی کو اس تھوڑے ہی عرصے میں کبھی تو یقین ہوتا تھا کہ یہ رنبیر سنگھ ہی ہے اور گویا دل کی باچھیں کھل جاتی تھیں۔ اور کبھی خواب و خیال سمجھتی تھی۔

جب کامنی کو ہوش میں آیا اور ہوش چلی اور کئی بار کامنی کو غش آیا اور کئی بار دل نے پیٹے کھائے اور کامنی بیچاری دو آبہ امید و بیم میں تھی۔ ایک دفعہ آنکھیں اچھی طرح سے کھول کر نظر بھر کر دیکھا تو وہ خوشی حاصل ہوئی جو لیلی کو مجنون۔ فرہاد کو شیرین یوسف کو زلیخا کے دیکھنے سے ہوتی۔ مگر ذرا ہی دیر کے بعد پھر خیال آیا کہ یہ میں خواب دیکھ رہی ہوں یا واقعات ہیں۔ طبیعت میں جوش پیدا ہوا تو کہنے لگی (ڈیر وارلنگ۔ ہائے ڈیر ڈارلنگ کا لفظ میں نے ایک خط میں لکھا تھا۔ اگر تم رنبیر سنگھ کی روح ہو اور میری عفت کا امتحان لینے آئی ہو تو) ہائے! ہائے!! ہائے!!!

امتحان لیتے ہیں مرنے کا لحد کے اندر
بدگمان کتنے ہیں شانوں کے ہلانے والے

اگر پیر مشیر کوئی چیز ہے تو اس سے بڑھ کے کوئی نہیں جانتا کہ میں کیسی ہوں۔ اور یہ تو بات ہی اور ہو کہ ؎

بامید ترا نہ ملے لیسندم
عشق است و ہزار بدگمانی

ہائے میرا امتحان لینے کو میرے ڈیر ڈارلنگ نے اپنی روح کو بھیجا ہے۔ اری روح تو جسکو سب سے زیادہ پیار کرتی ہے مجھکو اسی کی قسم کہ تو خود میرا امتحان لے۔ تو رنبیر سنگھ بنکے آئی ہے۔ ارے! یہ کون نام میری زبان سے نکل گیا۔ ہائے! ہائے!! ہائے!!! ارے ہائے!!! ہم لوگوں میں دولھا کا نام نہیں لیتے (زار زار رو کر) اور کیوں نہیں لیتے۔ ارے اس وجہ سے نہیں لیتے کہ (کانپ بیانیہ کہکر کچھ اور کہنے کو تھیں کہ جوے اشک جاری۔ پھر غشی کی حالت طاری۔ پھر آنکھ کھلی تو اسوجہ سے نہیں لیتے کہ ہائے!

[آٹھ آٹھ آنسو بہا کر] اگر دولہا کا نام بی بی ہے تو دولہا [دولہا کا لفظ کہکر بہت روئی اور کچھ کہنے کو تھی کہ پھر آنسو امنڈ امنڈ کے آنے لگے] ہائے! [پھر ضبط گریہ کر کے کہا نام دولھا کا اس سبب سے نہیں لیتے کہ دولہا مر جاے گا - میں ان باتوں کو نہیں مانتی مگر پھر بھی خیال آہی جاتا ہے - اری روح یا جو کوئی تم ہو - کیا جانے روح ہے یا کیا ہے] بس اسقدر سنکر رنبیر سنگھ نے کہا [پیاری کمن - میری جانی کمن اری پیاری کمن - مین کسی کی روح ہون نہ چھلاوا ہون - نہ کسی نے مجھے ٹونا کیا ہے مین تمہارا ڈیر دارلنگ رنبیر سنگھ ہون -

کامنی نے پوچھا [پیارے جانی - ڈیر ڈارلنگ مین نے بیشک لکھا تھا - لیکن تم ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ کب لکھا تھا - اور کیونکر لکھا تھا - مجھے تو خوب یاد ہے مگر تم بتاؤ -

جوگی نے کہا -

ملاحظہ تمہارا ڈیر ڈارلنگ

کلیجے سے مین نے لگایا اسے

بس یہ شعر سنا تھا کہ کامنی پھر لپٹ گئی اور اب تڑکا ہو گیا اور جو خیالات کامنی کے تھے وہ سب بدل گئے اور وہ اور رنبیر سنگھ دونون لپٹ گئے -

مجنون کو لیلی - لیلی کو مجنون ملا - شیرین کو فرہاد نے اور فرہاد نے شیرین کو پایا - وامق و عذرا کا وصل ہوا - کامنی جو اپنے آپ کو رانڈ کامنی - بیوہ کامنی سمجھتی تھی وہ اب مسز رنبیر سنگھ اور سہاگن ہے -

حضرت سرشار کی ناول پر ریویو

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی کا نام نامی اردو زبان کے رائٹرون مین خاص طور پر
پٹینٹ ہے اور اردو خوان ناظرین مین ایسا کوئی رنگین مزاج نہوگا کہ جس نے انکا نام نہ سنا ہو
یا انکے قلم کی چاشنی چکھ کر مزہ نہ لوٹا ہو۔ لکھنؤ کا اودھ اخبار جن دنون زوردن پر تھا
وہ محض پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار کی بدولت اور فسانۂ آزاد وغیرہ ایسے ضخیم ناول
جو چھپتے ہین وہ حضرت سرشار کے بائین ہاتھ کا کرتب ہے۔
زیادہ نہین۔ آجکل دو ناول جو حضرت سرشار کے قلم سے نکلے ہین دیکھنے کا موقع ملا
ہے۔ انپر ریویو لکھنا گویا اپنے قلم کو عزت دینا ہے۔ واہ وا کیا زبان ہے اور کیا ظرافت
ہے اور کیا نفاست کے خیالات کے موتیون کی لڑی پروئی ہے۔ واقعی کوڑیون کے
مول موتی لگا دیتے ہین۔ اگر اسپر بھی شایقین مزاج اردو ناولون کا فرانہ لوٹین تو
پھر بدقسمتی ہے۔
ایک ناول جو ہم نے پڑھا اسکا نام ہشو ہے۔ سچ جانیے کہ ایسا ظرافت سے پُر قصہ
ہے کہ اگر تین سے تین آدمی یا سنجیدہ سے سنجیدہ آدمی ہو اور اسکو پڑھتا ہو وہ
کھلکھلا کر اسطرح ہنسنے لگ جاویگا کہ باقی کے پاس بیٹھے لوگ تعجب کرینگے کہ کس نے
پیٹ مین بل ڈالدیے ہین۔ اور پھر لطف یہ کہ مضمون عمدہ اور مہذب۔ بازاریون کی
سی دل لگی بازی نہین۔
اس ناول مین مصنف نے یہ دکھایا ہے کہ نشہ کی کثرت استعمال سے کیسا نتیجہ ہوتا ہے۔
وہ ناول جو تازہ ہی چھپا ہے اسکا نام کرم دھرم ہے۔ تعریف کے لیے الفاظ نہین ہین۔ اسمین بھی مذاق ظرافت
لطافت رنگینی غضب ڈھاتی ہے۔ اردو ناولون کے شایقین ضرور انکو پڑھین۔ قیمت دونون کی
مع محصول (ہشو ناول ۱۰ محصول ۱) کرم دھرم قیمت ۸ر محصول ۱) مندرجۂ ذیل پتہ پر ملین گے۔

ڈاکٹر سی سی گھوش نظیر آباد لکھنؤ

از اخبار عام لاہور۔ مطبوعہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۴ء

میرے پیارے پنڈت رتن ناتھ سرشار جادو بیانی تجکو مبارک ہو۔
خمکدہ سرشار کے دو نمبر۔ گرم دھم۔ بچھڑی ہوئی دلہن۔ روبرو دھرے ہین ایک ایک فقرہ پڑھتا ہون۔ ہونٹ چاٹ چاٹ کے مزا لیتا ہون۔ شوق نظارہ تمنا کرتا ہے کہ اگر یہ پرچے سمٹکر پتلیان بنجائین تو پردون مین چھپالون۔ پردے بنجائین تو آنکھون مین لگالون۔ گھڑی گھڑی سخن شناسی میرے دل کی طرف مڑ مڑکر دیکھتی ہے اور مسکرا مسکرا کر آہستہ آہستہ کہتی ہے تو چلا چلا۔ کہ خمکدہ سرشار رونمائی مانگ رہا ہے۔ لحظہ لحظہ دل مرے پہلو مین زانو بدل کر کہتا ہے۔ جناب سید محمد اشرف صاحب تسلیم عرض ہے ؎

دکھا کر تری زلف کہتا ہے دل
وہان جائینگے ہم بغل سے نکلکر

مین نے کلیجا تھام کر دل کو گلے سے لگا لیا اور خمکدۂ سرشار کیطرف پیار کی آنکھون سے دیکھکر یہ شعر پڑھا ؎

چھپینگے جو دیکھینگے حسینان دغا باز
لیجاؤ چھپائے ہوئے داہن مین سر اول

خدائی لم یزل مین تصنع سے نہین کہتا فسانہ آزاد سے لیکر یہان تک جملہ نادلون کا تجربہ ہوچکا ہے ان بعض البیان لسحرا کا لطف حاصل ہو رہا ہے دل مضطر ہمہ تن شوق ہوکر خمکدہ سرشار دھشو پر مایل ہو رہا ہے۔ اور ہزار ہزار زبان سے کہہ رہا ہے کہ قادر لم یزل نے تخت تحت العرش کنز مفتاحہا لسان الشعرا خاص ایسے جادو بیان کیواسطے ودیعت رکھی تھی۔ خدا شاہد ہے وکفا باللہ شہید اسکی زبان پر دل لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ادھر زبان سے نام لیا ادھر دل ناکام خمکدۂ سرشار سے مخاطب ہوکر کہہ اٹھا ؎

تیر مژگان سے کریں آپ اگر قصد شکار — مرغ دل اپنا ابھی آکے مقابل ٹھہرے

معلوم نہین آئندہ یہ ستمگر ستمگرین کیا کیا آفت ڈھاتا ہے اور کس کس کو کافر بناتا ہے۔
راقم خمکدۂ سرشار کاشیدا سید محمد اشرف بخاری مقام کرنول۔

اشتہار

مطبع سی - سی گھوش

یعنی

جوبلی پرنٹنگ ورکس

[ٹائپوگراف اینڈ لیتھوگراف]

انگریزی - اردو - ہندی ہر قسم کا کاغذ - کتاب - نقشہ - چک - رسالہ - فارم - اور جو فرمایش ہو سب چھپ سکتا ہے - قیمت ارزان مگر ارزان لیاقت نہین - مفصل سے جو فرمایشین آئینگی - اُنکی تعمیل بہت ہی خوش اسلوبی اور عجلت کے ساتھ کیجائیگی - اگر کوئی صاحب اخبار یا میگزین یا کتابین چھپوانا چاہین تو ہمارے مطبع مین ارزان اور عمدہ چھپے گا -

---

ھُشّو!! ھُشّو! ھُشّو!!!

پنڈت رتن ناتھ صاحب کا ہنسانیوالا ناول

یہ وہ ناول ہے کہ جو منھ چڑھا ہے کھول لیجیے ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جائیگا - ایک مضمون کی سرخی یہ ہے ؎

حویلی مین مُکے پاجی پچوڑے بکی اینٹین ہوی کڑیون کی کوڑی

بھلا پڑھ کر ہنسی ضبط تو کر لیجیے - ایک مضمون کا یہ عنوان ہے ؎

مہوے سے کچھ غرض ہی نہ حابت ہی تاڑکی ساقی کو جھونک دو نگاہین بھٹی مین بھاڑ کی

یا گانجے کا مضمون روتے کو ہنسا دے اسکا ہمکو دعوی ہے مُلا پاگل والا مضمون ایسا دلربا ہے کہ ہر نقطے پر حاصل کان و دریا و معدن و بحر خزانہ کر دے -

قیمت فی جلد ۶ ر - محصول ڈاک ار

المشتہر

ڈاکٹر سی - سی گھوش نظیر آباد - لکھنؤ

ڈاکٹر سی سی گھوش کا دوائی خانہ

[ہومیوپیتھک - الیوپیتھیک]

دونون قسم کی ادویہ بالکل اصل اور تازی دوائین

یہ ڈاکٹر خانہ ایسی ڈاکٹر کے اہتمام مین ہی کہ جنکی قابلیت کی جھنڈی گڑی ہوئی ہین اور جنسے ہر طبقے کے لوگ مشورہ لیتے ہین - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید -

ڈاکٹر سی سی گھوش کی

مجربات مسلمات

سولہ برس سے زیادہ تجربہ کی بعد اس بات کا اثبات ہوگیا کہ یہ ادویہ اکسیر کی خاصیت رکھتی ہین ع - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی - تجربہ کرکے دیکھ لیجیے - عرق دافع تپ کہنہ وحُمای کہنہ ورتب نوبہ مرزہ وبلا لرزہ - فی شیشی عہ ربواسیر خونی وبادی - جدید یا کہنہ - مرہم اکسیر قیمت فی ڈبیا عہ - عرق اعجاز قیمت فی شیشی ۱۲ - سوزاک کیلیے اکسیر اعظم - سوزاک چاہی کیسا ہی کہنہ کیون نہو چند قطرات عرق سے معًا فائدہ ہوگا - بڑے بڑے تجربہ کار لوگون کی رای ہی کہ سوزاک کی لیے اس سے بہتر دوا ہی نہین سکتی - قیمت فی شیشی عہ - سوزاک کی پچکاری - اس پچکاری سے ٹھنڈک بھی پہونچتی ہی اور جو دوا اسکے ذریعہ سے پہونچتی ہی وہ جا تک خنکی بخشتی ہی اور قرحہ پر شوریت نہین پہونچنی بلکہ ٹھنڈک دیتی ہے اور تکلیف مطلق نہین ہوتی فی شیشی عہ - ذیابیطس - حتمی وعدہ کیا جاتا ہی کہ اس کمبخت مرض کے لیے اس سے بہتر دوا پیدا ہی نہین - یون تو - کس نگوید کہ دوغ من ترش است لیکن آزما کے دیکھ لیجیے - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے قیمت فی شیشی عہ

قوت باہ ضعیف - لڑکپن کی بدفعلیون - فطرت کے خلاف باتین کرنے اور چاہی جسطرح سے قوت مین فرق آگیا ہو اسکے لیے یہ دوا خاصیت اکسیر رکھتی ہے - ہزارون آدمیون کو فائدہ عظیم پہونچا - جو لوگ مایوس ہوگئے تھے وہ از سر نو گویا جوان ہوگئے - قیمت فی شیشی صہ - جس کی قسم کی بیماری خدانخواستہ جس کسی صاحب کو ہو اور علاج کرکے ہار گئی ہون تو یا خود یہان تشریف لائین یا ہم کو بلائین - یا چٹھی کی ذریعہ سے کل حالات بالتصریح والتوضیح لکھ بھیجین اور آدہ آنہ کا ٹکٹ ہمراہ لفافہ کردین - المشتہر - ڈاکٹر سی - سی گھوش نظر آباد - لکھنؤ -

کرم دھم

یہ خمکدۂ سرشار نام میگزین کے سلسلے کا پہلا ناول ہی۔ اگر پڑھ کے پھڑک نہ جایئے تو جرمانہ قیمت فی جلد ۸ر محصول ۱ر

تاریخ جشن نوشابہ۔ از جناب منشی محمد محمود صاحب حمد بلگرامی۔

عجب ناول لکھا سرشار ذی وقوم اسکی ہی ہر سو کرم دھم نام رکھا ہی شاہ جشن نوشابہ کہان یہ بات مارا زور گو مجید نظامی نے
سکندر بادمین دکھایا پر اہی جشن نوشابہ پہونچ سکتا ہی نقش اولین کب نقش ثانی ہو وہ پہلے ہو چکا یہ دوسرا ہی جشن نوشابہ
اسی ہی حمد نے تاریخ بھی کیا دھوم کی اسکی الغرض کرم دھم ہی دلا بر ہو ہی جشن نوشابہ

قلم توڑی ہین سرشار روزنامہ لکھا تم نے اجی واللہ کیا دھومین ہین نوشابہ کی شادی مین کرم دھم سے وہ شادی کا ہو نغلہ اٹھا
گئی آنے صدا دھومین ہین نوشابہ کی شادی مین ذرا اب اودو تاریخ بھی تو محمد کی سنکر کرم دھم جا بجا دھومین ہین نوشابہ کی شادی

چکیدۂ خانۂ جناب مولوی غلام حیدر صاحب ارشد بلگرامی

ہوا عقد اسکا نواب بہادر سے مبارک ہو دل آرا دل ربا رشک قمر جو شاہزادی ہی
زبان خلق پر مصراع سال ارشد یہ جاری ہی کرم دھم کی صدا مین ہین یہ نوشابہ کی شادی ہی

بچھڑی ہوئی دولہن

یہ خمکدۂ سرشار نام میگزین کے سلسلے کا دوسرا دور ہی۔ اسکا پلاٹ قابل دید ہی اور بچھڑی ہوئی دولہن کا حسن سراپا رغبت دید ہی شیدہ ہی
بانکپن نگزنی اور ضخیم ناولون کی دھنگ پر ہی۔ اسکے پڑھنے سے عیب ہیضہ تک کو ماننا پڑیگا یہ سکہ ہی سرشار کا سرشار

بی کہان [قیمت فی جلد ۱ر۔ محصول ۱]

یہ خمکدۂ سرشار کا تیسرا دور ہی اور سرشار کے پر زور قلم اور طبع جوان کا بے مثل نمونہ نام ہی سے پھڑک جایگا بی کہان
آہین بروگ اور ہاتم کی تصویر کھینچی ہی قیمت ۸ر محصول ڈاک ار

طوفان بے تمیزی

یہ خمکدۂ سرشار کے سلسلے کا چوتھا پانچوان چھٹا دور ہی جسمین تین ناولون کا ذخیرہ ہی گویا دریا کو کوزے
مین بند کیا ہی۔ تعریف کے لیے الفاظ نہین ظرافت و نفاست کے خیالات کو حوتین کی لڑیون مین پرویا ہی۔ ہر مقام پر
مذاق۔ ظرافت۔ لطافت۔ رنگینی۔ غضب ڈھاتی ہی قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک ار

KAMNI

The most fascinating and sensational Urdu Novel

BY

PUNDIT RATAN NATH,

Late Editor-in-Chief Oudh Akhbar,
Author of the Fisanai Azad,
the Jami-Sarshar, the Sair-
Kohsar, the Fisanai
Jadid, the Shams-
uz Zuha, the Tohfai
Sarshar, Hushsiru, Kurum
Dhum, Bichhri Hui Dulhan
Pee-Kahan &c. &c.

PUBLISHED BY C. C. GHOSH & CO.

Lucknow:

Jubilee Printing Works,—Nazirabad.

1894.

[All Rights Reserved.] Price Rs. 2 As. 8.

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce, O. U.

Registered Under Act No. 25 of 1867